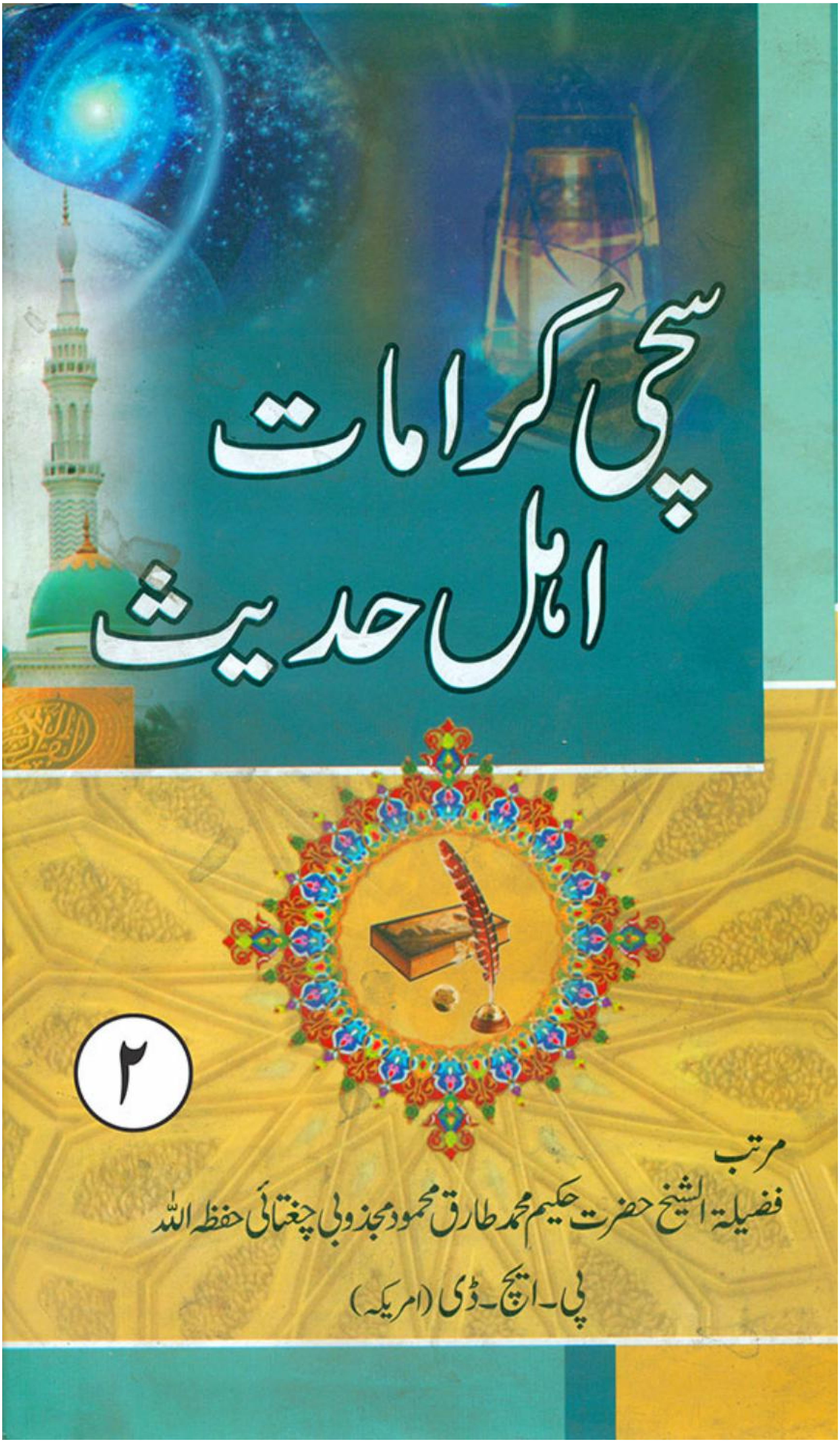
سچی کرامات
اہل حدیث
۲
مرتب
فضیلۃ الشیخ حضرت حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی حفظہ اللہ
پی۔ایچ۔ڈی (امریکہ)

Privacy

کتاب ''اتباع حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' میں کرامات کا تذکرہ

نام کتاب:۔ اتباع حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

مصنف:۔ حضرت مولانا سید ابوبکر غزنوی رحمۃ اللہ علیہ

کشف پر چودہ سو سالہ گواہی:۔

میں کشف کا منکر نہیں بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کو کشف ہوتا تھا، بعض تابعین کو کشف ہوتا تھا۔ اولیاء رحمہم اللہ کی چودہ سو سال کی تاریخ گواہی دیتی ہے کہ بعض اولیاء کو کشف ہوتا ہے۔ وہ شخص روحانی اعتبار سے اندھا ہے جو کشف سے انکار کرتا ہے۔

حضرت اسید رضی اللہ عنہ کا کشف:۔

اسید رضی اللہ عنہ بن حضیر صحابی سورۂ بقرہ پڑھ رہے تھے تو انہوں نے دیکھا کہ ایک سائبان میں چراغ ہیں جو نیچے اتر رہے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''تلك الملئكة دنت لصوتك'' یہ فرشتے تھے جو تیری آواز سن کر قریب آ گئے تھے۔

(مسلم، جلد اول، ۲۶۹)

کیا فرشتے اسید رضی اللہ عنہ بن حضیر پر منکشف نہ ہوئے تھے اور کیا خود حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کی گواہی نہ دی تھی۔ پس جو شخص کہتا ہے کہ اولیاء اللہ کو کشف نہیں ہوتا ہے اور نہیں ہو سکتا۔ وہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منکر ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کشف:۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر جنگ کے لیے بھیجا تھا، جس پر ساریہ نامی ایک آدمی کو امیر بنایا۔ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے کہ وہ یکا یک زور

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

زور سے کہنے لگے۔"**یا ساریۃ الجبل، یا ساریۃ الجبل**، اے ساریہ پہاڑ کی طرف ہو جاؤ۔

اس لشکر کا ایک قاصد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ اس نے حضرت عمر رضی اللہ سے کہا: "اے امیر المؤمنین! ہمیں دشمن سے شکست ہو رہی تھی کہ یکا یک ہمیں آواز آئی۔"**یا ساریۃ الجبل، فاسند ناظہور نا بالجبل**"۔ ہم نے پہاڑ سے ٹیک لگالی۔ جنگ کا پانسہ پلٹ گیا اور اللہ نے دشمن کو شکست دی۔ (مشکوۃ، جلد ثانی صفحہ ۵۴۶ بحوالہ بیہقی)

یہ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر سے لشکر کی حالت کو میدان جنگ میں دیکھ لیا۔ یہ کشف نہ تھا تو کیا تھا۔ یہ کشف بصری تھا اور یہ جو لشکریوں نے آپ کی آواز سن لی تو یہ کشف صوتی نہ تھا تو کیا تھا۔ پس کشف سے انکار جہالت ہے۔

(اتباع حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۷۱)

کرامات کا منکر کتاب وسنت کا منکر:۔

اولیاء اللہ کی کرامات کے ہم قائل ہیں۔ بعض اولیاء اللہ سے کرامتوں کا ظہور ہوتا ہے۔ حضرت مریم رضی اللہ عنہا نبی نہ تھیں۔ اولیاء میں سے تھیں۔ قرآن مجید میں ہے: "**کلما دخل علیھا زکریا المحراب وجد عندھا رزقاً قال یمریم انی لک ھذا، قالت ھو من عند اللہ**" (آل عمران ۳۷)

جب بھی حضرت زکریا علیہ السلام حضرت مریم علیہا السلام کے پاس آتے، ان کے پاس رزق پاتے، حضرت زکریا علیہ السلام نے پوچھا، اے مریم! یہ رزق تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے۔ انہوں نے کہا یہ اللہ ہی کی طرف سے آتا ہے۔

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی کرامت:۔

پھر آپ کے صحابی خبیب رضی اللہ عنہ بن عدی کو مشرکین مکہ نے گرفتار کر لیا تھا۔ مکے میں وہ اسیر تھے۔ اسیری کی حالت میں ان کے پاس انگور دیکھے گئے۔ حالانکہ

WWW.UBQARI.ORG
facebook.com/Salfi.tasawuf
Privacy

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

انگوروں کا موسم نہ تھا۔ (بخاری، جلد ثانی، صفحہ ۵۶۸)

ام ایمن رضی اللہ عنہا کی کرامت:۔

ام ایمن رضی اللہ عنہا صحابیہ ہجرت کر کے مدینے جا رہی تھیں۔ روزے کی حالت میں تھیں۔ سفر میں زادِ راہ بھی پاس کچھ نہ تھا۔ افطار کا وقت آیا۔ پیاس سے نڈھال ہو رہی تھیں۔ انہوں نے سر پر کسی چیز کو محسوس کیا۔ سر اٹھایا، کیا دیکھتی ہیں کہ ایک ڈول ان کے سر پر لٹک رہا ہے۔ اس سے پیا حتیٰ کہ سیر ہو گئیں۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد ۸، صفحہ: ۲۲۴)

ایسے بہت سے واقعات ہیں جو صحابہ، تابعین اور اولیائے کرام کے حالات میں ملتے ہیں۔ پس اولیاء اللہ سے کرامتوں کا ظہور ہوتا ہے اور جو اولیاء اللہ کی کرامات کا منکر ہے، وہ کتاب اللہ اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منکر ہے۔ کرامت کیا ہے؟ کسی خرق عادت کا ظہور یعنی فطرت کے عام معمولات سے ہٹ کر کسی بات کا معرض وجود میں آنا۔ (اتباع حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ص ۷۴)

☆......☆......☆

کتاب ''درود شریف کی فضیلت'' میں کرامت کا تذکرہ

نام کتاب:۔ درود شریف کی فضیلت.......

مصنف:۔ حضرت مولانا سید ابوبکر غزنوی رحمۃ اللہ علیہ

درود کی بدولت امام حنبل رحمہ اللہ کا اکرام:۔

جعفر بن علی الزعفرانی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے کہ میں نے اپنے خالو حسن بن محمد رحمہ اللہ کو کہتے سنا کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا، وہ کہنے لگے، اے ابو علی! کاش تم دیکھ سکو کہ جو درود ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کتاب میں لکھا تھا وہ ہمارے سامنے کیسے روشن ہو رہا ہے۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

شیخ ابو علی حسن رحمہ اللہ کا اکرام:۔

ابو الحسن بن علی میمونی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے شیخ ابو علی حسن بن عیینہ رحمہ اللہ کو موت کے بعد خواب میں دیکھا، ان کے ہاتھوں کی انگلیوں پر سبز یا زعفرانی رنگ سے کوئی چیز لکھی ہوئی تھی۔ میں نے پوچھا اے استاد میں آپ کی انگلیوں پر ایک حسین تحریر دیکھتا ہوں، یہ کیا ہے؟ کہنے لگے: اے لڑکے یہ حدیث رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لکھنے کے طفیل ہے اور حدیث میں لفظ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" لکھنے کے طفیل ہے۔

درود نہ پڑھنے والے کو خواب میں تنبیہ:۔

خطیب نے سند کے ساتھ ابو سلمان حرانی رحمہ اللہ سے روایت بیان کی ہے کہ مجھ سے میرے ایک ہمسایہ "ابو الفضل" (جو بہت زیادہ روزہ رکھنے والا اور بہت نوافل پڑھنے والا تھا) نے بیان کیا کہ میں حدیث لکھا کرتا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھتا یا نہ لکھتا۔ میں نے خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو میرا نام لیتا ہے یا لکھتا ہے تو مجھ پر درود کیوں نہیں پڑھتا یا لکھتا۔ اس سے ایک عرصہ بعد مجھے پھر زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا میرے پاس تیرے درود پہنچتے ہیں۔ اب جب تو مجھ پر درود بھیجے یا میرا ذکر کرے تو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ دیا کرو۔

خواب میں جنت کا لباس پہنے دیکھنا:۔

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے کہا مجھ سے خلف صاحب خلقان نے روایت کی ہے کہ میرا ایک دوست تھا جو میرے ساتھ طلب حدیث کیا کرتا تھا، وہ مر گیا۔ میں نے اسے خواب میں دیکھا۔ اس پر سبز پوشاک تھی، دامن کشاں کشاں چلتا تھا میں نے کہا کیا تو میرے ساتھ طلب حدیث نہ کیا کرتا تھا؟ کہا ہاں۔ میں نے کہا: پھر تو اس درجہ تک کیونکر پہنچ گیا۔ کہا جو بھی ایسی حدیث آتی ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

وسلم کا اسم گرامی آتا میں اس کے نیچے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھ دیا کرتا۔ یہ جو تم میرے اوپر پوشاک دیکھ رہے ہو یہ اسی کی جزا ہے۔

درود کی بدولت امام شافعی رحمہ اللہ کا اکرام:۔

عبداللہ بن حکم رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے خواب میں شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا، تو پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ رحمہ اللہ کے ساتھ کیا کیا۔ فرمایا مجھ پر رحم کیا اور بخش دیا اور مجھے بہشت کے لیے یوں آراستہ بنایا جیسے عروس کو آراستہ کیا کرتے ہیں اور میرے اوپر یوں نچھاور کیا جیسے دلہن پر کیا کرتے ہیں۔ میں نے کہا آپ رحمہ اللہ اس درجہ پر کیسے پہنچ گئے۔ انہوں نے کہا مجھے کسی نے کہا تھا کہ کتاب رسالت میں جو درود تم نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لکھا ہے اس کا عوض ہے۔ میں نے کہا وہ کیا ہے؟ فرمایا اس کے الفاظ یہ ہیں:

"وصلی اللہ علی محمد عدد ما ذکرہ الذاکرون و عدد ما غفل عن ذکرہ الغافلون" جب صبح ہوئی، میں نے کتاب کھول کر دیکھا تو یہی عبارت اس میں درج تھی۔ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

ابو اسحاق دارمی رحمہ اللہ کا اکرام:۔

خطیب نے سند کے ساتھ ابو اسحاق دارمی رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ میں اپنی تخریج میں جو حدیث لکھتا، **"قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما"** لکھا کرتا۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا گویا کچھ میرا لکھا ہوا لیے ہوئے ہیں۔ اس میں نظر مبارک ڈالی اور فرمایا یہ جید ہے۔

درود ایک محدث کی بخشش کا سبب:۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میرے ایک بھائی نے جس پر میں اعتماد کرتا ہوں مجھ سے بیان کیا کہ میں نے ایک محدث کو خواب میں دیکھا۔ پوچھا کہ اللہ تعالیٰ

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

نے آپ کے ساتھ کیا کیا۔ کہا: مجھ پر رحم فرمایا، یا مجھے بخش دیا (گیا) میں نے کہا کیونکر؟ کہا، جب میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک پر پہنچتا تو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور لکھتا۔ اس کو محمد بن صالح رحمہ اللہ نے سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔

درود لکھنا کبھی نہ چھوڑا:۔

حافظ ابوموسیٰ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں محدثین کی ایک جماعت کا ذکر کیا ہے جو اپنی موت کے بعد دیکھی گئی اور انہوں نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بخش دیا۔ اس لیے کہ وہ ہر حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر پر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھا کرتے تھے۔ ابن سنان رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے عباس عنبری اور علی بن مدینی رحمہما اللہ کو کہتے سنا ہے کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کسی حدیث میں جو ہم نے سنی ہے نہیں چھوڑا، اور اگر کبھی بہت ہی جلدی ہوئی تو سفید جگہ چھوڑ دی تا کہ پھر لکھ سکیں۔ (قربت کی راہیں ص ۱۷۳)

☆......☆......☆

کتاب ''غزنوی خاندان'' میں کرامات کا تذکرہ

نام کتاب:۔غزنوی خاندان..... تالیف:۔عبدالرشید عراقی حفظہ اللہ

ساری زندگی سر میں درد نہ ہونا (کرامت):۔

مولانا عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ مستجاب الدعوات تھے۔ مولانا محی الدین احمد قصوری رحمہ اللہ ان کے مستجاب الدعوات ہونے کا ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ میرے والد مولانا عبدالقادر قصوری رحمہ اللہ کے پھوپھا مولوی غلام قادر کو مولانا سید عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ سے ملنے کا بہت شوق تھا ایک دن نماز عصر کے بعد شیخ کی خدمت میں امرتسر حاضر ہوئے۔ اور سید عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ کی خدمت میں عرض کی حضرت میرے لیے دعا فرمائیں پوچھا کیا دعا کروں عرض کیا کہ مجھے دردسر کا ایسا شدید دورہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

https://vebuka.com/print/210215065149-6513fc750c3991c77c5f00e34551c5df/______ 7/353

پڑتا ہے کہ میں بے حال ہو جاتا ہوں اور میری نمازیں قضاء ہو جاتی ہیں دعا فرمائیں کہ یہ شکایت دور ہو جائے۔ میری نماز با جماعت قضاء نہ ہو چند منٹ ہاتھ اٹھا کر دعا کی اور فرمایا قبول شد انشاء اللہ۔ دعا کے بعد میرے پھوپھا 45 سال زندہ رہے اس مدت میں نہ دردسر کی شکایت ہوئی اور نہ ہی کوئی نماز با جماعت قضاء ہوئی۔

(داؤد غزنوی: 15 بحوالہ غزنوی خاندان 43)

درو دیوار سے ذکر نفی اثبات (کرامت):۔

مولانا سید عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ ذکر الٰہی بڑی توجہ سے کرتے تھے اور ان کے ذکر سے درو دیوار بھی ان کے ساتھ اللہ کا ذکر کرتے تھے۔ مولانا محی الدین احمد قصوری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ

"ایک دن میاں غلام رسول قلعوی رحمہ اللہ کی کسی بات پر خفا ہو کر کہنے لگے مولوی غلام رسول تو مولوی شدی، محدث شدی، عالم شدی، واعظ شدی واللہ ہنوز مسلمان نہ شدی" یہ کہنا تھا کہ مولوی غلام رسول رحمہ اللہ فرش پر گر گئے اور تڑپنے لگے۔ پھر فرمایا "بگو لا الہ الا اللہ"۔

مولانا سید عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ اس وقت مسجد کے درو دیوار سے "لا الہ الا اللہ" کی آوازیں آرہی تھیں۔ (داؤد غزنوی: ص 16، بحوالہ غزنوی خاندان ص 42)

بطور کرامت تکلیف نہ ہونا:۔

ایک دن حدیث کی کتاب "ریاض الصالحین" آپ کے سامنے پڑھی جارہی تھی جب یہ حدیث آئی کہ

"شہید کو قتل سے اتنی ہی تکلیف ہوتی ہے جتنی کسی کو چیونٹی کے کاٹنے سے" (ترمذی)

تو آپ نے فرمایا: میں باوجود یہ کہ شہید نہیں ہوا تھا شہر کابل میں وہ پہلوان جو مجھے نہایت زور سے مار رہا تھا مجھے یہ بھی خبر نہ تھی کہ مجھے مار رہا تھا یا کسی اور کو۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

(الشیخ عبداللہ غزنوی 45-46،غزنوی خاندان 43)

میت پر ابر رحمت کا سایہ فگن رہنا (کرامت):۔

مولانا حافظ عبدالمنان رحمہ اللہ نے 16 رمضان 1334ھ 16 جولائی 1916ء وزیر آباد میں انتقال کیا۔مولانا ابوعبداللہ عبیداللہ غلام حسن سیالکوٹی رحمہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔سخت گرمی کا موسم تھا جب تک نماز جنازہ ہوتی رہی ابر رحمت نے سایہ کر رکھا تھا آپ کے جنازے پر مولانا ثناءاللہ امرتسری مرحوم نے فرمایا کہ: آج اس زمانہ کا امام بخاری رحمہ اللہ فوت ہوگیا ہے۔**اللھم اغفرلہ وارحمہ وارفع درجاتہ** (تاریخ اہل حدیث:430 بحوالہ (غزنوی خاندان ص65)

مولانا غلام نبی الربانی صاحب کرامت بزرگ:۔

مولانا غلام نبی الربانی بن مولوی محبوب عالم بن حافظ غلام حسین کا شمار مشہور علمائے اہلحدیث میں ہوتا ہے آپ کا شجرہ نسب 29 ویں پشت پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔23 رمضان 1263ھ کو سوہدرہ میں پیدا ہوئے۔آپ مولانا حافظ محمد لکھوی رحمہ اللہ صاحب تفسیر محمدی کی خدمت میں حاضر ہوے اوران کی خدمت میں تین ماہ رہ کر فیوض وبرکات سے مستفیض ہوئے۔مولانا غلام نبی الربانی رحمہ اللہ علم وفضل زہدوورع اورتقوی وطہارت کا نمونہ تھے آپ مرجع خلائق عالم باعمل تھے آپ کا شمار اہل اللہ میں ہوتا ہے صاحب کرامت تھےاورنیک سیرت انسان تھے۔

مولانا عبدالجبار غزنوی صاحب دل ولی اللہ:۔

مولانا سید عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ علم وفضل کے اعتبار سے بہت ارفع واعلی تھے۔مولانا سید عبدالحسنی لکھتے ہی کہ آپ بڑے عالم اورمحدث تھے آپ کی جلالت شان اورولایت پرتمام لوگوں کا اتفاق ہے۔دنیااوراہل دنیا سے الگ تھلگ رہتے تھے اللہ کی عبادت میں مصروف رہتے اورمخلوق کو اللہ کی طرف بلانے میں مشغول رہتے اللہ کا ذکر بڑی باقاعدگی اوریکسوئی سے کرتے اورذکر کے دوران ان پر بڑی

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

کیفیت طاری رہتی تھی میں نے امرتسر میں کئی بار ان کی زیارت کی میں نے انہیں سلف صالحین کے مسلک پر پایا۔وہ علماء ربانی میں سے تھے فتوی دیتے وقت وہ کسی معین مسلک کا التزام تو نہ کرتے تھے لیکن ائمہ مجتہدین سے سوئے ظن نہ فرماتے تھے ان کا ذکر ہمیشہ اچھے الفاظ میں کرتے۔(نزہتہ الخواطر:218-219/8 بحوالہ غزنوی خاندان ص79)

سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ بچپن سے جن صادق العقیدہ متبع سنت بزرگوں اور خاصان خدا کا نام عظمت وعقیدت کے ساتھ کان میں پڑھا ان میں مولانا سید عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ اور ان کے خلف الرشید مولانا سید عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ تھے۔

مولانا عبدالمجید خادم سوہدروی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ مولانا سید عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ الملقب بہ امام صاحب بڑے عالم فاضل جامع معقول ومنقول، خاندان غزنویہ کے روشن چراغ اور مدرسہ غزنویہ تقویۃ الاسلام کے بانی اول صاحب نسبت صاحب دل اولیاء اللہ میں شمار ہوتے تھے اپنے والد عبداللہ صاحب غزنوی رحمہ اللہ کے جانشین تھے۔

مولانا عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ کی دو کرامات

مولانا سید عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ صاحب کمالات وکرامات تھے مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ نے اپنے مضمون مولانا سید محمد داؤد غزنوی واقعات وتاثرات میں مولانا سید عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ کی دو کرامات کا ذکر کیا ہے مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ لکھتے ہیں:

پہلی کرامت:۔

فیروز وٹواں کے ملک احمد نمبردار نے مجھ سے بیان کیا کہ میں 18 سال کی عمر کا تھا مجھے گنٹھیا کا مرض لاحق ہوگیا۔والد نے بہت علاج کرائے آرام نہیں آیا۔کسی نے

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

بتایا کہ امرتسر میں ایک بزرگ مولانا عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ رہتے ہیں وہ دعا کرتے ہیں اور لوگ صحت یاب ہو جاتے ہیں اسی زمانے میں گھوڑی کے سوا اس گاؤں میں امرتسر جانے کا کوئی ذریعہ نہ تھا چنانچہ گٹھری کی شکل میں والد نے مجھے گھوڑی پر لادا۔ ہم امرتسر غزنویہ میں پہنچے تو فجر کی نماز ہو رہی تھی والد نے مجھے اٹھایا اور مسجد کے صحن میں رکھ دیا گھوڑی باہر باندھی اور خود وضو کر کے جماعت میں شریک ہوئے جو بزرگ امامت کرا رہے تھے وہ اس دردوسوز سے قرآن مجید پڑھ رہے تھے کہ دل ان کی طرف کھنچا جاتا تھا نماز کے بعد انھوں نے میری طرف دیکھا ادھر والد صاحب نے آگے بڑھ کر دعا کی درخواست کی انہوں نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے جیسے جیسے وہ دعا مانگ رہے تھے یوں احساس ہوتا تھا جیسے میرے جوڑوں کی بندش کھل رہی ہے تین دن ہم وہاں رہے اور اللہ کے فضل سے میں تندرست ہو کر واپس آیا اب جسمانی حالت کے ساتھ ساتھ ہماری روحانی دنیا بھی بدل چکی تھی اس لیے کہ ہم ان کے مرید تھے اور وہ ہمارے مرشد۔

دوسری کرامت:۔

دوسرا واقعہ مولانا بھٹی صاحب نے اس طرح لکھا ہے کہ "الامام مولانا سید عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ کے قبولیت دعا کے سلسلے کے بہت سارے واقعات عوام اور ان کے عقیدت مندوں میں مشہور ہیں اس ضمن میں ایک عجیب وغریب واقعہ مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ بھی اور ایک مدراسی بزرگ عزیز اللہ (گھڑی ساز) نے بھی بیان کیا۔ عزیز اللہ صاحب 1958ء میں اپنے عزیزوں سے ملاقات کے لیے مدراس سے کراچی آئے۔ کراچی سے لاہور آئے اس سفر کا مقصد محض مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ اور ارکان جماعت سے ملاقات تھا وہ "الاعتصام" کے خریدار تھے سیدھے دفتر میں آئے اور اپنا نام اور پتہ بتایا۔ میں ان کے نام سے واقف تھا بحیثیت مدیر "الاعتصام" وہ مجھ

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

سے آشناء تھے۔ میں نے ان کو اعزاز سے بٹھایا اور مدراسی ہونے کی وجہ سے کھانے کے لیے مچھلی پیش کی مولانا اس روز لاہور سے باہر تشریف لے گئے تھے، میں نے مولانا کے ساتھ ان کی عقیدت کی وجہ پوچھی تو انھوں نے بتایا کہ ایک عرصہ ہوا مدراس سے دو آدمی چمڑے کی تجارت کے لیے امرتسر آئے ان کے ساتھ ایک مدراسی ملازم بھی تھا جس کا نام اسمٰعیل تھا اسمٰعیل فجر کی نماز روزانہ الامام مولانا عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ کی اقتداء وامامت میں ادا کرتا ایک روز انہوں نے پوچھا تم کون ہو؟ کہاں کے رہنے والے ہو؟ اور یہاں کیا کام کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا میرا نام اسمٰعیل ہے مدراس کا رہنے والا ہوں اور دو مدراسی سیٹھوں کے ساتھ ملازم کی حیثیت سے یہاں آیا ہوں اس کی یہ بات سن کر امام صاحب نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے عزیز اللہ نے اس کے بعد مولانا داؤد غزنوی نے بتایا کہ اسمٰعیل کہا کرتا تھا امام صاحب دعا مانگ رہے تھے اور مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ گویا کہ دولت میری جھولی میں گر رہی ہے نماز اور دعا کے بعد واپس گھر گیا تو سیٹھوں نے کہا اسمٰعیل تم بہت عرصے سے ہمارے ساتھ ہو ہم نے تم کو دیانتدار محنتی اور امین پایا ہے لہٰذا آج سے ہم نے تمہیں اپنے کاروبار میں شریک کر لیا ہے اور تمہارا خاص حصہ مقرر کر دیا ہے اپنے حصے کی رقم تم نقد ادا نہیں کرو گے بلکہ تمھارے حصے کے منافع سے وضع ہوتی رہے گی اس کے بعد چند مہینوں میں وہ اس درجہ امیر ہو گیا کہ اسمٰعیل سے کاکا اسمٰعیل بن گیا کاکا مدراس کی زبان میں سیٹھ کو کہتے ہیں کاکا اسمٰعیل نہایت نیک آدمی تھے انہوں نے صوبہ مدراس کے ضلع اوکاٹ میں کئی ایکڑ زمین خریدی اس کو آباد کیا اور اس کا نام محمد آباد رکھا اور وہاں ایک بہت بڑا اسلامی دارالعلوم قائم کیا جو اب تک کامیابی سے چل رہا ہے اور ہندوستان کے مشہور اسلامی مدارس میں سے ہے مولانا نے بتایا کہ اس دارالعلوم کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد میں مجھے باقاعدہ شرکت کی دعوت دی جاتی تھی میں جاتا تو کاکا اسمٰعیل اور ان کے خاندان کے لوگ انتہائی احترام سے پیش آتے اور یہ واقعہ ضرور بیان کرتے۔ (داؤد غزنوی 134 ص 83 بحوالہ غزنوی

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

خاندان ص 82)

☆......☆......☆

کتاب "تذکرۃ الابرار" میں کرامات کا تذکرہ

نام کتاب:۔تذکرۃ الابرار......

مصنف:۔ڈاکٹر عبدالغفور راشد......ناشر:۔مکتبہ ارسلان الہ آباد

میاں مولا بخش گوہڑوی رحمہ اللہ:۔

طبیعت کے سادہ، فکر کے خالص، عقیدہ میں راسخ اور منکسر المزاج میاں مولا بخش بن حاجی نور محمد رحمہ اللہ کا تعلق موضع گوہڑ سے تھا۔ بستی گوہڑ میں شروع ہی سے غزنوی اور لکھوی علماء کرام کا آنا تھا اس وجہ سے یہاں کے لوگوں کا عمومی ماحول علم دوستی اور دینداری کا تھا۔ میاں مولا بخش رحمہ اللہ بھی مولانا محمد علی مدنی لکھوی رحمہ اللہ کے بیعت تھے۔ (بحوالہ تذکرۃ الابرار)

ایک ہفتہ عالم جنات میں درس:۔

علامہ محمد یوسف خان کلکتوی رحمہ اللہ کے پاس مدرسہ غزنویہ میں جنات بھی تعلیم حاصل کرتے تھے ایک دن جنوں نے علامہ صاحب سے کہا کہ آپ ہمارے قبیلے میں جا کر تبلیغ کریں۔ آپ کی تبلیغ سے بہت فائدہ ہوگا۔ چنانچہ جنات علامہ صاحب رحمہ اللہ کو اٹھا کر لے گئے اور ایک ہفتہ وہاں پر درس و تدریس کا کام جاری رہا اس سے جنات کے کئی قبائل اسلام لے آئے۔ اس دوران علامہ صاحب کی گمشدگی پر مدرسہ کے ناظمین اور انکے گھر والے بہت پریشان رہے لیکن ایک ہفتے بعد علامہ صاحب خود ہی واپس آگئے۔ (بحوالہ تذکرۃ الابرار)

حصول فیض......اور جنات میں درس:۔

حافظ محمد سلیمان خان بھوجیانی رحمہ اللہ نے مولانا عبداللہ شہید، مولانا عبدالرحمن

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

شہید اور مولانا عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ سے کسب فیض کیا۔ ان کے حلقہ درس میں جنات بھی اخذ فیض کرتے تھے۔

مولانا صوفی ولی محمد رحمہ اللہ فتوحی والا کی کرامات:۔

مولٰنا ولی محمد رحمہ اللہ کا شمار عابد و زاہد، صابر و قانع، خوش اخلاق شب زندہ دار اور اصحاب علم و عرفان کبار علماء میں ہوتا ہے۔ ان کا طرز معاشرت انتہائی سادہ تھا۔ مولٰنا جس طرح خود سادہ مزاج اور سادہ پوش تھے اسی طرح ان کی مسجد بھی بالکل سادہ سی تھی جس کے ساتھ ایک حجرہ بنا ہوا تھا جس میں وہ تشریف فرما ہوتے اور وہاں ارادت مندوں کا ہجوم لگا رہتا۔ وہ سب سے پہلے امیر المجاہدین مولٰنا عبداللہ رحمہ اللہ پھر امیر عبدالکریم رحمہ اللہ اور پھر امیر نعمت اللہ رحمہ اللہ کی بیعت سے سرفراز ہوئے۔

عارفین کی نماز:۔

خشوع عارف کے عنوان سے ایک کتاب لکھی جس میں عارفین کی نماز کا طریقہ اور خشوع بیان کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ایک کتاب حیات طیبہ کے عنوان سے لکھی جس میں زہد اور رہبانیت کا فرق واضح کیا گیا ہے۔ (تذکرۃ الابرار صفحہ 36.37.38)

طی الارض کے ساتھ سفر:۔

مولانا ایک دفعہ فتوحی والا سے ببر کھائی گئے جو اس وقت الٰہ آباد سے مغرب کی جانب واقع ہے اور کنگن پور سے تقریباً 7 میل کے فاصلے پر ہے۔ اس دور میں بسوں کی سہولت نہیں تھی آمدورفت کیلئے ریل گاڑی پر ہی گزارا تھا جمعے کا دن تھا تقریباً 12 بجے انہوں نے ببر کھائی میں دوپہر کا کھانا کھایا اور فرمایا کہ میں واپس جا رہا ہوں۔ وہاں جا کر میں نے جمعے کا خطبہ دینا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ اس وقت آپ کا وہاں پہنچنا ناممکن ہے۔ سواری کے بغیر اتنے قلیل وقت میں آپ کیسے جا سکتے ہیں۔ مختصر یہ کہ صوفی صاحب رحمہ اللہ روانہ ہو گئے۔ لوگوں کو بہت تجسّس ہوا۔ انہوں نے پیچھے سے ایک آدمی

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

کو بھیجا جس نے جا کر مولانا رحمہ اللہ کے گاؤں والوں سے جب پوچھا تو معلوم ہوا کہ مولانا رحمہ اللہ تو پہلی اذان سے پہلے ہی وہاں پہنچ گئے تھے اور خطبہ جمعہ بھی انہوں نے ہی ارشاد کیا۔ یہ واقعہ مولانا رحمہ اللہ کی کرامت تھی۔ (تذکرۃ الابرار صفحہ 39)

مولانا کمال الدین ڈوگر رحمہ اللہ:۔

انہوں نے لکھوکے جا کر مولانا محی الدین رحمہ اللہ سے استفادہ کیا۔ وہ قرآن پاک کی کثرت سے تلاوت کیا کرتے اور فرماتے تھے جو کچھ قرآن میں نظر آیا ہے وہ دنیا کی کسی دوسری چیز میں نہیں۔

حشرات الارض پر ولی کے حکم کا اثر (کرامت):۔

مولٰنا بڑے متوکل علی اللہ اور مستجاب الدعوات تھے۔ ان کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دفعہ وہ کھڈیاں خاص ضلع قصور میں کسی اجتماع میں شرکت کیلئے گئے۔ اس مسجد میں کیڑوں کی بہتات تھی۔ لوگوں نے شکایت کی کہ حضرت اس مسجد میں کیڑے بہت زیادہ ہیں۔ فرمایا ایک کیڑا پکڑ کر میرے پاس لے آؤ کیڑا لایا گیا تو اسے اپنی ہتھیلی پر رکھ کر فرمایا بھئی وعظ و نصیحت کی ضرورت تو ہم انسانوں کو ہے جو اسی مقصد کیلئے یہاں جمع ہوئے ہیں۔ تمہیں اس کی ضرورت نہیں پھر تم کیوں آئے ہو۔ پھر کچھ پڑھ کر اس پر پھونکا اور فرمایا اسے آبادی سے باہر لے جا کر چھوڑ آؤ۔ ایسا ہی کیا گیا دیکھتے ہی دیکھتے تمام کیڑے غائب ہو گئے اور پھر کبھی واپس نہ آئے۔ (فیوض محمدیہ ص 219)

"اللّٰہ ھو" کا ذکر اور ٹرین کا رکنا (کرامت):۔

مولٰنا عبدالعظیم انصاری نے تذکرہ علماء بھوجیان میں لکھا ہے کہ میر محمد گاؤں کے ایک زمیندار بیان کرتے ہیں کہ جب میں مڈل سکول راؤ خانوالا میں پڑھتا تھا تو پیدل ہی سکول جایا کرتا تھا ایک دن میں سکول جانے کیلئے گھر سے نکلا تو حافظ محمد عظیم میر محمدی صاحب رحمہ اللہ بھی تیز قدموں سے جا رہے تھے۔ پوچھنے پر پتہ چلا کہ انہوں نے راؤ

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

خان والا سے ٹرین پر سوار ہونا ہے اسی لیے جلدی میں ہیں۔لیکن صورتحال یہ تھی کہ فاصلہ زیادہ اور وقت بہت کم تھا۔میں نے کہا گاڑی آنیوالی ہے اور آپ اس پر سوار نہیں ہوسکتے۔انہوں نے فرمایا تم چپ چاپ میرے پیچھے آؤ بات کوئی نہیں کرنی لیکن جب دایاں قدم اٹھاؤ تو اللہ اور بائیں قدم پر ھو کہنا ہے۔ابھی ہدایات جاری تھیں کہ گاڑی نے وسل بجایا میں نے کہا گاڑی راجہ جنگ اسٹیشن پر آگئی ہے لہٰذا ہم نہیں پہنچ پائیں گے۔انہوں نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا باتیں نہ کرو بلکہ ذکر کرتے ہوئے چلتے آؤ۔ہم چلتے رہے ابھی راؤ خانوالا اسٹیشن سے ایک میل پیچھے تھے کہ گاڑی گزر گئی میں نے پھر کہا کہ گاڑی تو گزر گئی۔انہوں نے مجھے پھر خاموش رہنے کا حکم دیا ہم آگے بڑھتے ہوئے جب سٹیشن سے ایک فرلانگ پیچھے رہ گئے تو گاڑی سٹیشن سے چل پڑی لیکن پھر حیرت انگیز بات یہ ہوئی کہ تھوڑا سا آگے جا کر گاڑی رک گئی حضرت حافظ صاحب رحمہ اللہ نے تسلی سے ٹکٹ خریدا گاڑی پر سوار ہوئے اور گاڑی چل پڑی۔(تذکرۃ الابرار صفحہ 43)

اکثر اوقات ایسا بھی ہوتا تھا کہ حضرت حافظ صاحب رحمہ اللہ آیۃ الکرسی پڑھ کے بغیر محافظ کے کھیتوں میں مویشی چھوڑ آتے ان کے مویشی محفوظ رہتے اور کبھی نقصان نہ ہوتا۔حالانکہ ابتداء ہی سے میر محمد وستوکی کے علاقے میں جرائم پیشہ افراد کی کثرت رہی۔(تذکرۃ الابرار صفحہ 44)

کتاب ''فضائل اہل حدیث'' میں بشارتوں کا تذکرہ

نام کتاب:۔فضائل اہلحدیث.... مصنف:۔علامہ خطیب بغدادی رحمہ اللہ المتوفی ۴۶۳ھ کی مایہ ناز کتاب شرف اصحاب الحدیث کا اردو ترجمہ

ناشر:۔جمیعت اہلحدیث ضلع گوجرانوالہ.... طابع:۔خالد گھرجاکھی، گھرجاکھ، گوجرانوالہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

اشاعت فنڈ صرف ایک روپیہ

صوفیاء کرام کی بشارتوں کا محدثین سے ثبوت

حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نبوت تو گئی میرے بعد نبوت باقی نہیں رہی ہاں البتہ خوشخبریاں باقی ہیں اور وہ نیک خواب ہیں جنہیں مسلمان خود دیکھے۔ یا اس کے بارے میں کوئی اور دیکھتا ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے جو وہ فرماتا ہے "**الذین امنوا وکانو یتقون لھما البشری فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ**" یعنی جو لوگ ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے رہے انہیں دنیا کی زندگی میں بھی خوش خبری ہے اور آخرت میں بھی آپ نے جواب دیا وہ نیک خواب ہیں جنہیں خود مسلمان دیکھے۔ یا اس کے بارے میں کسی اور کو دکھائے جائیں۔

جنت میں داخل ہونے کی بشارت:۔

ایک شخص یزید بن ہارون رحمہ اللہ کو ان کے انتقال کے بعد خواب میں دیکھتا ہے سوال کرتا ہے کہ آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا سلوک کیا۔ فرماتے ہیں میرے لئے جنت مباح کردی پوچھتے ہیں قرآن کی وجہ سے؟ کہا: نہیں۔ پوچھا پھر کس باعث؟ فرمایا حدیث کی وجہ سے۔

مجالس ذکر مغفرت کا سبب:۔

جویریہ بن محمد مقری بصری، یزید بن ہارون رحمہ اللہ واسطی کو ان کے انتقال سے چار رات بعد خواب میں دیکھتے ہیں پوچھتے ہیں آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا کیا؟ فرمایا میرے گناہ معاف فرما دیئے اور نیکیاں قبول کرلیں اور تکلیفیں ہٹا دیں میں نے کہا پھر کیا ہوا فرمایا خداوند کریم نے بڑا کرم کیا۔ میرے گناہ بخش دیئے اور مجھے جنت

facebook.com/Salfi.tasawuf

میں داخل کیا پوچھتے ہیں آخر آپ کا اتنا اکرام کس نیکی پر ہوا کہا ذکر اللہ کی مجلسوں کی وجہ سے، میری حق گوئی اور سچی باتوں کی وجہ سے، لمبی لمبی نمازوں اور فقر و فاقہ کی مصیبتوں پر صبر کرنے کی وجہ سے، پوچھا کیا منکر نکیر حق ہیں؟ کہا ہاں! اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں انہوں نے مجھے بٹھا کر سوال کیا کہ تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ تیرے نبی کون ہیں؟ میں اپنی سفید داڑھی سے مٹی جھاڑنے لگا اور کہنے لگا کہ کیا مجھ جیسے شخص سے بھی سوال کیا جاتا ہے میں یزید بن ہارون رحمہ اللہ واسطی ہوں ساٹھ سال تک دنیا میں لوگوں کو حدیث پڑھاتا رہا ایک نے دوسرے سے کہا ہاں سچ ہے یہ یزید بن ہارون ہے حضرت آپ بے فکری سے دولہا کی طرح سو جایئے آج کے بعد آپ پر کوئی ڈر خوف نہیں ہے۔

عبداللہ بن مبارک کے حق میں بشارات:۔

زکریا بن عدی رحمہ اللہ اپنے خواب میں امام ابن المبارک رحمہ اللہ کو دیکھتے ہیں پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا۔ فرمایا طلب حدیث کے لئے جو سفر میں نے کیے تھے ان کی وجہ سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے بخش دیا۔ (فضائل اہلحدیث: ص 85)

مجھے بخش دیا گیا:۔

اسی طرح ایک اور روایت بھی ہے ابوبکر اوی رحمہ اللہ کے ہم سب جو حدیث کی طلب میں تھے ان کا انتقال ہو گیا خواب میں انہیں دیکھا تو پوچھا کیا حال ہے؟ کہا مجھے بخش دیا گیا پوچھا کس نیکی پر کہا حدیث کے طلب کرنے پر۔

سلیمان شاذ کونی کے حق میں بشارت:۔

محمد بن جلیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے سلیمان شاذ کونی رحمہ اللہ کو ان کی وفات کے بعد نہایت اچھی حالت میں دیکھا تو میں نے پوچھا کہ ابوایوب اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ فرمایا مجھے بخش دیا میں نے کہا کس نیکی پر فرمایا حدیث شریف کی وجہ سے۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

یحییٰ بن معین کے حق میں بشارت:۔

بیش بن مبشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا ان سے پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا۔فرمایا مجھے جنت کے دو دروازوں کے درمیان کی کل جگہ عنایت فرمادی پھر اپنی جیب سے ایک کتاب نکال کر کہا ان حدیثوں کے لکھنے کی برکت سے۔

ابوہمام رحمہ اللہ کے حق میں بشارت:۔

ابواسحاق رحمہ اللہ خواب میں دیکھتے ہیں کہ امام ابوہمام رحمہ اللہ کے اوپر قندیلیں لٹک رہی ہیں پوچھا یہ نورانی قندیلیں کیا ہیں؟ کہا یہ قندیل تو حدیث شفاعت بیان کرنے کی وجہ سے ملی اور یہ حوض کوثر کی حدیث کو روایت کرنے کی وجہ سے اور اسی طرح بہت سی حدیثوں کی وجہ سے ان بہت سی قندیلوں کا ملنا بیان فرمایا۔(فضائل اہلحدیث:ص86)

درود شریف مغفرت کا سبب:۔

خلف فرماتے ہیں میرے ایک دوست جو میرے ساتھ علم حدیث پڑھتے تھے ان کا انتقال ہوگیا میں نے انہیں اپنے خواب میں دیکھا کہ وہ سبز رنگ کے نئے کپڑے پہنے ہوئے خوش وخرم ہیں میں نے کہا حضرت آپ تو وہی مسکین طالب علم ہیں جو میرے ساتھ حدیث پڑھتے تھے آج یہ جوڑا آپ پر کیسا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں تمہارے ساتھ حدیث لکھتا تھا جہاں کہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام آتا تھا میں اس کے ساتھ ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور لکھا کرتا تھا۔اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ نعمتیں عطا فرمائی ہیں جو تم دیکھ رہے ہو۔

خواجہ جنید رحمہ اللہ کے رفقاء کی مغفرت:۔

خواجہ جنید رحمہ اللہ کے بعض ساتھیوں کو خواب میں دیکھا گیا ان سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ فرمایا مجھے بخش دیا کہا کس بناء پر فرمایا اپنی کتاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود لکھنے کی وجہ سے۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

مختصر حالات مولانا عبدالمجید سوہدروی:۔

(۱) مولانا عبدالمجید مرحوم سوہدروی رحمۃ اللہ علیہ سوہدرہ قصبہ ہے ضلع گوجرانوالہ پنجاب میں آپ کی پیدائش سوہدرہ میں ہوئی آپ شیخ الحدیث پنجاب حافظ عبدالمنان وزیر آبادی کے نواسہ تھے۔ بہت بڑے مقرر اور مصنف تھے اخبار اہلحدیث اور اخبار مسلمان کے ایڈیٹر بھی تھے۔(فتاویٰ علمائے اہلحدیث، ج:۹،ص:۲۸)

(۲)(مولانا عبدالمجید سوہدری) جماعت اہل حدیث کی بڑی قابل قدر وفخر شخصیت تھے، جید عالم بہترین مقرر اور اعلیٰ درجے کے حکیم وطبیب اور کامیاب مصنف تھے۔ عمر بھر جماعت اہلحدیث کی خدمت میں مصروف رہے۔ کئی رسائل جاری کئے اور خود ہی ان کے ایڈیٹر رہے اہلحدیث، سوہدرہ اور مسلمان۔ نیز ایک طبی ماہوار رسالہ بھی نکالا کرتے تھے کئی ایک کتابوں کے مصنف تھے ان کی کتاب ''رہبر کامل'' بڑی خوبصورت اور ان کی محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہترین آئینہ دار ہے۔ ۱۳۷۹ھ میں وفات پائی **اللھم اغفرله وارحمه**۔ (فتاویٰ علمائے اہلحدیث ج۵ ص ۷۹)

☆......☆......☆

کتاب ''کرامات اہل حدیث'' میں کرامات، کرامات

نام کتاب:۔کرامات اہلحدیث۔۔۔۔۔۔۔مصنف: مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ

ترتیب وتزئین:۔محمد ادریس فاروقی......ناشر:۔مسلم پبلی کیشنز

اشاعت کرامات کی فکر:۔

اولیائے اہل حدیث یا مجاہدین کی اور کرامات اگر کسی دوست کو معلوم ہوں تو ہمیں صاف کاغذ کی ایک جانب خوشخط لکھ کر بھیج دیں۔ ہر کرامت سچی اور ثابت شدہ ہونا ضروری ہے۔ ہم انشاءاللہ آئندہ ایڈیشن میں مرسل کا حوالہ دے کر کتاب ہذا میں شامل کردیں گے

facebook.com/Salfi.tasawuf

عرض ناشر

اعتراف کرامات اور الزام کا جواب:۔

یہ "کرامات اہلحدیث" کا دوسرا ایڈیشن ہے۔ کتاب ہذا حضرت مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ کی تصنیف لطیف ہے جو آپ کے عنفوان شباب کی کاوش ہے۔ آپ کا مقصد یہ تھا کہ اس جھوٹے الزام کو دور کیا جائے جو جماعت اہلحدیث پر لگایا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ ان میں کوئی ولی نہیں ہے، نہ کوئی صاحب کرامت بزرگ ہے۔ کتاب ہذا میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ کے فضل و کرم سے جماعت اہلحدیث میں کثیر اولیاء اللہ ہوئے ہیں۔ اور ان میں سے بہت سے صاحب کرامت بھی ہوئے ہیں۔ چنانچہ اس کتاب میں ایسے بیسیوں اولیائے کرام کی بہت سی کرامات جمع کر دی گئی ہیں۔

۳۲ مستند علمائے اہلحدیث کی کرامات:۔

کتاب "کرامات اہلحدیث" میں حضرت مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ نے اولیاء کی ۴۳ کرامات جمع کی ہیں۔ آپ کے پوتے محترم مولانا محمد ادریس فاروقی حفظہ اللہ نے اس میں ۲۷ اولیاء کی مزید ۳۴ اور مولانا عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ کی ۲ اور کرامات جمع کر کے کتاب ہذا کو سرچند معلومات افزاء اور کارآمد بنا دیا ہے۔ یعنی اب اس کتاب میں ۳۲ اولیائے کرام کی ۷۹ کرامات جمع کر دی ہیں۔ جیسا کہ آپ خود مطالعہ فرمالیں گے۔ **فالحمدللہ علی ذالک**

محترم مولانا فاروقی **متعنا اللہ بطول حیاتہ** نے آخر میں نئے عنوان "مجاہدین کی کرامات" کے تحت مجاہدین کی نمونتاً دس کرامات کا بڑی خوبصورتی سے ذکر کیا ہے جن کے مطالعہ سے لطف اور بڑھتا اور ایمان میں دگرگوں اضافہ ہوتا ہے۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

کرامت اولیاء کی تعریف:۔

''کرامت'' کے لفظی معنی عزت کے ہیں۔ کسی ولی اللہ کیلئے یہی عزت بہت کافی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دوست ہے۔ اور معلوم ہے صحیح دوست وہ ہوتا ہے جو دوست کی ہر بات مانتا ہو اور اس کے ساتھ سب سے بڑھ کر محبت رکھتا ہو۔ ایسے ہی بلند بخت لوگوں کی شان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون'' (یعنی اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے نہ وہ غم کھائیں گے)۔ دوسرے مقام پر فرمایا: اللّٰہ ولی الذین امنوا یخرجھم من الظلمٰت الی النور'' اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا دوست ہے وہ انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے۔ ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا کہ اللہ کے محبوب و معزز فرشتے ان کے پاس آکر کہتے ہیں: ''الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون نحن اولیاء کم فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ'' تمہیں ہراساں اور غمگین ہونے کی ضرورت نہیں تم جنت کی بشارت سنو۔ وہ جنت جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہم دنیا میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے ساتھی ہیں۔ اندازہ فرمایئے کہ اولیائے کرام کا کتنا بلند مقام ہے؟

مقام اولیاء:۔

'کرامات اہلحدیث'' میں یہی بتایا گیا ہے کہ اولیاء برحق ہیں۔ اور ان کا مقام بہت بلند ہوتا ہے وہ ایمان و تقویٰ کی معراج پر فائز ہوتے ہیں وہ اللہ کے اور اس کے ملائکہ کے محبوب ہوتے ہیں۔

اہلحدیث کے نزدیک ولی کیلئے کرامت اعزاز ہے مگر شرط نہیں۔ شرط وہی ہے جو قرآن مجید نے بیان کی ہے یعنی ایمان اور تقویٰ مطلب یہ ہے کہ اگر کسی ولی اللہ سے کرامت سرزد نہ ہو اور بے شک ساری زندگی سرزد نہ ہو تو اس کی ولایت میں کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

اگر وہ نعمت ایمان وتقویٰ سے محروم ہو تو وہ ولی نہیں ہو سکتا۔ ہر گز نہیں ہو سکتا سب جانتے ہیں ولی کا معنی ہے اللہ کا دوست اور وہ بھلا اللہ کا دوست کب ہو سکتا ہے جو نہ ایمان رکھتا نہ ہو تقویٰ؟ ولی کی بابت ہمارا نظریہ یہ ہے کہ اللہ کا ولی خلاف شرع چلتا ہے نہ دیکھتا ہے نہ بولتا ہے نہ سنتا ہے اس کا عقیدہ وعمل قرآن وسنت کے مطابق ہوتا ہے، عین مطابق۔

یہ جان لینا چاہئے دین کا اصل مرکز ومحور قرآن وسنت ہے جو کرامت قرآن وسنت کے خلاف ہو اسے اختیار کرنا اس سے استدلال کرنا ممنوع ہے اور ان سے شرکیہ عقائد کا ثبوت لانا حرام ہے یہ بہت محتاط وادی ہے اس میں ممکنہ احتیاط کی ضرورت ہے۔

علمائے اہلحدیث میں کرامت حق وسچ ہیں:۔

اگر چہ دو چار احباب نے ہمیں ''کرامات اہلحدیث'' کی اشاعت سے رک جانے کا مشورہ دیا مگر ہم نے اسے محض اس نقطہ نظر سے شائع کیا ہے کہ ایک تو اولیائے اہلحدیث کا تعارف ہو جائے کیونکہ جب کسی کا صحیح تعارف ہو جاتا ہے تو اکثر نفرت میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ دوسرے معترضین کی ایک گونہ تشفی ہو جائے اور وہ مطالعہ فرمالیں کہ الحمد للہ اہلحدیث جماعت میں بے شمار اولیاء موجود ہیں اور ان میں اچھے خاصے بزرگ اور صاحب کرامت لوگ ہو گزرے ہیں اور اللہ کے فضل وکرم سے اب بھی موجود ہیں اور حقیقت میں ولی بھی وہی ہے جو صحیح معنی میں حامل قرآن وسنت ہو اور شاید ''کرامات اہلحدیث'' کے مطالعہ کے بعد اہلحدیث سے نفرت اور بغض میں کچھ کمی واقع ہو کر فضا بہتر ہو جائے اس کتاب کی اشاعت کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ عوام وخواص میں اولیائے عظام اور بزرگان کرام سے محبت وعقیدت پیدا ہو نہ صرف پیدا ہو بلکہ اس میں دگر گوں اضافہ ہو۔ کیونکہ فی زمانہ اس میں خاصی کمی آرہی ہے۔

ہم محترم مولانا محمد ادریس فاروقی حفظہ اللہ کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے اپنی عدیم الفرصتی کے باوجود اپنا قیمتی وقت نکال کر اور بھی بہت سے بزرگان اہلحدیث کی

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215065149-6513fc750c3991c77c5f00e34551c5df/______

کرامات کتاب ہذا میں شامل فرمادی ہیں ۔ "فجزاہ اللہ احسن الجزاء"
زیادہ نہ سہی یہ کتاب کم از کم تاریخی حیثیت سے تو ضرور پہچانی جائے گی اور انشاء اللہ تاریخ وسیر کے باب میں خوشگوار اضافہ کا باعث ہوگی۔
(نجم المجید سوہدروی، اسسٹنٹ ڈائریکٹر مسلم پبلی کیشنز لاہور/سوہدرہ)

پیش گفتار

اہل اللہ زمین کی زینت ہیں:۔

جس طرح آسمان کی تزئین ستاروں سے ہے اسی طرح زمین کی آرائش عظیم و باکمال لوگوں سے ہے۔ باکمال اور یگانہ روزگار لوگوں میں اصحاب علم وفضل اور مقربین بارگاہ رب العزت کو ہمیشہ ایک خاص مقام ومرتبہ حاصل رہا ہے اس کتاب میں ایسے ہی اخیار وابرار ہستیوں کا مبارک ذکر ہے۔

نہ اولیاء کی کمی اور نہ ہی کرامات کی:۔

"کرامات اہلحدیث" حضرت مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ کی اولین تصانیف میں سے ہے جس سے ان کا مقصد اس مغالطے کو دور کرنا تھا کہ جماعت اہلحدیث میں کوئی ولی نہیں، نہ ان میں کوئی صاحب کرامت بزرگ ہوا ہے موصوف نے کتاب ہذا میں پانچ اولیاء کرام رحمہم اللہ کی ۴۳ کرامات بطور نمونہ جمع فرما کر بتایا ہے کہ بحمد للہ جماعت اہلحدیث میں نہ اولیاء کی کمی ہے اور نہ کرامات کی۔

کرامات کا ثبوت قرآن واحادیث سے:۔

"کرامات" غیر انبیاء محبوبین رب علا ہستیوں سے وقوع پذیر ہوتی ہے ان کا انکار درست نہیں قرآن وحدیث سے ان کا ثبوت ملتا ہے۔

اولیاء الشیطان اور اولیاء الرحمن:۔

دنیا میں ہر چیز کی اصل بھی ہے نقل بھی جیسے شہد، شربت، عرق، دودھ، گھی وغیرہ۔
اسی طرح اولیاء میں بھی یہ دونوں اقسام پائی جاتی ہیں ایک اصلی اولیاء دوسرے نقلی

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

اولیاء، اصلی اولیاء کو اولیاء الرحمن کہتے اور نقلی اولیاء کو اولیاء الشیطان کہتے ہیں۔ ان دونوں میں فرق کرنا ضروری ہے۔ بہت ضروری کسی نے کیا خوب کہا ہے!

حق و باطل میں تو رکھ پہچان اے اہل تمیز! سنکھیا مصری کے دھوکہ میں نہ کھانا چاہئے

سنکھیا اور مصری میں صورۃً مماثلت ہے لیکن ماہیت و خاصیت کے اعتبار سے مغایرت ہے۔ سنکھیا مہلک جان ہے جبکہ مصری مفرح جان۔ یہاں سے اولیاء کی مثال سمجھئے "اولیاء شیطان" مہلک ایمان ہیں اور اولیاء الرحمن مفرح ایمان۔ یعنی جھوٹے اولیاء کی پاس بیٹھنے سے ایمان غارت ہوتا ہے جب کہ سچے اولیاء کی بابرکت مجلس نشینی سے ایمان کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔

اولیائے کرام کی صفات:۔

سچے اولیاء تکلف، تصنع اور پردہ دری سے کوسوں دور رہتے ہیں۔ انہیں دیکھ کر اللہ یاد آتا ہے ان کے ایک ایک عمل سے سنت کی خوشبو آتی ہے وہ اللہ اور اس کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت میں ڈوبے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان میں حد درجہ عجز وانکساری اور فروتنی ہوتی ہے، وہ شریعت کے نہایت پابند نبوی ﷺ مشن کے دلدادہ قرآن وسنت پر فریفتہ، غایت درجہ عابد وزاہد، حب جاہ دنیا سے یکسر لاتعلق۔ حقوق اللہ کے علاوہ حقوق العباد کی ادائیگی میں پیش پیش، اکل حلال اور صدق مقال میں یکتائے زمانہ، خدمت خلق کے جذبہ صادقہ سے سرشار، توحید وسنت کے علمبردار، شرم و حیاء کے نقیب، اکتساب علوم نبوی ﷺ کیلئے بیتاب، مکہ و مدینہ منورہ کے والہ وشیدا، مریدان باصفا کی اصلاح میں منہمک، انکے ذاتی اور گھریلو احوال وکوائف میں اسوہ رسول ﷺ کا رنگ، ان کی اولاد ان کی ہم رنگ، ان کا انگ انگ "**الذین یسارعون فی الخیرات** اور **والذین ہم عن اللغو معرضون**" کی عملی تفسیر تقویٰ ان کا اوڑھنا، اخلاص انکا بچھونا مختصر یہ کہ ان کی پوری زندگی قرآن و

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

سنت کے سانچے میں ڈھلی ہوئی ہوتی ہے ایسے بزرگان باصفا ہماری آنکھوں کا تارا اور ہمارے سر کا تاج ہمارے سیل مہر و محبت کا مرکز اور آماجگاہ ہیں اور یہ ضروری نہیں کہ یہ باعظمت و بابرکت لوگ الگ تھلگ رہیں اور صاف پہچانے جائیں ہوسکتا ہے کہ یہ عام لوگوں میں ہی ہوں۔ عام کاروبار زندگی میں مصروف پائے جائیں اور کٹے پھٹے یا اعلیٰ عمدہ لباس میں ہوں ایسے لوگ اگر کہیں پائے جائیں تو ان کی ضرور مجلس کریں ان سے بہر صورت رابطہ رکھیں ان کی جس قدر عزت کریں کم ہے انکی جس قدر خدمت بجا لائیں تھوڑی ہے ان سے مشورے لیں ان کی رہنمائی میں چلیں یہ اللہ کے صحیح محبوب ہیں یہ نہایت عزت و احترام کے قابل لوگ ہیں۔

اولیائے کرام کے مختلف درجات:۔

جیسے ہر چیز میں درجہ بندی ہوتی ہے۔ مثلاً بہتر، بہترین۔ اسے اصلاح میں تفضیل کہتے ہیں۔ تفضیل نفسی، تفضیل بعض اور تفضیل کل، اسی طرح ایمان و تقویٰ کے بھی مدراج ہیں بلند درجہ، بلندتر درجہ، بلندترین درجہ۔ اولیاء اللہ کے تینوں مدارج ہیں مگر جو پہلے درجے پر فائز ہوگا وہ بھی ذی مرتبہ ولی ہوگا اور جو اس سے اوپر کے درجے پر ہوگا وہ رتبہ میں اس سے بھی بلند ہوگا اس سے اونچے درجے والا اس سے اونچے درجے پر ہوگا۔

ناشر اور مصنف کے حق میں دعا:۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کتاب ہذا کے مصنف، پبلشر اور ادارہ مسلم پبلی کیشنز لاہور/سوہدرہ کے معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے اس کتاب کو شائع کر کے بہت اسے اعتراضات کا نہ صرف اندفاع کیا ہے بلکہ مسلک توحید و سنت کا پرچم بلند کرنے کی بڑی شاندار کوشش کی ہے۔ "**فجزاھم اللہ احسن الجزاء**" مخلص: محمد ادریس فاروقی، سوہدرہ، ضلع گوجرانوالہ

صاحب کرامات اہلحدیث کا تعارف

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

(۳) حضرت مولانا عبدالمجید خادم سوہدروی رحمہ اللہ

(م ۴/ جمادی الاول ۱۳۷۹ھ، ۶/ نومبر ۱۹۵۹ء)

مولانا عبدالمجید خادم رحمہ اللہ جنوری ۱۹۰۱ء/۱۳۸۱ھ میں سوہدرہ میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت مولانا عبدالحمید سوہدروی رحمہ اللہ (م ۱۳۳۰ھ) کے بیٹے مولانا غلام نبی الربانی سوہدروی (م ۱۳۴۸ھ) کے پوتے اور استاذ الاساتذہ شیخ پنجاب مولانا حافظ عبدالمنان صاحب محدث وزیر آبادی رحمہ اللہ (م ۱۳۳۴ھ) کے نواسے تھے۔ مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ نجیب الطرفین تھے۔ ۱۰ سال کے تھے کہ آپ کے والد مولانا عبدالحمید رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا انتقال ہوگیا۔ اس لئے آپ کی پرورش آپ کے دادا مولانا غلام نبی الربانی رحمہ اللہ نے فرمائی۔ اور ابتدائی تعلیم بھی آپ نے انہی سے حاصل کی۔ اس کے بعد مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ (م ۱۳۷۵ھ) کے مدرسہ سے مروجہ علوم وفنون کی تعلیم حاصل کی۔

تبلیغ ودعوت:۔

مولانا عبدالمجید ۱۸/۲۰ سال کی عمر میں مروجہ درسیات سے فارغ ہوئے اور واپس سوہدرہ آکر توحید وسنت کی اشاعت میں مشغول ہوگئے۔ اس سلسلہ میں آپ کو زیادہ زحمت نہ کرنا پڑی اس لیے کہ آپ کے دادا محترم حضرت مولانا غلام نبی الربانی رحمہ اللہ نے اس سے قبل توحید وسنت کی زمین کو بہت زرخیز کردیا تھا اور اس کی آبیاری میں آپ کو زیادہ محنت نہ کرنا پڑی۔

رسالہ ''مسلمان'' کا اجرا:۔

تبلیغ کا ایک ذریعہ اخبار بھی ہے۔ چنانچہ مولانا عبدالمجید رحمہ اللہ نے اخبار کو ذریعہ تبلیغ بنایا اور ۱۹۲۱ء میں آپ نے ''مسلمان'' کے نام سے ایک ماہنامہ جاری کیا اور

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

اس کے ساتھ ہی تبلیغی و دینی کتابوں کی اشاعت کیلئے "مسلمان کمپنی" کے نام سے ایک اشاعتی ادارہ قائم کیا جس کے تحت بیسیوں کتابیں شائع کیں۔ ماہنامہ "مسلمان" ۱۹۳۸ء تک ماہنامہ رہا۔ اس کے بعد اس کو ہفت روزہ کر دیا گیا۔

جریدہ اہلحدیث:۔

جماعت اہلحدیث کا مقبول ترین اخبار شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ (م ۱۳۶۷ھ) کا اخبار "اہل حدیث امرتسر" تھا۔ جو نومبر ۱۹۰۳ء میں جاری ہوا اور اگست ۱۹۴۷ء تک برابر ۴۴ سال بڑی کامیابی سے جاری رہا۔ تقسیم ملک کے وقت یہ اخبار بند ہو گیا۔ حضرت مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ نے اس کی تجدید سوہدرہ سے کی۔ اور ۳۰/ شعبان المعظم ۱۳۶۸ھ/ یکم جون ۱۹۴۹ء کو "جریدہ اہل حدیث" جاری کیا۔ جو ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۹ء تک آپ کی ادارت میں شائع ہوتا رہا اور پھر آپ کے قریباً ایک سال بعد تک آپ کے بڑے صاحبزادہ مولانا حافظ محمد یوسف رحمہ اللہ کی ادارت میں حسب سابق دعوت و تبلیغ میں مصروف رہا۔

اور "مسلمان" دوبارہ ہفت روزہ سے ماہنامہ ہو گیا جس کا آخری شمارہ اکتوبر ۱۹۵۹ء میں شائع ہوا۔

سیاسی دلچسپی:۔

مولانا عبدالمجید مرحوم ایک بلند نظر عالم، شعلہ نوا خطیب اور مانے ہوئے منتظم تھے۔ اعلیٰ پایہ کے ادیب اور صحافی تھے۔ اگر یہ کہہ دیا جائے کہ آپ کا شمار برصغیر کے مقبول ترین خطباء اور اہل قلم میں ہوتا تھا تو بے جا نہ ہوگا۔ مسائل کی تحقیق میں گہری نظر تھی۔ سیاسیات سے بھی اچھی دلچسپی رکھتے تھے ملکی اور عالمی خبروں پر آپ کی پوری نظر ہوتی تھی۔ آپ باقاعدگی سے متعدد اخبارات کا مطالعہ کرتے تھے اہم خبروں پر سرخ نشان لگا لیتے تھے۔ اس وقت دو بڑی جماعتیں تھیں۔ ایک مسلم لیگ، دوسری کانگریس آپ شروع میں کانگریس سے وابستہ رہے بعد میں مسلم لیگ میں شمولیت

facebook.com/Salfi.tasawuf
WWW.UBQARI.ORG
Privacy

اختیار کی۔ اور تحریک پاکستان کے سلسلہ میں بھی آپ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔

۳۸ سال تک صحافتی دنیا سے تعلق رہا۔ اس کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کا بھی سلسلہ جاری رہا مولانا مرحوم ایک اعلیٰ پایا کے طبیب بھی تھے اور طب کو ہی ذریعہ معاش بنایا۔

طبی کارخانہ:۔

طبی دواخانہ قائم کیا جس کا نام "طبی کارخانہ" رکھا حتیٰ کہ یہ ادارہ پاک و ہند میں مشہور ہو گیا اور طب کی اشاعت کیلئے ۳۰ کے قریب طبی کتابیں لکھیں۔ اور ایک ماہنامہ "طبی میگزین" کے نام سے نکالتے رہے جو بڑا جامع میگزین تھا۔

وفات:۔

حضرت مولانا عبدالمجید مرحوم اگست ۱۹۵۸ء میں ذیابیطس کے مرض میں مبتلا ہوئے۔ علاج معالجہ ہوتا رہا مگر افاقہ نہ ہوا علاج کے سلسلہ میں لاہور میں مقیم تھے جہاں آپ نے ۶/ نومبر ۱۹۵۹ء/ ۴/ جمادی الاول ۱۳۷۹ھ کو انتقال کیا۔ آپ کی نعش سوہدرہ لائی گئی آپ کے گرامی قدر صاحبزادہ مولانا حافظ محمد یوسف رحمہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کو آپ کے جد امجد حضرت مولانا غلام نبی الربانی رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

قومی و ملی خدمات:۔

حضرت مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ کی قومی و ملی خدمات بھی قابل قدر ہیں شروع میں کانگریس سے وابستہ رہے مگر جب کانگریس نے اپنی ہندو نواز پالیسی پر زیادہ زور دینا اور مسلمانوں کو در پردہ نقصان پہنچانا شروع کر دیا تو بہت سے مسلمان زعمائے کرام نے کانگریس سے علیحدگی اختیار کر لی۔ اور مسلم لیگ میں شامل ہو گئے آپ نے بھی مسلم لیگ میں شمولیت اختیار فرمائی مسلم لیگ میں شامل ہونے کے بعد

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

آپ نے تحریک پاکستان میں نمایاں کردار ادا کیا۔اور تحریک پاکستان کے حق میں اخبار ''مسلمان'' میں بیشتر مضامین لکھے۔اور قریہ قریہ جا کر عوام کو تحریک پاکستان سے روشناس کرایا اور انقلاب آفریں تقاریر کے ذریعے ان میں اک روح پھونک دی۔

ذاتی حالات:۔

مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ کا قد میانہ و مناسب، جسم دوہرا، رنگ کھلتا ہوا گندمی مائل بہ سپیدی، ناک ستواں، آنکھیں بڑی، مجموعی حیثیت سے سراپا بڑا دلکش تھا۔ بدن بہت گندھا ہوا اور مضبوط اور اعصاب طاقتور تھے۔ساری عمر علمی مشاغل اور دماغی کاموں میں گزری تھی طبیعت میں استقلال اور عزم تھا جسمانی مشقت خوب کرتے تھے خوبرو، فرخندہ رو، صحت مند اور بڑے چاق و چوبند تھے گلی بازار میں آرام سے چلتے مگر جب اپنی زمین میں جاتے تو بہت تیز چلتے۔

ترکی ٹوپی و پگڑی کا استعمال فرمانا:۔

لباس سادہ مگر صاف ستھرا زیب تن کرتے تھے شلوار قمیض شیروانی و ترکی ٹوپی پہنتے تھے پگڑی کا استعمال بھی کرتے تھے اور موسم گرما میں تہہ بھی استعمال کر لیتے تھے جب آپ باہر تشریف لے جاتے تو اچھے لباس میں ہوتے۔جس میں آپ بہت جچتے تھے۔

کھانا:۔کھانے کا اچھا ذوق تھا۔البتہ کوئی خاص اہتمام نہ تھا جیسا مل جاتا کھا لیتے۔ لیکن آپ کے گھر میں کھانا معیاری اور بہت خوش ذائقہ پکتا تھا موسمی پھلوں کے خصوصاً آم کے بہت شوقین تھے خوش خوراک تھے اور خوراک خوب سیر ہو کر کھاتے تھے۔

سادگی اور نفاست:۔

آپ طبعاً سادہ اور تکلفات سے مبراء تھے آپ کو صاف ستھری زندگی پسند تھی تکلفات ان کے ذوق کے خلاف تھے اس لیے بقدر ضرورت لیکن بہت صاف ستھرا اچھا اور معیاری سامان رکھتے تھے۔

فضائل و اخلاق:۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

فضائل و اخلاق کا پیکر تھے۔ حلم وعفو، متانت و سنجیدگی، تواضع و انکساری ان کے صحیفہ اخلاق کے جلی عنوانات تھے طبعاً بڑے نرم خو اور متحمل مزاج تھے۔ البتہ ناجائز اور ناگوار بات سننا پسند نہیں کرتے تھے اور غصہ آتا تو چہرے کے تغیر تک محدود رہتا اور اگر ضرورت پڑتی تو ڈانٹ بھی پلا دیتے اور منہ پر بات کر دیتے تھے غیبت، چغلی قطعاً ناپسند تھی اگر کسی سے سیاسی یا علمی اختلاف ہوتا تو زبان سے اظہار نرم الفاظ میں کرتے، سختی اور درشتی ان کے مزاج کے خلاف تھی بڑے مدبر، فیاض، عالی ظرف، عالی دماغ اور خوش خصال تھے لوگ انہی اوصاف و کمالات کی وجہ سے آپ کا نہایت احترام کرتے تھے۔

متانت و کم سخنی:۔

مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ کام کے دھنی تھے گفتگو مطلب کی کرتے تھے ان کی مجلس بڑی دلچسپ ہوتی تھی کہ ہر ذہن کا آدمی اس سے لطف اٹھاتا تھا اور ان کی مجلس سے اٹھنے کو دل نہیں چاہتا تھا۔

اعتماد و حسن ظن:۔

باہمی محبت، حسن ظن اور اعتماد ان کا اصول زندگی تھا ان کا قول تھا کہ میں ہر شخص کو اچھا سمجھتا ہوں جب تک وہ آپ کو برا ثابت نہ کرے۔ محبت، اعتماد اور احترام میرا دستور العمل ہے چنانچہ جب سے میں نے یہ اصول اپنایا اس وقت سے مجھے زندگی کے ہر موڑ میں کامیابی ہوئی ہے آپ ساتھیوں کو بھی باہمی احترام و محبت اور حسن ظنی کی تلقین فرماتے رہتے تھے۔

ذوق مطالعہ:۔

آپ کو شروع ہی سے کتب بینی اور مطالعہ کا شوق تھا۔ آپ سفر میں بھی مطالعہ میں مصروف رہتے اور مطالعہ کے لئے جو پروگرام بنایا ہوا تھا کبھی بھی اس کے خلاف نہیں کرتے تھے اور جو کتاب پڑھتے بڑے انہماک سے پڑھتے۔ اور جا بجا کتاب پر

WWW.UBQARI.ORG
facebook.com/Salfi.tasawuf

حواشی اور نوٹ لکھتے تھے آپ مذہب تاریخ، جغرافیہ اور معلومات عامہ کا گنجینہ تھے علاوہ ازیں ملکی بلکہ عالمی سیاست پر پوری نظر رکھتے تھے، پاک و ہند کے اخبار زیر مطالعہ رکھتے تھے اخبارات کے مطالعہ پر زیادہ وقت نہیں لگاتے تھے بس کام کی خبریں دیکھتے تھے۔

درس و تدریس کا ذوق:۔

آپ نے تکمیل تعلیم کے بعد اسلام کی اشاعت کے لئے زبانی وعظ و تذکیر کے علاوہ اخبار کو ذریعہ بنایا اور ملک بھر میں جگہ جگہ درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ ہمارے محلہ میں ملک عنایت اللہ عراقی مرحوم کے گھر کئی سال صبح کے وقت آپ نے قرآن و حدیث کا درس دیا اس درس میں آپ نے قرآن مجید اور حدیث کی کتابوں میں مشکوۃ المصابیح، ریاض الصالحین، ترمذی اور نسائی کا درس دیا۔ اس کے بعد دوبارہ قرآن مجید کا درس شروع کیا کہ آپ بیمار ہو گئے اور یہ سلسلہ منقطع ہو گیا آپ کا درس بڑا شاندار اور جاندار ہوتا تھا جس میں کافی حاضری ہوتی تھی مردوں کا کمرہ الگ تھا عورتوں کا الگ۔ لوگ آپ کے درس کے منتظر ہوتے تھے۔

معمولات:۔

مولانا عبدالمجید رحمہ اللہ بڑے لوگوں کی طرح معمولات کے پابند تھے ان کا معمول عموماً یہ تھا کہ نماز فجر کے بعد اپنی زمین پر چلے جاتے اور وہاں دو تین گھنٹے کام کرتے اس کے بعد واپس آ کر درس دیتے 9 بجے فارغ ہوتے ناشتہ کرتے اور اس کے بعد ظہر تک دفتر میں کام کرتے ظہر کی نماز کے بعد دوبارہ دفتر میں عصر تک کام کرتے اور عصر کی نماز کے بعد پھر زمین پر چلے جاتے اور مغرب کے قریب واپس آتے اور کھانا کھانے کے بعد عشاء کی نماز تک مطالعہ میں مصروف رہتے ظہر، عصر یا مغرب کی نماز کے بعد تقریباً پندرہ منٹ نمازیوں میں مجلس جم جاتی اس سے لوگوں کے بے حد بالیدگی ہوتی جس سے عوام بڑا لطف اٹھاتے۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

معاصرین اور احباب:۔

آپ کے کاموں کا دائرہ بڑا وسیع تھا علم وادب، مذہب و تعلیم وتدریس تصنیف وتالیف بیرونی وعوامی جلسے غرض ہر میدان میں آپ کے کارنامے ہیں اس لئے ان کے تعلقات کا دائرہ بھی بہت وسیع تھا۔ ان کے ممتاز معاصرین میں مشکل ہی سے کوئی ایسا شخص ہوگا جس سے ان کے تعلقات نہ رہے ہوں آپ کے ہر مکتب فکر اور ہر لائن کے بڑے لوگوں سے روابط تھے اس سب کا ذکر دشوار بھی ہے اور غیر ضروری بھی اس لیے یہاں صرف خاص ان لوگوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے جن سے آپ کے تعلقات بہت زیادہ تھے۔

علماء واصحاب علم وفضل سے روابط:۔

علماء میں مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ، مولانا محمد اسمٰعیل السلفی رحمہ اللہ، مولانا احمد الدین گکھڑوی رحمہ اللہ، مولانا حافظ عبداللہ محدث روپڑی رحمہ اللہ، مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ، سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ، مولانا قاضی سلیمان منصور پوری رحمہ اللہ، مولانا نور حسین گھرجاکھی رحمہ اللہ، مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ، مولانا ابراہیم سیالکوٹی رحمہ اللہ، مولانا میر محمد بھانبڑی رحمہ اللہ، مولانا حنیف ندوی رحمہ اللہ، مولانا عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ، سید عنایت اللہ شاہ بخاری، مولانا صمصام رحمہ اللہ، حافظ اسماعیل روپڑی رحمہ اللہ وغیرہم سے خاص تعلقات تھے۔

احباب خاص:۔

جیسا کہ عرض کیا جاچکا ہے کہ آپ کے تعلقات کا دائرہ بہت وسیع تھا البتہ قصبہ سوہدرہ میں احباب خاص صرف چند تھے اور ان احباب میں بزرگ بھی شامل تھے اور آپ کے ہم عمر بھی اور آپ سے چھوٹے بھی۔ مثلاً

ملک نیاز علی عراقی، ملک نواب خان نوشہروی، ملک حاجی محمد حسین، ملک عبدالغنی ولد ملک تاج الدین، ملک غازی محمد بشیر، ملک کرامت اللہ انور، ملک حاجی عبدالکریم،

WWW.UBQARI.ORG
facebook.com/Salfi.tasawuf
Privacy

مولوی ابوالمحمود ہدایت اللہ، مولوی حاکم الدین، ملک رحمت اللہ، ملک حافظ محمد یعقوب ، ملک غلام باری، ملک عبداللہ کھنڈ والا، ملک عبداللہ دکاندار، ملک عبدالرحمن نمک والے، ملک مراد علی، ملک عبداللہ خان عراقی ٹھیکہ دار، حکیم عنایت اللہ نسیم ، ملک عبدالحق، ملک امام خاں نوشہروی، حکیم عبداللہ خاں نصر رحمہم اللہ ان کے علاوہ محلہ ارائیاں، محلہ چوہدریاں، محلہ معماراں، محلہ قاضیاں، محلہ تیلیاں، محلہ اعواناں اور بیلے کے علاقہ کے خاص خاص لوگ آپ کے عقیدت مند اور جانثار اور بڑے اچھے ملنے والے تھے ان سب کے صرف نام ہی لکھے جائیں تو کئی صفحات درکار ہیں۔

تصنیف وتالیف:۔

ہمیشہ سے کتب کو علم کی روشنی پھیلانے کا بہترین ذریعہ سمجھا جاتا رہا ہے چنانچہ آپ نے کتب تصنیف فرما کر اسلام کی خدمت میں نمایاں کردار اختیار فرمایا آپ نے عوام و خواص، مردوں، عورتوں، بچوں، بڑوں غرض سب کیلئے کتابیں لکھیں اور تقریباً ہر موضوع پر لکھیں جو بہت پسند کی گئیں آپ کی چند کتابیں یادگار کی حیثیت رکھتی ہیں مثلاً رہبر کامل، بچوں کیلئے حدیث کی کتابیں، سیرت الائمہ، سیرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، سیرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا دولت مند صحابہ رضی اللہ عنہم، سیرت آزاد، استاد پنجاب، سیرت ثنائی، تفسیر سورہ فاتحہ، ہندو شعراء کا نعتیہ کلام وغیرہ۔

علاوہ ازیں آپ اپنے وقت کے بہترین طبیب بھی تھے چنانچہ آپ نے مختلف طبی موضوعات پر متعدد کتب تصنیف فرما کر ملک وقوم کی بہترین خدمت سر انجام دی ،آپ کی طبی کتابوں کو بھی قبول عام حاصل ہوا۔جن میں پانچ ہزار مجربات، عورتوں کا حکیم، جیبی حکیم، انمول حکیم دیہاتی حکیم، اسراری نسخے، گھریلو نسخے، آسان نسخے، حیوانی نسخے، خواص بادیاں ، اکسیری مجربات وغیرہ کتب بہت مشہور و متداول ہوئیں۔

ابتدائیہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

غلط فہمی کی اصلاح:۔

چونکہ اہل حدیث کرامت کو ولایت کیلئے نہ ضروری جانتے ہیں نہ شرط قرار دیتے ہیں اور نہ ہی کرامات کی نشر و اشاعت کرتے ہیں۔اس لیے بعض لوگوں میں یہ مشہور ہو گیا ہے کہ جماعت اہل حدیث میں کوئی ولی نہیں ہوا اور وہ کہتے ہیں اہل حدیث نہ کرامات کو مانتے ہیں اور نہ ان میں کوئی اہل کرامت ہوا ہے لیکن ایسے لوگوں کو یہ خیال رکھنا چاہیے کہ اہل حدیث ''جھوٹے ولیوں'' کی کرامات پر انکار کرتے ہیں اور ان کی استدراجی و شیطانی حرکات کو کرامت قرار نہیں دیتے۔اس لیے بھی کچھ عوام ان سے بدظن ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اولیاء اللہ ہی کے منکر ہیں۔اور ان کی کرامات کے بھی قائل نہیں۔

مدت ہوئی میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اہل حدیث کی طرف سے اس اعتراض کی بایں طور تردید ہونی چاہیے کہ نفس مسئلہ کی بھی وضاحت ہو جائے اور عوام پر بھی یہ روشن ہو جائے کہ بفضلہٖ جماعت اہل حدیث میں بے شمار اہل کرامت بزرگ ہوئے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جتنے حضرات اہل حدیث میں اہل کرامت ہوئے ہیں اتنے کسی اور جماعت میں نہیں ہوئے کرامت کا تعلق ولی سے ہے اور ولی وہی ہو سکتا ہے جو سنت کا سچا پروانہ اور رسول اللہ ﷺ کا گرویدہ ہو۔اور ظاہر ہے کہ اہل حدیث سے زیادہ سنت نبوی ﷺ کا پابند اور رسول اکرم ﷺ کا محب اور کون ہو سکتا ہے؟ آپ نام کے اہل حدیثوں کو نہ دیکھئے کیونکہ فی زمانہ تو کثرت سے ایسے ہی اہل حدیث کہلانے والے ہیں جو ''بدنام کنندہ نکو نامے چند'' ہیں یا ''برعکس نہند نام زنگی کافور'' کے مترادف ہیں۔میرا تو دعویٰ ان مخلص، بے ریا، عامل بالحدیث، محب رسول ﷺ لوگوں سے ہے جو صحیح معنوں میں اہل حدیث تھے۔اللہ کے پیارے تھے رسول پاک ﷺ کے دلارے تھے، نہ سب اہل حدیث ایسے ہیں کہ وہ قابل

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

اصلاح ہوں اور نہ سب ایسے ہیں کہ وہ اولیاء اللہ کے رتبہ کو پہنچ چکے ہیں بہر حال کسی اہل حدیث کو دیکھنے اور جانچنے کے لئے ضروری ہے کہ یہ دیکھ لیا جائے کہ اس کا تعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنا ہے اور وہ سنت کا کہاں تک پابند ہے پس جس شخص کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جتنا گہرا تعلق ہوگا اور اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے جس قدر زیادہ پیار ہوگا وہ اتنا ہی زیادہ مقبول بارگاہ ربانی ہوگا۔ اور ولی اللہ کہلانے کا حق دار ہوگیا۔

مشہور علما کی کرامات کا تذکرہ:۔

میں اس مضمون میں پہلے بزرگوں کا تذکرہ نہیں کروں گا کیونکہ ان کے ذکر خیر کیلئے دفاتر درکار ہیں بلکہ دور حاضرہ کے اہل حدیث حضرات کا نمونہ پیش کروں گا جن میں سے اکثر کو آپ جانتے اور پہچانتے ہیں کہ وہ اہل حدیث تھے اور وہ صاحب کرامت بھی تھے اور یہی میں اس مضمون میں ثابت کرنا چاہتا ہوں۔ عبدالمجید خادم، عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کرامت کی حقیقت

کرامت کی تعریف:۔

"شرح عقائد" میں یوں مرقوم ہے:

"ظهور امر خارق للعادة من قبله غير مقارن لدعوة النبوة فما لا يكون مقارنا بالإيمان والعمل الصالح يكون استدراجا"

یعنی کرامت اس امر خلاف عادت عامہ (یا خلاف قانون قدرت عامہ) کو کہتے ہیں جو کسی ولی کی طرف سے ظاہر ہو نہ کہ نبی اور کافر کی طرف سے جو نبی سے بصورت تحدی ظاہر ہوا سے معجزہ کہتے ہیں اور جو کافر سے صادر ہوا سے استدراج کہتے ہیں۔

پس "معجزہ" "کرامت" "استدراج" خرق عادت عامہ ہونے میں مشترک ہیں یعنی

facebook.com/Salfi.tasawuf

بظاہر تینوں خلاف قانون قدرت عامہ نظر آتے ہیں۔

حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے ""معجزہ"" (جسے شرع شریف میں "آیت" یعنی نشان کہتے ہیں) کے لئے یہ شرط قرار دی ہے کہ وہ امر ایسا ہو جس کو جن وانس نہ کر سکیں تحدی کی شرط کو انہوں نے اڑا دیا ہے" استدراج یعنی جو امر کسی کافر کے ہاتھ پر ظاہر ہو اور وہ عادت عامہ (قانون قدرت عام) کے خلاف ہو اس کا منشا اور مصدر قوائے انسانی اور شیطانی کو قرار دیا ہے۔پس معجزہ اور استدراج بالکل الگ الگ چیزیں ہیں۔

کرامت کیلئے یہ شرط نہیں کہ وہ ایسی ہو کہ جسے جن وانس نہ کر سکیں۔کرامت میں یہ شرط ہے کہ اس کا مصدر واصل یعنی واقع یا پیدا ہونے کی جگہ قوائے الٰہیہ اور ملائکہ ہو یا انسانی قوئی ہی کو اس طرح کر دیا جائے جو عام معمول سے ہٹ کر ہوں جن سے صاحب کرامت کا اعزاز و اکرام سمجھا جائے۔

خرق عادت:۔

خرق عادت عرف عام میں خلاف قانون قدرت کو کہا جاتا ہے در حقیقت ہم اپنے قلیل علم کی وجہ سے اسے یہ نام دے رہے ہیں ورنہ کوئی چیز بھی ایسی نہیں جو خلاف قانون قدرت ہو۔ہم محض اس لیے اسے "خلاف قانون قدرت" کہہ دیتے ہیں کہ ہم خود قانون قدرت کا پورا پورا علم نہیں رکھتے جو چیز ہمارے علم میں اور فہم میں آ گئی اسے ہم نے قدرت سمجھ لیا۔اور جس کو نہ جانا اسے خلاف قانون قدرت قرار دیا پس صحیح بات یہ ہے کہ جہاں میں کوئی بھی چیز خرق عادت یا خلاف قدرت نہیں ہے حتیٰ کہ معجزات کیلئے بھی اسباب خفیہ ہوتے ہیں جنہیں ہم نہیں جانتے چنانچہ شاہ ولی اللہ محدث رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

خرق عادت سے عادت عامہ کے خلاف ہونا مراد ہے بعض صورتوں میں ان کے اسباب خفیہ کا وجود عقل کے دائرہ علم میں آ جاتا ہے اور بعض صورتوں میں ان کے اسباب کی تہہ تک پہنچنا بجز نور نبوت اور عطا الٰہی کے ناممکن ہوتا ہے عوام کے نزدیک یہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

دونوں خلاف عادت مجہولۃ الاسباب ہیں عقلاء کے نزدیک فرق ہے عرفاء کے نزدیک دونوں عادت الٰہیہ کے موافق ہیں اس لیے خرق عادت کو لفظ خرق عادت عامہ کے ساتھ تعبیر کرنا چاہیے۔

پس قدرت کا جو فعل عام سنن طبعیہ کے سلسلہ میں ظہور پذیر ہوگا وہ تو اس کی عام سنت اور قانون قدرت کہلائے گا۔

اور جو ظاہری اسباب سے علیحدہ ہو کر کسی خاص مصلحت اور حکمت کے اقتضاء سے ظاہر ہوگا وہ خرق عادت عامہ میں داخل ہوگا۔

اور یہی خرق عادت عامہ جب کسی رجل عظیم کے دعویٰ نبوت اور تحدی کے بعد اس سے صادر ہو تو وہ معجزہ ہوگا جو من جانب اللہ اس کے دعویٰ کی فعلی تصدیق ہے لیکن اس کے مشابہ جب کوئی خرق عادت امر کسی نبی کے دعویٰ نبوت یعنی بعثت اور تحدی سے پہلے ظاہر ہو تو اس کو ارہاص کہتے ہیں۔

اور اگر کسی غیر نبی کے ہاتھ پر اتباع کی برکت سے اس قسم کی خارق عادات علامات دکھائے جائیں تو اس کا نام کرامت ہوتا ہے۔

اور جب یہی علامات کسی ایسے شخص سے صادر ہوں جو کافر ہو یا خلاف شرع امور کا مرتکب ہو تو اسے استدراج کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ امور شیطانی اثر سے صادر ہوتے ہیں جب کوئی انسان شیاطین کے ساتھ تعلق پیدا کر لیتا ہے یا جبلی (پیدائشی) مناسبت ان کے ساتھ رکھتا ہے تو شیطان اسے اپنا آلہ کار بنا لیتے ہیں اور مختلف صورتوں میں اس کی مدد کرتے ہیں، کبھی: (۱) اسے دور دراز کی باتیں بتلاتے ہیں۔

(۲) دوسروں کے مافی الضمیر سے آگاہ کرتے ہیں۔ (۳) اس کے دشمن اور مخالفین کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔

(۴) اس کی حاجات جو ان شیاطین کی طاقت میں ہوتی ہیں پوری کرتے رہتے

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

ہیں۔(۵)اس کی مالی مدد بھی کرتے ہیں۔

(٦) گاہے اسے ہوا میں اڑا کرلے جاتے ہیں۔

جب عوام یہ باتیں دیکھتے ہیں تو وہ اسے بھی ولی کہنے اور سمجھنے لگتے ہیں۔حالانکہ وہ اس کی کرامت نہیں ہوتی بلکہ استدراج ہوتا ہے جو ہر منکر اسلام اور کافر یا مشرک کسی خاص ریاضت وکسرت یا کسی مدوّنہ علم کی بناء پر حاصل کرلیتا ہے اسی لیے بعض صوفیاء اور اہل اللہ نے کہا ہے کہ اگر کوئی شخص تمہیں آگ پر چلتا اور ہوا میں اڑتا ہوا اور پانی پر چلتا دکھائی دے تو جب تک اسے قرآن وسنت کا متبع نہ پاؤ اسے ولی نہ سمجھو۔"**انہ لیس بولی انہ شیطان**" وہ ہرگز ولی نہیں وہ شیطان ہے۔

کرامت اور استدراج میں فرق:۔

کرامت اور استدراج بادی النظر میں بعض وقت مشتبہ اور متشابہ ہوجاتے ہیں۔ ان میں فرق صرف متصف اور منشاء کے اعتبار سے ہوتا ہے کرامت کا متصف ولی اللہ مومن اور محب ومتبع سنت ہوتا ہے اور استدراج کا متصف گمراہ فاسق فاجر کافر اور مشرک ہوتا ہے کرامت میں بشریہ وشیطانیہ کے علاوہ قویٰ ہوئے ہیں اور استدراج میں قویٰ طبعیہ وشیطانیہ ہوتے ہیں اور سمجھنے والوں کے نزدیک ان دونوں میں ایسا ہی فرق ہے جیسا کہ ایک نجیب الطرفین مولود اور ولدالزنا میں کہ بظاہر دونوں بچے یکساں شکل وصورت رکھتے ہیں اور حسی طور پر دونوں ایک ہی طرح کی حرکت وعمل کا نتیجہ ہیں اگر محض اس لیے کہ ان میں سے ایک بچہ فعل حرام کا نتیجہ اور دوسرا عمل مشروع وطیب کا ثمرہ ہے ہم پہلے کے تولد کو مذموماً اور قابل نفرت اور دوسرے کی ولادت کو محمود اور موجب مسرت وانبساط سمجھتے ہیں۔

ٹھیک اسی طرح جو خوارق عادات عامہ اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور معبود واحد و یکتا کی پرستش کا نتیجہ ہوں وہ کرامات اولیاء کہلاتی ہیں جن کے مبارک ومحمود ہونے میں کوئی شبہ نہیں اس کے بخلاف جو خوارق اتباع شیطان فسق وفجور وظائف شرکیہ

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

کے ثمرات سے ہوں ان کا نام استدراج اور فعل شیطانی ہے۔

مرتبہ احسان، اولیاء اللہ کی پہچان:۔

ائمہ حدیث نے جس کو "ام الاحادیث" یا "ام الجوامع" کے نام سے تعبیر کیا ہے اس میں یہ مذکور ہے کہ جبرائیل امین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے احسان کے متعلق سوال کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواباً فرمایا:

"الاحسان ان تعبدالله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك" (صحیح مسلم کتاب الایمان حدیث ۹۳)

اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احسان یعنی اخلاص کے دو درجے بیان فرمائے ہیں اعلیٰ درجہ تو یہ ہے کہ عبادت میں ایسا حضور اور دل لگی ہو کہ گویا اللہ تعالیٰ کو دیکھتا ہوا سے مشاہدہ کہتے ہیں اور ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ تصور اور یقین کرے کہ اللہ مجھے دیکھتا ہے اسے مراقبہ کہتے ہیں۔

تصوف اور مرتبہ احسان:۔

آج جسے تصوف اور درویشی کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے زبان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسے احسان کہا گیا ہے عوام اور بعض صوفیاء قسم کے لوگ ظاہری احکام کو شریعت اور تصفیہ باطن کو طریقت اور مشاہدہ و مراقبہ کو حقیقت کہتے ہیں۔ مگر اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تینوں مقامات کا تفصیلی ذکر فرما دیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دین اسلام میں کامل وہی شخص ہے جو ان تینوں کا جامع اور عامل ہو اگر کوئی شخص پہلی پانچ باتوں پر جما رہے اور آگے قدم نہ اٹھائے اور "احسان" کی عملی تفسیر بن کر نہ دکھائے تو وہ بھی ناقص الایمان ہے۔

پس ایک ولی اللہ کیلئے ضروری ہے کہ وہ اسلام کے ارکان فلسفہ کا پابند ہو۔ اور پھر اپنی ساری قوتیں عبادت میں صرف کر دے عبادات میں اعلیٰ ترین درجہ نماز کو دیا گیا

WWW.UBQARI.ORG
facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

ہے اور نماز ہی کے متعلق روایات میں آتا ہے:

"**قرۃ عینی فی الصلوۃ**" نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی مسرت ہے۔

اور پھر فرمایا "**الصلوۃ معراج المومنین**" نماز اہل ایمان کی معراج ہے ارشاد قرآنی ہے "**قد افلح المومنون الذین ہم فی صلاتھم خشعون**" یعنی وہی مومن فلاح پائیں گے جو نمازیں خشوع و خضوع سے ادا کرتے ہیں پھر حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ "**صلوا کما رایتمونی اصلی**" (صحیح بخاری حدیث ۶۳۱) نماز ایسی پڑھو جیسی میں پڑھتا ہوں۔

تصوف کا دارومدار:۔

تو اس سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ نے احسان وتصوف کا تمام دارومدار نماز بطریق سنت ادا کرنے پر موقوف گردانا ہے پس جو شخص نماز میں خشوع، خضوع قائم نہیں کرتا، طمانیت وسکون اور تعدیل ارکان کی پرواہ نہیں کرتا وہ کبھی ولی نہیں ہوسکتا۔ خلاصہ یہ ہے کہ آدمی رزق حلال کا اہتمام کرے، زہد اختیار کرے اور نماز بڑے اچھے طریقے سے ادا کرے۔ جو شخص ایسے کرتا ہے بس سمجھ لیجئے کہ وہ ولایت کی راہ پر ہے مگر اس کے برعکس جو شخص حرام خور دولت کا پجاری اور نماز سے غافل ہو بھلا وہ کیونکر ولی ہوسکتا ہے؟ کبھی نہیں ہرگز نہیں۔

شیخ، مرشد، صوفی، ولی کیلئے ضروری ہے کہ وہ متبع سنت نبوی ﷺ ہو اور سنت کا نہایت پابند ہو اور حضور ﷺ جیسی پرسکون اور ٹھہر ٹھہر کر نماز پڑھتا ہو خواہ اس سے کوئی کرامت سرزد ہو یا نہ ہو یہ سب کچھ سمجھ لینے کے بعد آیئے اب کرامت کی شرعی حیثیت سمجھئے۔

کرامت کی شرعی حیثیت:۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

شریعت نے ولی کیلئے کرامت ضروری قرار نہیں دی، لہٰذا کرامت کو مدار ولایت نہ سمجھنا چاہیے کیونکہ کرامت دلیل ولایت ہرگز نہیں ہے، ولایت صرف ایمان اور تقویٰ کا نام ہے، اسلام میں ہر مومن اور متقی ولی اللہ ہے چونکہ ایمان اور تقویٰ کے مختلف مدارج ہیں اس لیے ولی کے بھی مختلف مدراج ہیں اور ان مدارج کا صحیح علم اللہ ہی کو ہے اور ولی اللہ کے لئے معصوم ہونا کوئی مسئلہ نہیں اور نہ خطا سے بچنا اس کی ولایت کے لئے کوئی ناگزیر وجہ ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ سب صحابہ رضی اللہ عنہم اللہ کے ولی تھے لیکن ان سے وقتاً فوقتاً خطا کا صدور بھی ہوا خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان محبوبین بارگاہ الٰہ کو خطاب کر کے فرماتے ہیں "**کل ابن ادم خطاء وخیر الخطائین التوابون**" (**مشکوۃ المصابیح**) یعنی تم سب خطائیں کرنے والے ہو اور بہترین خطا کار وہ ہیں جو بکثرت توبہ کرنے والے ہیں۔

اولیائے کرام کے بارے میں ضروری احتیاط:۔

جب امت محمدیہ (علی ماجھا الصلوٰۃ والسلام) کے بہترین اور افضل لوگ اور اولیاء کے سرخیل و سرتاج غلطی کر جاتے تھے تو بھلا بعد کے اولیاء سے غلطی کا صدور کیوں محال ممتنع ہو سکتا ہے؟ یہ ہماری سوچ درست نہیں کہ جس سے معمولی سی غلطی واقع ہوگئی جھٹ اسے اولیاء کی صف سے نکال دیا۔ یہ الگ بات ہے کہ اولیاء کو کبائر کی طرح صغائر سے بچنا چاہیے۔ لیکن ہمیں اللہ والوں کے بارے میں سوچ سمجھ کر رائے قائم کرنی چاہیے اور عجلت سے کام نہیں لینا چاہیے ہمیشہ ان کا احترام بجالانا چاہیے اور ان سے ہر ممکن عقیدت و محبت کا رویہ رکھنا چاہیے۔ جو لوگ ان کی شان میں ناروا جملے بولتے ہیں وہ ناروا فعل کا ارتکاب کرتے ہیں۔

(۱) حضرت ابو علی جوزمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "**کن طالبا للا ستقامۃ لا طالبا للکرامۃ فان نفسک متحرکۃ فی طلب الکرامۃ وربک یطلب منک الاستقامۃ**" استقامت کے طالب بنو

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

نہ کہ کرامت کے طالب کرامت نفس کی خواہش ہے اللہ تعالیٰ کو تو استقامت مطلوب ہے۔

(۲) حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ نے ''شرح فقہ اکبر'' میں حضرت شیخ سہروردی رحمہ اللہ کا ایک قول نقل کیا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے:

بعض عابدین جب جان فشانی سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے متقدمین سلف صالحین رحمہم اللہ کے حالات اور ان کی خرق عادات کا ذکر سنتے ہیں تو ان میں بھی خوارق (نئی نئی اور عجیب عجیب) کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے اگر ان کو کوئی خرق عادت علامت حاصل نہ ہو تو یہ خیال کرنے لگتے ہیں کہ شاید ہمارے عمل میں قصور ہے اگر وہ حقیقت سے واقف ہوتے تو خرق عادت کو معمولی سمجھتے اور یقین کرتے کہ بعض عابدین پر صدور خوارق کی یہ وجہ ہوتی ہے کہ ان کا یقین بڑھ جائے ''زھد عن الدنیا'' میں ان کا ارادہ پختہ ہو جائے اور اسباب ظاہری سے دست بردار ہو جائیں پس صادق راست باز کو چاہیے کہ نفس کو استقامت پر مجبور کرے کہ یہی دراصل کرامت (عزت اور ان کے شایان شان) ہے۔

کرامت ایمان میں تقویت کا سبب:۔

(۳) امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ''الفرقان بین اولیاء الرحمن و اولیاء الشیطان'' میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

اس امر کا پہچاننا نہایت ضروری ہے کہ بعض کرامات آدمی کی ضرورت کی وجہ سے ہوتی ہیں جب کوئی آدمی ایمان میں کمزور یا کسی چیز کا محتاج ہو تو ان کرامات سے اللہ پر ایمان قوی ہو جاتا ہے اور حاجت رفع ہو جاتی ہے مگر جس کا ایمان قوی ہو گا اس کو ان کرامات کی ضرورت نہ ہو گی علو مراتب اور استغناء کی وجہ سے کرامت کا ظہور نہ ہو گا یہی وجہ ہے کہ تابعین رحمہم اللہ میں بہ نسبت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کرامات زیادہ ظاہر ہوئیں۔

پھر امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ایک دوسرے مقام پر ارقام فرماتے ہیں: خرق عادت

facebook.com/Salfi.tasawuf

سے بسا اوقات آدمی کا درجہ کم ہو جاتا ہے اس لیے اکثر صالحین ایسی باتوں سے استغفار کرتے رہے جیسے دیگر گناہوں سے توبہ کی جاتی ہے۔ بعض پر کرامات کا ظہور ہوتا تو وہ اللہ تعالیٰ سے ان کے دور ہونے کا سوال کرتے اور سب کے سب اپنے ساتھیوں اور سالکوں سے یہی کہتے رہتے تھے کہ کرامات پر اعتماد نہ کرنا نہ ان کو مطمع نظر قرار دینا اور نہ ان سے خوش ہونا اگرچہ تمہارے خیال میں وہ کرامات ہی کیوں نہ ہوں۔

المختصر ائمہ ہدیٰ رحمہم اللہ نے شرعی نقطۂ نگاہ سے کرامت کو کوئی خاص اہمیت نہیں دی نہ اسے ولایت کا جز قرار دیا ہے کہ ہر ولی سے کرامت کا صدور ضروری ہے۔ اگر کسی متبع سنت مومن کامل اور متقی پرہیزگار سے کرامت کا ظہور ہو جائے تو اس سے انکار بھی نہیں کرنا چاہیے اور اسے ولایت کا معیار بھی نہیں سمجھنا چاہیے کہ جس سے کرامت ظاہر ہو ولی ہے اور جس سے کوئی کرامت ظاہر نہ ہو خواہ وہ متقی، پرہیزگار، محب اور متبع سنت ہی کیوں نہ ہو وہ ولی نہیں ہے۔ ایسا نظریہ رکھنا ہرگز درست نہیں اس سے اولیاء اللہ کی اہانت کا پہلو نکلتا ہے کہ سال چھ مہینے جس میں کوئی کرامت نہ دیکھی جھٹ اس سے ردائے ولایت چھین لی اور ساتھ ہی اس کی بے دینی کا پروپیگنڈا شروع کر دیا اس امت میں اگر بیسیوں اولیاء صاحب کرامت ہوئے ہیں تو ہزاروں لاکھوں ایسے اولیاء ہو گزرے ہیں جو اعلیٰ درجے کے عامل قرآن وسنت اور متبع رسول ﷺ تھے مگر ان سے کسی کرامت کا مطلق ظہور نہیں ہوا۔

اہل حدیث اور ولی:۔

جب ہم کہتے ہیں کہ ہر اہل حدیث اللہ کا ولی ہے تو اس سے ہماری مراد رواجی اہل حدیث بے نماز داڑھی منڈھے سود خور اور بد عمل وغیرہ گرہ گیر قسم کے لوگ نہیں بلکہ وہ ہیں جو عقیدہ وعمل ہر اعتبار سے صحیح معنی میں اہل حدیث ہیں اور ہر حال میں شریعت کے پابند اور اللہ سے ڈرنے والے ہیں جن کی ایک ایک ادا سے سنت کی خوشبو آتی ہو، جو لوگ کہتے ہیں جماعت اہل حدیث میں ولی نہیں ہوتے وہ غلط کہتے ہیں مگر ہم دعویٰ

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

سے کہتے ہیں اور بہ دلائل یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ ہر اہل حدیث اللہ کا ولی ہے کوئی ولی ایسا نہیں جو اہل حدیث نہ ہو سلف سے لے خلف تک اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر آج تک تاریخ کی ورق گردانی کر لیجئے آپ کو معلوم ہوگا کہ کوئی ولی ایسا نہیں ہوا جو سنت کا شیدائی اور حب رسول ﷺ سے سرشار نہ ہو پس جب کسی کے دل میں یہ دو چیزیں پیدا ہو جائیں گی تو وہ اہل حدیث نہ ہوگا تو اور کون ہوگا؟

ذرا غور کیجئے اہلحدیث کہتے کسے ہیں؟ بعض مولویوں نے اہلحدیث کو ہوا (خوفناک چیز) بنا کر پیش کیا ہوا ہے کئی بیچارے تو اہلحدیث کے سایہ سے بھی ڈرتے ہیں حالانکہ اس کے بڑے شاندار معنی ہیں اہل کے معنی والا ہیں اور حدیث کے معنی ہیں قرآن اور ارشادات رسول ﷺ ہاں ہاں قرآن کو بھی حدیث کہتے ہیں خود آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے "**ان خیر الحدیث کتاب اللہ**" (**مشکوۃ المصابیح**) بے شک بہترین حدیث قرآن مجید ہے جو لوگ قرآن کو بھی مانتے ہوں اور حدیث کو بھی ان میں آخر خرابی کیا ہے؟

اب خدارا خود کہئے کہ دنیا کے تختے پر اس سے بڑھ کر صاف اور سچا کوئی اور مسلک ہے؟ یا ہوسکتا ہے؟ کیا اولیاء اس پیارے مسلک کے علاوہ بھلا کسی اور مسلک کے عامل ہوسکتے ہیں؟ کبھی نہیں ہمارے لیے تو اس کا تصور بھی مشکل ہے۔

دو کامل اولیاء کا ذکر:۔

ہم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو اللہ کا ولی مانتے ہیں ہم ان کے بارے میں حسن ظن رکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ دونوں رب کے محبوب اور پیارے اور اللہ کے فضل سے اہلحدیث یعنی قرآن وحدیث کے حامل و عامل تھے اور اہلحدیث ہی نہیں تھے بلکہ اہلحدیث گر تھے۔

اولیائے اہلحدیث کی کرامات کا ذکر:۔

اب ہم بتانا چاہتے ہیں کہ جماعت اہل حدیث میں سے جو لوگ بھی اس منزل پر

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

پہنچ گئے وہ ولی اللہ ہیں اور ان سے وقتاً فوقتاً کرامات کا ظہور بھی ہوتا رہا ہے ہم آپ کو بہت دور کے زمانہ کے لوگوں کی باتیں نہیں سنائیں گے بلکہ قریب کے زمانہ کے حالات پیش کریں گے تا کہ آپ ان سے سبق و موعظت حاصل کر سکیں آپ حاملین قرآن وسنت کے بارے میں بغض ونفرت کم کر سکیں اور یہ کوئی ناممکن بھی نہیں ہے کھلے دل سے کتاب ہذا کا مطالعہ کرنے سے عمدہ اور خوشگوار تبدیلی واقع ہو سکتی ہے اور یہ کوئی ناممکن بھی نہیں ہے۔اب اولیاء اہل حدیث کی کرامات کا ذکر کیا جاتا ہے کتاب ہذا کا کھلے دل سے مطالعہ کریں اور جلد بازی سے ہرگز کام نہ لیں بلکہ جہاں کوئی اشکال پیش آئے بلا تاخیر اہل علم سے رابطہ قائم کریں اور قرآن وحدیث کی روشنی میں وہ الجھن حل کرنے کی مقدور بھر سعی کریں انشاء اللہ ہر مسئلہ حل ہو جائے۔

کوئی کرامت جھوٹی نہیں:۔

حضرت مولانا محمد سلیمان رحمہ اللہ (روڑی) تک حضرت مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ کی یکجا کی ہوئی کرامات ہیں اس کے بعد حضرت مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی رحمہ اللہ سے آخر تک بندہ کی جمع کی ہوئی کرامات ہیں۔ الحمد للہ ان کرامات میں کوئی کرامت وضعی، جھوٹی اور خود ساختہ نہیں ہے۔

{۱} کرامات حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب لکھوی رحمہ اللہ

بھنگی چرسی فقیر راہ راست پر آ گیا:۔

(کرامت ۱) مولوی قائم الدین صاحب سکنہ چک مڈھیوالہ ضلع لائل پور (موجودہ فیصل آباد) کا بیان ہے کہ جن دنوں میں مولانا عبدالرحمن صاحب رحمہ اللہ کے ہاں لکھو کی پڑھا کرتا تھا ان ایام کا واقعہ ہے کہ ان کے پاس ایک بھنگی چرسی فقیر آیا جس کی داڑھی تو صفاچٹ تھی اور مونچھیں لمبی لمبی تھیں، ہاتھ میں چمٹا، بدن پر کملی، شکل وصورت خلاف شرع، گاتا تھا اور کہتا تھا کہ مولوی صاحب نشہ ٹوٹا ہوا ہے کچھ دلواؤ۔ مولوی

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215065149-6513fc750c3991c77c5f00e34551c5df/______ 46/353

صاحب رحمہ اللہ نے ایک طالب علم سے کہا کہ اسے ایک پیسہ دے دوہ بولا: ایک پیسہ سے کیا بنتا ہے اگر دینا ہے تو کچھ آپ دیں فقیر کا عمل ٹوٹا ہوا ہے نہ بھنگ ملی ہے نہ چرس ۔مولانا رحمہ اللہ نے ایک نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا اور فرمایا: مجھ سے کچھ لینا ہے؟ جونہی اس کی نظر سے نظر ملی وہ لڑکھڑا کر گرا اور ایسا گرا کہ بے ہوش ہو گیا۔

طالب علم اسے سنبھالنے کیلئے بڑھے مگر وہ ایسا بے حس پڑا تھا جیسے مردہ، تین گھنٹے بے ہوش پڑا رہا۔ جب ہوش سنبھالا تو اٹھا مولانا رحمہ اللہ نے پوچھا کیوں بھائی کیا لینا ہے؟ وہ بولا جو لینا تھا وہ لے لیا بس مجھے "مسلمان" بنا دیجئے ۔مولانا رحمہ اللہ نے حجام کو بلوایا اور اس کی مونچھیں اور لٹیں کٹوا دیں اس نے چرس بھنگ سے توبہ کر لی اور حضرت لکھوی رحمہ اللہ سے پڑھنا شروع کر دیا۔ مولوی قائم الدین صاحب کا بیان ہے کہ وہ اچھا خاصا عالم اور صوفی بن گیا اور اٹھارہ برس تک محترم مولوی صاحب کی خدمت میں رہا۔

آپ کا جان لیوا آپ کو دل دے گیا:۔

(کرامت، ۲) ایک بار مولانا رحمہ اللہ موصوف معہ چند طلباء کے نہر پر جو لکھو کی سے قریب ہی تھی غسل کے لئے تشریف لے گئے۔ نہر کے متصل ہی ایک سڑک گزرتی تھی اس علاقے میں ایک محمود ڈوگر نامی شخص رہتا تھا جو بہت بڑا زمیندار اور مغرور و متکبر انسان تھا اور اسے اہلحدیث سے خاص عداوت تھی اس نے بارہا یہ کہا تھا کہ اگر مولوی عبدالرحمن مجھے اکیلا کہیں مل گیا تو میں اسے جان سے مار ڈالوں گا کیونکہ اس نے سارے علاقہ میں وہابیت پھیلا دی ہے۔ کسی طالب علم نے مولانا رحمہ اللہ سے ذکر کر دیا کہ محمود آپ کا اشد ترین دشمن ہے، اور وہ جا رہا ہے۔ مولانا رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اسے بلا لو اور کہو کہ جو کچھ کرنا ہے یہیں کر لے۔ طالب علم نے آواز دی کہ میاں محمود! مولوی صاحب یہیں ہیں آؤ اور اپنے دل کے ارمان نکال لو، محمود آیا گھوڑی سے اترا۔ ابھی مولانا رحمہ اللہ کے سامنے ہی آیا تھا اور آنکھ سے آنکھ ملی تھی کہ اپنا پیٹ پکڑ کر بیٹھ گیا اور ہائے ہائے کرنے لگا۔ حضرت مجھے معاف کر دیجئے میری غلطی تھی میں نے

facebook.com/Salfi.tasawuf

آپ کے خلاف بہت کچھ کہا مگر اب اپنی غلطی کا اعتراف کرتا ہوں اور معافی چاہتا ہوں ۔مولانا رحمہ اللہ نے کہا دل صاف کرلو اور جاؤ اللہ تمہیں خوش رکھے۔ وہ کہنے لگا حضور! اب کہاں جاؤں؟ ہاتھ بڑھایئے اور مجھے اپنا مرید بنا لیجئے چنانچہ وہ بڑا نیک، نمازی اور توحید و سنت کا علمبردار بن گیا اور وہ بڑے لوگوں کو راہ راست پر لایا۔وہ اکثر آپ کی مجلس میں آتا رہتا تھا اس واقعہ کے راوی مولوی قائم الدین صاحب کا بیان ہے کہ محمود ڈوگر کی آنکھ پر ایک موہکہ تھا جو اسے بہت تنگ کرتا تھا اور آنکھ ڈھانپ لیتا تھا جس سے وہ سخت تنگ آ گیا تھا اس نے عرض کیا حضرت اس پر دم کر دیجئے تا کہ اللہ تعالیٰ اس مصیبت سے بھی نجات دے دے۔مولانا رحمہ اللہ نے سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا اور اس پر لعاب لگا دی۔محمود کا بیان کہ اس کے بعد وہ موہکہ ایسا مٹا کہ کبھی ظاہر نہیں ہوا اور مجھے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اس تکلیف سے نجات مل گئی۔

مجذوب سے ملاقات اور دعا کی برکت:۔

(کرامت، ۳) موضع لکھو کے سے کچھ فاصلہ پر ایک جمیل آباد نامی گاؤں تھا جہاں کا سردار جلال الدین عرف ''جلو'' بہت بڑا زمیندار اور کئی گاؤں کا مالک تھا جلو کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوتی تھی، اس نے کئی بیویاں کر رکھی تھیں مگر پھر بھی وہ اولاد سے محروم تھا۔

پنجاب میں یہ رواج چلا آ رہا ہے کہ جب کسی کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو تو وہ پیروں، فقیروں، جوگیوں، مست قلندروں، خانقاہوں اور قبروں کی طرف رجوع کرتا ہے اور ان سے اولاد چاہتا ہے۔جلو بھی اسی خیال کا آدمی تھا اور جہاں کسی فقیر کا پتہ چلتا تھا وہیں اٹھ دوڑتا تھا۔ایک بار اسے پتہ چلا کہ فیروز پور شہر میں ایک مستانہ ہے جو مجذوب ہے اور بالکل ننگ دھڑنگ رہتا ہے وہ اسکے پاس گیا اور اس سے بیٹا مانگا۔مجذوب بولا نالائق! اگر بیٹا لینا ہے تو لکھوکی جا۔جلو نے دل میں کہا کہ وہاں تو سب وہابی ہی وہابی ہیں بھلا وہاں بیٹا کیسے ملے گا؟ مجذوب نے کہا نالائق جاتا نہیں؟ تجھے بیٹا یہاں سے نہیں بلکہ وہاں سے ملے گا۔جلو اس مستانہ کے ارشاد پر لکھوکی پہنچا وہاں چوٹی کے بزرگ حضرت

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

مولانا عبدالرحمن لکھوی رحمہ اللہ ہی تھے۔ یہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے سارا واقعہ بیان کر دیا، حضرت مولانا عبدالرحمن لکھوی رحمہ اللہ نے کہا میں دعا کر تو دیتا مگر تو منکر قرآن ہے، تیرے حق میں میری دعا قبول نہیں ہوگی، جلو نے کہا: میں نے کب قرآن کا انکار کیا ہے؟ آپ نے پوچھا کہ تیری کتنی بیویاں ہیں؟ اس نے کہا کہ سات۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن تو چار سے زیادہ کی اجازت نہیں دیتا پھر تو نے سات کیوں کیں؟ اس نے کہا جو حکم ہو میں اس پر عمل کروں گا، آپ نے فرمایا کہ تین کو یہیں طلاق دے دو، گاؤں میں مسجد بنوا دو، خود نماز پڑھنے کا اقرار کرو اور دوسروں کو بھی نماز کی تلقین کرو تو میں تمہارے لیے دعا کرتا ہوں۔ اس نے ایسا کرنے کا وعدہ کر لیا آپ نے دعا فرمائی اللہ کی قدرت اگلے ہی سال اس کے ہاں فرزند تولد ہوا وہ دوڑا دوڑا آیا اور مولانا رحمہ اللہ کو لے جانا چاہا مگر آپ نہ گئے اور کہا کہیں ایسا نہ ہو کہ عوام جہلاء یہ سمجھنے لگیں کہ عبدالرحمن نے بیٹا دیا ہے پھر اس نے عرض کیا کہ حضور آپ اس کی تردید کر دیں اور توحید کا وعظ کہیں تا کہ ہمارے دیہاتوں کے لوگ بھی کچھ توحید و سنت سے آشنا ہو جائیں چنانچہ اس کی ترغیب پر جذبہ تبلیغ کے تحت آپ وہاں تشریف لے گئے اور کئی دن تک وہاں وعظ فرماتے رہے اور اس علاقے کے قریب قریب سب گاؤں اہل حدیث ہو گئے روانگی پر سردار نے آپ کو بہت کچھ دینا چاہا مگر آپ رحمہ اللہ نے ایک دانہ تک قبول نہ کیا۔

آپ کی بے پناہ روحانی طاقت:۔

(کرامت ،۴) حضرت مولانا غلام نبی الربانی سوہدروی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ مولٰینا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی رحمہ اللہ نے ایک بار اپنے رسالہ ''اشاعت السنہ'' میں مرزا قادیانی کو چیلنج دیا کہ وہ ہمارے ایک عالم بے بدل صوفی کامل کے ساتھ روحانی مقابلہ کرے۔ اگر وہ کامیاب ہوا تو ہم اس کا ساتھ دیں گے اور اگر وہ ناکام

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

ہو گیا تو اپنے دعوے سے تائب ہو جائے، یہ روحانی مقابلہ دونوں کو الگ الگ مکان میں بٹھا کر سات دن تک رہے گا مگر مرزا جی نے اس سے انکار کر دیا کہ میں ایسا نہیں کر سکتا حضرت مولانا غلام نبی الربانی سوہدروی رحمہ اللہ صاحب کا بیان ہے کہ میں نے مولینا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ سے پوچھا کہ وہ کون صوفی بزرگ ہیں جن کی روحانی قوت پر آپ کو اس قدر اعتماد ہے کہ مرزا جی کو ایسا اور ذمہ دارانہ الٹی میٹم دے دیا۔ مولانا محمد حسین صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ وہ سید الاتقیاء حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب لکھوی ہیں، مجھے ان کی روحانی طاقت پر اتنا اعتماد اور وثوق ہے کہ اگر مرزا مان جاتا تو یقیناً تباہ و برباد ہو کر اپنے صحیح انجام کو پہنچ جاتا کہ دنیا اس سے عبرت حاصل کرتی۔

الہام کی بدولت حادثے سے حفاظت:۔

(کرامت،۵) مولانا عبدالرحمن صاحب رحمہ اللہ جب سفر حج کے لئے روانہ ہوئے اور بمبئی پہنچ کر جہاز کا ٹکٹ خرید لیا اور جہاز چلنے کو تھا آپ نے فرمایا اس جہاز پر نہیں جانا چاہیے چنانچہ ٹکٹ واپس کر دیا گیا پھر ایک ہفتہ کے بعد دوسرے جہاز کا ٹکٹ خریدا جب وہ تیار ہوا تو آپ رحمہ اللہ نے پھر یہی فرمایا کہ اس جہاز پر نہیں جانا چاہیے ہمراہی حیران تھے کہ حضرت کیا کر رہے ہیں جان بوجھ کر روانگی میں تاخیر کر رہے ہیں مگر بالآخر آپ کا کہا مانا اور وہ ٹکٹ واپس کر دیا پھر تیسرے دن جہاز پر سوار ہوئے جب جدہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ پہلے دونوں جہازوں میں بیماری پھیل گئی تھی اور حکومت نے انہیں چالیس چالیس دن کیلئے روک لیا ہے یعنی اگر وہ لوگ بھی ان جہازوں میں سوار ہوتے تو چالیس دن بعد وہ جدہ پہنچتے، کسی نے مولینا سے پوچھا کہ جہازوں کا آپ کو کیونکر پتہ چلا تھا تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ الہام ہوا تھا یعنی اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ بات ڈال دی تھی۔

نوٹ:۔ آپ کے بہت سے الہامات اور کرامات اور بھی ہیں۔ مگر یہاں صرف انہیں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ (خادم عفی عنہ)

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

{۲} کرامات حضرت مولانا غلام رسول رحمہ اللہ قلعہ میہاں سنگھ

کشف کی بدولت بیٹے کی اطلاع:۔

(کرامت،۶) ایک بار قلعہ میہاں سنگھ میں ایک حجام آپ کی حجامت بنا رہا تھا کہ اس نے یہ شکایت کی، حضور! میرا بیٹا کئی سال سے باہر گیا ہوا ہے جس کا ہمیں پتہ نہیں کہ کہاں ہے زندہ ہے یا مر گیا ہے بس یہ ایک ہی بیٹا تھا اس کی فکر میں ہم تو مرے جا رہے ہیں آپ تھوڑی دیر خاموش رہے، پھر فرمایا: میاں وہ تو گھر بیٹھا ہے اور کھا رہا ہے، جاؤ بیشک جا کر دیکھ لو۔ حجام گھر گیا تو سچ مچ بیٹا آیا ہوا تھا اور کھانا کھا رہا تھا، بیٹے سے ماجرا پوچھا تو اس نے کہا کہ ابھی ابھی میں سکھر (سندھ) میں تھا معلوم نہیں مجھے کیا ہوا اور کیونکر طرفۃ العین میں یہاں پہنچ گیا۔

سچا کشف رہنمائی کا ذریعہ:۔

(کرامت،۷) فضل دین نمبردار سکنہ مان ضلع گوجرانوالہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک ساہوکار تاجر سے بارہ سو روپیہ قرض لیا تھا اور وہ مجھے بہت تنگ کر رہا تھا چنانچہ ایک بار تو اس نے مجھے نوٹس دے دیا اور قریب تھا کہ دعویٰ کر کے مجھے ذلیل کرتا میں مولانا رحمہ اللہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اپنی غربت اور ناداری کا ذکر کیا اور دعا کی فہمائش کی آپ رحمہ اللہ نے فرمایا گھبراؤ نہیں جاؤ چار آدمی ساتھ لے کر اس سے حساب کرو صرف بائیس روپیہ نکلیں گے وہ ادا کر دینا فضل الدین حیران ہوا کہ میں نے ابھی تک اسے دیا لیا تو کچھ ہے نہیں بھلا بائیس روپیہ کیسے نکلیں گے آپ رحمہ اللہ نے فرمایا جاؤ تو بائیس روپیہ سے زیادہ نہیں نکلیں گے۔ وہ چند دوستوں کو ساتھ لے کر گیا اور ساہوکار سے کہا کہ بہی کھاتہ لاؤ اور میرا حساب صاف کر لو ساہوکار نے بہی کھاتہ نکالا تو دیکھا کہ اس کے حساب میں کہیں لکھا ہے فلاں تاریخ کو اتنی گندم لی، اتنا تمباکو وصول ہوا، اتنی کپاس آئی علیٰ ہذا القیاس، سارا حساب جو لگایا تو بقایا صرف بائیس

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

روپے نکلے ساہوکار حیران تھا کہ یہ کیا ماجرا ہے اور فضل دین بھی حیران تھا کہ بہی کھاتہ کے مطابق بائیس روپیہ دے کر حساب صاف کر دیا۔

زمیندار کے حق میں پیش گوئی:۔

(کرامت،۸) اسی فضل الدین زمیندار سکنہ مان (گوجرانوالہ) کا بیان ہے کہ میرے پاس کوئی گائے بھینس نہ تھی کہ گھر والوں کو دودھ گھی مل سکتا، پاس کوئی رقم بھی نہ تھی کہ گائے بھینس خریدی جا سکتی ایک بوڑھی سی بھینس تھی جس سے ہم مایوس ہو چکے تھے کہ وہ گابھن نہیں ہو سکتی کیونکہ بہت بوڑھی اور کمزور ہو چکی ہے، میں نے مولانا رحمہ اللہ سے عرض کیا ہم غریب لوگ ہیں حضرت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کوئی دودھ، گھی کا انتظام کر دے، آپ نے فرمایا تمہاری وہی بھینس گابھن ہو چکی ہے اور عنقریب بچہ دینے والی ہے وہ انشاء اللہ مدت تک دودھ دیتی رہے گی تم فکر نہ کرو اللہ سب کچھ کر دے گا۔ فضل دین کا بیان ہے کہ سچ مچ تھوڑے دنوں میں وہ بھینس دودھ دینے لگی اور قریباً گیارہ دفعہ اس کے بعد سوئی یعنی اس نے بچہ دیا اور مدت دراز تک دودھ دیتی رہی۔

کشف میں دیکھا بے پناہ منافع:۔

(کرامت،۹) میاں محمد جو لاہور میں ایک مشہور سوداگر تھا بیان کرتا ہے کہ میں نے بہت سے گھوڑے بغرض فروخت کشمیر روانہ کئے مگر تین مہینے گزر گئے کوئی گھوڑا فروخت نہ ہوا، میں مولانا رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ حضرت دعا کیجئے بہت نقصان ہو رہا ہے اور مفت کا روزانہ خرچ پڑ رہا ہے، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا میاں! تیرے گھوڑے والیٔ کشمیر نے خرید لیے ہیں اور تین ہزار منافع ملا ہے میاں محمد حیران ہوا کہ ابھی ابھی تو خط آیا کہ یہاں کوئی خریدار نہیں اور آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تین ہزار منافع ملا ہے میاں محمد کہتا ہے کہ دوسرے روز خط آ گیا کہ سب کے سب گھوڑے فروخت ہو گئے ہیں اور تین ہزار منافع ہوا ہے۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

Privacy

ہندوعورت کا اسلام میں داخل ہوجانا:۔

(کرامت،۱۰) شیخ عبداللہ نومسلم جو موضع دلاور میں رہتا تھا کہتا ہے کہ میں جب مسلمان ہوگیا تو میری بیوی نے مسلمان ہونے سے انکار کردیا اور کہنے لگی کہ میں تو کبھی مسلمان نہ ہونگی مجھے بہت صدمہ تھا اور اسی صدمہ میں میں نڈھال ہوتا چلا گیا۔ کیونکہ میں اسے بہت چاہتا تھا اور حد سے زیادہ محبت رکھتا تھا تمام اقرباء بھی میرے دشمن ہوگئے اور بیوی بھی ازحد نفرت کرنے لگی کچھ عرصہ کے بعد میں مولانا رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دعا کیلئے فرمائش کی اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ اس کے بغیر میری زندگی محال ہے آپ نے فرمایا کہ وہ آرہی ہے اور مسلمان بھی ہوگئی ہے چنانچہ اسی دن اس کا پیغام آیا کہ مجھے آکر لے جاؤ میں مسلمان ہوجاؤں گی۔

سکھ عورت کا مسلمان ہوجانا:۔

(کرامت،۱۱) محمد عمر ولد کرم الٰہی کا بیان ہے کہ مولانا رحمہ اللہ نماز صبح سے فارغ ہوکر گھر کو جارہے تھے میں بھی ساتھ تھا کہ ایک سکھ عورت ''واہ گرو، واہ گرو'' پڑھتی جارہی تھی، آپ نے کہا کہ واہ گرو نہیں بلکہ ''وحدہ'' کہو، صحیح یہی ہے۔ اللہ کی قدرت وہ عورت ''وحدہ وحدہ'' کہنے لگی اور یہ جملہ اس کی زبان پر ایسا جاری ہوا کہ ہزار کوشش سے بھی بدل نہ سکا اور بالآخر وہ مسلمان ہوگئی۔

سکھ مسلمان ہوگیا:۔

(کرامت،۱۲) ایک بار آپ گجرات کی طرف جارہے تھے کہ راستہ میں ایک سکھ ملا اس نے پوچھا کہ حضرت موضع ڈنگہ کا راستہ کونسا ہے۔ ڈنگہ موضع گجرات میں ایک مشہور مقام ہے آپ نے فرمایا کہ بھائی مجھے ''ڈنگہ راستہ'' یعنی جہنم کا راستہ معلوم نہیں البتہ ''سیدھا راستہ'' یاد ہے ڈنگہ پنجابی میں ٹیڑھے کو کہتے ہیں، اس نے ہنس کر کہا کہ اچھا سیدھا راستہ بتادیجئے آپ رحمہ اللہ نے کہا پڑھو لا الہ الا اللہ محمد

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

رسول اللہ" آپ کا یہ کہنا تھا کہ وہ کلمہ پڑھنے لگ گیا اور وہیں مسلمان ہو گیا۔

باوا کاہن داس کی زبان پر کلمہ جاری ہو جانا:۔

(کرامت، ۱۳) باوا کاہن داس گورداسپوری ایک بار قلعہ میہاں سنگھ آیا۔ ہندوؤں نے مل کر عرض کیا باوا جی! یہاں ایک مولوی صاحب ہیں جن کے وعظ سے کئی ہندو مسلمان ہو رہے ہیں، آپ بھی بڑے دودان ہیں ذرا ان کا مقابلہ تو کیجئے تا کہ ہندو مسلمان ہونے سے بچ جائیں۔ باوا جی نے کہا بہت اچھا میں اسلام پر ایسے اعتراض کروں گا کہ وہ کچھ جواب نہ دے سکیں گے چنانچہ باوا جی بڑے طمطراق کے ساتھ مولانا رحمہ اللہ کے پاس پہنچے اور جاتے ہی کہا: کہ اسلام کیا ہے؟ جسے آپ لیے پھرتے ہیں۔

مولانا رحمہ اللہ نے فرمایا: باوا جی! آیئے میں بتاؤں اسلام کیا ہے اول کلمہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ"

ابھی آپ رحمہ اللہ نے کلمہ پڑھ کر سنایا ہی تھا اور آگے کچھ کہنا چاہتے تھے کہ باوا جی نے خود بخود کلمہ پڑھنا شروع کر دیا اور وہیں مسلمان ہو گئے یہ دیکھ کر بہت سے ہندو بھی مسلمان ہو گئے۔

آپ کے بتائے ہوئے وظیفے کی تاثیر:۔

(کرامت، ۱۴) قلعہ میہاں سنگھ میں ایک بڈھا نامی کشمیری تھا جو بہت عیالدار تھا مگر مفلس اور غریب تھا اس نے حاضر ہو کر اپنی ناداری کی شکایت کی اور دعا کیلئے التجاء کی۔

آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میاں بڈھا! بعد نماز صبح ایک بار سورہ یٰسین پڑھ لیا کرو انشاء اللہ کسی نہ کسی صورت میں تمہیں ایک روپیہ روزانہ مل جائے گا۔ میاں بڈھا نے یہ عمل شروع کر دیا اور سچ مچ اسے ایک روپیہ روزانہ ملنے لگا کبھی کسی بہانہ سے ملتا کبھی کسی بہانہ سے مگر ایک روپیہ روزانہ ضرور مل جاتا۔ اس نے دل میں خیال کہ کیا اگر دو بار سورۃ یٰسین پڑھوں تو شاید دو روپیہ ملنے لگیں۔ چنانچہ اس نے دو بار سورۃ یٰسین پڑھنی شروع کی تو سچ مچ دو

facebook.com/Salfi.tasawuf

روپیہ ملنے لگے، پھر اس نے تین بار روزانہ شروع کر دی تو تین روپیہ ملنے شروع ہو گئے ،اسی اثناء میں ایک دن مولوی صاحب رحمہ اللہ آ گئے فرمایا کہ میاں بڑھا! اب تم بہت لالچی ہو گئے ہو، اب یٰسین سے تمہیں کچھ نہیں مل سکتا۔ بڑھا کہتا ہے کہ اب اس بعد میں نے ہزار بار بھی یٰسین پڑھتا رہا مگر ایک روپیہ بھی نہ ملا۔

آپ کی روحانی قوت:۔

(کرامت،۱۵) ایک بار مولوی صاحب رحمہ اللہ نے موضع فیروز والا سے ایندھن کے لئے ایک درخت لیا جو بہت بڑا تھا آپ رحمہ اللہ نے اسکی کانٹ چھانٹ کروا کر دوسری بیل گاڑی پر لدوا لیا تا کہ اپنے گاؤں لے آئیں راستہ میں اندھیرا ہو گیا ایک جگہ بیل گاڑی الٹ گئی میاں بوٹا گاڑی بان کہنے لگا اب گھر پہنچنے کی کوئی صورت نہیں قریب کوئی آبادی نہیں کہ لوگوں کو بلایا جا سکے اور بیل گاڑی سیدھی کی جا سکے۔ اب رات یہیں گزرے گی اور کل کام ہو سکے گا، مولوی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میاں بوٹا آؤ تم اور ہم مل کر کوشش کریں اور بیل گاڑی سیدھی کر لیں۔ بوٹا بولا حضور! یہ تو چالیس پچاس آدمیوں کا کام ہے بھلا دو آدمی کیونکر سیدھی کر سکتے ہیں؟ آپ نے ہنس کر فرمایا کہ مایوس نہیں ہونا چاہیے آؤ کوشش کرتے ہیں شاید اللہ تعالیٰ سیدھی کر دے۔ چنانچہ بوٹا کہتا ہے کہ میں نے تو یونہی مذاق کے طور پر ہاتھ رکھا اور مولوی صاحب رحمہ اللہ نے تھوڑا سا زور لگایا اور گاڑی سیدھی ہو گئی اور ہم جلدی ہی گھر پہنچ گئے اور مولوی صاحب نے کہا میاں بوٹا دیکھو یہ واقعہ کسی سے بیان نہ کرنا ایسا نہ ہو کہ لوگ اس واقعہ کو اچھالنا شروع کر دیں۔

{۳} کرامات حضرت مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمہ اللہ

آپ کی توجہ کی تاثیر:۔

(کرامت،۱۶) عنایت حسین پٹیالوی رحمہ اللہ آپ کے بہت اچھے دوست تھے

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

انہوں نے اپنی بیٹی کی شادی شیخ فضل حق سکنہ سنام کے بیٹے سے کر دی۔ لڑکا نہایت خراب نکلا۔ شراب پیتا، جواء کھیلتا، بدکاروں کے ساتھ رہتا، برے کام کرتا اور فارغ پڑا رہتا اور گھر والوں کو تنگ کرتا غرضیکہ پرلے درجے کا بے دین نکلا، جس سے اس کے والد عنایت حسین صاحب کو سخت صدمہ پہنچا۔ نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن۔ موصوف بیچارے ہر طرح سے پھنس گئے انہوں نے حضرت قاضی صاحب رحمہ اللہ سے التجاء کی اللہ کیلئے آپ اس کا کوئی حل نکالیں، میں بہت پریشان ہوں آپ نے فرمایا اسے میرے پاس لے آؤ وہ آیا تو آپ نے اس پر توجہ کی وہ بے ہوش ہو گیا۔ جب ہوش آیا تو استغفار پڑھنے لگا اور تمام گناہوں سے توبہ کر لی بس ایک ہی صحبت میں اس کی حالت بدل گئی اور وہ نہایت نیک، صالح، دین دار بن گیا اور جی لگا کر کام کرنے لگا۔

آپ کی نگاہ کی تاثیر:۔

(کرامت، ۱۷) شاہ نجم الدین کا بیان ہے کہ مجھے تیتر بازی کا بڑا شوق تھا۔ چنانچہ شب و روز میرا یہی مشغلہ تھا سب مجھے سمجھاتے مگر کسی کا کہا موثر نہ ہوتا ایک دن والد گرامی قاضی جی کے پاس لے گئے آپ نے مجھ پر نگاہ ڈالی اور مختصر نصیحت کی جس کے بعد مجھے تیتر بازی سے کچھ ایسی نفرت ہو گئی کہ میں نے آتے ہی سب تیتر چھوڑ دیئے اور پنجرے توڑ دیئے۔

آپ کا جنات میں احترام:۔

(کرامت، ۱۸) ولایت احمد نامی قصاب کی ہمشیرہ کو جن کی شکایت تھی جو کسی سے نہ نکلتا تھا بڑے بڑے عامل آئے مگر کامیابی نہ ہوئی۔ آخر ولایت احمد قاضی جی کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ تشریف لے چلیں شاید آپ کا کہا مان جائے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں جنات کا عامل نہیں ہوں مگر خیر تم جاؤ اور اسے میرا اسلام کہہ کر یہ پیغام دو قاضی صاحب کہتے ہیں اب تم چلے جاؤ، چنانچہ ولایت احمد نے ایسا ہی کیا اور کہا محترم قاضی محمد سلیمان صاحب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اب تم چلے جاؤ

facebook.com/Salfi.tasawuf
WWW.UBQARI.ORG

جن نے کہا کہ قسم کھاؤ کہ انہوں نے یہ کہا ہے۔ اس نے کہا: واللہ انہوں نے یہی کہا ہے۔ جن بولا: بہت اچھا! لیجئے اب جاتا ہوں۔ چنانچہ اس کے بعد وہ جن اس کی ہمشیرہ کو چھوڑ گیا اور اسے مکمل آرام ہو گیا اور دوبارہ کبھی شکایت نہ ہوئی۔

آپ کی زبان کی تاثیر:۔

(کرامت،۱۹) پٹیالہ میں ایک میرخان رنڈی تھی جو عرصہ دراز سے بدکاری کا پیشہ کرتی تھی، ایک بار آپ رحمہ اللہ کی خدمت میں تعویذ لینے کیلئے حاضر ہوئی، تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا تعویذ کا معنی ہے پناہ مانگنا تمہارا تعویذ یہی ہے کہ بدکاری سے پناہ مانگو کہ اس غلیظ پیشہ سے توبہ کر اور کہیں نکاح کر کے بیٹھ جا، آپ کا کہنا تھا کہ وہ متاثر ہو کر اسی وقت تائب ہوگئی اور پھر زندگی کے بقایا تیس سال نہایت زاہدانہ زندگی میں بسر کئے۔

آپ کا کشف:۔

(کرامت،۲۰) شاہ نجم الدین کا بیان ہے کہ ایک بار میں قاضی صاحب رحمہ اللہ کے ساتھ لاہور جا رہا تھا لاہوری گیٹ کے قریب ایک قبر آئی جس پر آپ رحمہ اللہ ٹھہر گئے اور کہا دیکھو شاہ جی! اس صالح مرد کی قبر سے کس قدر خوشبو آ رہی ہے۔

شاہ جی کا بیان ہے کہ میں جو آگے بڑھا تو سچ مچ مجھے بھی نہایت خوشگوار خوشبو آئی اس کے بعد میں بارہا اکیلا وہاں سے گزرا مگر پھر کبھی ویسی خوشبو نہیں آئی یہ محض ان کی صحبت اور روحانیت کا اثر تھا۔ شاہ جی کہتے ہیں کہ میں نے اس مرد صالح کا نام پوچھا تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس کا نام زردار خان پٹھان بتایا گیا ہے جو عرصہ دراز سے یہاں مدفون ہے۔

آپ کا ایک اور کشف:۔

(کرامت،۲۱) حضرت قاضی صاحب رحمہ اللہ جب کبھی لاہور تشریف لاتے تو مال روڈ پر حیات برادرز کے ہاں قیام فرمایا کرتے تھے۔ میاں فضل کریم بن حاجی حیات محمد

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

مالک فرم کا بیان ہے کہ جس مکان پر آپ ٹھہرا کرتے تھے اس کے قریب ہی ایک خانقاہ تھی جو اجڑی ہوئی تھی۔ ایک دن آپ رحمہ اللہ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا یہاں کوئی قبر ہے میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے کہا آج رات خواب میں ہمیں بزرگ ملے اور کہا کہ قاضی جی آپ اتنی بار یہاں تشریف لائے مگر ہمیں ایک بار بھی نہیں ملے۔ قاضی صاحب رحمہ اللہ نے پھر فرمایا وہ بہت نیک اور صالح آدمی تھے فلاں جگہ کے رہنے والے تھے ادھر سے گزر رہے تھے کہ انتقال ہو گیا۔ میاں فضل کریم کہتے ہیں کہ اس کے بعد جب میں نے اس کی تحقیق کی تو وہ باتیں ویسی ہی ثابت ہوئیں جو قاضی صاحب رحمہ اللہ نے بیان فرمائی تھیں یہاں تک کہ ان کا نام اور پتہ بھی قاضی صاحب نے بتادیا تھا۔

آپ پر عالم بیداری میں انوار کی بارش:۔

(کرامت، ۲۲) حافظ محمد حسن مرحوم لاہوری کا بیان ہے کہ میں ایک بار قاضی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کرامت کی اہمیت کے متعلق کچھ پوچھا آپ رحمہ اللہ نے اس مسئلہ کی مالہ وماعلیہ یعنی تفصیلات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ صحیح بات تو یہ ہے کہ کرامت اہل اللہ کے نزدیک کچھ وقعت نہیں رکھتی اصل چیز تو تقویٰ اور خشیت الٰہی ہے پھر تحدیث نعمت کے طور پر فرمایا: کہ ایک دفعہ عالم بیداری میں مجھ پر انوار آسمانی کی بارش ہوئی اور میں ان آنکھوں سے دیکھ رہا تھا کہ اجرام فلکی میرے بدن پر گر رہے ہیں اور ایک طرف سے داخل ہوتے ہیں اور دوسری جانب نکل جاتے ہیں، یہ حالت دیکھ کر میں معاً سجدے میں گر پڑا اور دعا مانگی کہ الٰہی میں ایسی چیزوں کا طالب نہیں ہوں مجھے تو تیری محبت مطلوب ہے۔ پھر فرمایا حافظ صاحب! میں نے یہ بات آپ ہی سے کی ہے کسی اور سے ذکر نہ کرنا۔

آپ کا گیندے شاہ پر اثر:۔

(کرامت، ۲۳) پٹیالہ میں ایک گیندے نامی مستانہ فقیر تھا۔ جو ہر وقت شراب میں مخمور رہتا تھا۔ جاہل لوگوں کا خیال تھا کہ اسے شراب پلانے سے حاجات بر آتی

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215065149-6513fc750c3991c77c5f00e34551c5df/______ 58/353

ہیں چنانچہ جو شخص آتا شراب ہی لے کر اس کے پاس آتا۔ ایک بار قاضی جی رحمہ اللہ کا ادھر سے گزر ہوا وہ احترام کے طور پر اٹھ بیٹھا آپ رحمہ اللہ نے فرمایا سائیں جی! شراب حرام ہے اس سے تائب ہو جایئے اب آپ کے آخری دن ہیں۔ آپ کی اس نصیحت کا گیندے شاہ پر ایسا اثر ہوا کہ اس نے اسی وقت توبہ کر لی اور تمام شراب پھینک دی۔ پھر جو کوئی شراب لاتا پھینک دیتا اور اسے آئندہ کیلئے منع کر دیتا۔ چنانچہ اس واقعہ سے تین دن بعد وہ انتقال کر گیا اور شیرانوالہ گیٹ کے پاس مدفون ہوا۔

آپ اور ایک مجذوب: (کرامت، ۲۴)

قاضی عبدالرحمن صاحب پٹیالوی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ نابھہ میں ایک مستانہ فقیر تھا جو بالکل ننگ دھڑنگ رہتا تھا اور مجذوب تھا کسی نے قاضی صاحب رحمہ اللہ سے اس کا ذکر کیا آپ رحمہ اللہ نے جذبہ اصلاح کے تحت اس سے ملنے کا ارادہ کیا اور فرمایا کہ کل چلیں گے اور اس کیلئے کچھ کھانا بھی لے جائیں گے۔ چنانچہ اگلے روز جب آپ تشریف لے گئے اور ابھی اسٹیشن سے اترے ہی تھے کہ اس نے آپ کو دور سے اپنی طرف آتے دیکھ کر کہنا شروع کیا کپڑے لاؤ، کپڑے لاؤ، ایک بزرگ آ رہا ہے اور مجھے اس سے حیا آتی ہے چنانچہ قاضی جی رحمہ اللہ کے پہنچنے سے پہلے ہی اس نے کپڑا اوڑھ لیا۔ جب آپ پہنچے تو نہایت تکریم سے پیش آیا اور دیر تک آپ سے باتیں کرتا رہا اور آپ رحمہ اللہ کا پیش کردہ کھانا بھی کھایا اور کہا جو آج کھانے کا مزہ آیا ہے وہ کبھی نہیں آیا۔ حضرت قاضی صاحب رحمہ اللہ نے اسے لباس پہننے کا کہا اور فرمایا ننگا رہنا گناہ اور خلاف شرع ہے۔ چنانچہ اس نے آئندہ کبھی لباس نہ اتارا اور مہذبانہ زندگی بسر کرنے لگا یعنی حضرت علامہ قاضی محمد سلیمان صاحب رحمہ اللہ کی وجہ سے اس کا زنگ بھی اتر گیا اور رنگ بھی بدل گیا۔

آپ کا ایک اور کشف:۔

(کرامت، ۲۵) مولوی حسین احمد تاجر کتب پٹیالہ کا بیان ہے کہ مجھے درد کمر کی

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

شدید شکایت رہتی تھی اور اسی وجہ سے میں نماز با جماعت ادا کرنے سے مجبور تھا کیونکہ اہل حدیث صبح کی نماز میں لمبی قرأت کرتے ہیں اور میں کھڑا نہیں ہو سکتا تھا۔ ایک دن قاضی صاحب رحمہ اللہ کی مسجد میں نماز صبح کے لئے گیا قاضی صاحب رحمہ اللہ سورہ آل عمران پڑھ رہے تھے دو رکوع پڑھے ہوں گے کہ مجھے کمر درد شروع ہو گیا اور میں نے ارادہ کیا کہ اب نماز چھوڑ دوں معاً قاضی جی نے اللہ اکبر کہا اور رکوع میں چلے گئے پھر دوسری رکعت میں بھی مختصر قیام کیا اور سلام پھیر دیا۔ لوگ حیران ہوئے آج اتنی مختصر قرأت کیوں کی کسی نے پوچھا تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: بھئی! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے مقتدیوں کا لحاظ رکھا جائے۔ مولوی حسین احمد کہتے ہیں کہ تین چار یوم کے بعد پھر ایک دفعہ میں نماز میں شامل ہوا تو ایسا ہی اتفاق ہوا جب مجھے درد شروع ہوا اور میں جی میں یہ سوچنے لگا کہ نماز چھوڑ دوں یا نہ، تو حضرت قاضی صاحب رحمہ اللہ نے قرأت ختم کر دی اور نماز میں اختصار سے کام لیا، قریباً آٹھ مرتبہ آزمایا، حالانکہ میں جماعت میں کسی کے ساتھ بعد میں شریک ہوتا تھا اور حضرت قاضی صاحب رحمہ اللہ کو میری آمد کا کوئی علم نہ ہوتا تھا اس سے میں نے اندازہ لگایا کہ آپ صاحب کشف ہیں۔

آپ اور ایک مشرک پیر:۔

(کرامت، ۲۶) ایک بار آپ یو پی کے سفر سے واپس آ رہے تھے کہ آپ کو الٰہ آباد ریلوے اسٹیشن پر کچھ وقت کے لئے ٹھہرنا پڑا۔ آپ ویٹنگ روم میں تشریف لے گئے وہاں کوئی پیر صاحب بیٹھے تھے جو اپنے مریدوں سے سجدے کرا رہے تھے۔ قاضی صاحب رحمہ اللہ نے جب یہ شرکیہ حرکت دیکھی تو متانت سے انہیں سمجھایا مگر وہ نہ سمجھے اور الٹا کہنے لگے کہ اچھا کچھ دیکھو یا دکھاؤ؟ قاضی جی رحمہ اللہ نے کہا کہ تم ہی دکھاؤ کیا دکھانا چاہتے ہو، اس نے باہر سے بھی اپنے مرید بلائے اور سب سے کہا کہ مجھے اچھی طرح سجدہ کرو۔ قاضی جی رحمہ اللہ نے کہا بس یہی دکھانا تھا؟ اس نے کہا: ہاں! قاضی صاحب رحمہ اللہ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے بس ہاتھوں کا اٹھانا تھا کہ پیر صاحب

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

زار و قطار رونے لگے اور کہنے لگے کہ بس کیجئے میں توبہ کرتا ہوں اور مریدوں سے کہا آئندہ کبھی مجھے سجدہ نہ کرنا، سجدے کے لائق صرف اللہ کی ذات ہے اور وہی حاجت روا اور مشکل کشا ہے راوی صوفی حبیب الرحمن صاحب کا بیان ہے کہ مجھے ان پیر صاحب کا نام قاضی صاحب رحمہ اللہ نے بتایا تھا افسوس اب یاد نہیں رہا۔

آپ کی مومنانہ فراست:۔

(کرامت،۲۷) پروفیسر محمد ظہور الدین احمد ایم اے۔ ایل ایل بی۔ بی ای ایس بمبئی جو قاضی صاحب مرحوم کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں بیان کرتے ہیں کہ ایک بار مجھے بدھ ازم کے مطالعہ کا شوق ہوگیا، چنانچہ میں نے ان کی کتابوں کا خوب مطالعہ کیا جن سے میں اتنا متاثر ہوا کہ جی چاہا کہ بدھ مذہب اختیار کرلوں۔ اسی اثناء میں قاضی صاحب رحمہ اللہ کے پاس پہنچا تو آپ نے خود بخود ہی بدھ ازم کی حقیقت بیان کرنی شروع کردی اور علمی اور عقلی رنگ میں اس کے اتنے عیوب بیان کیے کہ میرے دل میں اس سے نفرت پیدا ہوگئی اور وہ تمام شکوک وشبہات بھی رفع ہوگئے جو پیدا ہوگئے تھے۔

آپ کی فراست پر ایک شہادت:۔

(کرامت،۲۸) پروفیسر عبدالرحمن صاحب بی اے علیگ، جو قاضی صاحب کا شاگرد رشید اور عزیز رہے ہیں بیان فرماتے ہیں کہ بارہا ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا جب کسی مسئلہ کے متعلق ہمارے دل میں شک وشبہ پیدا ہوتا اور ہم اعتراض کرنا چاہتے تو آپ پہلے ہی اس سے جواب دے دیتے جس سے ہماری تسلی ہوجاتی چنانچہ اس ضمن میں پروفیسر صاحب نے کئی واقعات بھی بیان کئے۔

آپ پر القاء:۔

(کرامت،۲۹) ۷ جنوری ۱۹۲۱ء کو جب آپ نے حج پر جانے کے لئے مہاراج کو رخصت کی درخواست دی تو وہ ۱۵ اپریل تک منظور نہ ہوئی سب کا خیال تھا کہ

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

مہاراج آپ کو رخصت نہ دیں گے کیونکہ امسال انہیں آپ کی خاص طور پر یہاں ضرورت ہے مگر ۲۵ اپریل کو آپ نے اعلان کر دیا کہ جس جس نے ساتھ چلنا ہو تیار ہو جائے احباب نے پوچھا کیا درخواست منظور ہو گئی ہے اور رخصت مل گئی ہے آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اس کا تو ابھی کوئی پتہ نہیں مگر ہاں یہ پتہ ضرور چل گیا ہے کہ حج کو ضرور جاؤں گا چنانچہ ۵۴ آدمی آپ کے ساتھ تیار ہوئے جب تیاری ہو چکی اور روانگی کا دن مقرر ہو گیا تو آپ کی رخصت کا باقاعدہ اجازت نامہ بھی آ گیا۔

آپ کا ایک کشف:۔

(کرامت،۳۰) آپ مسجد سکلی گراں میں تیس سال تک وعظ کہتے رہے جب ۱۹۳۰ء میں حج کو روانہ ہونے لگے تو نماز جمعہ کے بعد فرمایا کہ دوستو! میرا آخری جمعہ ہے اگر اس اثناء میں کسی کو تکلیف پہنچی ہو تو کہہ دے میں اس سے معافی مانگ لوں۔ چنانچہ کئی لوگ بھانپ گئے کہ معلوم ہوتا ہے کہ اب آپ واپس نہیں آئیں گے، لگتا ہے کہ آپ کو کسی اشارہ سے اپنی وفات کا علم ہو چکا ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا واپسی پر آپ جہاز میں انتقال فرما گئے اور اشارہ کیوں نہ ہوتا جب کہ آپ کی دلی دعا یہی تھی۔

"اللھم ارزقنی شھادۃ فی سبیلک واجعل موتی فی بلد حبیبک" اے اللہ! مجھے اپنی راہ کی شہادت عطا فرما اور میری وفات مدینہ منورہ میں فرما۔ مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس دعا کو منظور فرما کر آپ کو القاء کر دیا ہو۔

آپ کی پیش گوئی:۔

(کرامت،۳۱) جب آپ حج کو جا رہے تھے تو فرمایا کہ عبدالعزیز کے ہاں انشاء اللہ لڑکا پیدا ہو گا یعنی اپنا پوتا اس کا نام معزالدین حسن رکھنا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

امام مسجد نبوی ﷺ کا خواب:۔

(کرامت،۳۲) جب آپ رحمہ اللہ حج پر تشریف لے گئے اور مدینہ منورہ پہنچے تو مسجد نبوی کے امام آپ کی مدارت کرنے لگے ایک دن آپ جو اٹھے تو امام صاحب

facebook.com/Salfi.tasawuf

جوتیاں سیدھی کرنے لگے آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: شیخ محترم یہ کیا تو امام صاحب رحمہ اللہ نے کہا کہ مجھے خواب میں رسول ﷺ نے فرمایا ہے کہ سلیمان ہمارا مہمان ہے اس کی مدارات میں کمی نہ اٹھا رکھی جائے۔

آپ کا بلند مقام:۔

(کرامت، ۳۳) خلیفہ ہدایت اللہ منیجر "رحمۃ للعالمین" کا بیان ہے کہ میرے پاس برما، بنگال، بہاولپور وغیرہ سے کوئی ایسے خطوط آئے ہیں جن میں یہ منقول ہے کہ قاضی صاحب رحمہ اللہ کی کتاب "رحمۃ للعالمین" بھیج دیجئے کیونکہ ہمیں خواب میں آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے "رحمۃ للعالمین" جو قاضی محمد سلیمان نے لکھی ہے پڑھا کرو۔

آپ کا مرزا کو کامیاب چیلنج:۔

(کرامت، ۳۴) مرزا محمد حسین صاحب سکنہ راہوں کا بیان ہے کہ سنہ ۱۸۱۱ھ میں قاضی صاحب رحمہ اللہ نے جب مرزا قادیانی کی تردید میں رسالہ "**غایۃ المرام**" شائع کیا۔ تو کسی نے آپ سے پوچھا کہ آپ نے یہ رسالہ کیونکر لکھا۔ جواباً فرمایا کہ ایک روز جمعہ کے بعد مجھے القا ہوا کہ مرزا جی کے متعلق ایک کتاب لکھوں چنانچہ اس کا مضمون بھی مجھے بتا دیا گیا اور یہ بھی کہا گیا کہ اس کا جواب کوئی نہ دے سکے گا۔ اس کے بعد آپ نے یہ بھی فرمایا کہ لو میں اب دعویٰ سے کہتا ہوں کہ مرزا قادیانی حج نہیں کر سکے گا اور یہی اس کی بطالت و کذب کی دلیل ہے چنانچہ "**غایۃ المرام**" میں بھی یہ اعلان ہوا اور اس کے بعد مرزا قادیانی کئی سال تک زندہ رہا مگر اس رسالہ کا جواب نہ لکھ سکا نہ ہی حج کو جا سکا۔

ایک مریض کو قاضی صاحب کی ہدایت:۔

(کرامت، ۳۵) عبدالکریم آپ کے ایک دوست تھے، جو نروانہ میں رہتے تھے، وہ بیمار ہو گئے اور بہت سخت بیمار ہوئے، آپ عیادت کے لئے تشریف لے

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

گئے، فرمایا دواؤں پر روپیہ ضائع نہ کرو، سب دوائی چھوڑ دو اور صرف پلاؤ کھایا کرو، چنانچہ اس نے تمام حکیموں اور ڈاکٹروں کا علاج چھوڑ دیا۔ انہوں نے کہا کہ پلاؤ تمہارے لیے مفید نہیں مگر اس نے کہا کہ قاضی صاحب رحمہ اللہ کا ارشاد بلاوجہ نہیں چنانچہ تھوڑے ہی دنوں میں وہ روبصحت ہونے لگا اور پھر اچھا بھلا ہو گیا۔

آپ کا پرتاثیر وعظ:۔

(کرامت، ۳۶) راجپوتوں کے ہاں نکاح بیوگان کو نہایت معیوب سمجھا جاتا تھا اور وہ اسے اپنی عزت اور آن کے خلاف سمجھتے تھے۔ اور کسی صورت بھی اپنی بیوہ بیٹی یا بہو کے نکاح ثانی پر آمادہ نہ ہوتے تھے، آپ ایک بار ان کی بستی بڑبر ریاست نابھہ میں تشریف لے گئے اور منشی محمد چراغ خان سررشتہ دار وغیرہ چند راجپوتوں کو جمع کر کے نکاح بیوگان کی تلقین کرنے لگے۔ ابھی آپ نے چند ہی جملے ارشاد فرمائے تھے کہ سب نے اپنی رضامندی اور آمادگی کا اعلان کر دیا۔ اور اسی دن ہی ان کے ہاں سے یہ خلاف شرع رواج مٹ گیا حالانکہ یہ پشتہا پشت سے برابر چلا آ رہا تھا۔

آپ یکسر محفوظ رہے:۔

(کرامت، ۳۷) سید عبدالرزاق صاحب کرمانی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ہولی کا دربار تھا میں قاضی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ دربار میں جانے کے لئے تیار تھے، ریاست کے درباروں میں تمام افسروں کی حاضری حکماً ہوتی تھی اس لیے قاضی جی رحمہ اللہ کا بھی جانا ضروری تھا۔ آپ سر سے پاؤں تک سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے میں حیران تھا کہ قاضی جی کے کپڑے کیونکر بچیں گے کیونکہ ہولی کے موقع پر دربار میں اہل کار اور امراء آپس میں خوب رنگ رلیاں کرتے ہیں۔ اور راستہ میں بھی ہندو لوگ کوٹھوں پر سے راہ چلتوں پر رنگین پانی پھینکتے ہیں۔ اور اس قدر بیہودگی کا مظاہرہ ہوتا ہے کہ کوئی شریف آدمی گھر سے باہر نہیں نکل سکتا۔ مگر جب قاضی

WWW.UBOARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

صاحب رحمہ اللہ دربار سے فارغ ہو کر واپس آئے تو آپ کے کپڑوں پر رنگ کا چھینٹا تک نہ پڑا تھا۔ میں نے سوال کیا کہ کیا جناب آج دربار میں نہیں گئے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا گیا تھا اور کیونکر نہ جاتا؟ جبکہ وہاں حاضری دینی پڑتی ہے میں نے پوچھا پھر کیا دربار میں ہولی نہیں کھیلی گئی؟ آپ نے فرمایا کھیلی گئی اور خوب کھیلی گئی میں نے کہا پھر آپ پر رنگ کا کوئی چھینٹا کیوں نہیں پڑا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا دیکھو اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے اس نے بچالیا ورنہ وہاں تو اودھم مچا ہوا تھا کہ بچنا محال اور ناممکن تھا۔

{۴} کرامات حضرت مولانا عبداللہ صاحب غزنوی رحمہ اللہ

آپ کا روحانی مقام:۔

(کرامت،۳۷) آپ فرماتے تھے کہ کابل میں جب حکومت نے مجھے مورد عتاب سمجھا اور سو درے مارنے کا حکم دیا تو سبھی کا خیال تھا کہ اب میں نہیں بچ سکوں گا چنانچہ تین آدمی یکے بعد دیگرے درے لگاتے تھے جب ایک تھک جاتا تو دوسرا آجاتا دیکھنے والوں کو ترس آرہا تھا مگر مارنے والوں کو ترس نہ آتا تھا وہ سنگدل اپنی پوری قوت سے مارتے تھے مگر مجھے یہ بھی پتہ نہ چلا کہ مجھے مار رہے ہیں یا کسی اور کو یعنی اللہ نے ایسی قوت برداشت دے دی کہ مجھے ذرہ بھی تکلیف نہ ہوئی۔ پھر آپ نے یہ حدیث پڑھی "**مايجد الشهيد من مس القتل الا كما يجدا احدكم من مس القرصة**" یعنی شہید کو شہادت کے وقت اتنا درد بھی نہیں ہوتا جتنا تم میں سے کسی کو چیونٹی کے کاٹنے پر ہوتا ہے۔

آپ کی مجلی روحانیت:۔

(کرامت،۳۸) مولانا غلام رسول صاحب رحمہ اللہ قلعہ میہاں سنگھ کا بیان ہے کہ ایک بار کسی امیر نے آپکے پاس کچھ میوے بطور تحفہ بھیجے تو آپ کو دور ہی سے بدبو آنے لگی بظاہر چونکہ تحفہ کا رد کرنا جائز نہ تھا اس لیے آپ نے واپس نہ کئے اور گھر میں گڑھا کھود کر دفن کر دیئے۔ راوی کہتا ہے کہ آپ کی روحانی قوت اور باطن کی صفائی کا

facebook.com/Salfi.tasawuf

یہ حال تھا کہ آپ کو حلال اور حرام مال میں فوراً تمیز ہو جاتی تھی اور آپ حرام مال سے بچ جایا کرتے تھے یہ منزل بہت اونچی ہے یہ خواص میں بھی کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے۔

آپ کی لاثانی کرامت اور مراقبہ:۔ (کرامت،۳۹)

مولانا عبداللہ المعروف غلام نبی الربانی سوہدروی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ایک بار ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضور! میں نے مجاہدین کو ایک چٹھی بھیجی تھی جو راستہ میں پکڑ لی گئی چونکہ میں سرکاری ملازم ہوں اور وہ چٹھی میرے افسروں کے پاس پہنچ گئی ہے اس لیے اب مجھ پر مقدمہ چلے گا اور نہ صرف مجھے ملازمت ہی سے برطرف کر دیا جائے گا بلکہ سخت سزا دی جائے گی اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ مجھے اس مصیبت سے بچا لے راوی کا بیان ہے کہ میرے سامنے حضرت مولانا عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ نے مراقبہ کیا اور کچھ عرصہ (وقت) کے بعد سر اٹھایا اور اپنی بغل سے وہ چٹھی نکال کر اس شخص کو دی اور پوچھا کہ کیا یہی ہے؟ اس نے چونک کر کہا ہاں! حضور یہی ہے جس کی بناء پر مقدمہ چل سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا: اسے جلا دو اب مقدمہ نہیں چل سکے گا چنانچہ جب مقدمہ پیش ہوا اور وہ افسر میری چٹھی پیش نہ کر سکا تو مجھے باعزت بری کر دیا گیا۔

درو دیوار سے ذکر کی آواز:۔

(کرامت،۴۰) آپ بڑے عابد و ذاکر تھے آپ جب کبھی گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر یاد الٰہی کرتے تو آپ پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی جب آپ ذکر کرتے تو آپ کے ساتھ کمرے کے در و دیوار بھی ذکر کرتے اور ایسا دو ایک بار نہیں ہوا اکثر ہوا۔

نماز کی کیفیت:۔

(کرامت،۴۱) آپ جب نماز ادا کرتے تو دنیا ومافیھا سے بے خبر ہو جاتے اور آپ خشوع وخضوع کی انتہائی منزل پر ہوتے اور یوں لگتا جیسے آپ رب سے

WWW.UBQARI.ORG
facebook.com/Salfi.tasawuf

باتیں کر رہے ہوں، ایک مرتبہ آپ کے پاؤں میں کوئی پھوڑا ہو گیا جس کا آپریشن ہونا تھا مگر وہ نہیں کرواتے تھے، ایک مرتبہ جب آپ نماز نفل میں تھے تو آپ کا آپریشن کروا دیا گیا۔ مواد نکال کر اوپر پٹی باندھ دی گئی اور اس پوری کاروائی کی آپ کو مطلق خبر نہ ہوئی۔

{۵} کرامات مولانا محمد سلیمان روڑوی رحمہ اللہ

آپ کی روحانی تاثیر:۔

(کرامت، ۴۲) آپ کے ایک دوست کا لڑکا نظام الدین نامی بد چلن ہو گیا اور سارا وقت گانے بجانے، ناچنے کودنے میں گزارنے لگا، ماں باپ اور سارے رشتہ دار سمجھا بجھا کر تھک گئے مگر وہ نہ مانا اور حقیقت بھی یہی ہے کہ عیاش طبع انسانوں کی اصلاح بہت مشکل ہوتی ہے اس کا باپ آپ کے پاس آیا اور بیٹے کی حالت بیان کر کے رو دیا۔ آپ نے فرمایا فکر نہ کرو اللہ نے چاہا تو ٹھیک ہو جائے گا ایک دن نظام الدین اتفاقاً مولوی صاحب کے پاس سے گزرا آپ نے اسے پکڑ لیا بس پکڑنا ہی تھا کہ اس کی کیفیت بدل گئی وہ زار و قطار روتا تھا اور اپنے گناہوں سے تائب ہو رہا تھا چنانچہ وہی نظام الدین بہت بڑا متقی اور پارسا بن گیا۔

آپ کا رؤیائے صادقہ:۔

(کرامت، ۴۳) ایک روز علی الصبح آپ فرمانے لگے کہ لو بھائی آج ہمارے پیرو مرشد مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی رحمہ اللہ بہشت میں پہنچ گئے ہیں میں نے رات کو بہشت میں دیکھا ہے اور یہ مصرعہ سنا ہے جو میری زبان پر جاری ہو گیا ہے اور آپ وہ شعر بار بار پڑھنے لگے۔ ع

لے او بیلی، اللہ بیلی، ساڈے ہوئے چلائے

یعنی اے دوست! خدا حافظ ہم تو جا رہے ہیں۔ سب حیران تھے کہ یہ کیا ماجرا

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

ہے چنانچہ بعد میں جو اطلاعات آئیں ان سے معلوم ہوا کہ ٹھیک اسی وقت اور اسی دن امام عبدالجبار صاحب رحمہ اللہ کا انتقال ہوا تھا جس دن مولوی صاحب نے علی الصبح ہم سے یہ کہا تھا۔

آپ کا کشف:۔

(کرامت،۴۴) تحصیل سرسہ میں ایک بہت بڑے رئیس اور نواب تھے ان کی صاحبزادی بیمار ہوگئی، کئی علاج کئے مگر افاقہ نہ ہوا، انہوں نے چاہا کہ مولوی صاحب کو بلایا جائے وہ دم کریں گے تو شفاء ہو جائے گی، چنانچہ آپ کی طرف آدمی بھیجا گیا۔آپ جانے کے لئے تیار ہوئے، سواری منگائی گئی کہ معاً آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اب جانا فضول ہے، لڑکی کا تو انتقال ہو گیا ہے۔ چنانچہ آدمی واپس گیا تو معلوم ہوا کہ ٹھیک اسی وقت جب مولوی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا تھا اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی تھی۔

آپ کا ایک اور کشف:۔

(کرامت،۴۵) مولوی عبداللہ صاحب رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ایک دن میرے دل میں ایک بزرگ کے ملنے کا خیال پیدا ہوا اور جی چاہا کہ کچھ دن ان کے پاس جا کر ٹھہروں اور فیض حاصل کروں۔ ابھی یہ میرے جی ہی میں تھا اور میں نے کسی سے اس کا تذکرہ بھی نہیں کیا تھا کہ مولوی صاحب رحمہ اللہ سامنے سے آگئے اور آتے ہی فرمایا کہ ذرا سوچ سمجھ کر جانا آج کل دوکاندار زیادہ ہیں اللہ والے بہت کم ہیں۔ چنانچہ بعد میں معلوم ہوا کہ واقعی وہ دکان دار ہی تھا۔

{حصہ دوم،۶} کرامات مولانا محی الدین لکھوی رحمہ اللہ

ایک زندہ کرامت:۔

(کرامت،۴۶) اللہ تعالیٰ نے لکھوی خاندان کو بڑا رتبہ دیا ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ ان کی زندہ کرامت عظیم مدرسہ جامعہ محمدیہ اوکاڑہ ہے، جس سے

WWW.UBOARI.ORG
facebook.com/Salfi.tasawuf
Privacy

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

ہزاروں طلبہ فیض یاب ہو کر دینی خدمات بجا لا رہے ہیں، اس طرح وہ مذہب وملت اور مسلک توحید وسنت کا نام روشن کر رہے ہیں۔ جامعہ اوکاڑہ کا شمار ملک کے بہترین مدارس میں ہوتا ہے۔

دعا کی قبولیت:۔

(کرامت، ۴۷) یہ سب بزرگ مستجاب الدعوات تھے خصوصاً حضرت مولانا حافظ محمد رحمہ اللہ، حضرت مولانا عبدالرحمن رحمہ اللہ اور حضرت مولانا محی الدین رحمہ اللہ (برادر اکبر مولانا معین الدین لکھوی رحمہ اللہ) کا روحانی رتبہ کافی بلند تھا۔ فی الوقت مولانا معین الدین لکھوی رحمہ اللہ بھی اپنا ایک مقام رکھتے ہیں اور اپنے اسلاف کی عمدہ جانشینی کر رہے ہیں، اللہ کرے یہ سلسلہ جاری رہے۔ آپ رب تعالیٰ سے جب عجز والحاح کے ساتھ دعا کرتے تو ایک اور ہی سماں ہوتا آپ جو دعا کرتے اللہ تعالیٰ وہ پوری فرما دیتا، آپ کی دعا سے بہت سے بے اولاد لوگوں کو رب نے اولاد دے دی، بہت سے مصیبت میں پھنسنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ساحل مراد تک پہنچا دیا، آپ سنت کے اس شدت سے پابند تھے کہ اس کی مثال کم ہی ملے گی۔

دم کی برکت:۔

(کرامت، ۴۸) یہاں سوہدرے ہماری حویلی میں جنات کی شکایت تھی آپ کو بلایا گیا آپ نے دو دن سوہدرے ہمارے ہاں قیام فرمایا، دم کیا۔ پانی دم کر کے چھڑکا اس کے بعد کوئی شکایت نہ رہی، لوگوں نے بھی مختلف تکالیف کے لیے دم کروایا بفضلہ سب کو آرام آ گیا۔

فرائض تو فرائض رہے آپ نے زندگی میں کوئی نفلی نماز تہجد، اشراق تک نہ جانے دی، ہر دم ذکر الٰہی میں مگن رہتے تھے قرآن بہت سوز سے پڑھتے تھے، تقریر کا ایک خاص انداز تھا جس کا الگ ہی سماں ہوتا تھا" **اللھم اغفرلہ**"۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

https://vebuka.com/print/210215065149-6513fc750c3991c77c5f00e34551c5df/______ 69/353

{۷} کرامات حافظ عبداللہ محدث روپڑی رحمہ اللہ

آپ میں کشش وجاذبیت:۔

(کرامت،۴۹) آپ روپڑ (ہندوستان) میں تھے تو وہاں آپ کے ہزاروں شاگرد تھے اور جب تقسیم ملک پر پاکستان تشریف لائے تو پھر بھی ہزاروں شاگرد تھے، آپ کی خدمت میں علماء اور طلباء کا جھمگٹا رہتا۔ آپ بے سروسامانی کے عالم میں پاکستان تشریف لائے مگر رب تعالیٰ نے آپ کی وہ دستگیری فرمائی کہ مرکز کے طور پر آپ کو چوک دالگراں جیسی بہترین اور کشادہ ترین جگہ عطا فرمائی، آپ کی مسجد میں جمعہ اور نمازوں میں اتنا رش ہوتا کہ حیرت ہوتی تھی اور آپ کے فیض تربیت نے آپ کے بھتیجوں حافظ محمد اسماعیل روپڑی اور حافظ عبدالقادر روپڑی رحمہا اللہ کو وہ مقام بخشا کہ سبحان اللہ! برصغیر پاک وہند میں ان کا طوطی بولتا تھا۔ آپ کی اعجاز آفریں، پرتاثیر نگاہ نے بہت سے لوگوں کو شرک و بدعت کے خارستان سے نکال کر توحید وسنت کے چمنستان میں لا کھڑا کیا۔ ہندو، سکھ، عیسائی سب آپ کی تکریم کرتے اور آپ کے علم وفضل کا لوہا مانتے تھے۔ آپ کا فتاویٰ بہت مقبول ہے اور عام ملتا ہے جو آپ کی وسعت اور رسوخ فی العلم کا پتہ دیتا ہے۔

آپ کا تقویٰ وللّٰہیت:۔

(کرامت،۴۹) آپ ہر وقت اللہ سے ڈرتے تھے، آپ کی زبان ہمہ وقت ذکر الٰہی سے تر رہتی تھی، آپ زندگی بھر قرآن وحدیث پڑھتے اور پڑھاتے رہے، ہر بات میں ہمیشہ سنت کا خیال رکھتے، ہر وقت باوضو رہتے۔ پوری زندگی بغیر جماعت کے نماز ادا نہیں کی اور یہ کوئی معمولی بات نہیں، باقاعدگی سے تہجد اور اشراق اور عام نوافل ادا کرتے، روزانہ کئی کئی پارے تلاوت قرآن کرتے۔ چوبیس گھنٹے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سرشار رہتے، مشکوک کھانا نہ کھاتے، لوگوں کے پاس نہ جاتے، لوگوں کو ہمیشہ قرآن وسنت کی تلقین فرماتے

facebook.com/Salfi.tasawuf

تھے، قرآن وسنت سے باہر جاتے نہ کسی کو جانے دیتے۔ اکثر دوسروں کو بھی تقویٰ وللّٰہیت کی تلقین کرتے۔ غرض تقویٰ اور پرہیز گاری آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی "اعلی اللہ تعالی مقامہ"۔

قرآن سے شغف:۔

(کرامت،۵۰) حضرت محدث روپڑی رحمہ اللہ کے علم وتقویٰ اور شغف بالقرآن والحدیث کا آپ کے خاندان پر بڑا اثر ہوا۔ اتنا ہوا کہ آپ کے خاندان میں دو چار نہیں بیسیوں لڑکے اور لڑکیاں حافظ قرآن ہوئے، بلکہ یوں کہنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں کہ شاید ہی کوئی لڑکا یا لڑکی ایسی ہو جو حافظ قرآن نہ ہو، جسے دیکھو وہی قرآن کا حافظ ہے برصغیر میں شاید ہی کوئی خاندان ایسا ہو جس میں اتنی تعداد میں قرآن کے حافظ ہوں "وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء"۔ (ص ۱۰۴)

{۸} کرامات امام سید عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ

روحانی قوت:۔

(کرامت،۵۱) آپ کا علمی وروحانی پایہ بہت بلند تھا، بڑے گداز سے قرآن مجید پڑھتے تھے، دور دور سے لوگ نماز فجر آپ کی اقتداء میں ادا کرنے کو اپنی روحانی تسکین کا باعث سمجھتے تھے۔ لوگ آپ کی زیارت کرنے اور مجلس اختیار کرنے کو بڑی خوش نصیبی جانتے تھے۔ آپ کے بیان میں بلا کی تاثیر ہوتی تھی، جسے سن کر سامعین کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے اور آنکھیں نم ہوجاتیں۔ آپ کی نگاہ میں بے پناہ روحانی جلال تھا، بقول حضرت محدث گوندلوی رحمہ اللہ، کہ جب آپ پر روحانی کیف طاری ہوتی تو سامنے سے گزرنا آسان نہ ہوتا آپ سے متعدد کرامات منسوب ہیں۔ یہاں نمونتاً دو ایک کرامتوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ (ص ۱۰۵)

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

دم اور دعا کی تاثیر:۔

(کرامت، ۵۲) شیخوپورہ ضلع کا ایک مشہور بڑا گاؤں فیروز وٹواں ہے وہاں کے ایک شخص کی ٹانگیں بوجہ پولیو ناکارہ ہوگئیں، جس کی بناء پر وہ چلنے پھرنے سے رہ گیا، گھر والے بہت متفکر اور پریشان ہوئے، ایک مرتبہ حضرت المحترم مولانا عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ کا ادھر سے گزر ہوا، ان لوگوں نے آپ کی خدمت میں دم اور دعا کی درخواست کی، چنانچہ آپ نے دم کیا اور ٹانگوں پر ہاتھ پھیرتے گئے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بڑے الحاح سے دعا کی۔ گاؤں والوں کا بیان ہے کہ اگلے ہی روز سے وہ مریض صحت مند ہونا شروع ہوگیا اور چند ہی دنوں میں بالکل بھلا چنگا ہوگیا اور کافی عرصہ زندہ رہا اور معمول کے مطابق سارے کام کرتا رہا یہ واقعہ پورے علاقے میں مشہور ہوگیا۔

دیدار پیغمبر علیہ السلام:۔

(کرامت، ۵۳) مولوی عبدالکریم فیروز آبادی کا بیان ہے کہ میں نے ایک بار حضرت امام عبدالجبار غزنوی صاحب رحمہ اللہ سے پوچھا حضرت کیا آپ کو خواب میں کبھی آنحضرت ﷺ کی زیارت بھی ہوئی ہے؟ فرمایا کیا پوچھتے ہو؟ واللہ! اگر کسی ہفتے یہ نعمت عظمٰی نصیب نہ ہو تو میں بے قرار ہو جاتا ہوں، یہ اللہ تعالیٰ کا خاص احسان ہے کہ مجھے ہفتہ میں ایک بار ضرور خواب میں آنحضرت فداہ ابی وامی ﷺ کی زیارت نصیب ہو جاتی ہے "فالحمد للہ علی ذالک"۔

{۹} کرامات مولانا سید داؤد غزنوی رحمہ اللہ

آپ کی بابرکت مجلس:۔

(کرامت، ۵۴) آپ کے مقام و مرتبہ سے کون آگاہ نہیں؟ آپ جس مجلس میں

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

ہوتے اس کو چار چاند لگ جاتے، آپ کی مجلس بڑے ادب واحترام اور وقار کی آئینہ دار ہوتی اور اس میں یاوہ گوئی کی کسی کو جرات نہ ہوتی، آپ کی مجلس اقبال مرحوم کے اس شعر کی آئینہ دار ہوتی۔

خموش اے دل بھری محفل میں چلانا نہیں اچھا ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں

اور وہاں بیٹھے لوگوں کو ایک روحانی کیف وسرور حاصل ہوتا۔آپ کی مجلس بابرکت سے اٹھ کر وہ کیفیت پیدا نہ ہوتی۔(ص ۱۰۶)

دودمان غزنوی کا روشن ستارا:۔

(کرامت،۵۵) آپ دودمان غزنوی کے روشن ستارے تھے۔آپ جس محفل میں یا جلسہ میں تشریف لے جاتے اس کی شان وشوکت بڑھ جاتی، لوگ آپ کو ایک نظر دیکھنے کے لئے بے تاب ہوتے اور آپ کی زیارت کرنے کو اپنے لیے باعث سعادت سمجھتے۔ آپ کو یہ جاہ وجلال اور روحانی عزت وعظمت ورثہ میں ملی تھی، امام الاتقیاء حضرت مولانا عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ جن کا بیان گزر چکا ہے کہ توحید وسنت پر استقامت کے جرم میں حکومت کابل نہ آپ کی پشت پر کوڑے برسائے مگر وہ کوڑے آپ کو روئی کے گالے محسوس ہوتے تھے۔حضرت مولانا عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ سنت نبوی **"كان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ فی کل احیانہ"** کے مطابق ہر وقت ذکر الٰہی میں مصروف رہتے۔اور جب کبھی گوشہ تنہائی میں وجد میں آکر ذکر الٰہی کرتے تو آپ کے ساتھ درودیوار بھی ذکر میں مصروف ہوجاتے۔آگے ان کے صاحبزادہ مولانا عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ کی تلاوت قرآن سننے کے لئے کئی کئی میل دور سے لوگ آپ کے پیچھے نماز فجر ادا کرنے کے لئے آیا کرتے تھے۔یہ باپ دادا کا اثر اور خاندانی پرتو حضرت مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ پر بھی پڑا آپ کی محفل میں جلال اس قدر ہوتا تھا کہ

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

اس میں گفتگو کرنے سے بڑے بڑے ہچکچاتے تھے۔آپ کے سامنے بات کرنا بڑے حوصلے کا کام تھا آپ غیر معیاری پھس پھسی اور رقیق گفتگو پسند نہیں کرتے تھے۔

گاڑی کا بال بال بچ جانا:۔

(کرامت،۵۶) میاں فضل حق رحمہ اللہ سابق ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان بہت نیک، شریف، خدا ترس اور علماء کے قدر دان انسان تھے۔ آپ حضرت جد محترم مولانا عبدالجبار سوہدروی رحمہ اللہ کی وجہ سے بندہ سے بہت شفقت فرمایا کرتے تھے، ایک ملاقات پر آپ نے مجھ سے باتیں کرتے ہوئے فرمایا کہ مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ موسم گرما میں تقریباً ہر سال خوشاب میرے ہاں تشریف لایا کرتے تھے۔میں نے پہاڑیوں کے اوپر صحت افزاء جگہ پر ان کے قیام کے لئے الگ رہائش گاہ بنا رکھی تھی ان کی آمد اور ان کے یہاں قیام سے ہمیں دلی سکون ملتا تھا۔میاں صاحب نے بتایا کہ آپ بڑے ذاکر و شاکر تھے ،ایک روز دوران سفر ہماری گاڑی ان بیلنسڈ (غیر متوازن) ہو کر پھسلنے لگی، میں بھی اسی گاڑی میں تھا، ہم گھبرا گئے کیونکہ گاڑی خطرے کی حالت میں تھی، مگر مولانا غزنوی رحمہ اللہ نہایت پرسکون حالت میں ذکر الٰہی میں مصروف تھے اور اللہ سے استمداد اور استعانت کر رہے تھے، تا آنکہ گاڑی قابو میں آکر سیدھی ہوگئی۔ میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ حضرت مولانا رحمہ اللہ کی طبیعت میں ذرہ بھر فرق نہیں آیا۔

اہل اللہ پر خرچ کرنے کی برکت:۔

میاں صاحب نے یہ بھی بتایا کہ میں مولانا پر جتنا مال خرچ کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ مجھے بہت جلد اس سے کئی گناہ زیادہ عطا فرد یتا ہے۔میاں صاحب نے لیز پر کوئلے کے پہاڑ لئے ہوئے تھے، ان میں بہت فائدہ ہوتا تھا، آپ نے یہ بھی بتایا کہ جس قدر مساجد، مدارس اور غرباء وغیرہ پر روپیہ صرف کرتا ہوں اس سے بہت زیادہ اللہ تعالیٰ

facebook.com/Salfi.tasawuf
WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

مجھے برکت دے دیتا ہے میں مٹی کو ہاتھ ڈالتا ہوں تو رب تعالیٰ اسے سونا بنا دیتا ہے۔ (ص ۱۰۷)

ایک مغالطہ اور اس کا ازالہ:۔

(کرامت، ۵۷) ولی کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ تنگ دست ہو اور پھٹا پرانا لباس رکھتا ہو، کاروبار سے دور اور دنیا سے الگ تھلگ پہاڑوں اور جنگلوں میں بسیرا کرتا ہو بلکہ ولی دولت مند، صاحب جائیداد، اچھے کاروبار کا حامل اور خوش لباس بھی ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ، مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ، مولانا ابراہیم سیالکوٹی رحمہ اللہ، مولانا قاضی سلیمان منصور پوری رحمہ اللہ، مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ، مولانا محمد صدیق کرپالوی رحمہ اللہ وغیرھم تھے۔ فیاض ازل نے انہیں دین و دنیا کی ہر نعمت سے نوازا تھا۔ زمانہ حال اور ماضی میں اس کی متعدد مثالیں ملتی ہیں۔

ولایت صرف تنگ دستی ہی کا نام نہیں:۔

(۱) پہلے بزرگوں میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد ائمہ دین رحمہم اللہ میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بڑے کاروباری تھے۔ (۲) امام نسائی کے تمول اور خوش خوراکی کا یہ عالم تھا کہ روزانہ ایک مرغ کھاتے تھے **"کان یاکل دیکا فی کل یوم"** دیکھو مقدمہ سنن نسائی۔ (۳) اسی طرح حضرت قیس اور حضرت خواجہ حسن بصری رحمہ اللہ جنہیں حسن لؤلوئی بھی کہتے ہیں کیونکہ آپ موتیوں کی تجارت کرتے تھے۔ (۴) حضرت حماد رحمہ اللہ، ہر سال ہر ماہ رمضان المبارک میں پانچ سو آدمی ان کے دستر خوان پر روزہ افطار کرتے تھے۔

(۵) مصر کے امام لیث رحمہ اللہ ان کی سالانہ آمدنی اسی ہزار پونڈ تھی۔ (۶) ربیعہ بن فروخ رائی بڑے امام اور بزرگ ہوگزرے ہیں آپ ایک متمول آدمی تھے آپ کے والد فروخ نے آپ کی تعلیم پر تیس ہزار اشرفیاں خرچ کیں۔ (۷) شیخ شہاب الدین سہروردی رحمہ اللہ جنہیں لوگ سید الاتقیاء کہتے ہیں، ان کے تمول و تجمل

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215065149-6513fc750c3991c77c5f00e34551c5df/______ 75/353

کا یہ عالم تھا کہ ان کے گھوڑے طلائی اور نقری میخوں سے بندھا کرتے تھے۔(۸) حضرت یحییٰ برمکی بڑے دولت مند تھے۔ ہزاروں لاکھوں روپے خیرات کرتے تھے۔ آپ علماء کو چھپ چھپ کر روپے بھیج دیا کرتے تھے۔(۹) حضرت فضل برمکی کا بھی یہ حال تھا (رحمہم اللہ)۔بطور نمونہ چند بزرگوں کی دولت مندی اور خوشی حالی وخوش خوراکی کا ذکر کرنے سے مقصد یہ بتانا ہے کہ دولت اور ولایت میں کوئی تناقص یا ضد نہیں۔ اولیائے کرام، ارباب دولت اور مخیر بھی ہو سکتے ہیں۔بعض ناہنجار قسم کے لوگ جیسے ہی کسی بزرگ کو خوشحال دیکھتے ہیں جھٹ اسے دنیا دار کہہ دیتے ہیں۔کیا متعدد صحابہ، آئمہ دین اولیاء مالدار اور دولتمند نہیں تھے؟ان میں بڑے بڑے دولت مند تھے مثلاً: حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت طلحہ، حضرت عثمان، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت سعید، حضرت عباس، حضرت حسن، حضرت امیر معاویہ، حضرت عدی، حضرت ابوعبیدہ، حضرت سعد، حضرت ارقم رضی اللہ عنہم یہ سب عظیم لوگ مالدار بھی تھے اور رب کے پیارے بھی۔(ص ۱۰۹)

{۱۰} کرامات شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری رحمہ اللہ

عظیم کرامات:۔

(کرامت،۵۸)اللہ تعالیٰ نے کشمیری پنڈت خاندان کے اس فرد کو دنیائے اسلام میں وہ مقام بلند عطا کیا باید وشاید یہ رجل عظیم اپنے عہد کا منفرد مفسر قرآن ہونے کے علاوہ مناظر اسلام بنا۔ایسا مفسر اور مناظر کہ جس کی کہیں مثال نہیں ملتی۔ یہ اپنے عہد کے عظیم وصاحب طرز خطیب اور یکتائے روزگار عالم تھے،آپ کو بے پناہ مقبولیت حاصل تھی۔تمام فرقے آپ کو بنگاہ احترام دیکھتے تھے۔

ایک اور کرامت وفضیلت:۔

(کرامت،۵۹)آپ نے زندگی میں مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے علاوہ بہت

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

سے غیر مسلموں کے ساتھ مناظرے کئے اور اللہ کے فضل سے ہر مناظرے میں اعلیٰ کامیابی سے ہمکنار ہوئے اور زندگی بھر کسی ایک مناظرے میں بھی مغلوب نہیں ہوئے کیا یہ بات آپ کی عزت وکرامت کے لئے کم تھی کہ آپ کے مخالفین نے بھی آپ کو داد دی اور باوجود آپ کا مخالف ہونے کے آپ کا لوہا مانتے تھے۔آپ نے مرزا قادیانی سے مباہلہ کیا مرزا نے ۱۵اپریل ۱۹۰۷ء کو حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کو مباہلہ کا چیلنج دے دیا۔ جسے مولانا امرتسری رحمہ اللہ نے بلاتوقف قبول کیا۔اس سے ایک سال بارہ دن بعد مرزا ذلت کی موت مر گیا اور حضرت مولانا اللہ کے فضل سے چالیس برس بعد تک بخیر وخوبی اور بصحت وسلامتی رہے۔اسلام کا پرچم لہراتے رہے اور فرزائیت کی عمارت میں شگاف ڈالتے رہے اور بنیادیں ہلاتے بلکہ ڈھاتے رہے۔ سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ نے آپ کے بارے میں کہا اسلام کی مدافعت میں جو سپاہی سب سے آگے بڑھتا وہ آپ ہی ہوتے تھے۔خالد افغانی لکھتے ہیں:

شیر دل انسان، فاتح قادیاں، ابو الوفاء ملت مرحوم میں اب کون ہے ہمسر ترا؟

مولانا نور حسین گھر جاکھی فرماتے ہیں:

وہ عالم تھا، مجاہد تھا، محدث تھا زمانے کا وہ عالم تھا، مجاہد تھا، مجدد تھا زمانے کا

ہندوستان کے بہت بڑے عالم مولانا داؤد راز کیا خوب لکھتے ہیں:

خرمن بدعت کے حق میں آپ تھے برق تپاں اہل سنت کے لئے آپ تھے بوئے عنبری!

حجاز اعظمی آپ کو شہ پنجاب (پنجاب کا بادشاہ) کہتے ہیں:

تکتے ہیں تارے شبانہ ماہ عالمتاب کو ڈھونڈتا پھرتا ہے ہندوستان شہ پنجاب کو

آپ کا تقویٰ اور استغناء:۔

(کرامت،٦٠) جب آپ تقسیم ملک کے وقت پاکستان تشریف لائے تو کل پچاس روپے آپ کے پاس تھے۔ بہت سے احباب نے امداد کی کوشش کی مگر آپ نے معذرت

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

چاہی ایک صاحب نے ارادہ کیا کہ سال بھر کا غلہ بھجوا دیا جائے۔ مگر جب معلوم ہوا کہ ملاوٹ کا ہے تو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ چنیوٹ کی جماعت اہل حدیث نے رقم جمع کر کے آپ کے پاس بھیجی مگر آپ نے اس اعانت کو مناسب نہ سمجھا اور ساری رقم واپس لوٹا دی۔

اس توکل، تقویٰ اور استغناء سے آپ کی شان کس قدر بلند ہوئی آپ اس کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ اگر ہمارے علماء بھی یہ مقام بلند چاہتے ہوں تو انہیں بھی یہ اوصاف اختیار کرنے ہوں گے ان کے بغیر شان بلند ہو سکتی ہے نہ قدر بڑھ سکتی ہے۔

{۱۱} کرامات حضرت مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ

آپ جماعت اہلحدیث کے بڑے بلند پایہ محقق اور اعلیٰ پائے کے عالم تھے۔ ایک خلق کثیر نے آپ سے فائدہ اٹھایا۔

آپ کی ایک کرامت:۔

(کرامت، ۶۱) ماہ رمضان المبارک سر پر تھا والدہ نے آہ سرد بھر کر کہا کتنی خوش نصیب ہیں وہ مائیں کہ جن کے بچے تراویح میں قرآن سنائیں گے۔ میر سیالکوٹی رحمہ اللہ کا زمانہ بچپن تھا۔ آپ نے ماں کی یہ بات سن لی رمضان کی پہلی تاریخ تھی، آپ نے قرآن مجید حفظ کرنا شروع کر دیا دن کو جو پارہ حفظ کرتے رات کو وہ تراویح میں سنا دیتے۔ دوسری تاریخ کو دوسرا اور تیسری تاریخ کو تیسرا پارہ سنا دیا۔ ادھر رمضان کی آخری تاریخ تھی ادھر قرآن کا تیسواں پارہ تھا۔ یعنی رمضان ہی میں قرآن یاد کر کے رمضان ہی میں سنا دیا۔ ایسی مثالیں آپ کو بہت ہی کم نظر آئیں گی۔

ایک اور کرامت:۔

(کرامت، ۶۲) دوسری طرف آپ کو علم دین کا شوق پیدا ہوا اور تھوڑے ہی عرصہ بعد آپ چھوٹے موٹے عالم نہیں بحر العلوم بن گئے۔ اور علمی پایہ اتنا بلند ہو گیا کہ معاصرین میں چند گنے چنے علماء آپ کے ہم پلہ ہوں گے۔ آپ قرآن کے مفسر بن گئے، درس میں قرآن کی تفسیر کرتے اور طلباء کو علمی انداز سے پڑھاتے تھے

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

اور ان میں علم کے وہ لؤلؤ ولالہ بکھیرتے کہ علماء دھنگ رہ جاتے، آپ نے قرآن مجید کی تفسیر بھی لکھنا شروع کی مگر پوری نہ ہو سکی مگر جو لکھی خوب لکھی۔ آپ نے تفسیر سورہ فاتحہ، تفسیر پارہ اول، دوم، سوم، سورہ کہف، سورہ النجم وغیرہ تفاسیر لکھیں، آپ کی تفسیر میں عالمانہ شان نظر آتی ہے۔ اس طرح آپ خداداد صلاحیت کی بدولت حافظ قرآن ہونے کے علاوہ مفسر قرآن بھی بن گئے، بڑے بڑے علماء نے آپ کے سامنے زانوائے تلمذ تہہ کیا۔ ان میں حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی، حضرت مولانا عبدالمجید سوہدروی اور حضرت مولانا احمد دین گکھڑوی رحمہم اللہ جیسے عبقری اور نابغہ روزگار علماء کا نام لیا جا سکتا ہے۔ (ص ۱۱۲)

قرآن کی برکت:۔

(کرامت، ۶۳) آپ کے ایمان کی پختگی کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ آپ کی پنڈلی میں کوئی تکلیف ہوگئی جس کیلئے آپریشن ناگزیر ہوگیا ڈاکٹروں نے آپریشن سے قبل ٹیکہ لگانا چاہا مگر آپ نے ٹیکہ لگانے سے منع کر دیا۔ اور فرمایا اسی طرح آپریشن کر دو۔ چنانچہ انہوں نے آپ کی اجازت پر چیر پھاڑ شروع کر دی ادھر حضرت میر سیالکوٹی رحمہ اللہ نے تلاوت قرآن شروع کر دی جب آپریشن مکمل ہوگیا تو آپ کو بتایا گیا آپریشن ہو چکا ہے آپ جب تک اس کتاب شفاء کی تلاوت کرتے رہے آپ کو ذرا تکلیف نہ ہوئی۔

ایک بہت بڑی کرامت:۔

(کرامت، ۶۴) آپ نے موصوف کے ایمان کا واقعہ پڑھا۔ اس کے بعد اب آپ کے تقویٰ کا بھی ایک واقعہ سن لیجئے۔ جماعت اہلحدیث کے ممتاز اور بزرگ عالم وخطیب حضرت مولانا عبداللہ گورداسپوری کا بیان ہے۔ ایک جلسہ میں آپ نے تقریر کرنا تھی اسٹیج کافی اونچا تھا، وہاں سے اوپر سامنے بیٹھی ہوئی خواتین نظر آتی تھیں جس کا منتظمین کو علم نہیں تھا اس وقت اسٹیج کی ترتیب بدلنا سخت دشوار تھا۔ آپ نے اپنی پگڑی کا شملہ آنکھوں پر ڈال کر تقریر شروع کر دی تا کہ نامحرم عورتوں پر نگاہ نہ پڑے اور اسی

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

طرح آپ نے دو گھنٹے تقریر فرمائی اور اختتام تقریر پر آپ نے آنکھوں پر شملہ ڈالنے کی وجہ بیان کی اور منتظمین کو سمجھایا کہ اسٹیج صحیح طرح بنایا کریں۔ اس میں ایسی خامی نہیں ہونی چاہیے۔

خود بتائیے اس دور میں تقویٰ کی اس سے بہتر کوئی مثال ہوسکتی ہے؟ یہ ہیں ولایت کی اصلی شرائط ایمان اور تقویٰ ایمان ایسا کہ جس میں شرک کی مطلق آمیزش نہ ہو جیسا کہ قرآن نے کہا "**الذین امنو ولم یلبسوا ایمانہم بظلم**" یعنی ان کا ایسا ایمان ہو کہ جس میں شرک کی کوئی ملاوٹ نہ ہو۔ نیز فرمایا "**یا یھا الذین امنوا اتقو اللّٰہ حق تقاتہ**" اے ایمان والو! اللہ سے یوں ڈرو کہ جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ اصل چیز اللہ کا ڈر ہی ہے جو تقویٰ کا محرک ہے بھلا اللہ کے ڈر کے بغیر آدمی گناہ سے کیونکر بچ سکتا ہے؟ اور صحیح تقویٰ یہ ہے کہ ایک ایک ادا سے اس کی جھلک نظر آئے۔ صحیح ایمان اور تقویٰ ہونا ہی اصل کرامت ہے (اگر یہ نہ ہو تو پھر باقی سب شعبدے اور تماشے ہیں ان کا ہونا نہ ہونا کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ الحمد للہ ایمان اور تقویٰ یہ دونوں خوبیاں مولانا موصوف میں بتمام و کمال پائی جاتی تھیں "**اللھم اغفرلہ وارفع درجاتہ**"۔

{۱۴} کرامات مولانا غلام نبی الربانی سوہدروی رحمہ اللہ

تقویٰ کی معراج:۔

(کرامت، ۶۵) آپ پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل و کرم تھا۔ علم و تقویٰ میں ممتاز مقام رکھتے تھے۔ صاحب کرامت بزرگ تھے، آپ بڑھاپے میں بھی کھڑے ہو کر ہاتھ میں قرآن مجید پکڑ کر تقریر کرتے تھے، آپ کا ایک ایک لفظ سامعین کے دلوں میں اترتا جاتا تھا سب لوگ آپ کے بہت گرویدہ تھے ہر وقت نگاہ نیچے رکھتے اور اگر خواتین آپکے پاس آتیں تو آپ اپنی آنکھیں بلند کر لیتے اور جب تک وہ پاس رہتیں آنکھیں بند رکھتے، بعض خواتین آپ کو نابینا سمجھتیں۔ چوہدری عبدالحکیم و حافظ عبدالحیٔ

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

صاحب سپرا آف راجن پور کی والدہ مرحومہ سے خود میں نے سنا۔ فرماتی ہیں کہ ہم آپ کو نابینا سمجھتی تھیں ایک روز ایک بچہ یکدم بھاگتا ہوا آیا جس پر آپ نے آنکھیں کھولیں اس وقت ہمیں علم ہوا کہ ماشاء اللہ آپ نابینا نہیں بلکہ بینا ہیں اور اللہ کے فضل سے خوبصورت آنکھیں رکھتے تھے۔ اکثر مرد و خواتین آپکی خدمت میں دم اور دعا کروانے کیلئے آتے تھے اللہ انہیں شفا عطا فرد یتا اور ان کی حاجات پوری کر دیتا۔

آئین جوانمرداں :۔

(کرامت، ٦٦) موضع رام گڑھ نزد سوہدرہ کے مولوی فیض احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ ہماری درخواست پر رام گڑھ تشریف لائے آپ جب ہمارے گھر میں داخل ہوئے تو طاقچہ کے اوپر کسی جانور کی تصویر بنی ہوئی تھی آپ نے بیٹھنے سے قبل ہاتھ کی چھڑی سے تھوڑا زور دے کر طاقچے کا تصویر والا حصہ نیچے گرا دیا ۔یعنی آپ خلاف شرع اتنا کام بھی برداشت نہ کر سکے۔ اور طاقچہ توڑنے کے لئے گھر والوں کو پوچھنے کی ضرورت محسوس نہ کی اور اس سلسلے میں نہ کسی فرد کو ان سے بات کرنے کی جرأت ہوئی۔

یہ ہے اولیاء کا شیوہ کہ وہ خلاف شرع کام کو گوارا نہیں کر سکتے۔ اور ان کی سیرت و کردار کی مضبوطی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ کسی کو ان کے سامنے دم مارنے کی مجال نہیں ہوتی۔

بے نمازی سے نفرت :۔

(کرامت، ٦٧) جناب چوہدری عبدالحکیم سپرا کی والدہ محترمہ اپنا چشم دید واقعہ بیان کرتی ہیں کہ آپ کے پاس ہی ایک مٹکا پڑا تھا اس پر پیالہ رکھا تھا، اس میں پہلے باری باری دو خواتین نے پانی پیا آخر میں ایک عورت نے پانی پیا، جب اس عورت نے پانی پیا تو آپ اٹھے اور وہ پیالہ توڑ دیا۔ ہمارے پوچھنے پر فرمایا یہ خاتون بے نمازی تھی اس سے معلوم ہوا کہ جس طرح امراض متعدی ہوتے ہیں اسی طرح گناہ متعدی ہوتے ہیں ان میں سے ایک بہت بڑا گناہ نماز نہ پڑھنا بھی ہے، افسوس! آج ٩٨ فیصد

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

مسلمان نماز سے بے نیاز ہیں مگر اولیاء کرام ان کے برتن استعمال کرنا ان کے گھر کھانا کھانا اور ان کے ہاتھ کی پکی ہوئی روٹی یا سالن استعمال کرنا ممنوع جانتے ہیں۔

نیکی کی خوشبو محسوس ہونا:۔

جس طرح ہم خوشبو یا بدبو سونگھتے ہیں اس طرح اہل اللہ کی روحانیت اس قدر تیز ہوتی ہے کہ وہ نیکی کی خوشبو اور برائی کی بدبو سونگھ لیتے ہیں۔ یہ نہیں کہ وہ کوئی عالم الغیب ہوتے ہیں جیسا کہ بعض جہلاء سمجھتے ہیں اور کچھ علماء بمنزل جہلاء ہو کر ایسی باتیں کر جاتے ہیں اور اولیاء کو پتہ نہیں کیا کیا بنا دیتے ہیں۔

گائے نے دودھ دینا شروع کر دیا:۔

(کرامت،٦٨) میاں سلطان علی چوہدووال ضلع گجرات کا بیان ہے کہ آپ ایک بار ہمارے ہاں چوہدووال تشریف لائے۔ اور رات کو کچھ دودھ طلب کیا ہم نے عرض کیا حضرت! اس وقت دودھ ختم ہو چکا ہے۔ ہمارے پاس نہیں ہے البتہ ہمسائے نمبر دار ہیں، ان کے ہاں سے منگوا لیتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ نہیں مجھے، نمبردار کے ہاں کا دودھ مطلوب نہیں۔ اگر آپکے ہاں ہوتا تو میں لے لیتا۔ میں نے مزاحاً کہا ہماری تو ایک ہی گائے ہے جو چھ ماہ سے سوکھ چکی ہے یعنی اس نے اتنے عرصے سے دودھ دینا بند کر رکھا ہے۔ اگر آپ اس سے دودھ لے سکتے ہیں تو لے لیں۔ آپ اٹھے، گائے کو پیار کیا اور فرمایا برتن لے کر نیچے بیٹھ جاؤ اور دودھ نکالو انشاء اللہ دودھ دے دے گی۔ چنانچہ میں نے تعمیل ارشاد کی اور نیچے بیٹھ گیا میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی سچ مچ گائے کا دودھ اتر آیا میں نے سیر کے قریب نکالا اور آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ چار یوم ہمارے پاس رہے اور چار دن گائے دودھ دیتی رہی مگر جب آپ تشریف لے گئے تو گائے پھر اسی طرح ہو گئی جس طرح پہلے تھی۔

دراصل آپ نے انتہائی انابت، توجہ اور پورے اعتماد و توکل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالی ورنہ یہ بات نہیں جیسا کہ جہلا میں مشہور ہے کہ اہل اللہ کے قدرت و اختیار میں ہر چیز ہوتی ہے وہ جو چاہیں کر لیتے ہیں ورنہ کئی مرتبہ

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

حال یہ ہوتا ہے کہ انہیں اپنے جسم اور اپنے اعضاء پر بھی اختیار نہیں ہوتا۔ ہر چیز پر ہر وقت صرف اللہ تعالیٰ کا اختیار رہوتا ہے۔

آپ کے دم کی تاثیر:۔

(کرامت،۶۹) سوہدرہ میں آپ کے مکان کے قریب ہی آپ کے داماد میاں عبدالعزیز رحمہ اللہ کی حویلی بن رہی تھی جب بنیادیں کھودی جارہی تھیں تو نیچے سے آواز آنے لگی جیسے کوئی گاڑی یا مشین چل رہی ہو۔ کہتے ہیں وہ جنات کا مسکن تھا لوگ آپ کے پاس آئے اور ماجراء بیان کیا۔ آپ تشریف لے گئے اور پانی دم کر کے چھڑکنے کیلئے دیا پانی چھڑکتے ہی آواز بند ہوگئی آپ نے فرمایا اور کھدائی نہ کرو یہیں سے تعمیر شروع کردو۔

آپ کی دعا اور دم میں بہت تاثیر تھی۔ سینکڑوں ہزاروں لوگوں نے آپ کی دعا اور دم کی تاثیر دیکھی۔

جنات آپ کی شاگردی میں:۔

(کرامت،۷۰) انسانوں کے علاوہ جن بھی آپ کا ادب کرتے تھے بہت سے جنات آپ کے شاگرد تھے اور کچھ آپ کی مسجد سوہدرہ میں اب تک موجود ہیں لیکن انہوں نے آج تک کسی کو گزند نہیں پہنچایا۔

یہی مذکور الصدر میاں عبدالعزیز آپ کے شاگرد بھی تھے، دیہاتوں میں لڑکے چاندنی راتوں میں عموماً آنکھ مچولی کھیلتے تھے، شاید دن یا رات کے وقت آج کل بھی میاں عبدالعزیز مرحوم کا دوست جن تھا، جسکا میاں عبدالعزیز کو مطلق علم نہیں تھا، رات کو جب کھیلتے کھیلتے دیر ہوگئی تو وہ بھی رات گزارنے کے لئے میاں صاحب کے گھر آگیا، غلطی سے باہر کا دروازہ کھلا رہ گیا تیز ہوا کا جھونکا آیا دروازہ چوپٹ کھل گیا، میاں صاحب اور دوست دونوں ایک دوسرے سے دروازہ بند کرنے کیلئے کہنے لگے

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

مگر کوئی نہ اٹھتا تھا۔ دوست نے کہا: اچھا بھئی عبدالعزیز! تم آنکھیں بند کرو میں دروازہ بند کر دیتا ہوں، میاں عبدالعزیز صاحب کو زیادہ تجسس ہوا کہ ماجرا کیا ہے۔ یہ ادھ کھلی آنکھوں سے دیکھنے لگے کہ اس نے آنکھیں کیوں بند کروائی ہیں۔ بہر حال اس دوست نے چارپائی سے بازو باہر نکال کر اسے لمبا کرنا شروع کیا اور لمبا کرتا گیا تا آنکہ دروازے کی کنڈی لگادی دروازہ ان کی چارپائی سے کوئی پندرہ بیس فٹ کے فاصلے پر تھا، اگلے دن صبح عبدالعزیز جو کلاس میں نہ پہنچے تو استاد محترم حضرت مولانا غلام نبی الربانی رحمہ اللہ کو واقعہ کا پتہ چلا آپ بعد میں پتہ کرنے کیلئے ان کے گھر تشریف لے گئے دیکھا تو عبدالعزیز کی حالت یوں تھی جیسے چنے بھن رہے ہوں۔ یعنی شدید بخار تھا حضرت نے پوری بات سنی اور ساتھی کو بلایا اور اس سے کہا جب تک تمہارا پتہ نہ چلا اور بات تھی لیکن اب تمہارا پتہ چل گیا ہے یہ لڑکے پڑھ نہیں سکیں گے چنانچہ سمجھا بجھا کر اسے فارغ کر دیا۔ وہ جاتے ہوئے اپنے دوست عبدالعزیز کو چاقو کا تحفہ دے گیا خبر نہیں اس میں کیا خوبی تھی مگر اتفاق سے وہ موصوف سے گم ہو گیا۔ جس کا میاں عبدالعزیز صاحب کو قلق رہا۔

ولی کامل کی کرامت اور پادری کا انجام:۔

(کرامت، ۱۷) بندہ ایک مرتبہ گجرات جانے کیلئے بس کے انتظار میں سوہدرہ موڑ پر کھڑا تھا وہیں چوہدری عبداللہ نمبردار تلواڑہ بھی بس کے انتظار میں کھڑے تھے، ان کی عمر نوے برس تھی البتہ چاق و چوبند تھے اور صحت اچھی تھی۔ حافظہ مضبوط تھا وہ مجھے دیکھ کر میرے قریب آگئے اور بڑے احترام و محبت سے ملے۔ اور انہوں نے ہمارے بزرگوں کا سلسلہ چھیڑ دیا اور ایک کرامت حضرت مولانا غلام نبی الربانی رحمہ اللہ کی بیان کی اور یوں بات شروع کی کہ ایک مرتبہ وزیر آباد میں ایک عیسائی پادری آگیا وہ لوگوں کو عجیب باتیں بتاتا اور عجیب وغریب

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

شعبدے دکھاتا تھا اور کہتا تھا کہ میرا مقابلہ مسلمانوں میں کوئی بھی نہیں کرسکتا۔ اگر کوئی ہے تو سامنے آئے اور جیسے میں کام کرتا ہوں کر کے دکھائے۔ اسلام کمزور مذہب ہے، عیسائیت طاقتور مذہب ہے، اسلام کے پرستاروں کو عیسائیوں کا مقابلہ کرنے کی جرأت نہیں ہے۔ اگر ہے تو میرے مدمقابل آئے۔ وہ کئی روز وزیر آباد ٹھہرا رہا۔ مگر کوئی شخص اس کے مدمقابل آنے کی ہمت نہیں رکھتا تھا۔ لوگ سوہدرے حضرت موصوف کی خدمت میں حاضر ہوئے اور قصہ بیان کیا آپ تشریف لے آئے اور اس سے ملے اس نے اپنا رعب جمانے کے لئے آپ کے سامنے ہوا میں اڑنا شروع کر دیا۔ حضرت صاحب نے اپنا جوتا اتار کر اس کے پیچھے پھینک دیا۔ اب جوتا پہنچ کر اس کے سر پر برسنا شروع ہو گیا جوتا تڑ تڑ برسنے لگا، مگر وہ نیچے نہیں آ رہا تھا کیونکہ حضرت رحمہ اللہ نے اسے فضا ہی میں باندھ رکھا تھا لگا منتیں، سماجتیں کرنے۔ یہ منظر دیکھ کر حاضرین کا دل ٹھنڈا ہو گیا آخر حضرت نے اسے واپس بلا لیا اس طرح اسلام کو غلبہ نصیب ہوا اور عیسائی دم دبا کر وہاں سے نکل کھڑا ہوا اور یوں حضرت مولانا غلام نبی الربانی رحمہ اللہ کی عظمت و بزرگی کا سکہ پورے علاقے میں دور دور تک بیٹھ گیا۔

آپ کی سرزنش کی تاثیر:۔

(کرامت، ۲۷) حضرت والد گرامی سے پروفیسر حکیم عنایت اللہ نسیم سوہدروی مرحوم نے یہ بات کئی بار فخریہ بیان کی کہ حضرت مولانا غلام نبی الربانی رحمہ اللہ کے جوتوں نے مجھے سیدھا کر دیا۔ یعنی میری زندگی سنوار دی۔

حکیم نسیم صاحب مرحوم نے بیان کیا ہمیں زمانہ بچپن میں والدین کی جانب سے یہ حکم تھا کہ سکول جاتے ہوئے راستے میں حضرت مولانا ربانی المعروف حضرت جی صاحب کو سلام کر کے جایا کرو۔ ایک دن میں سلام کرنے کے لئے حاضر خدمت ہوا اس دن میں نے انگریزی حجامت بنوائی تھی آپ رحمہ اللہ نے مجھے دیکھ کر بالوں سے

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

پکڑ کر دو تین جوتے جڑ دیئے کہ انگریز بن گئے ہو؟ حکیم صاحب اکثر فرمایا کرتے تھے کہ حضرت صاحب کی اس سختی نے میری کایا پلٹ دی اور میری زندگی بنا دی۔

سوہدرہ کی ککے زئی قوم آپ کی بہت گرویدہ تھی مگر ان میں جاہلانہ اور مشرکانہ رسومات ابھی باقی تھیں، ملک رضا کے والد ماجد ملک محمد عارف مرحوم نے خود مجھے بتایا کہ دارہ ککے زئیاں میں پیپل کے درختوں کے نیچے دو قبریں تھیں، لوگ ان سے استمداد کرتے تھے، آپ نے وہ قبریں تڑوا دیں اور ان کا نام ونشان تک مٹا دیا تاکہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری یعنی اپنے جد اعلیٰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سنت کو زندہ کر دیا اور آپ کے اس جرأت مندانہ اقدام کے سامنے کسی کو "چوں" کرنے کی بھی جرأت نہ ہوئی جس کے نتیجے میں شرک وبدعت کا خاتمہ ہو گیا۔ اور ساری قوم اللہ کی رحمت سے موحد بن گئی اور وہ لوگ آج تک حضرت مرحوم اور ان کی اولاد کے احسان مند ہیں کیونکہ توحید کا مشن ان کے بعد ان کی اولاد نے جاری رکھا جو بحمد اللہ اولاد در اولاد آج تک جاری ہے۔ لوگ اس خاندان کو عزت وقدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

بارش نے جل تھل کر دیا:۔

(کرامت، ۷۳) ملک محمد یوسف ٹھیکیدار بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ کی بات ہے سوہدرہ میں بارش نہیں ہو رہی تھی لوگوں نے حضرت مولانا غلام نبی الربانی رحمہ اللہ سے استدعا کی کہ حضرت! بہت تکلیف وپریشانی ہے براہ کرم بارش کیلئے دعا فرمائیں۔ آپ لوگوں کو لے کر باہر چلے گئے اور بطریق مسنون نماز استسقیٰ ادا کی۔ اللہ کی قدرت! اسی دوران بادل اُمڈ آئے بارش برسنا شروع ہو گئی اور نمازی بھیگتے ہوئے گھروں تک پہنچے۔

اپنے خاص بندوں کی جلدی سنتا ہے:۔

زندہ بزرگ سے دعا کروانا کوئی منع نہیں اور اللہ تعالیٰ اکثر ان کی دعا کو جلد ہی قبول کر لیتا ہے بلکہ بعض اوقات فوراً قبول ہو جاتی ہے وہ مالک ہے اور ذرے ذرے پر

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

قادر مطلق ہے وہ چاہے تو اسی وقت قبول کر لے نہ چاہے تو دس دس، بیس بیس سال، بلکہ زندگی بھر قبول نہ کرے۔ اس کیلئے کوئی کام مشکل نہیں۔

{۱۳} کرامات حضرت مولانا عبدالحمید سوہدروی رحمہ اللہ

دعا کی برکت:۔

(کرامت، ۴۷) حضرت مولانا غلام نبی الربانی رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے ہونہار بیٹا عطا فرمایا۔ جس کا نام عبدالحمید تھا، بیٹا جب سن شعور کو پہنچا تو اس نے بحکم والد گرامی استاد پنجاب حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی رحمہ اللہ کے مدرسہ میں داخلہ لے لیا۔ مولانا عبدالحمید صاحب نے خوب محنت سے دل لگا کر اکتساب علم کیا۔ حضرت الاستاذ نے آپ کا تقویٰ اور ذوق دیکھ کر آپ کو اپنی دامادی میں لے لیا، آپ کے علم وتقوی کا دور دور تک شہرہ تھا۔ آپ کی دعا اور دم میں کافی تاثیر تھی اور آپ کی علمی قابلیت مسلم تھی، ماشاء اللہ حضرت حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی رحمہ اللہ کی بیٹی سے آپ کی شادی ہوئی آپ جوان ہی تھے کہ بیمار ہو گئے اور بیمار رہنے لگے، بہت علاج کروایا۔ مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔

آپ خود بھی صحت کیلئے دعائیں کرنے لگے اور والد گرامی بھی کرنے لگے اب اللہ کی قدرت دیکھئے دونوں اہل اللہ تھے مستجاب الدعوات تھے مگر دعا قبول نہیں ہو رہی۔ بات وہی ہے کہ ولی کا کام دعا کرنا ہے آگے اللہ کی مرضی ہے وہ قبول کرے یا نہ کرے اس پر کسی کا زور نہیں۔

اب دونوں نے یہ دعا کی۔

"بار الٰہا! یہ زندگی ہم دنیا کیلئے نہیں مانگ رہے دین کی خدمت واشاعت کے لئے مانگ رہے ہیں۔ اگر تیرا فیصلہ بلانے کا ہے تو کوئی روک نہیں سکتا۔ اے اللہ! نیک بیٹا عطا فرما جو کھل کر توحید وسنت کی تبلیغ واشاعت کرے۔ اے اللہ! تو دعاؤں کو سننے والا ہے۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

رب تعالیٰ نے مولانا عبدالحمید سوہدروی رحمہ اللہ کو ایک بیٹا عطا فرمایا۔ جس کا نام عبدالحکیم رکھا پھر دوسرا بیٹا عطا فرمایا اس کا نام عبدالمجید رکھا پھر جوانی میں ہی بوڑھے باپ کے سامنے جوان بیٹا اس دنیائے فانی کو چھوڑ کر جنت الفردوس کو سدھار گیا "انا للہ وانا الیہ راجعون"۔

اللہ کی قدرت دیکھئے کہ کچھ عرصے بعد عبدالحکیم بھی چل بسا یہ حافظ قرآن تھے اور ٹھیک ٹھاک جوان تھے، اب مولانا غلام نبی الربانی رحمہ اللہ نے اپنے پوتے عبدالمجید کی تعلیم و تربیت کا خود انتظام کیا۔ پہلے وزیر آباد پھر سیالکوٹ بھیجا اور یہ قلیل مدت میں زیور علم سے آراستہ ہو کر لوٹے۔ اللہ تعالیٰ نے مولانا عبدالمجید صاحب کو جن کی وجہ سے سوہدرہ پاک و ہند میں مشہور ہوا بڑا اصلاحیتوں سے نوازا۔ اور انہوں نے کم عمری میں خداداد صلاحیتوں کی بدولت بہت ترقی کی ایسی ترقی کی کہ جس کی مثالیں بہت کمیاب ہیں۔ بڑا قوی حافظہ پایا، آپ نے جگہ جگہ توحید وسنت کے ڈنکے بجائے، خدمت اسلام اور خدمت عوام کر کے اپنا نام پیدا کیا۔ "مسلمان" "جریدہ اہلحدیث" اور "طبی میگزین" تین رسائل جاری کئے۔ اسلامی وطبی پچاس کے لگ بھگ کتابیں لکھیں اور ملک وقوم کی بیش از بیش خدمت کی۔ مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ کی سوانح حیات الگ مرتب ہو رہی ہے تفصیل وہاں بیان ہوگی۔ فی الحال یہ بتانا ہے کہ اللہ نے اپنے ولی حضرت مولانا عبدالحمید سوہدروی رحمہ اللہ کی دعا کو قبول فرمایا اور عبدالمجید جیسا صالح متقی اور بلند بخت بیٹا عطا فرمایا۔ جس نے آگے چل کر پورے علاقے کا نام ہی پورے ملک میں روشن کر دیا۔

{۱۴} کرامات حضرت مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ

حضرت مولانا حکیم عبدالمجید سوہدروی کا خاندان اپنی علمی، دینی، ادبی، تاریخی، سوانحی، تبلیغی، طبی اور روحانی خدمات کے لحاظ سے ایک مقام رکھتا ہے آپ کا نسبی تعلق سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ہے، کتاب "تذکرہ بزرگان علوی سوہدرہ" میں اس

facebook.com/Salfi.tasawuf
WWW.UBQARI.ORG
Privacy

کی تفصیلات دیکھی جاسکتی ہے، اس خاندان کے اور زیادہ تفصیلی حالات جاننے کے لئے "تذکرة النبلاء فی ترجمة العلماء" و"دودمان علوی کا درخشندہ ستارا" کا مطالعہ فرمائیں وہاں آپ کو بہت سے معلوماتی، حقیقت افروز اور چشم کشا حالات ملیں گے۔ حضرت مولانا غلام نبی الربانی رحمہ اللہ کا ذکر "نزہتہ الخواطر" اور ایسی دو ایک اور کتب میں بھی ہے فی الحال موضوع کی مناسبت سے حضرت مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ کی چند کرامات کا ذکر کیا جاتا ہے آپ کی چند کرامات ملاحظہ فرمائیے:

پودوں سے ذکر الٰہی کی آواز:۔

(کرامت،۷۵) ایک مرتبہ موضع نہالو چک تحصیل ڈسکہ میں چند احباب سے بغرض ملاقات جانا ہوا۔ وہاں محمد صدیق صاحب سے میری ملاقات ہوئی، محمد صدیق صاحب کی تلواڑہ میں بھی رشتہ داری ہے۔ ایک مرتبہ جماعت کی دعوت پر میں اور دو ایک اور علماء مثلاً مولانا حافظ عبدالستار حامد، مولانا عبدالرحمن سلفی اور مولانا محمد الیاس ثانی ان کے گاؤں میں بغرض تبلیغ گئے۔ اس وقت پورے گاؤں میں ایک ہی مسجد تھی ۔ بہرحال وہاں اہلحدیث، بریلوی، شیعہ سبھی آئے ہوئے تھے۔ اچھی رونق تھی خوب جلسہ ہوا جس کا گاؤں پر اچھا اثر پڑا۔ کسی نیک دل خاتون نے مسجد اہلحدیث کے لئے زمین دے دی۔ الحمدللہ اس گاؤں میں اب اہلحدیث مسجد بن چکی ہے جو ماشاء اللہ انہی محمد صدیق اور مولوی ریاض صاحب اور ان کے مخلص ساتھیوں کی مساعی سے آباد ہے ہم پچھلے دنوں وہاں جلسہ بھی کر آئے ہیں، میں بھی حاضر ہوا تھا مولانا حافظ عبدالستار حامد صاحب بھی تشریف لائے تھے، ماشاء اللہ امید افزاء رونق تھی اور جلسہ کامیاب رہا انہی محمد صدیق صاحب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ کی عام مجلس اختیار کرنے کا شرف حاصل رہا۔ حضرت سوہدروی کی

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

زرعی اراضی جو تقریباً ایک مربع پر مشتمل تھی، سوہدرہ سے جانب شمال تقریباً نصف میل کے فاصلے پر تھی، اس میں خوبصورت اور سرسبز باغ تھا، میں وہاں عصر کے بعد کئی مرتبہ آپ کے ساتھ گیا، آپ جاتے اور آتے بڑی عالمانہ اور حکیمانہ باتیں بتایا کرتے تھے، ایک دن ذکر الٰہی کی بات ہو رہی تھی آپ فرمانے لگے: ہر چیز اللہ کا ذکر کرتی ہے، میں نے کہا کیا یہ گھاس اور پودے بھی اللہ کا ذکر کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! یہ بھی اللہ کا ذکر کرتے ہیں میں کچھ حیران ہوا۔ ساتھ ہی مکئی کا کھیت تھا۔ فرمانے لگے: کانوں پر ہاتھ رکھو اب ہٹا دو محمد صدیق صاحب کا بیان ہے جب میں نے ادھر دھیان کیا تو ہر پودے سے ذکر الٰہی کی آواز آ رہی تھی جو خود میں نے اپنے کانوں سے سنی۔

حیران کن واقعہ:۔

(کرامت، ۷۶) ایک مرتبہ دلاور سے ہمارے کچھ عزیز سوہدرے آئے ہم اپنے باغ میں سیر کیلئے گئے اعزہ کی ایک بچی اصرار کرنے لگی میں نے امرود لینا ہے مگر امرود کا پھل ختم ہو چکا تھا کیونکہ باغ آؤٹ آف سیزن ہو چکا تھا۔ بچی یعنی اپنی نواسی کو بضد دیکھ کر انہوں نے اپنا دست مبارک درخت کی طرف کر کے جیسے کوئی پھل توڑتا ہے پیچھے کیا تو ان کے بابرکت ہاتھ میں موٹا تازہ پکا ہوا امرود تھا یہ ماجرا میں نے خود دیکھا اور حیران تھا اور اب بھی حیران ہوں کہ وہ امرود کہاں سے آ گیا؟

وظائف کی تاثیر:۔

(کرامت، ۷۷) ملک محمد اشرف صاحب سوہدروی رحمہ اللہ انسپکٹر پولیس حیدر آباد کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ مجھے ایک مہوکا نما پھنسی نکل آئی جس سے آرام نہ آتا تھا۔ میں نے اپنے استاد محترم حضرت مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ سے اس کا ذکر کیا آپ نے ایک وظیفہ بتایا وہ پڑھ کر پھونک مار کر ہاتھ کو اس پر مل دیتا تھا اللہ کی قدرت

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

وہ مہینوں کی پھنسی دنوں میں غائب ہوگئی۔

ملک صاحب موصوف نے دو تین اور وظائف بتائے جو مختلف مقاصد کے لئے حضرت نے ارشاد فرمائے تھے۔آپ نے جس مقصد کے لئے جو وظیفہ بتایا الحمد للہ اس کے پڑھنے سے وہ مقصد پورا ہو جاتا۔اور موصوف کہتے ہیں میں آج تک وہ وظائف کر رہا ہوں اور آج تک میرے مقاصد پورے ہو رہے ہیں ان وظائف کا بفضلہٖ ''دودمان علوی کا درخشندہ ستارا''میں ذکر کریں گے۔

اولاد کی بہار:۔

(کرامت،۷۸)آپ کے علم و فضل اور روحانیت کے نزدیک ودور عام چرچے تھے۔محمد اقبال علوی سوہدروی رحمہ اللہ کے والد محمد حسین کا بیان ہے کہ میرے ہاں اولاد نہیں ہوتی تھی اگر پیدا ہوتی تو فوت ہو جاتی تھی، بہتیرا علاج کروایا مگر فائدہ نہ ہوا، ایک بار میں نے حضرت مولانا عبدالمجید رحمہ اللہ سے ذکر کیا۔آپ نے اہلیہ کے کھانے کے لئے گولیاں دیں اور کچھ دم کر کے دیا اللہ کی شان اسی سال بیٹی پیدا ہوئی اگلے سال پھر بیٹی پیدا ہوئی اس کے بعد پھر بیٹا ہوا، اب ماشاء اللہ تینوں جوان اور شادی شدہ ہیں

۔

اہل اللہ کی روح پرور محفل:۔

(کرامت،۷۹)ملک محمد یوسف صاحب ٹھیکیدار(آف سوہدرہ)کا بیان ہے۔

میں ملتان میں ٹھیکیداری کرتا تھا کہ حضرت مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ ملتان اہلحدیث کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔میں ملاقات کے لئے حاضر خدمت ہوا آپ علماء کے جھرمٹ میں بیٹھے ہوئے تھے، متعدد علماء وفضلاء آپ کے پاس باادب بیٹھے ہوئے مختلف مسائل اور موضوعات پر تبادلہ خیال کر رہے تھے، میں آپ سے ملا آپ بڑی محبت سے پیش آئے، میں نے آپ کو اگلے روز صبح ناشتہ کی دعوت دی، آپ تشریف لے آئے، میرے پاس تیس چالیس مزدور کام کرتے تھے وہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215065149-6513fc750c3991c77c5f00e34551c5df/______ 91/353

سبھی اوڈ قوم کے اہلحدیث تھے۔ مولانا کو تشریف فرما دیکھ کر وہ سب آپ کی زیارت کیلئے آپ کے قریب جمع ہو گئے، ان میں کوئی دم کروانے لگا، کوئی وظیفہ پوچھنے لگا، کوئی پانی لے کر آ گیا کہ اس میں پھونک ماردیں۔ حضرت مولانا ہرگز پریشان نہ ہوئے۔ آپ ہر ایک کا مطالبہ پورا فرماتے رہے، ہم سب لوگوں کو حضرت مولانا کی تشریف آوری سے بہت خوشی ہوئی اور آپ کی مجلس میں بیٹھ کر بہت سکون ملا اور جی چاہتا تھا کہ آپ دیر تک ہمارے درمیان بیٹھے رہیں، مگر آپ پھر زیادہ دیر نہ بیٹھے اور میرے کام کا حرج دیکھ کر اجازت لے کر جلدی ہی تشریف لے گئے۔

یہ ہے اولیاء کی مجلس کی برکت کہ اس میں بیٹھ کر خوشی ہوتی ہے سکون ملتا ہے اگر آج بھی ایسی مجالس کہیں مل جائیں تو انہیں بہت بڑی سعادت سمجھنا چاہیے۔

دیگر مسالک پر دم کی برکت:۔

(کرامت،۸۰) میاں محمد اکبر صاحب مہاجر کو کمر اور ٹانگ میں درد رہتا تھا کہیں سے آرام نہ آیا موصوف چند ہی روز آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے دم کیا اللہ نے شفا دے دی، یہ خاندان دیوبندی تھا مگر مولانا کا گرویدہ تھا اور نماز پنجگانہ اور جمعہ یہیں ادا کرتا تھا

۔

آسیب کا کھوج لگا لیا:۔

(کرامت،۸۱) ایک مرتبہ یہی محمد اکبر صاحب کسی عزیز کو حضرت کی خدمت میں لے آئے کہ یہ شخص بیمار رہتا ہے، ڈاکٹر کہتے ہیں اسے کوئی مرض نہیں، شبہ ہے کہ اسے آسیب ہے، بہت سے عاملوں کے پاس گئے ہیں لیکن حقیقت حال کا پتہ نہیں چل رہا، اس کے مرض کا انکشاف نہیں ہو رہا، میں چشم دید گواہ ہوں حضرت المحترم نے کاپی سے ایک کاغذ کا پرزہ نکالا جس پر کچھ لکھا ہوا تھا کہا اسے پڑھتے جاؤ اس نے کہا مجھے پڑھنا نہیں آتا فرمایا اسے دیکھتے رہو، وہ دیکھنے لگا دو منٹ بھی نہیں گزرے تھے کہ جن حاضر ہو گیا فرمایا! لے جاؤ اسے آسیب کی شکایت ہے۔ جس بیماری یا عارضے کا

WWW.URDUARI.ORG
facebook.com/Salfi.tasawuf
Privacy

ڈاکٹروں اور عاملوں کو پتہ نہیں چل سکا آپ نے اس کا چند منٹوں میں کھوج لگا لیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر بڑی مہربانی فرما رکھی تھی۔

آپ کو دست شفا ملا تھا:۔

(کرامت، ۸۲) آپ کا قیام جب لاہور اچھرہ میں تھا اور وہاں مسجد شاہ چراغ میں خطیب تھے۔ تو وہیں بریلوی مکتب فکر کے مشہور مبلغ ومناظر مولانا محمد عمر اچھروی رحمہ اللہ رہتے تھے یہ مولانا اچھروی رحمہ اللہ اپنے مسلک کے قد آور عالم تھے۔ دوسری جانب حضرت مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ اہلحدیث مسلک کے شہرہ آفاق خطیب اور اپنے مذہب کے مشہور عالم اور واعظ تھے، دونوں میں نوک جھونک ہونے کے باوجود اچھے روابط تھے، ایک مرتبہ مولانا اچھروی رحمہ اللہ، حضرت سوہدروی رحمہ اللہ کے پاس تشریف لائے، حضرت سوہدروی نے فرمایا بھائی! بتاؤ یہاں کتنا اچھا ملتے ہو مگر اسٹیج پر ہمیں گالیاں دیتے ہو ہم نے آپ کا کیا بگاڑا ہے؟ مولانا اچھروی رحمہ اللہ کھسیانے سے ہو کر مسکرا دیئے کہنے لگے: وہ باتیں پھر کسی وقت کر لیں گے اب آپ کے پاس آنے کا ایک مقصد ہے کہ طبیعت میں کچھ گھٹن سی رہتی ہے کوئی جسمانی تکلیف بھی نہیں ہے بعض نے کہا ہے شاید آسیب ہی نہ ہو بس جو کچھ بھی ہو کھوج لگا کر میرا علاج کریں۔ حضرت سوہدروی کی طبیعت میں طنز وظرافت پائی جاتی تھی کہنے لگے: بھائی اچھروی صاحب! آسیب کا علاج نرمی سے بھی ہوتا ہے اور سختی سے بھی، بتایئے! آپ کیلئے کون سا طریقہ کار اختیار کیا جائے؟ مولانا اچھروی رحمہ اللہ صاحب مسکرا کر کہنے لگے۔ حضرت صاحب! ایک مریض حاضر ہو گیا ہے اب آپ جس طرح چاہتے ہوں علاج کریں بس علاج ہونا چاہیے۔

یہاں بتانا یہ مقصود ہے کہ آپ کو رب کی جانب سے دست شفا نصیب ہوا تھا۔ آپ جس مریض کو ہاتھ ڈالتے وہ جسمانی ہو یا روحانی اللہ کے فضل سے اکثر شفایاب

facebook.com/Salfi.tasawuf

ہوجاتا اور بغرض علاج آپ کے پاس ہر فرقے اور ہر لائن کے آدمی آتے آپ نے چہرے پر کبھی شکن نہ ڈالی اور ہر ایک کا بڑے خلوص اور خندہ پیشانی سے علاج کرتے ۔

ایک دن آیا کہ آپ خود بیمار ہو گئے اور اس بیماری کی صحیح تشخیص نہ ہو سکی، نہ صحیح علاج ہو سکا، یہ واقعہ زندگی کے آخری سال پیش آیا بالآخر آپ اس ناپائیدار زندگی کو چھوڑ کر عالم باقی کو سدھار گئے۔

جنات مقتدی اور شاگرد:۔

(کرامت، ۸۳) میں ایک بار حضرت مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ کے منجھلے صاحبزادے حافظ عبدالوحید صاحب کے ساتھ موضع نہالو چک تحصیل وزیر آباد گیا۔ محترم حافظ عبدالوحید صاحب کو وہاں بلایا گیا تھا کسی خاتون کو جنات کی شکایت تھی گھر والوں کے مطابق آسیب زدہ خاتون کے جن نے حافظ صاحب موصوف کو یاد کیا کہ انہیں لائیں پھر میں اس خاتون کو چھوڑ دوں گا چنانچہ میں بھی موصوف کے ساتھ گیا ہم وہاں پہنچے اس خاتون میں جن تھا، اس کے جن سے بڑی باتیں ہوئیں، اس نے باتوں میں یہ بھی بتایا کہ ہمارے چھوٹے بڑے سب آپ کو جانتے ہیں اور وہاں آپ کی مسجد میں جمعہ ادا کرتے ہیں اور کچھ وہاں قرآن بھی پڑھتے ہیں، ہمارے افراد حضرت مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ سے بہت مرعوب ہیں اور ان کا بہت احترام کرتے ہیں۔

پانچ ہزار جنات کی ضیافت:۔

(کرامت، ۸۴) ایک بار آپ نے برسر منبر کہا کہ جن بھی انسان کی طرح ایک مخلوق ہے جس میں انسانوں کی طرح اچھے برے دونوں قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ میں اس جمعہ میں موجود تھا، ایک پڑھے لکھے آدمی نے جنات کے وجود میں تذبذب کا اظہار کیا۔ آپ نے فرمایا! جب قرآن وحدیث میں جنات کا تذکرہ موجود ہے تو ان کا انکار کیونکر کیا جا سکتا ہے؟ اگر آپ جنات کا مشاہدہ کرنا چاہتے ہوں تو میں

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

ایک ڈبہ میں اپنا رقعہ دے کر آپ کو بھیجتا ہوں، وہاں پانچ ہزار اہلحدیث جنات آپ کی ضیافت اور خاطر مدارت کریں گے پھر جب آپ انہیں آنکھوں سے دیکھ لیں گے، تو آپ کو جنات کے وجود میں کوئی شبہ نہیں رہے گا۔ یہ بات کرنے کے بعد حضرت مرحوم نے اس آدمی سے فرمایا! کیا خیال ہے؟ جنات کی ملاقات کے لئے تیار ہیں؟ وہ کہنے لگا رہنے دیجئے، اسی طرح ہی مانتا ہوں۔

زبان کی تاثیر:۔

(کرامت،۸۵) اللہ تعالیٰ نے آپ کو نہ صرف زبان و بیان پر قدرت عطا فرما رکھی تھی بلکہ زبان کو بلا کی تاثیر ودیعت فرما رکھی تھی۔ سوہدرہ کے میاں غلام محمد ہرکارہ بہت نیک طینت بزرگ تھے، آپ اکثر بتایا کرتے تھے کہ میں کٹر بریلوی تھا، اہلحدیث کا نام سننا بھی گوارا نہ کرتا تھا۔ میں نے جامع مسجد ککے زئیاں میں حضرت مولانا عبدالمجید رحمہ اللہ کا ایک ہی خطاب سنا کہ اہلحدیث ہوگیا اور میرے اہلحدیث ہونے سے میرا پورا خاندان اہلحدیث ہوگیا اس تقریر میں آپ نے رسول اکرم ﷺ کا مقام اور فضائل بیان فرمائے تھے اور بقول میاں غلام محمد مرحوم کے اتنے بہترین انداز میں آنحضور ﷺ کے فضائل وکمالات میں نے کسی سے نہیں سنے تھے۔

میاں غلام محمد ہرکارہ کو میں نے دیکھا ہوا ہے بہت مخلص اور قرآن وسنت کے والہ وشیدا اور حضرت مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ کے نہایت گرویدہ تھے، آپ نے آپ کے بڑے صاحبزادے یعنی بندہ کے والد گرامی حضرت مولانا حافظ محمد یوسف رحمہ اللہ سے "قرآن مجید" اور "مشکوۃ المصابیح" پڑھی اور علم آنے سے پوری طرح آنکھیں کھل گئیں۔ آپ والد گرامی کا بہت ادب کرتے تھے بلکہ آپ حضرت سوہدروی رحمہ اللہ کے خاندان کے ایک ایک بچے کا احترام کرتے تھے کچھ عرصہ ہوا وفات پا چکے ہیں۔ لوگ انہیں بہت یاد کرتے ہیں، اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔ آمین

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

!۔

دو جملوں سے کایا پلٹ گئی:۔

(کرامت،۸۶) ملک محمد بشیر (پان بوتل والے) بیان کرتے ہیں میں زمانہ جوانی میں دین سے دور اور پرلے درجے کا بے نمازی تھا۔ اور میرے والد حضرت مولانا عبدالمجید رحمہ اللہ کے حد درجہ ارادت کیش تھے۔ ایک دفعہ حضرت صاحب سے کہنے لگے: بشیر نماز نہیں پڑھتا، براہ کرم اسے نماز کی تلقین فرمائیں آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: بشیر! نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ پڑھا کرو نماز تو سردار جہاں کو بھی معاف نہیں تم کس کے بیچارے ہو؟ ملک محمد بشیر اس وقت ۶۵۔۷۰ کے پیٹے میں ہوں گے ان کا اپنا بیان ہے میں نے حضرت مولانا کی بات کا اتنا اثر لیا کہ اسی دن سے نماز شروع کردی وہ دن اور یہ دن میں نے آج تک ایک بھی نماز نہیں چھوڑی۔ "فالحمد للہ علی ذالک"

یہی بات ملک محمد یوسف ٹھیکیدار اور دیگر سب لوگ کہتے ہیں کہ آپ کی زبان میں جادو کی تاثیر تھی۔ صاحب جلال و جبروت ہونے کے باوصف آپ کے گرد لوگوں کا جمگھٹا لگا رہتا تھا وہ آپ کی ذات کی کشش اور زبان کی تاثیر ہی کی وجہ سے تھا۔

زبان و بیان کی اعجاز آفرینی:۔

(کرامت،۸۷) سوہدرہ کے ایک بزرگ حاجی لال دین کشمیری مرحوم تھے۔ بہت نیک اور شریعت کے پابند تھے۔ اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔ آپ حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ کا مرید ہونے کے ناتے سے حضرت مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ کا بے حد احترام کرتے تھے۔ حاجی صاحب موصوف کے بڑے صاحبزادے ماسٹر محمد یونس بٹ صاحب کا بیان ہے کہ موضع تاجو کے چیمہ تحصیل ڈسکہ میں چوہدری سلطان صاحب کے بیٹے عبدالعزیز کے عقیقہ پر اباجی کے ساتھ حضرت مولانا رحمہ اللہ کو بھی دعوت تھی۔ چوہدری صاحب جنہوں نے حضرت مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

اللہ کو بلایا تھا وہ چونکہ حضرت لاہوری رحمہ اللہ کے مرید تھے، اس لئے انہوں نے حاجی لال دین صاحب کو پیر بھائی کے ناطے سے دعوت دی تھی ۔ سارا گاؤں حنفی بریلوی احباب پر مشتمل تھا مگر وہاں مقرر واعظ حضرت سوہدروی تھے آپ منجھے ہوئے اور متبحر اہلحدیث عالم تھے۔ آپ نے بعد از نماز عشاء توحید وسنت مسلک اہلحدیث اور اصلاح معاشرہ پر ایسا شاندار، جاندار اور پر تاثیر خطاب فرمایا کہ ایک فرد بھی تاثر لیے بغیر نہ رہ سکا۔ آپ نے لوگوں کے اصرار پر صبح درس قرآن بھی دیا۔ جسے سب نے بڑے شوق اور انہماک سے سنا۔ اور ہر عقیدہ وخیال کا شخص آپ سے بہت متاثر ہوا۔ اور ہر شخص آپ کو آئندہ تشریف لانے کا کہہ رہا تھا۔

یقیناً یہ آپ کی کرامت تھی کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے زبان و بیان پر وہ قدرت عطا کر رکھی تھی کہ جسے سن کر دشمن بھی دوست بن جاتا تھا۔ سچ ہے **"ان من البیان لسحرا"** کہ بیشک بعض بیان جادوئی اثر رکھتے ہیں۔ آپ نے برصغیر پاک و ہند میں ہزاروں تقریریں کیں برصغیر کا شاید ہی کوئی جلسہ ایسا ہو جس میں آپ شریک نہ ہوئے ہوں، ان میں ایک ۵۳ء کی ختم نبوت پر تقریر بھی ہے جسے سن کر مسلمان تڑپ اٹھے۔ وہ روح پرور منظر بندہ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ سبحان اللہ۔

نگاہ کی حیرت انگیز تاثیر:۔

(کرامت،۸۸) تقسیم ملک کے وقت بہت سے مہاجرین سوہدرہ بھی آئے ان میں پہلوان لال دین بھی تھے۔ انہوں نے مین بازار چوک سوہدرہ میں پان شاپ بنائی۔ یہ صاحب آزاد منش اور ہر درجہ دین سے دور تھے۔ نماز، روزہ کی خبر ہی نہیں تھی ایک روز کی بات ہے کہ ماہ رمضان المبارک میں صبح دوکان میں بیٹھے تربوز کاٹنے لگے کہ ان سمجھانے والوں کو دکھا کر ابھی کھاتا ہوں۔ آس پاس والے سمجھاتے رہتے تھے، اب بھی انہوں نے سمجھایا مگر ڈھاک کے وہی تین پات، پہلوان صاحب نے

www.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

مطلق اثر نہ لیا۔ تربوز پکڑا اور چاقو اس میں پیوست کر دیا اسی اثناء میں سوہدرے کا بے تاج بادشاہ عقیدت مندوں کے جھرمٹ میں سامنے سے آرہا۔ پہلوان لال دین کی نظر سامنے تھے حضرت مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ محلہ ککے زئی میں معمول کے مطابق درس قرآن دے کر واپس تشریف لا رہے تھے۔ آپ نے بس ایک نظر ادھر دیکھا نظریں چار ہوئیں بس کام ہو چکا تھا، چاقو تربوز پر چلنے کی بجائے لال دین کے نفس امارہ پر چل چکا تھا، ہاتھ ڈھیلا پڑ گیا۔ تربوز وہیں پڑا رہ گیا۔ لال دین کے دل ودماغ کے عروق وشرائین میں ایمان وعقیدہ کی برقی رو جاری ہوگئی، وہ ہر شئے چھوڑ کر دیوانہ وار حضرت کے پیچھے ہولیا۔ مسجد پہنچ کر آپ کے قدموں میں گر پڑا اور کانپتے ہاتھوں کو جوڑ کر کہنے لگا: للہ! مجھے معاف کر دیجئے میں ہر گناہ سے توبہ کرتا ہوں آئندہ میں پوری زندگی آپ کے ارشاد کے مطابق گزاروں گا۔ چنانچہ آپ نے اتباع کتاب وسنت اور ادائیگی نماز کی تلقین کی اس دن سے لال دین واقعی لال دین یعنی دین کا لال بن گیا۔ حضرت کا دست راست بن گیا۔ اور زندگی بھر کوئی نماز نہیں چھوڑی۔ بلکہ نماز تہجد بھی شروع کر دی۔ حضرت سوہدروی کی مسجد کا دبنگ نمازی بلند آواز موذن اور حضرت موصوف کا سچا اور باوفا خادم بن گیا، اس کی اذان میں ایک کشش ہوتی تھی۔ اس کے بعد اسی چچا لال دین کو اللہ نے بیٹا دیا اس نے حضرت کی محبت وشیفتگی کی وجہ سے اس کا نام ''عبدالمجید'' رکھا ماشاء اللہ عبدالمجید سوہدروی بہت دین پسند، علم دوست اور پیکر شرافت واخلاص ہے۔ اور حضرت سوہدروی رحمہ اللہ کے پورے خاندان سے اسی طرح عقیدت رکھتا ہے جس طرح اس کے والد گرامی چچا لال دین عقیدت ومحبت رکھتے تھے۔ چچا لال دین کو رب نے بہت عزت وعظمت اور کاروبار میں برکت دی۔ آج بھی موصوف کی دوکان کا مین بازار سوہدرہ کی بہترین اور بارونق دوکانوں میں شمار ہوتا ہے۔ یقیناً یہ حضرت سوہدروی مرحوم کی خدمت اور دعا کا نتیجہ ہے۔ چچا لال دین آپ ہی سے نہیں آپ کے پورے خاندان کی حد درجہ عزت کرتا تھا۔ اور آپ کے

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215065149-6513fc750c3991c77c5f00e34551c5df/______ 98/353

خلاف کسی کی بات گوارا نہ کرتا تھا۔اس کو منہ توڑ جواب دیتا تھا۔

ایک مرتبہ کسی نے آپ کے صاحبزادے حضرت حافظ محمد یوسف رحمہ اللہ کی شان میں کوئی غلط بات کی اور ناروا طریقہ اپنایا یہی لال دین حضرت حافظ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں اسے قتل کردوں؟ ایسے ہی دو اور آدمی بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہی پیشکش کی ان میں ایک امیر آدمی تھا اور ایک تانگے والا تھا مگر حضرت حافظ صاحب نے تینوں کو اس ناروا اقدام سے حکماً روک دیا۔ **"اللھم اغفرلہ وارفع درجاتہ امین یارب العالمین"**۔

احسان عظیم:۔

(کرامت،۸۹) ایک مرتبہ ہمارے ایک ہم جماعت اور دوست صوفی محمد شریف صاحب اپنی مسجد غربی سوہدرہ کی کھوئی (چھوٹا کنواں، جو چرخی کے ساتھ ہوتا ہے) سے چرخی کی مدد سے ڈول نکال رہے تھے کہ اچانک پاؤں پھسلا اور کھوئی میں جا گرے۔ پانی گہرا تھا۔ اس وقت مسجد میں کوئی آدمی نہیں تھا۔ مولانا عبدالمجید "**اعلی اللہ مقامہ**" ساتھ دفتر میں کام کر رہے تھے۔آپ کو جیسے کوئی اشارہ ہوا ہو باہر نکلے تو ڈول کو کھوئی میں لٹکا ہوا پایا، آگے ہو کر دیکھا تو صوفی صاحب اس میں گرے ہوئے تھے،آپ نے فرمایا ڈول پر بیٹھ جاؤ، وہ بیٹھ گئے، آپ نے چرخی گھمانی شروع کی چنانچہ صوفی صاحب دیکھتے ہی دیکھتے باہر آ گئے، حضرت صاحب کی اس نیکی سے صوفی صاحب کی جان بچ گئی، یہ کوئی ۴۲ سال پہلے کی بات ہے مگر صوفی صاحب اب تک مرحوم کا یہ احسان عظیم یاد کر کے انہیں دعائیں دیتے ہیں کہ شکر ہے حضرت صاحب بروقت تشریف لے آئے اور مجھ غریب کی جان بچ گئی۔

{۱۵} کرامات مولانا حافظ محمد یوسف سوہدروی رحمہ اللہ

WWW.UBOARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

آپ کی انسانوں میں قدر:

(کرامت،۹۰) آپ حضرت مولانا عبدالمجید رحمہ اللہ کے سب سے بڑے بیٹے جو علم و حلم، اخلاص و وفا، زہد و تقویٰ، استقلال و استقامت، سادگی و متانت، وارفتگیٔ قرآن و سنت اور حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی مثال آپ تھے۔ حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عالم تھا کہ آپ کا کوئی بھی قدم سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے منافی نہیں ہوتا تھا اور آپ کے عقائد و اعمال میں اخلاص کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا، نام و نمود اور دکھلاوے کا کوئی پتہ ہی نہیں تھا۔ اہل اللہ کے اوصاف اکل حلال، صدق مقال، دنیا سے بے رغبتی، عقبیٰ سے پیار، بے نفسی ''الحب للہ والبغض فی اللہ'' کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔ زندگی بھر قرآن و حدیث کی لوجہ اللہ تعلیم دیتے رہے۔ ہر مکتب فکر آپ کو احترام و عقیدت کی نگاہ سے دیکھتا تھا، بعض لوگ آپ کو حجۃ اللہ سمجھتے تھے، بریلوی مکتب کے لوگ آپ کو ولی کامل جانتے تھے اور بعض لوگ آپ کے روکنے کے باوجود آپ کے ہاتھ پاؤں چومتے، اور آپ کی ہر طرح سے خدمت بجالاتے تھے، کوئی پھل پیش کرتا کوئی چائے، کوئی بوتل اور کوئی پاؤں دباتا۔ میں نے یہ سب مناظر اپنی آنکھوں سے دیکھے ہوئے ہیں، کبھی مستان شاہ کی طرف چلے جاتے تو اہل تشیع آپ کو آنکھوں پر بٹھاتے مگر آپ ان باتوں سے دور رہتے تھے اور زیادہ میل جول اور عزت افزائی کو پسند نہ کرتے۔ سوہدرہ اور بیلہ کے سب چوہدری، سب علماء، سب لوگ آپ کا احترام بجالاتے، چوہدری غلام قادر صاحب کو جب بھی کہیں جانا ہوتا تو آپ کے پاؤں دبا کر جاتے۔ ان کا خیال تھا کہ اس طرح کام بن جاتا ہے۔ پتہ چلا ہے کہ آج کل یہ چوہدری صاحب آپ کی قبر کو مٹھی چاپی کر کے جاتے ہیں لیکن یہ غلو ہے بعض دیگر فرقوں کے لوگ وصیت کرتے کہ ہماری نماز جنازہ حضرت حافظ صاحب پڑھائیں۔ سوہدرہ اور تلواڑہ میں آپ کے سینکڑوں ہزاروں شاگرد ہیں۔ جو آپ کی بے حد قدر کرتے ہیں ۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

بیلہ کے مولوی فیض احمد صاحب کا خیال تھا کہ آپ جب دعا کرتے تھے تو کام بن جاتا تھا چنانچہ یہ ان سے دعا کروا کے باہر جایا کرتے تھے ایسے اور بھی کافی لوگ ہیں یہ عزت وکرامت ہر کسی کو نہیں ملتی۔اسی کو ملتی ہے جو رب کا ہو جاتا ہے۔

آپ کا جنوں میں احترام:۔

(کرامت،۹۱) جن بھی آپ کی عزت کرتے تھے،ایک مرتبہ ملک غلام باری کی بیٹی کو جنوں کی شکایت ہوگئی ۔مولوی علم الدین صاحب،حکیم علی اصغر صاحب وغیرہ آئے مگر فرق نہ پڑا۔جن نے بول کر کہا کہ حافظ محمد یوسف صاحب کو بلاؤں میں چلا جاؤں گا۔چنانچہ اس نے آپ سے قرآن مجید کا کچھ حصہ پڑھنے کی فرمائش کی۔اس نے آپ سے قرآن مجید سنا،پھر وہ نکل گیا۔

ایک مرتبہ لاہور ملکہ نور جہاں کے مزار کے قریب رہنے والا جن حضرت حافظ صاحب کی ملاقات وزیارت کیلئے آیا اور تقریباً وہ آدھا گھنٹہ تک موصوف سے بات چیت کرتا رہا۔یہ تقسیم ملک کے وقت کی بات ہے یہ واقعہ آپ نے خود مجھے سنایا اور پوری گفتگو سنائی۔یہ گفتگو دوسری کتاب میں احاطہ تحریر میں آئے گی۔(انشاءاللہ)

آپ سے کئی مرتبہ سیر کے دوران جنات ملاقات کرتے اور با قاعدہ السلام علیکم کہتے ۔یہ تینوں باتیں خود والد صاحب سے میں نے سنی ہیں،ایک مرتبہ آپ نے مجھ سے نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا کہ فلاں فلاں جگہ جنات رہتے ہیں اور اتنے اتنے رہتے ہیں لیکن وہ جنات آپ کا احترام بجالاتے تھے اور آپ کو کوئی گزند نہیں پہنچاتے تھے۔

ایک عجیب واقعہ:۔

(کرامت،۹۲)ایک مرتبہ منگو کی ضلع شیخوپورہ سے محمد اسلم ولد مولوی امان اللہ سوہدرے آیا اور کہا کہ مجھے دو ایک سال سے جنات کا عارضہ ہے۔تین جنات ہیں جو میرے ساتھ رہتے ہیں،اگر چہ وہ مجھے تکلیف نہیں دیتے مگر پھر بھی وہ دوسری مخلوق ہے آخر طبیعت پر بوجھ تو رہتا ہے میں بہت گھوما پھرا ہوں مگر وہ مجھے نہیں چھوڑتے

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

۔اب آپ کے پاس آیا ہوں کیونکہ انہوں نے خود کہا ہے کہ سوہدرے کے حافظ محمد یوسف صاحب سے ملووہ جس طرح فرمائیں گے ہم اس طرح ہی کریں گے۔ صبح کے وقت جب وہ آدمی آیا اس وقت میں بھی حضرت والد گرامی کے پاس بیٹھا تھا۔ آپ نے اپنی معذرت کی اور مجھے جانے کا کہا چنانچہ میں وہاں گیا لیکن الحمد للہ تین روز وہاں رہا تین روز اسے مطلق شکایت نہ ہوئی۔ وہاں کے لوگوں نے اسلم کی تصدیق کی اور بڑے بڑے عجیب اور حیران کن واقعات بتائے۔

دعا کی قبولیت، رزق کے غیبی اسباب:۔

(کرامت، ۹۳) ایسے متعدد افراد ہیں کہ حضرت حافظ صاحب کی دعا کی برکت سے ان کے مسائل حل ہو گئے۔ بعض کو اولاد مل گئی، بعض کو دولت، بعض کو عزت، بعض کو ملازمت "**علی ھذا القیاس**" بہت سے لوگ نزدیک و دور سے اب ہمارے پاس آتے ہیں ہم وہی حضرت حافظ صاحب مرحوم کے بتائے اور سکھائے ہوئے وظائف استعمال میں لاتے ہیں رب تعالیٰ اکثر شفاء عطا فرما دیتا ہے۔

سوہدرے کے ایک ملک محمد یوسف ٹھیکیدار کی والدہ کا کہنا تھا جب بھی میں نے آپ سے دعا کروائی میرا مسئلہ حل ہو گیا۔ کراچی کے ملک ظفر صاحب کی والدہ مرحومہ کا بھی یہی خیال تھا کہ آپ کی دعا اثر رکھتی ہے، چنانچہ اللہ نے ان کی غربت ایسی ختم کر دی کہ لاکھوں کروڑوں میں کھیلنے لگے اور اللہ نے ان پر اپنے رزق کے دروازے کھول دیئے۔

آپ کی ایک کرامت:۔

(کرامت، ۹۴) جب کبھی بارش نہ ہوتی اور قحط کا سماں ہوتا تو آپ نماز استسقاء ادا فرماتے۔ اللہ تعالیٰ اکثر اسی روز بارش نازل فرما دیتے۔ بہت دفعہ آپ کی دعا سے ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگتیں۔ بہت سے لوگ آپ کی والہانہ دعا کو دیکھ کر کہتے اب دعا عرش پر پہنچ چکی ہے۔ آپ کو بکثرت مسنون دعائیں یاد تھیں، اتنی دعائیں کم ہی کسی کو

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

یاد ہوں گی، آپ بڑے سوز و گداز سے ان کو پڑھا کرتے تھے، آپ اکثر قنوت نازلہ پڑھتے تھے، آپ آخر عمر میں نحیف ہو چکے تھے مگر باوجود کمزوری کے جب آپ دعاؤں میں مصروف ہو جاتے تھے تو ذرا نہیں تھکتے تھے، لیکن آفرین آپ کے مقتدیوں پر وہ بھی آپ کی لمبی دعاؤں سے نہیں اکتاتے تھے۔ اور شوق سے پیچھے کھڑے رہتے تھے۔

نگاہ کی پاکیزگی:۔ آپ کی نظر کافی کمزور تھی مگر پھر بھی آپ ہمیشہ نظر جھکا کر رکھتے۔ آپ نے کبھی امرد (بغیر داڑھی کے بچے) اور عورت کو آنکھیں کھول کر نہیں دیکھا اور اس بات کا ہر فرد شاہد ہے، آپ کی اسی برس عمر تھی پوری زندگی آپ نے اس کی پابندی فرمائی جس طرح آپ بڑھاپے میں تھے جوانی میں بھی اسی طرح پاکباز تھے۔ اس بات کا پورا علاقہ شاہد ہے ایسی مثالیں آپ کو شاید ہی کہیں نظر آئیں۔

دعا میں تاثیر کے بنیادی اسباب:۔

(کرامت، ۹۴) ایک مرتبہ کوئی عورت آپ کے مطب پر آپ سے دوا لینے آئی اور ساتھ ساتھ باتیں بھی کرتی جاتی، آپ خاموش رہے بالآخر عورت نے کہا شاید آپ نے مجھے نہیں پہچانا۔ آپ نے کہا: بی بی! جس شریعت کو ہم مانتے ہیں اس میں مرد کیلئے غیر محرم عورت کو دیکھنا حرام ہے جب میں تجھے دیکھتا ہی نہیں پہچان کیسے ہو سکتی ہے؟ تم نہ میرا وقت ضائع کرو نہ اپنا۔ دوا لو اور جا کر مریض کو کھلاؤ اللہ شفا دینے والا ہے اور یہاں بیٹھ کر اپنا وقت ضائع نہ کرو اور زیادہ بولنے سے احتیاط کیا کرو کیونکہ انسان جو بولتا ہے فرشتے لکھ لیتے ہیں۔

ایک ولی اللہ کیلئے ایمان اور تقویٰ بنیادی شرائط ہیں اور تقویٰ میں اکل حلال، صدق مقال، زہد، کم خوری، استغناء، دل و دماغ، نظر اور شہوت پر قابو پانا بنیادی اعمال ہیں۔ آپ کو حق تعالیٰ نے یہ سب اوصاف بدرجہ اتم ودیعت فرما رکھے تھے۔ یہی وجہ ہے جو آپ کی دعا اور دم جھاڑ میں اثر تھا۔

WWW.UBOARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

بندہ کو دو ایک بار جسمانی خارجی معمولی سی تکالیف کا احساس ہوا۔ میں نے حضرت والد گرامی سے دم کروایا اللہ نے اسی وقت شفاء عطا فرما دی۔ اور کمال یہ کہ وہ تکلیف تا امروز دوبارہ نہیں ہوئی۔ دوسرے آپ کے دم کی جو ٹھنڈک پہنچی اور سکون نصیب ہوا اس کا تصور بھی سکون بہم پہنچا دیتا ہے۔

جانور بھی بات مانتے تھے:۔

(کرامت،۹۵) بہت سے لوگ جانوروں کیلئے چارہ، آٹا وغیرہ دم کروانے آتے آپ دم کر کے دیتے، اللہ تعالیٰ جانوروں کو شفا دے دیتا۔ تلواڑے کا ایک شخص میرے پاس آیا وہ بیان کرنے لگا کہ میری گائے دودھ نہیں دے رہی تھی میں حضرت حافظ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی گذارش پیش کی آپ نے فرمایا ''اس کے کان میں میرا پیغام دینا کہ حافظ صاحب کہتے ہیں ''اب دودھ دینا شروع کر دے''۔ اس آدمی نے خود مجھ سے کہا: میں نے حضرت حافظ صاحب کی طرف سے گائے کے کان میں یہی پیغام دیا۔ چنانچہ اس نے دودھ دینا شروع کر دیا۔ میں نے کہا سچ کہہ رہے ہو اس نے کہا: اللہ جانتا ہے سچ کہہ رہا ہوں۔

چند عجوبات:۔

(کرامت،۹۶) آپ نے جو حج کیا وہ بہت مخفی کیا۔ یعنی اس کی کسی کو کانوں کان خبر نہیں تھی جاتے اور آتے سوائے آپ کی گرامی قدر اہلیہ صاحبہ کے کسی کو پتہ نہ تھا، میرا اندازہ ہے آپ کے ذی منزلت والد صاحب کو بھی پتہ نہیں تھا۔

اخفائے اعمال کا جذبہ:۔

جب ۱۹۵۱ء میں آپ حج پر گئے ان دنوں آب زم زم پر کوئی ٹیوب ویل نہیں تھا کنویں کا پانی جلد ختم ہو جاتا تھا، بہت سے لوگوں کو پانی ملتا تھا اور بہت سے لوگ محروم رہ جاتے تھے۔ مگر آپ کبھی محروم نہ رہے روزانہ آپ کو وافر پانی ملتا رہا۔

متبرک جگہ نماز کی چاہت:۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

آپ کی خواہش تھی کہ اللہ کرے کبھی خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنے کا موقع مل جائے، اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ خواہش بھی پوری فرمائی اور آپ کو خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنے کا موقع مل گیا۔ حالانکہ سب جانتے ہیں کہ اندر جانے کا بادشاہوں اور شہزادوں اور بڑے خاص قسم کے لوگوں کو ہی موقع ملتا ہے۔ کوئی دوسرا اندر جانے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔

لاڈلے ولی کا نرالا انداز:۔

(کرامت،۹۷) ایک مرتبہ وہیں بیت اللہ میں آپ کا تھیلہ گم ہو گیا جس میں علاوہ اور چیزوں کے آپ کا چشمہ بھی تھا وہ چشمہ اسپیشل بنوانا پڑتا تھا، کیونکہ حد سے زیادہ نظر کا کام کر کر کے نظر کافی کمزور ہو چکی تھی۔ وہ دو نمبروں کے شیشے پگلا کر تیار ہوتا تھا، اس چشمے کے گم ہونے سے آپ کو بہت پریشانی لاحق ہوئی، تلاش بسیار کے باوجود وہ تھیلہ آپ کو نہ ملا اور ایک طرف بیٹھ گئے کام نہ چلتا تھا، آپ نے محزون و مجبور حالت میں اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہو کر کہا ''اے احکم الحاکمین! اگر آپ سچے ہیں اور یہ بیت اللہ آپ کا گھر ہے تو میرا تھیلہ مجھے دلوا دیں۔ اللہ تعالیٰ کی شان آپ نے بعد میں ادھر ادھر ہاتھ پھیرا تو تھیلہ آپ کے ہاتھ میں تھا کوئی اعتراض نہ کر دے۔ دراصل یہ ایک رب کے دوست کا اپنے رب سے ناز کا انداز ہے۔

رب آپ کی خواہش کا خیال فرماتا:۔

(کرامت،۹۸) آپ نے بیان کیا۔ ایک بار میں اللہ کی مخلوق کو دیکھنے چڑیا گھر گیا جب مور کو دیکھا تو میرے دل میں خیال آیا کہ کب یہ اپنے پر کھول کر چلے تا کہ میں اسے اس حالت میں دیکھوں اللہ کی قدرت اسی وقت اس نے اپنے پر کھول دیئے ۔کئی بار ایسا ہوا ادھر خواہش کی ادھر اللہ تعالیٰ نے پوری فرما دی۔ اس طرح آپ کی دعا تھی۔ ''اے اللہ! مجھے مقروض اور کسی کا محتاج نہ رکھنا''۔ چنانچہ آپ کی یہ دعا حرف بحرف پوری ہوئی اور آپ کو پوری زندگی کسی سے ایک روپے تک کا قرض نہ لینا پڑا نہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

مالی طور پر کسی کے محتاج ہوئے۔

آپ اور قرآن:۔

(کرامت،۹۹) ملک بشیر صاحب کا بیان ہے، مسجد میں کوئی حافظ نہ تھا، آپ کے والد گرامی تراویح میں ہاتھ میں قرآن مجید پکڑ کر سنایا کرتے تھے۔ ایک بار ماہ رمضان المبارک سے چھ ماہ قبل آپ کے والد گرامی نے فرمایا: اگر تم حافظ قرآن ہو جاتے تو کتنی اچھی بات تھی یہ سن کر آپ نے قرآن حفظ کرنا شروع کر دیا۔ اللہ کے فضل سے چھ ماہ میں قرآن مجید حفظ کر کے رمضان المبارک میں مصلّٰی سنا دیا۔

نماز سے محبت:۔

(کرامت،۱۰۰) ملک محمد بشیر صاحب پان والے کہتے ہیں میں میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج تھا، میرا بھگندر کا آپریشن تھا۔ آپ بھی اسی ہسپتال میں داخل تھے اور دوسرے بستر پر صاحب فراش تھے، آپ کو گردوں کی تکلیف تھی، میں دل میں نماز کے بارے میں غور کر رہا تھا کہ کیا کروں۔ میرا رجحان یہ ہو رہا تھا کہ ہسپتال سے فارغ ہونے کے بعد میں ساری نمازیں، اکٹھی پڑھ لوں گا وغیرہ۔ یہ میں سوچ ہی رہا تھا کہ حضرت حافظ صاحب فرمانے لگے: بشیر بھائی! دیکھو نماز ہرگز ترک نہ کرنا، نہ مؤخر کرنا، جس طرح بھی ہو سکے ساتھ ساتھ یہ فریضہ ادا کرتے جانا، خواہ لیٹ کر پڑھ لو، خواہ اشارے سے پڑھ لو۔ بس! پڑھ ضرور لو۔ میں نے کہا: بہت بہتر چنانچہ میں ان کی ہدایت کے مطابق الحمد للہ سب نمازیں ادا کرتا رہا۔

آپ کو چند باتوں سے بہت پیار تھا بروقت اذان دینا، باجماعت نماز ادا کرنا، قرآن وحدیث کی تدریس اور اسلام کی دعوت تبلیغ کرنا آپ سب شاگردوں کو ان کی حفاظت کی تلقین فرماتے رہتے تھے فرمایا کرتے تھے جس مسجد میں یہ امور سرانجام دیئے جاتے ہوں سمجھ لو وہ صحیح طور پر آباد ہے۔ الحمد للہ یہ کام آپ کی بابرکت زندگی میں بھی ہوتے رہے اور آپ کے بعد بھی ہو رہے ہیں اللہ استقامت

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

عطا فرمائے۔ (آمین)

علاقے کا سب سے بہتر نیک انسان :۔

(کرامت، ۱۰۱) ملک نواب خان نوشہروی مرحوم بہت نیک دل انسان تھے ان کا بیان ہے کہ میں سوہدرہ کے سب سے بہتر اور سب سے نیک آدمی کا پتہ کرنا چاہتا تھا کہ کون ہے تا کہ اس نیک ترین انسان (یعنی ولی اللہ) سے گہرا رابطہ رکھوں اور اس کی مجلس اختیار کروں۔ لیکن کیسے پتہ کروں کیونکہ یہاں بڑے بڑے اچھے لوگ بستے تھے، مگر ہر ایک کے باطن اور صحیح مرتبہ کو اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے، کہتے ہیں: میں اسی فکر میں تھا کہ ایک شب میں نے خواب دیکھا کہ وسیع و عریض میدان ہے، بے شمار لوگ ہیں ایک جانب بہت بڑا اور اونچا اسٹیج لگا ہوا ہے اس پر سب سے نمایاں اور سب سے اونچی جگہ پر حضرۃ المحترم حافظ محمد یوسف صاحب سوہدروی رحمہ اللہ نظر آئے باقی سب نیچے اور اسٹیج کے آس پاس کھڑے تھے یہ پیارا خواب دیکھ کر میرے دل و دماغ کو سکون حاصل ہوا کیونکہ میرے سوال کا مجھے جواب مل چکا تھا۔ کہ شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے بہتر انسان مجھے بتا اور دکھا دیا۔ چنانچہ ملک نواب دین صاحب نوشہروی مرحوم نے خوشی خوشی اپنا یہ خواب نہ صرف حضرت والد گرامی حضرت حافظ محمد یوسف صاحب رحمہ اللہ کو بتایا بلکہ اپنے گھر میں بھی افراد خانہ سے اس کا ذکر کیا۔ ملک نواب دین صاحب نوشہروی کا یہ خواب مجھے محترمہ والدہ صاحبہ نے بھی بتایا اور موصوف کے بیٹے ملک محمد یوسف نوشہروی مرحوم نے بھی بتایا شاید یہی وجہ ہے کہ نوشہروی خاندان کو حضرت حافظ محمد یوسف صاحب سوہدروی سے والہانہ عقیدت تھی۔

تقویٰ و پاکیزگی :۔

(کرامت، ۱۰۲) آپ نے تکبیر اولیٰ کبھی ضائع نہ ہونے دی۔ ہمیشہ با جماعت نماز کا اہتمام کرتے بہت سے لوگوں کے کام آتے مگر آپ نے کسی سے نہ کوئی کام لیا نہ قرض آپ نے متعدد افراد کو قرض دیا مگر آپ کا ریکارڈ ہے آپ نے پوری زندگی

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215065149-6513fc750c3991c77c5f00e34551c5df/______ 107/353

کسی سے قرض نہیں لیا، ایک نوجوان کو تعلیم کیلئے رقم کی ضرورت پڑ گئی تھی، تھا وہ بہت غریب، آپ نے اس کا مالی ہاتھ بٹایا۔ آپ کی اعانت سے اس نے ایف اے کیا، پھر بی اے اور ایم اے کیا، پہلے لیکچرار ہوا پھر پروفیسر بن گیا، اس نے دین و دنیا میں بہت ترقی کی۔

ایک اور شخص آیا کہ میں بہت غریب آدمی ہوں اگر مجھے آٹھ ہزار روپے مل جائیں تو میں فلاں قطعہ زمین خرید کر اس میں اپنا کام کر سکتا ہوں۔ آپ نے اسے یکمشت 8000/= روپے دے دیے اور کہا تم مجھے ہر ماہ ایک سو روپیہ واپس کرتے جانا۔ اس وقت کا 100 آج کل کے ایک ہزار روپے سے زیادہ تھا، اس کی یہ جگہ اس وقت 3 لاکھ سے کم نہ ہوگی۔ پھر یہ کہ جن سے تعاون فرمایا ان سے آپ کو کوئی غرض نہ تھی اسے کہتے ہیں بے لوث تعاون، اس آدمی نے یہ بات مجھ سے کی اور کہا: آپ نے تاکید کی تھی کہ اس کا کسی سے ذکر نہ کرنا اندازہ لگائیں یہ کتنا بڑا ایثار ہے۔ دور حاضر میں ایسی مثالیں آپ کو بہت کم نظر آئیں گی۔

پوری زندگی تدریس اور امامت وخطابت بلا معاوضہ کرتے رہے، اس سلسلے میں آپ نے نہ کبھی پیسے کا مطالبہ کیا نہ کبھی کسی سے امید رکھی۔ آپ اپنے والدین کے بہت خدمت گزار تھے، روزانہ بعد از نماز مغرب والد صاحب کو دبایا کرتے تھے۔ لکھائی پڑھائی ہو یا کچھ اور ان کا ہر کام تا آخر خوشی سے کرتے رہے۔ ایفائے عہد کا ایک واقعہ ملاحظہ ہو آپ نے شہر وزیر آباد میں کسی شخص سے کسی کام کیلئے ملاقات کی دن اور وقت طے کیا مگر اللہ کی قدرت اس روز تیز بارش شروع ہوگئی، جوانی کا وقت تھا آپ نے بائیسکل لی اور تیز برستی بارش میں عین وقت پر اس کے پاس پہنچ گئے۔ وہ منتظر شخص حیران رہ گیا کیونکہ ایسی مثال اس نے دیکھی ہی نہیں تھی۔

فقر انکساری سے رغبت:۔

اگر آپ چاہتے تو آپ کے ارد گرد دولت کی ریل پیل ہوتی رہنے کیلئے بنگلہ ہوتا،

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث - جلد دوم | Vebuka.com

سواری کیلئے گاڑی ہوتی، بازار میں دوکانیں، شہروں میں پلاٹ اور بیسیوں ایکڑ زرعی اراضی ہوتی۔ اور آگے پیچھے خادم وملازم بھاگتے نظر آتے، رئیسانہ ٹھاٹھ باٹھ ہوتی، مگر آپ نے کسی ایک چیز کو بھی پسند نہ کیا۔ اور اگر پسند کیا تو فقر وانکسار کو پسند فرمایا کیونکہ یہی سنت شاہ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

کھانے میں احتیاط:۔

(کرامت، ۱۰۳) آپ نے رزق حلال کا بہت خیال رکھا۔ حلال رزق کمایا اور اپنے اہل وعیال کو بھی حلال ہی کھلایا آپ بڑے اچھے طبیب تھے اور اپنے ہاتھوں سے دوائیں کوٹ پیس کر مریضوں کو دیتے تھے۔ میں نے آپ کو کام کرتے کرتے پسینہ چھوٹتے دیکھا ہے میں نے کسی طبیب کو اتنی محنت کرتے نہیں دیکھا۔ یہ باتیں اللہ تعالیٰ کو بے حد پسند ہیں اسی لیے تو آپ کو مرتبہ قبولیت اور منزل قرب حاصل ہوئی اللہ تعالیٰ ہمارے خواص وعوام کو بھی ایسا ہی بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

آپ کو خراش تک نہ آئی:۔

(کرامت، ۱۰۴) ایک دفعہ آپ بغرض علاج اسلام آباد تشریف لے گئے بہت سادہ لباس اور بڑے کمزور تھے اور بینائی بھی کمزور تھی، ٹرین میں رش کی وجہ سے سیٹ نہ ملی۔ وہیں دروازے میں بیٹھ گئے، آپ کا جسمانی بیلنس صحیح نہ رہا اور اچانک گاڑی سے نیچے گر گئے۔ کسی نے زنجیر کھینچ دی کچھ آگے جا کر گاڑی رک گئی لوگوں نے یقین کرلیا کہ گرنے والا بزرگ آدمی مارا گیا۔ لیکن اللہ کی قدرت سے آپ صحیح سالم رہے اور آپ کو خراش تک نہ آئی۔ آپ نے بتایا میں اٹھنا چاہتا تھا مگر اوپر سے جیسے مجھے کسی نے دبا رکھا تھا اور نیچے یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے بستر بچھا رکھا ہو۔

آپ نے یہ واقعہ کسی کو نہ بتایا جب غالباً ۸۸ء میں میرے پاس کوئٹہ تشریف لائے تو مجھے بتایا ایک روز اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہنے لگے: مجھے یوں لگتا تھا جیسے مجھے کسی نے لٹا کر اوپر سے دبا رکھا ہو جب گاڑی پوری گزر گئی تو وہ دباؤ اور

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

گرفت دور ہو گئی اور میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

آپ کے وظیفے کی برکت:۔

(کرامت،۱۰۵) مولوی عطاء اللہ صاحب ٹیچر مشن ہائی سکول وزیر آباد کا بیان ہے۔ایک مرتبہ اچانک مجھ پر مقدمات کی ابتلاء ہو گئی جس سے میں کافی پریشان تھا، دن رات ادھر ہی دھیان رہتا تھا کہ کسی طرح ان ناگہانی مصیبتوں سے میری جان چھوٹ جائے ۔ مولوی صاحب کہنے لگے :ایک روز میں حضرت حافظ محمد یوسف صاحب سوہدروی رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا دکھڑا بیان کیا کیونکہ میری نظر میں دور دور تک آپ سے بہتر کوئی شخص نہ تھا۔آپ نے مجھے یہ وظیفہ بکثرت پڑھنے کیلئے بتایا "**حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر**" چنانچہ میں نے یہ وظیفہ کثرت سے پڑھنا شروع کر دیا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کچھ ایسا کرم کر دیا اور دنوں میں مقدمات کی پریشانیوں سے جان چھوٹ گئی اور میرا جسم پھول کی طرح ہلکا ہو گیا۔

انتہائی سادگی:۔

(کرامت،۱۰۶) آپ نے پوری زندگی کبھی قیمتی لباس ،قیمتی ٹوپی ،قیمتی جوتا اور قیمتی چھڑی استعمال نہیں کی ۔آپ کا کھانا تکلفات سے مبراء ہوتا تھا۔کبھی ہاتھ والی گھڑی نہیں لگائی۔کبھی پگڑی استعمال نہیں کی کیونکہ اس میں شملہ اور طرہ کلغی ہوتی ہے اور مائع لگانی پڑتی ہے،غسل کے لئے کبھی ولایتی صابن استعمال نہیں کیا،شیمپو یا پرفیوم کا آپ کو پتہ ہی نہیں تھا کہ کیا ہوتی ہے،ایک مرتبہ والدہ محترمہ نے آپ کے کپڑے استری کر دیئے جس پر آپ سخت ناراض ہوئے اور کپڑے کچل کر چڑ مڑ کر کے یعنی یہ کہ اچھی طرح استری توڑ کر پھر پہنے،میں نے کبھی انہیں اچھی اور قیمتی چیزیں کھاتے نہیں دیکھا،آپ نے پوری زندگی مسند کے پیچھے تکیہ نہیں رکھا،کبھی چلتے وقت جوتے بدل جاتے یعنی دایاں جوتا بائیں پاؤں میں اور بایاں جوتا دائیں پاؤں میں، اسی

WWW.UBQARI.ORG
facebook.com/Salfi.tasawuf
Privacy

طرح سینے کے بٹن کھلے ہیں تو کھلے ہیں، سر پر گا ہے کپڑے کی معمولی ٹوپی گا ہے تنکوں کی اور آخری عمر میں عموماً ننگے سر رہتے، باہر نکلے ہوئے جب تھک جاتے تو گھروں کے تھڑے پر بیٹھ جاتے کبھی کھیل تماشا نہیں دیکھا، سونے کی چار پائی عموماً کھری ہوتی۔ کبھی چار پائی پر کبھی زمین پر بیٹھ کر کھانا کھاتے، پوری زندگی گھر میں میک اپ کا سامان نہیں لائے۔ آپ اپنے اہل وعیال کیلئے بھی سادگی کو پسند کرتے، آپ نے کبھی انگوٹھی نہیں پہنی، آپ کے آنے جانے کے لئے ایک بائیسکل تھی وہ بھی سادہ تھی غرض آپ میں انتہائی سادگی تھی۔ لیکن زیرک اور دانا لائق اور صاحب فضل وکمال اتنے کہ جس کی کوئی انتہا ہی نہیں۔

عبادت وریاضت:۔

(کرامت، ۱۰۷) آپ ہر وقت ذکر الٰہی کرتے رہتے تھے۔ درود شریف کے بہت قائل تھے، بکثرت درود پڑھتے اور دوسروں کو بھی اکثر درود شریف پڑھنے کا کہتے رہتے تھے اور جو وقت ملتا تو قرآن کی تلاوت کرتے اور دن رات کثیر نوافل پڑھتے نماز تہجد اشراق اور نماز تسبیح تقریباً روزانہ پڑھتے، روزے بکثرت رکھتے، ان کے روزوں کا کوئی اندازہ ہی نہیں، آپ ہمیشہ اعتکاف میں بیٹھتے۔ آپ زندگی میں ۶۳ مرتبہ اعتکاف میں بیٹھے اور اعتکاف میں آپ کا ایک خاص ٹائم ٹیبل ہوتا تھا، جس پر آپ بڑی پابندی سے عمل کرتے تھے آپ گھر واہل وعیال سے ملکر مسجد آجاتے اور عید کی رات ہمیشہ مسجد میں گزارتے حالانکہ یہ رات <u>معتکفین</u> (یعنی اعتکاف بیٹھنے والوں) کیلئے مسجد میں گزارنا بہت مشکل ہوتا ہے اور صبح عید کے روز گھر تشریف لے جاتے۔ آپ نماز نفل میں کافی لمبا قیام فرماتے اور نہایت سکون سے نماز پڑھتے آخری عمر میں زیادہ کھڑے نہیں ہوسکتے تھے تو بیٹھ کر نفل پڑھتے اور نفل کبھی ترک نہیں کئے، ہمیشہ پاک صاف رہتے، آپ کی زندگی دیکھ کر ہی کافی لوگوں کی کایا پلٹ گئی۔

زہد واستغناء:۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

(کرامت،۱۰۸) آپ کا مکان بے حد بوسیدہ اور تنگ و تاریک تھا۔حضرت دادا جان رحمہ اللہ کی وفات کے بعد ان کے ملحق مکان سے کچھ حصہ ملا بندہ اور والدہ محترمہ کے اصرار پر تھوڑی ادھیڑ بن کرنا پڑی۔آپ مزدوروں کو روزانہ پیسے دیتے تھے۔تاکہ بمطابق حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ان کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے انہیں مزدوری مل جائے۔مزدوروں کوئی چور قسم کے تھے،ایک روز انہوں نے نظر بچا کر چوبیس ہزار روپے کی خطیر رقم چوری کرلی۔خیر کمرے تو تعمیر ہوگئے مگر اس بات کا کسی طرح باہر بھی پتہ چل گیا ایک چوہدری صاحب جو اس وقت بڑے اثر والے تھے اور حضرت حافظ صاحب سے بڑی عقیدت رکھتے تھے،انہوں نے بذریعہ پولیس چوروں سے پوری رقم نکلوا کر حضرت والد صاحب کو بھجوادی۔جب یہ رقم حضرت والد گرامی کی خدمت عالیہ میں پیش کی گئی تو آپ بہت برہم ہوئے کہ یہ رقم کیوں لائے ہو؟میں نے تو یہ آخرت کیلئے رکھی تھی۔

اس وقت مذکورہ رقم آج کل کے حساب سے ایک لاکھ روپے سے کم نہ ہوگی۔یہ واقعہ بتارہا ہے کہ آپ کو حد درجہ زہد،حد درجہ استغناء اور حد درجہ ہمدردی اور حد درجہ آخرت پر یقین تھا۔اس دور میں ایسی مثالیں تلاش کرنا آسان نہیں۔

ایثار و قربانی:۔

(کرامت،۱۰۹) آپ کے قویٰ اور خصوصاً نظر جب زیادہ کمزور ہوگئی تو آپ نے مین بازار میں مطب کرنا چھوڑ دیا اور اپنے والد گرامی حضرت مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ کے دفتر میں منتقل ہوگئے۔جہاں مرحوم اخبار،کتب،رسائل اور ادویات کا کام کرتے تھے ان کی نشست کرسی پر تھی مگر آپ نے بازار و مطب کی طرح یہاں بھی فرش کی نشست گاہ ہی کو پسند کیا۔مین بازار میں آپ کی اپنی ذاتی دوکان تھی جو آپ نے نیلامی میں خریدی تھی،لیکن وہ دوکان آپ نے اپنے کمزور اور غریب بہنوئی

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

صاحب کو اصل قیمت خرید میں دے دی تھی۔ اور کافی سال ان کے کرایہ دار بن کر دوکان کرتے رہے، جب آپ کے بہنوئی صاحب کا موڈ کام کرنے کا ہوا تو والد گرامی نے فوراً دوکان ان کے حوالے کر دی اور اپنا مطب بازار میں دوسری جگہ منتقل کر لیا۔ جس کا کرایہ آپ کے عقیدت مند ملک نواب خان نوشہروی رحمہ اللہ کے فرزند ملک محمد یونس مرحوم ادا کر دیتے تھے اور یہ بات بھی انہوں نے حضرت والد صاحب سے منت کر کے منوائی۔ اس نیکی کا صلہ اللہ تعالیٰ نے ملک محمد یونس صاحب کو یہاں بھی دیا اور اس قدر خوشحال کر دیا کہ سبحان اللہ اور وہاں بھی دے گا۔ انشاء اللہ۔

یہ کرامت نہیں تو اور کیا ہے!!

(کرامت، ۱۱۰) اب والد صاحب یہاں آبائی دفتر میں کام کرنے لگے کچھ آپ کو پیسوں سے محبت نہیں تھی اور کچھ آپ کی نظر کمزور تھی، جو پیسے سنبھالتے، گاہے نوٹ زمین پر ادھر ادھر بکھرے پڑے رہتے۔ آپ کے ایک شاگرد صوفی محمد بشیر ساکن تلواڑہ جب آپ سے قرآن مجید پڑھنے کیلئے آتے تو وہ نوٹ آپ کو اکٹھے کر کے دیتے۔ یہ بات صوفی صاحب نے مجھے خود بتائی کسی طرح اس بات کا چند شریر لڑکوں کو پتہ چل گیا۔ ایک روز انہوں نے نظر بچا کر رقم چوری کر لی۔ کتنی رقم تھی اس کا علم نہیں، انہوں نے وہ رقم اڑانے کیلئے بازار کا رخ کیا مگر جب جیب میں ہاتھ ڈالا تو وہ پیسے سنپولیے (چھوٹے سانپ) بن چکے تھے، دوسرے نے جیب میں ہاتھ ڈالا تو اس کے پیسے بھی سنپولیے بن گئے تھے۔ تیسرے کے ساتھ بھی اسی طرح ہوا وہ گھبرا گئے مگر انہیں سمجھ آ گئی کہ ہم نے حضرت حافظ صاحب کے ساتھ اچھا نہیں کیا۔ واپس آ کر وہ سنپولیے اسی کمرے میں رکھنا چاہے تو وہ دوبارہ پیسے بن گئے اور وہ انہیں وہیں پھینک کر بھاگ گئے۔ یہ بات ایک چور نے اپنے ایک دوست کو بتائی۔ اس نے اپنی والدہ کو بتائی وہ ہمارے ملنے والی تھی اس کا نام سرداراں تھا۔ سرداراں نے یہ بات مجھے بتائی اس وقت میرے ساتھ دو ایک اور بھی عزیز تھے۔ ان کو بھی اسے واقعے کا علم ہے۔ والد صاحب بھی زندہ تھے اس بات کو ہم

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

نے نہیں پھیلایا کیونکہ حضرت والد گرامی اس بات کو پھیلانا ہرگز پسند نہیں کرتے تھے۔

آپریشن کے دوران تلاوت قرآن:۔

(کرامت،۱۱۱) آخری ایام میں آپ کو مختلف جسمانی عوارضات نے درجہ وار اپنی لپیٹ میں لینا شروع کر دیا۔ان عوارضات میں ایک پیشاب کا عارضہ تھا۔آپ کو میو ہسپتال لاہور میں لے جایا گیا۔ڈاکٹر نے مثانے کا آپریشن کرنے کا فیصلہ کیا چنانچہ ایک روز آپ کو آپریشن تھیٹر میں لے جایا گیا جب آپ کو آپریشن کے بعد واپس بیڈ پر لایا گیا تو ہم نے آپ کا حال پوچھا تو فرمایا عین آپریشن کے وقت میری زبان پر قرآن مجید کی یہ آیت جاری ہوگئی" **حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت و ھورب العرش العظیم** " (توبہ :۱۲۹) اور الحمد للہ مجھے آپریشن کے دوران ذرا خوف یا گھبراہٹ یا کوئی تکلیف لاحق نہ ہوئی۔

اوراد ووظائف:۔

آپ ہمہ وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہتے اور ہمیشہ اللہ کا شکر ادا کرتے آپ کی زبان اقدس پر اکثر یہ جملہ رہتا" **الحمد للہ علی کل حال** "یعنی دکھ سکھ تنگی ترشی،صحت اور بیماری ہر حالت میں اللہ کا شکر ہے۔

ذکر اللہ سے رغبت:۔

آپ ہمیشہ دوسروں کو بھی تلقین فرماتے کہ فضول بولنے سے چپ رہنا بہتر ہے۔ اور چپ رہنے سے ذکر الٰہی کرنا بہتر ہے،آپ فرمایا کرتے کہ کثرت سے ذکر الٰہی کرو اس سے سکون بھی ملے گا اور الجھے ہوئے مسائل بھی حل ہو جائیں گے۔ایک مرتبہ آپ کی سوہدرہ والی ہمشیرہ صاحبہ نے پوچھا مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔فرمایا کثرت سے "اللہ اللہ" پڑھو۔آپ کا کوئی وقت ذکر الٰہی کے بغیر نہیں ہونا چاہیے آپ جس قدر زیادہ ذکر کریں گی اسی قدر آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

بہن کی تنگی کا آسودگی میں بدل جانا:۔

(کرامت، ۱۱۲) آپ کی دلاور والی ہمشیرہ صاحبہ نے بتایا۔شروع شروع میں ہمارے گھر میں تنگ دستی تھی میں پریشان رہتی تھی ایک روز میں نے کہا: بھائی جان ! ہاتھ تنگ رہتا ہے ایسا کوئی وظیفہ بتائیں جس سے یہ مسائل حل ہوجائیں آپ نے کہا یہ پڑھا کرو "**یا اللہ یا احد یا صمد یا باسط**" اور اول وآخر ۱۱ بار درود ابراہیمی پڑھ لیا کرو آپ کہتی ہیں جب سے میں نے یہ وظیفہ شروع کیا اللہ تعالیٰ نے رزق کی فراوانی کردی۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے ہمارے دن پھر گئے۔آپ کی یہی ہمشیرہ صاحبہ بتاتی ہیں مجھے جسم میں درد رہنے لگا تھا، میں نے کہا: بھائی جان! مجھے اس کا کوئی علاج بتائیں۔آپ نے فرمایا: یہ دعا پڑھتی جاؤ اور درد والی جگہ پر ہاتھ پھیرتی جاؤ۔دعا یہ ہے "**اعوذ بعزة اللہ وقدرته من شر ما اجد وا حاذر**" آپ فرماتی ہیں الحمدللہ اس دعا سے مجھے کافی فائدہ ہوا۔

رات کی تاریکی میں نور کی شعاع:۔

(کرامت، ۱۱۳) سوہدرہ کے حاجی عبدالغنی زرگر مرحوم کی بڑی بیٹی نواب بیگم مرحومہ کا بیان ہے کہ میں ایک رات اپنے مکان کی چھت پر چڑھی تو حضرت حافظ صاحب کے گھر سے ایک نورانی شعاع آسمان کی طرف دور تک جاری رہی تھی میں حیران تھی کہ یہ شعاع کیسی ہے کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔میں نے ذرا اوپر ہوکر دیکھا تو محترم حافظ صاحب نماز پڑھ رہے تھے، آپ سے لے کر بہت بلندی تک وہ شعاع اوپر کی طرف جارہی تھی نواب بیگم مرحومہ نے یہ ذکر ہمارے گھر کیا۔

ایک مقدمہ کا فیصلہ:۔

(کرامت، ۱۱۴) ہمشیرہ کے مکان کی نچلی منزل میں ایک خاندان رہتا تھا وہ شروع میں منت سماجت کر کے اجازت لے کر وقت گزاری کیلئے بیٹھ گیا تھا لیکن آہستہ آہستہ اس نے قبضہ کرنا شروع کردیا۔اور بالآخر وہ لوگ مالک بن بیٹھے۔ظاہر ہے یہ ان کی

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

زیادتی تھی مقدمہ شروع ہو گیا جو کافی عرصہ تک رہا جب فیصلہ ان کے حق میں ہوتا وہ اوپر کی عدالت میں چلے جاتے۔ ایک روز والد صاحب نے فرمایا کبھی جج ایسا فیصلہ کر دے کہ قابض گروپ کو اوپر کی عدالت میں جانے کی گنجائش ہی نہ رہے۔ اور اگر یہ دو ماہ کے اندر اندر مکان خالی نہ کرے تو جرمانہ کر دے۔ چنانچہ جج نے جو فیصلہ سنایا وہ ٹھیک اسی طرح سنایا جس طرح والد گرامی نے فرمایا تھا۔ لیکن نوید کے وقت حضرت والد صاحب ''اعلی اللہ مقامہ'' وفات پا چکے تھے۔ ہمشیرہ نے اس بات کا مجھ سے ذکر کیا۔

وفات پر عجیب اشارے:۔

(کرامت، ۱۱۵) مسجد ککے زئیاں اہلحدیث سوہدرہ کے خطیب مجسمہ شرافت و حلم مولانا عبد الرحمن سلفی رحمہ اللہ نے خواب دیکھا کہ ایک بہت اونچا پہاڑ ہے جو گر گیا ہے۔ اور اس کے گرنے کی بڑی زوردار آواز آئی ہے فرمایا یکدم میری آنکھ کھل گئی اس وقت لاؤڈ سپیکروں پر حضرت حافظ محمد یوسف صاحب کی وفات کا اعلان ہو رہا تھا ''انا للہ وانا الیہ راجعون''۔

دوسری بشارت:۔

ملک نصیر صاحب کی اہلیہ نے خواب دیکھا بہت اونچے سرسبز وشاداب درخت ہیں اور ان کے سامنے عالی شان باغات اور نیچے صاف پانی کی نہر بہہ رہی ہے اور انتہائی خوبصورت اور تیز روشنی کا انتظام کیا گیا ہے اس منظر میں حسن کا انتہائی دلکش جلوہ بھر دیا گیا ہے اور یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے یہ سب کچھ کسی کی آمد اور استقبال میں سجایا گیا ہو صبح اٹھی تو پتہ چلا کہ سب کے استاد اور روحانی باپ حضرت حافظ صاحب وفات پا چکے ہیں موصوفہ کہتی ہیں کہ میں مطلب سمجھ گئی کہ یہ سب حضرت مرحوم کی جنت میں آمد کیلئے استقبال کی تیاریاں تھیں۔

تیسری بشارت:۔

ہماری ملنے والی ایک بزرگ خاتون نے خواب دیکھا کہ بہت خوبصورت خوشرنگ

facebook.com/Salfi.tasawuf

اونٹوں کی قطار ہے جنہیں بہت سجایا گیا ہے اوران کے مونہوں پر پھولوں کی جھالریں لٹک رہی ہیں، وہ کہتی ہیں کہ میں نے اس عجیب خواب کا ذکر اہل سنت وبریلوی مولوی اللہ دتہ رحمہ اللہ سے کیا انہوں نے کہا کہ حضرت حافظ محمد یوسف صاحب ولی اللہ تھے اونٹ سے مراد فرشتے تھے اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت حافظ صاحب رحمہ اللہ کی روح کو لینے اللہ کے بہت سے فرشتے آئے تھے۔

چوتھی بشارت:۔

آپ کی وفات سے ٹھیک دو روز قبل میں نے خواب دیکھا کہ جامع مسجد غربی اہل حدیث کے نو مینار ہیں وہ پتہ نہیں کدھر گئے ہیں یعنی مسجد کی پیشانی میناروں کے بغیر ہے۔میں والد گرامی کے مکان کے باہر گیلری میں سیڑھیوں پر کھڑا تھا اسے دیکھا تو وہ عمارت سے پھٹ کر الگ ہو چکی تھی جب گھر کی طرف دیکھا تو اس کی سب چھتیں گر چکیں تھیں میں خواب ہی میں حیران پریشان کھڑا سوچ رہا تھا کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ ماجرا کیا ہے چنانچہ فجر کے وقت جب میری آنکھ کھلی تو میں نے خواب ایک رجسٹر پر لکھ لیا اور اس کی تعبیر بھی لکھ لی تا کہ بھول نہ جاؤں چنانچہ اس کے دو روز بعد حضرت والد گرامی داغ مفارقت دے گئے۔"ان للہ وانا الیہ راجعون"۔

تبسم برلب اوست:۔

(کرامت،۱۱۶)سب لوگ جانتے ہیں کہ بوجہ بڑھاپا اور مرض آپ کی صحت بہت کمزور ہو چکی تھی چہرہ بھی نحیف اور پیلا سا تھا مگر جب آپ نے انتقال فرمایا تو آپ کا چہرہ اس قدر سرخ وسفید، خوبصورت، کھلا ہوا اور تروتازہ تھا کہ جیسے گلاب کا پھول کھلا ہوا ہو اور بوقت وفات آپ پر جو جوبن تھا وہ جوانی میں بھی نہ تھا اس بات کا عام لوگوں نے مشاہدہ کیا اور ایک دوسرے سے اظہار کیا تدفین کے وقت آپ کی قبر سے خوشبو آئی جو لوگوں نے صاف محسوس کی۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

{١٦} کرامات حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی رحمہ اللہ

کرامات ہی کرامات:۔

(کرامت،١١٧) آپ نابینا تھے لیکن اپنے عہد کے محدث کبیر تھے، خلق کثیر نے آپ سے علم حدیث سیکھا آپ کی زندگی بڑی آزمائشوں سے گزری۔ آپ نے علم حدیث شیخ الکل فی الکل سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ سے سیکھا آپ کو علوم عالیہ و آلیہ میں کمال حاصل تھا، آپ کو قرآن و حدیث کے علاوہ دیگر کتب بھی قریب قریب زبانی یاد تھیں۔ اتنی دعائیں یاد تھیں کہ کم ہی کسی کو یاد ہوں گی، آپ کو عبارات کے حوالہ جات ازبر تھے۔ آپ کی قوت حافظہ ضرب المثل تھی، آپ کو فیاض ازل نے برجستگی و استحضار اور بیکراں علم کی نعمتوں سے مالا مال کیا تھا، آپ زہد و ورع میں بھی اپنی مثال آپ تھے، آپ کے عظیم تلامذہ کی بہت بڑی کھیپ جس کا ذکر کتاب، ''استاد پنجاب'' میں کیا گیا ہے۔ آپ کی عظیم جامع مسجد جہاں تقریباً ایک صدی سے توحید و سنت کے زمزمے بلند ہو رہے ہیں اور مدرسہ جہاں علم و عرفان کا چشمہ ابل رہا ہے یہ سب آپ کی زندہ و تابندہ کرامات ہیں۔ انشاء اللہ ان کے جلوے اور تجلیات تا نور نیرین رہیں گے۔ آپ کی متعدد کرامات ہیں چند کو ایک نمونتاً پیش کیا جاتا ہے۔

سحاب رحمت امڈ آیا:۔

(کرامت،١١٨) پہلی کرامت یہ تھی کہ آپ نابینا ہو کر بیناؤں کے استاد تھے۔ آپ کی ظاہر آنکھیں بند تھیں لیکن دل کی آنکھیں کھلی تھیں آپ صاحب نظر صاحب بصیرت اور صاحب دل تھے۔ آپ روکھی سوکھی کھا لیتے تھے مگر کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانا گوارا نہ کرتے تھے، توحید و توکل میں بہت آگے تھے، آپ کا شمار مستجاب الدعوات لوگوں میں ہوتا تھا۔ آپ کا ایک واقعہ حضرت مولانا غلام نبی الربانی سوہدروی رحمہ اللہ سے بہت ملتا جلتا ہے ایک دفعہ بارش رک گئی قحط کا سماں ہو گیا

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

لوگوں نے دعا کی درخواست کی۔آپ لوگوں کو لے کر نماز استسقاء کے لئے شہر سے باہر تشریف لے گئے بریلوی آپ کی بہت مخالفت کرتے تھے وہ طنزیہ کہنے لگے۔دیکھو! اندھا رب سے بارش لینے کے لئے جارہا ہے لیکن حافظ صاحب کے گھر واپس پہنچنے سے قبل مالک ارض وسماء نے بارش کا انتظام کردیا اور ایسی بارش برسی کہ جل تھل ہوگیا سب لوگ بھیگتے ہوئے گھروں کو واپس لوٹے اور وہ لوگ جو مذاق کررہے تھے آپ کی عظمت کے قائل ہوگئے۔

دریا نے حفاظت کی:۔

(کرامت،۱۱۹)ایک دفعہ کی بات ہے کہ آپ دریائے جہلم کے کنارے وضوء فرمارہے تھے ان دنوں دریائے جہلم میں طغیانی آئی ہوئی تھی آپ کا پاؤں پھسلا اور دریا کی خوفناک لہروں کے حوالے ہوگئے فجر کا وقت تھا۔کوئی آدمی مدد کو بھی نہ پہنچ سکا کافی دیر آپ دریا میں رہے دریا نے آپ کو اپنے سینے پر اٹھا کر آگے جا کر بریتے پر ڈال دیا اور یوں آپ دن کے اجالے میں بخیر وعافیت کنارے پہنچ گئے۔

اللہ تعالیٰ کی خاص حمایت:۔

(کرامت،۱۲۰)ایک مرتبہ آپ کسی جنگل سے گزر رہے تھے آپ کے ساتھ ایک سفر کا ساتھی بھی تھا اثنائے سفر آپ کو پیشاب کی حاجت ہوئی آپ راستے سے ہٹ کر ایک طرف ہوکر بیٹھ گئے،وہ درندوں کا جنگل تھا،آپ کو خبر نہیں تھی ادھر کوئی شیر بیٹھا ہوا تھا،اس نے آپ پر حملہ کردیا وہ دوڑتا ہوا آیا اور اس زور سے چھلانگ لگائی کہ آپ کے اوپر سے ہوتا ہوا ساتھ والی کھائی میں دھاڑتا چنگاڑتا ہوا جا گرا اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت رحمہ اللہ کو اس کے خوفناک حملے سے بال بال بچالیا۔

حیرت انگیز اور محیر العقول واقعہ:۔

(کرامت،۱۲۱) آپ کو مطالعہ کتب کا بہت شوق تھا اور یہ ہر ذی علم کو ہوتا ہے، ایک مرتبہ آپ نے آہ سرد بھری اور کہا کاش! فلاں کتاب مجھے مل جاتی میں اس کا

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

مطالعہ کرنا چاہتا تھا۔ اس وقت آپ حلقہ طلبہ میں بیٹھے ہوئے تھے، کلاس ختم ہونے کے بعد ایک طالب علم حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا استاد محترم! کیا آپ مجھے اس کتاب کا پورا نام اور جس کے پاس وہ کتاب ہے اس کے نام سفارشی رقعہ لکھ دیں گے؟ ان دنوں ریل نہیں تھی اور آنا جانا بہت مشکل تھا اور کتاب دہلی میں ایک صاحب کے پاس تھی، پوچھا تم کیسے لاؤ گے؟ شاگرد نے عرض کیا بس آپ لکھ دیجئے۔ آگے جو خدا کا حکم ہوا۔ آپ نے رقعہ لکھوا دیا۔ وہ شاگرد تقریباً ایک گھنٹے کے بعد کتاب لے آیا جسے دیکھ کر بہت حیران بھی ہوئے اور خوش بھی ہو گئے۔ حیرت بجا تھی کہ اتنی لمبی مسافت طے کر کے اتنی جلدی کیونکر کتاب لے آیا؟

پانی کی ٹینکی خود بخود بھر جاتی:۔

(کرامت، ۱۲۲) تقریباً ایک سو برس پہلے کی بات ہے اس وقت گھروں میں اور مسجدوں کھوئیوں کا رواج تھا، آپ کی مسجد میں کھوئی تھی، جس کے اوپر پانی نکالنے کی چرخی لگی ہوئی تھی جس کے ذریعے پانی نکالا جاتا تھا، یہاں عجیب بات یہ تھی کہ جب کبھی پانی کم ہو جاتا وہ چرخی گھومتی اور پانی کا ڈول بھرا ہوا اوپر آ جاتا اور مٹن یعنی پانی کی ٹینکی میں گر جاتا تھا خصوصاً ظہر اور جمعتہ المبارک کو وہ مٹن لبالب بھر جاتی۔ اس طرح بہت سے لوگوں نے اپنی آنکھوں سے یہ منظر دیکھا کہتے ہیں کہ یہ بھی آپ کے جنات شاگردوں کا کارنامہ تھا۔

ولی کامل کے باوفا جنات:۔

(کرامت، ۱۲۳) اسی طرح کا واقعہ ہے کہ آپ کے گھر کے قریب تیلیوں کا مکان تھا، ان سے حضرت حافظ صاحب کی شان میں کچھ گستاخی ہو گئی۔ حضرت حافظ صاحب نے تو انہیں کچھ نہیں کہا۔ البتہ جنات ان کے شاگرد ہو گئے ادھر کولہو اکھاڑ دیا۔ ادھر تیل کے مٹکے الٹ دیے، کمروں میں گوبر اور گندگی ڈال دی، کبھی اچانک کپڑوں

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

میں آگ بھڑک اٹھتی، جس سے چھت سلگنے لگتی، کبھی صحن میں اینٹیں اور پتھر پھینک دیتے، بے چارے تیلیوں کی ناک میں دم کر دیا۔ انہوں نے بہتر سے دم جھاڑ والے بلائے مگر وہ غریب پٹائی کروا کر چلے جاتے۔ شہر میں اک کہرام سا مچ گیا کچھ سمجھ میں نہ آتا کہ کیا کیا جائے۔ لوگوں نے کہا: اللہ کے بندو! ادھر ادھر جو جاتے ہو تو حضرت حافظ صاحب کے پاؤں پکڑ لو، ان سے معافی مانگ لو، یہ ساری مصیبت ٹل جائے گی ۔آخر انہوں نے ایسے ہی کیا اور ان کی جان بخشی ہوگئی۔

اللہ کی مدد کے کئی طریقے ہیں جن کے ذریعے وہ اپنے خاص بندوں کی مدد فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کی بڑی مخلوق ہے وہ جس کے سبب سے چاہتا ہے مدد کروا دیتا ہے۔ کبھی انسانوں سے، کبھی جنوں سے، کبھی ملائکہ سے، کبھی درندوں سے، کبھی پرندوں سے، کبھی ہواؤں سے، کبھی فضاؤں سے، کبھی دریاؤں سے علیٰ ہذا القیاس۔ یہ رب کی چاہت پر مبنی ہے وہ جیسے چاہتا ہے ویسے کرتا ہے اور اگر وہ مدد کرنا نہیں چاہتا تو نہیں کرتا سب کام اس کی مرضی پر موقوف ہے۔ اگر وہ مدد کرنا نہیں چاہتا تو کوئی بھی مدد نہیں کر سکتا۔ یہی خلاصہ ہے قرآن و حدیث کا اسی کے مطابق ہمارا ایمان ہونا چاہیے۔

آپ کا روحانی مراقبہ اور ایک واقعہ:۔

(کرامت، ۱۲۴) آپ کا روحانی مرتبہ آپ کے علمی مرتبہ کی طرح بہت بلند تھا۔ آپ کو القاء اور الہام بھی ہوتا تھا، آپ صاحب مراقبہ بزرگ تھے۔ ایک مرتبہ آپ کی ایک گراں قدر کتاب "**معالم التنزیل**" گم ہوگئی جس کا آپ کو بہت صدمہ تھا، ایک روز نماز فجر سے فارغ ہو کر فرمایا کہ ابھی ابھی میرے مالک نے مجھے بتایا ہے کہ وہ کتاب برنے والی مسجد جو اینٹوں کا ڈھیر لگا ہوا ہے اس میں دفن کی گئی ہے، چنانچہ ایک شخص گیا اور ڈھیر سے کتاب نکال کر لے آیا جس پر آپ اللہ کا شکر بجا لائے۔

ایک مرتبہ آپ کو خواب آیا کہ حضرت مولانا عثمان دلاوری رحمہ اللہ فوت ہوگئے ہیں آپ رفقاء کو لے کر دلاور پہنچے۔ وہاں پہنچے تو واقعی موصوف وفات پا چکے تھے۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

قبولیت کی دعا ایک نمونہ:۔

(کرامت،۱۲۵) حافظ عبدالکریم صاحب وزیر آبادی رحمہ اللہ ایک نیک دل انسان تھے۔عموماً آپ کی مجلس میں بیٹھا کرتے تھے اللہ کی قدرت ان کا بیٹا چند روز بیمار رہ کرا چانک فوت ہوگیا۔جس کا موصوف کو بہت صدمہ ہوا اور یہ صدمہ پہنچنا قدرتی تھا۔آپ اکثر غمزدہ رہتے تھے ایک روز آپ نے استاد پنجاب حضرت حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی رحمہ اللہ کی خدمت عالیہ میں دعا کی درخواست کی۔ عرض کیا حضرت دعا فرمائیے کہ اللہ میرے دل کو سکون دے،اور بیٹے کا نعم البدل عطا فرمائے۔حضرت المحترم نے سوز و گداز سے دعا کی اور فرمایا امید ہے اللہ تعالیٰ آپ کو تین بیٹے عطا فرمائے گا۔حافظ عبدالکریم صاحب فرماتے ہیں۔اس دن سے مجھے سکون سا ہوگیا۔اور اولا دِ نرینہ کی امید بندھ گئی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرمائی اور یکے بعد دیگرے تین بیٹے عطا فرمائے۔الحمدللہ میرا ہر طرح کا صدمہ دور ہوگیا۔اس پر میں رب کی بارگاہ میں سجدہ شکر بجالایا۔

{۱۷} کرامات صوفی عبداللہ صاحب رحمہ اللہ ماموں کانجن

صوفی عبداللہ رحمہ اللہ مجاہد تھے۔انگریزی گورنمنٹ سے چھپ چھپ کر مجاہدین کی مدد فرمایا کرتے تھے آپ کا شمار اہل اللہ میں ہوتا ہے آپ بے حد عابد و زاہد اور درویش صفت انسان تھے۔آپ نے ایک بہت بڑا مدرسہ بنوایا تھا جو عرصہ دراز تک اوڈانوالے رہا۔پھر وہ ماموں کانجن ضلع فیصل آباد (لائل پور) منتقل ہوگیا یہ جامعہ ملکی سطح کا ہے،آپ مشہور مستجاب الدعوات بزرگ تھے آپ کے بہت سے واقعات اور کرامات زبان زد خاص و عام ہیں چند ایک کرامات افادہ عام کیلئے یہاں ذکر کی جاتی ہیں۔

رب نے آپ کی خواہش پوری کردی:۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

(کرامت،۱۲۶) آپ کو طالب علموں کا بہت خیال رہتا تھا جیسا کہ بتایا جاچکا ہے پہلے ایک عرصہ تک جامعہ تعلیم الاسلام موضع اوڈانوالہ میں رہا۔ طلبہ کو ریلوے اسٹیشن تک آنے میں دیر لگ جاتی تھی۔ اور بسا اوقات وزن اٹھا کر پیدل چلنا پڑتا تھا۔ ایک دن آپ نے دعا کی یا اللہ! ہمیں ریلوے سٹیشن کے اتنا قریب عطا فرما کہ جب گاڑی "کوک" مارے (یعنی ہارن بجائے) اور چلنے کے لئے تیار ہو تو بچے پہنچ جائیں ایسا ہی ہوا اور اللہ تعالیٰ نے ماموں کانجن ریلوے اسٹیشن کے پاس مدرسہ بنوادیا۔ بچے جب گاڑی کی آواز سنتے تو اس پر جا کر سوار ہو جاتے ہیں سنا ہے یہ جگہ کسی نے بطور عطیہ جامعہ کو دی تھی۔

مسئلہ فوراً حل ہوگیا:۔

(کرامت،۱۲۷) حضرت صوفی عبداللہ رحمہ اللہ کی ایک رجسٹری کا مسئلہ لاینحل بنا ہوا تھا آدمی رجسٹرار کے دفتر میں جاتا مگر وہ ٹرخا دیتا۔ دراصل ان افسروں کے منہ کو رشوت لگی ہوتی ہے یہ رشوت کے بغیر کام نہیں کرتے، ان چکروں سے صوفی صاحب مرحوم اکتا گئے ایک روز ساتھی سے فرمانے لگے چلو پتہ کرتے ہیں کام کیوں مؤخر ہو رہا ہے۔

میاں صاحب جوں ہی رجسٹرار کے کمرے میں داخل ہوئے افسر خوفزدہ ہوگیا، حضرت صوفی صاحب کو دیکھتے ہی منت سماجت کرنے لگا اور کہنے لگا: آپ کیوں تشریف لائے ہیں؟ آپ نے کیوں زحمت کی ہے؟ آپ تشریف لے چلیے میں ابھی فوراً ابھی آپ کی رجسٹری بنا دیتا ہوں چنانچہ اس نے مہینوں کا کام منٹوں میں کر دیا۔

آپ کی کرامت:۔

(کرامت،۱۲۸) جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن کی جب تعمیر شروع ہوئی اور اس کثرت سے روپیہ آنا شروع ہوا کہ حیرت ہوتی تھی، اتفاق کی بات جب ہال کی نوبت آئی تو سارا پیسہ ختم ہوگیا۔ بمشکل ہال کی دیواریں پوری ہوسکیں۔ کارندے حضرت صوفی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ماجرا بیان کیا آپ نے اللہ کی

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

بارگاہ میں بڑے الحاح سے دعا کی اسی دن وہاں سے کسی بڑے آدمی کا گزر ہوا اس نے ہال کے اس لینٹر کے لئے چھ لاکھ روپے کا ذمہ لے لیا۔ اس طرح یہ مسئلہ با آسانی حل ہو گیا (کئی مرتبہ اساتذہ کی تنخواہوں کا مسئلہ پیش آجاتا) آپ رب تعالیٰ سے دعا کرتے اور کثیر رقم کا بہت جلد انتظام ہو جاتا کہ جس سے موجود مسائل حل ہو جائے۔

کیڑوں نے تعمیل ارشاد کی:۔

(کرامت، ۱۲۹) جامعہ تعلیم الاسلام میں گندم کا بڑا اسٹور تھا۔ اس میں کیڑا لگ گیا اور کیڑے ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں تھے جو گیہوں کے دانے اٹھا اٹھا کر لے جا رہے تھے لوگوں نے آپ سے ذکر کیا آپ وہاں تشریف لے گئے اور کیڑوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

کیڑو! یہ دانے طلبہ کے ہیں انہیں رہنے دو وہ رازق تمہارا کہیں اور سے بندوبست کردے گا۔ دیکھنے والے کہتے ہیں کہ آپ کا یہ جملہ سنتے ہی کیڑوں نے دانے چھوڑ دیئے اور دیکھتے ہی دیکھتے لاکھوں کیڑے کہیں اور چلے گئے اس طرح یہ خطرہ ٹل گیا۔

وذالک فضل اللہ:۔

(کرامت، ۱۳۰) نبی پور پیراں شیخوپورہ ضلع کا مشہور گاؤں ہے جو ننکانہ صاحب کے قریب واقع ہے بندہ نے وہ دیکھا ہوا ہے، اس میں کچھ مخیر اہلحدیث تھے جو حضرت مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ سے بڑی عقیدت رکھتے تھے۔ حضرت غزنوی رحمہ اللہ بسلسلہ اعانت جامعہ وہاں تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ اتفاق کہیے اوپر سے حضرت صوفی صاحب بھی وہاں پہنچ گئے۔ حضرت غزنوی رحمہ اللہ نے فرمایا: آپ دیر سے پہنچے ہیں صوفی صاحب نے فرمایا کوئی حرج نہیں جو تعاون میرے جامعہ کے مقدر میں ہوگا مجھے مل جائے گا انشاء اللہ حضرت صوفی صاحب نے مسجد میں سب کے سامنے جامعہ ماموں کانجن کیلئے اپیل فرمائی۔ اللہ کی شان حضرت صوفی صاحب کی فی الفور حضرت غزنوی رحمہ اللہ سے ڈبل چندہ ہو گیا اور کچھ لوگوں نے جامعہ کیلئے ماہانہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

خطیر رقم دینے کا الگ وعدہ کیا۔ اس طرح چندہ پر چندہ لینا بہت مشکل کام ہوتا ہے جیسے گائے بھینس کا دودھ نکالنے کے بعد اور دودھ نکالنا مشکل ہوتا ہے اسی طرح کسی جگہ سے دوبارہ چندہ لینا کٹھن ہوتا ہے خصوصاً جہاں سید داؤد غزنوی رحمہ اللہ جیسا عظیم انسان تشریف فرما ہو مگر حضرت صوفی صاحب کو یہاں حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی۔ "**وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء**"۔

ایک مرتبہ میں زمانہ طالب علم میں موضع جھوک دادو ضلع فیصل آباد گیا ہوا تھا کہ حضرت صوفی عبداللہ رحمہ اللہ کے جامعہ کا سفیر وہاں آیا ایک شخص شاید نام نور صمد تھا۔ (لوگ نور سمند کہتے تھے) اس نیک انسان نے صوفی عبداللہ صاحب کے جامعہ کے حوالے سے لاؤڈ سپیکر پر چندے کا اعلان کیا اور ساتھ ہی مسجد کے صحن میں ایک جانب جھاڑو لگا دی۔ میں نے دیکھا لوگ جوق در جوق بڑے شوق سے گندم لا رہے ہیں مرد بھی آ رہے ہیں، عورتیں بھی، بڑے بھی، چھوٹے بھی، کوئی عورت برقعے کے بغیر نہ تھی دیکھتے ہی دیکھتے کوئی تیس چالیس من گندم کا ڈھیر لگ گیا، ان لوگوں کا جذبہ اور صوفی عبداللہ صاحب کی کشش دیکھ کر میں حیران رہ گیا حالانکہ خود جھوک دادو میں طلبہ و طالبات کا الگ الگ جامعہ ہے اور وہ لوگ کہہ سکتے تھے کہ ہمارے ہاں کوئی سفیر نہ آئے ہمارے اپنے مدارس ہیں جیسا کہ بعض مقامات پر لوگ بورڈ لگا دیتے ہیں اور کوئی چندہ لینے آ جائے تو اس کے گلے پڑ جاتے ہیں۔

ایک تاجر کیلئے عجیب دعا:۔

(کرامت، ۱۳۱) حضرت صوفی صاحب رحمہ اللہ بہت مستجاب الدعوات تھے آپ کی دعا اردو، عربی، پنجابی ہر زبان میں ہوتی تھی اور جو دعا آپ فرماتے تھے عموماً قبول ہو جاتی تھی۔ اس سلسلے میں دو چار نہیں بیسیوں مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ مولانا عتیق اللہ حفظہ اللہ ستیانہ بنگلہ کا بیان ہے۔ فیصل آباد میں ایک تاجر تھا اس کے پاس فلا

WWW.UBQARI.ORG
facebook.com/Salfi.tasawuf

لین کا بہت زیادہ کپڑا تھا، اس نے حاضر خدمت ہو کر درخواست کی ۔ حضرت! میری فلا لین فروخت نہیں ہو رہی براہ کرم دعا کیجئے وہ بک جائے ۔ حضرت صوفی صاحب نے اس کیلئے درد بھرے انداز اور بڑے الحاح کے ساتھ دعا کی اور اتنی زیادہ کی جس کی کوئی انتہاء نہیں ۔ اس تاجر کا بیان ہے کہ الحمدللہ دس بارہ دن کے اندر اندر میرا سارا کپڑا بک گیا اور بڑے مناسب داموں میں بک گیا تا آنکہ اس کا ایک گز کپڑا بھی نہ بچا، اسے لاکھوں کے نقصان کے بجائے لاکھوں کا نفع مل گیا۔

بارش تھم گئی:۔

(کرامت، ۱۳۲) ملک عبدالرشید عراقی صاحب کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم صوفی عبداللہ صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے میرے ساتھ مولانا عبدالرحمن عتیق، ملک حافظ محمد یعقوب، عبدالرحیم صاحبان تھے ۔ کافی تیز طوفان نما بارش شروع ہو گئی جو کئی گھنٹے بھر جاری رہی اور رکنے کا نام نہ لیتی تھی، اتنے میں قاضی محمد اسلم سیف آ گئے ۔ وہ صوفی صاحب محترم سے مخاطب ہو کر کہنے لگے: بابا جی! اب تو بارش کی شدت سے درخت بھی اکھڑنے لگے ہیں، دعا کریں بارش رک جائے ۔ حضرت صوفی صاحب نے بارگاہ خداوندی میں اس زاری اور عجز و نیاز سے دعا کی کہ اسی وقت بارش تھم گئی۔

جوڑے پیدا ہونے لگے:۔

(کرامت، ۱۳۳) ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عرض کیا کہ حضرت! میری کافی بیٹیاں ہیں بیٹا کوئی نہیں دعا کریں اللہ تعالیٰ بیٹا عطا فرمائے ۔ آپ نے دعا کی خدا کی شان آئندہ دو دو بیٹے اکٹھے پیدا ہونے لگے ۔ تین سالوں میں تین جوڑے پیدا ہوئے اس طرح تین سالوں میں اللہ تعالیٰ نے اسے چھ بیٹے عطا فرما دیئے ۔ جو سب کے سب صحت مند تھے۔

کٹیاں پیدا ہونے لگیں:۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

(کرامت، ۱۳۴) ایک مرتبہ ایک آدمی نے حضرت صوفی محمد عبداللہ صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میری ایک بھینس ہے اس نے دوسری مرتبہ کٹا (نر بچہ) دیا ہے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ آئندہ کٹی (مادہ بچہ) ہو۔ صوفی صاحب نے کبھی کسی کا انکار نہیں کیا تھا آپ نے اس کی درخواست کے مطابق اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی چنانچہ آئندہ سال اس کی بھینس کٹیاں دینے لگی اور آئندہ اس نے ہمیشہ کٹیاں دیں۔

{۱۸} کرامات میاں باقر صاحب رحمہ اللہ جھوک دادو

زندہ کرامت:۔(کرامت، ۱۳۴) حضرۃ العلام مولانا میاں محمد باقر صاحب رحمہ اللہ کا شمار بھی اہل اللہ میں ہوتا ہے۔آپ استاد پنجاب حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی رحمہ اللہ کے شاگرد تھے۔علمی پایہ اونچا تھا،آپ نے اپنے گاؤں میں طلبہ اور طالبات کے الگ الگ مدارس قائم فرما رکھے تھے،جو بڑے کامیاب مدرسے تھے یہ اب بھی جاری ہیں،آپ کے جامعات سے سینکڑوں بلکہ ہزاروں لڑکے اور لڑکیاں فیضیاب ہوئے اور وہ آگے بڑی خوش اسلوبی سے دینی وملی خدمت بجالا رہے ہیں۔ محترمہ اہلیہ مولانا عبدالمالک مجاہد صاحب مدیر ادارہ دارالسلام الریاض،محترمہ اہلیہ حافظ عبدالغفار صاحب اعوان،محترمہ اہلیہ حافظ عبدالاعلیٰ صاحب انگلینڈ یہیں سے فارغہ ہو کر ملک اور بیرون ملک میں قرآن وسنت کی نشر واشاعت اور توحید وسنت کے زمزمے بلند کر رہی ہیں آپ کے یہ مدارس تا امروز جاری ہیں اللہ انہیں ہمیشہ جاری رکھے۔آمین

میاں صاحب کی بابرکت ذات گرامی میں اخلاص وانکسار کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا ،آپ کی زبان اقدس پر یہ جملہ عام رہتا تھا۔اللہ! ہم تیرے غلام،اللہ ہم تیرے غلام ،اور جو شخص آپ سے نصیحت کی درخواست کرتا تو آپ یہ فرماتے "پڑھو، تے پڑھاؤ" غور کریں تو اندازہ ہوتا ہے کہ یہ جملے کتنے مختصر اور جامع ہیں۔"اللہ! ہم تیرے غلام"

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

"پڑھو تے پڑھاؤ"

لیکن ان میں پوری اسلامی تعلیمات کا خلاصہ سمٹ آتا ہے۔

میاں صاحب طلبہ پر اولاد کی طرح شفیق تھے۔ آپ ان کا ہر طرح سے خیال رکھتے تھے، رات کو جب بچے سو جاتے تو آپ ان کے برتن جگہ پر رکھتے اور جن کے برتن صاف نہ ہوتے، آپ ان کے برتن چپکے چپکے صاف کر دیتے اور ایسا کرتے آپ کو کئی بار دیکھا گیا ایسی مثالیں آپ کو کم ہی نظر آئیں گی۔

ولایت کی جلوہ آرائیاں:۔

(کرامت، ۱۳۵) آپ کی ایک کرامت یہ ہے کہ آپ نے دیہات میں دو عظیم الشان مگر سادہ جامعات قائم فرمائے، علاقے میں قرآن وسنت کی شعاعیں بکھریں۔ اور لوگوں کو توحید آشنا فرمایا۔ عوام وخواص پر شرع محمدی کا رنگ چڑھایا۔ خواتین کو پردے کا پابند بنایا تا آنکہ پورے گاؤں میں بلا پردہ ایک بھی خاتون نہ رہی، عورتیں اگر کھیتی باڑی کرتیں چارہ کاٹتیں، دودھ دوہتیں، کپاس چنتیں تو برقعہ میں ہوتیں، میں نے اپنی آنکھوں سے وہ علاقہ دیکھا ہے دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ ہو جاتی پورا گاؤں نمازی، رمضان المبارک میں سب روزہ دار، زندگی سادہ، شادی بیاہ تکلفات سے مبراء، نوجوانوں کی آنکھوں میں حیاء، سب کی سب باپردہ۔

ایک بار شیطان نے اپنا تیر چلانے کی کوشش کی اور چند منچلوں نے گاؤں کے قریب ایک راگ ورنگ کی محفل برپا کی۔ میاں صاحب باہر تشریف لے گئے ہوئے تھے، جب رات کو واپس تشریف لائے اور آپ کو ان کی محفل کا پتہ چلا تو آپ سیدھے ادھر گئے اور اس شیطانی محفل کو ویران کر دیا کسی کو آگے سے بولنے کی جرأت نہ ہوئی اس کے بعد آج تک وہاں ایسی کوئی محفل منعقد نہیں ہوئی اگر آپ اس وقت نرم پڑ جاتے تو معاملہ ہاتھ سے جا چکا ہوتا۔ اور یہ شیطانی مجلس ہر سال جمنا شروع ہو جاتی۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

بے شک یہ ہیں وہ اولیاء جو نبوی مسند کے وارث ہیں اور لائق ہے کہ انہیں ائمہ سلف کا جانشین کہا جائے "شکر اللہ مساعیھم و نور اللہ مضاجعھم"۔

آپ کی ایک اور کرامت:۔

(کرامت،۱۳۶) آپ زمیندار بھی تھے اور زمیندارہ بھی کرتے تھے۔ رات گئے اپنے ڈیرے سے گھر آتے اور صبح نماز اور درس قرآن سے فارغ ہو کر پھر وہاں جایا کرتے تھے۔ آپ جاتے ذکر، آتے ذکر، اٹھتے ذکر، بیٹھتے ذکر کرتے رہتے تھے ۔اور بکثرت قرآن مجید پڑھتے رہتے تھے۔ گھر والوں کے پورے حقوق ادا فرماتے اولاد کی بہترین تعلیم و تربیت کا انتظام فرما رکھا تھا آپ کے بیٹے عالم، پوتے عالم اور ٹھیک آپ کی لائن پر جادہ پیما ہیں۔

آپ رات کو جب ڈیرے سے واپس تشریف لاتے تو آیۃ الکرسی پڑھ کر اپنے ڈیرے پر کھڑے ہو کر چاروں طرف پھونک مار کر تشریف لاتے۔ ایک روز جب صبح ڈیرے پر تشریف لے گئے تو پتہ چلا کہ آپ کی پانچ چھ بھینسیں چوری ہو گئی ہیں، آپ توکل کے اس بلند مقام پر فائز تھے جہاں کسی چیز کے آنے کی زیادہ خوشی ہوتی ہے نہ جانے کا زیادہ غم ہوتا ہے۔ آپ صابر وشاکر رہے اور بمطابق حکم قرآن "انا للہ" پڑھنے پر اکتفا کیا علاقے کے کھوجیوں نے بھینسوں کا کھوج لگانا شروع کر دیا۔ بھینسیں ایک حد تک جاتیں وہاں سے پھر واپس آ جاتیں تین چار جگہ اس طرح کے نشانات نظر آئے آخر ایک جگہ سب بھینسیں کھڑی مل گئیں؟ کسی کی سمجھ میں کچھ نہ آیا جب میاں صاحب سے بات کی تو آپ نے فرمایا کہ رات کو میں آیت الکرسی پڑھ کر چاروں طرف پھونک ماردیتا تھا لوگوں نے کہا ٹھیک ہے بس سمجھ آ گئی کہ آیت الکرسی آپ پڑھتے تھے اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے بھینسوں کی حفاظت فرمادی۔

بے شک یہ قرآن مجید کی برکت تھی مگر اس کے ساتھ حضرت میاں صاحب کی زبان کی تاثیر بھی کارفرما تھی کہ اللہ نے چوروں اور بھینسوں کو اندھا کر دیا ان کا آیت

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBOARI.ORG

الکرسی کی رینج سے باہر جانا مشکل ہو گیا۔

{۱۹} کرامات مولانا عتیق اللہ صاحب رحمہ اللہ ستیانہ بنگلہ

قابل تقلید شخصیت :۔

(کرامت، ۱۳۷) آپ سراپائے اخلاص ووفا، بلند اخلاق، بے داغ کردار کے مالک اور شب زندہ دار ہیں۔ جوانی میں زینہ ولایت پر قدم، دین کے سچے خادم، زہد و قناعت کے پیکر، نالہ نیم شبی میں رب کو منانے والے، توحید و توکل کے بلند مقام پر فائز، انکسار اتنا کہ بڑے جامعہ کا ناظم اور پورے علاقہ میں صاحب اثر ہونے کے باوجود بسا اوقات طلبہ کا سامان خورد ونوش خود کندھوں پر اٹھا کر لاتے اور یہ خدمت طلبہ کی موجودگی میں کرتے۔ دراصل یہ اپنے اندر کی ''انا'' کو کچلنے کیلئے کرتے بے شک اپنی اندر کی ''انا'' کو کچلنا ولایت کا ایک زینہ ہے۔

ایک روز کندھے پر گھی کا ٹین اٹھا کر گھر لے جا رہے تھے کہ دل میں بڑائی کا ذرا سا خیال آیا کہ میں اتنا بڑا ہو کر یہ کام کر رہا ہوں؟ چنانچہ آپ نے اپنے اندر کی ''انا'' کو کچلنے کے لئے اس ٹین کے ساتھ پورے ستیانے شہر کا چکر لگایا تا کہ نفس امارہ کو مار کچل دیا جائے ۔

آپ کے والدین نے دعا کی تھی بار الٰہا! اگر تو ہمیں بیٹا عطا کرے تو اسے ہم تیری راہ میں وقف کر دیں گے اللہ تعالیٰ کی قدرت، بیٹا مل گیا اور والدین نے حسب وعدہ اسے اللہ کی راہ میں وقف کر دیا۔ آپ نے جب ہوش سنبھالا تو جامعہ دار القرآن جناح کالونی فیصل آباد میں داخل ہوئے، اس جامعہ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ ویرو والوی رحمہ اللہ ممتاز عالم دین اور بڑے روشن دل انسان تھے۔ مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف ''اشرف لیبارٹریز فیصل آباد'' کے بانی مرحوم نے بھی آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا۔ یعنی شیخ الحدیث مولانا عبداللہ، حکیم اشرف صاحب کے استاد تھے کہتے ہیں شاگرد استاد کا آئینہ ہوتا ہے۔ مولانا عتیق اللہ اور مولانا عبدالرحیم

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

اشرف کو دیکھ کر ان کے استاد کے مقام کا اندازہ لگا لیجئے کہ کس قدر بلند ہوگا۔

آپ کی کرامت:۔

(کرامت،۱۳۸) حضرت مولانا عتیق اللہ حفظہ اللہ تعالیٰ کا شمار بھی روشن باطن، اہل دل اور عابد وزاہد لوگوں میں ہوتا ہے۔ آپ کی دعا بڑے الحاح سے ہوتی ہے اور اس کا انداز یوں ہے جیسے کوئی رو رو کر کسی کو منا رہا ہو اور واقعی آپ رو رو کر اور گڑ گڑا کر اپنے رب کو مناتے ہیں آپ مستجاب الدعوات ہیں، آپ ہمیشہ رب سے آزادی اور خودداری سے خدمت دین کی دعا کرتے تھے رب نے آپ کو ایسی ہی خدمت سونپ دی ۔جس میں آزادی بھی تھی اور خودداری بھی آپ نے جامعہ مانگا رب نے جامعہ عطا فرمادیا۔آپ نے نہر کے کنارے مانگا رب نے نہر کنارے عطا کردیا۔آپ نے عظیم الشان جامعہ کی دعا کی، اللہ تعالیٰ نے اسی شان کا حامل جامعہ ودیعت فرمادیا کہ جس کا اللہ کے فضل وکرم سے ملک کے چوٹی کے جامعات میں شمار ہوتا ہے۔اس میں آپ کچھ اس طرح خدمت بجالا رہے ہیں جس سے نہ آپ کی آزادی کو دھچکا لگتا ہے نہ خودداری مجروح ہوتی ہے۔

آپ کی خدمات لاثانی اور لافانی ہیں اور ان کا دائرہ بہت وسیع ہے انتظامیہ کی نگاہ میں آپ کو اعلیٰ مقام حاصل ہے۔

آپ کی عادات، کردار، خلوص، انتھک محنت اور آپ کے عظیم الشان جامعہ اور اس میں مصروف تعلیم وتعلم، متعدد اساتذہ اور سینکڑوں طلبہ کو دیکھ کر آدمی پکار اٹھتا ہے کہ یہ سب کچھ مولانا عتیق اللہ حفظہ اللہ کی زندہ کرامت ہے۔

{۲۰} کرامت شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

آپ کی تابندہ کرامات:۔

(کرامت،۱۳۸) آپ کا شمار بڑے اور باکمال لوگوں میں ہوتا ہے علوم قرآن و

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

حدیث میں آپ کے معاصرین میں آپ کا ہم پلہ شاید ہی کوئی ہو۔ آپ کو زبان وقلم پر یکساں قدرت حاصل تھی، آپ روزانہ درس قرآن دیتے تھے۔ جس میں بکثرت لوگ شریک ہوتے تھے اور جذبہ وشوق سے شریک ہوتے تھے۔ آپ کا جامعہ اور مدرسہ حفظ القرآن بڑی کامیابی سے رواں دواں ہے آپ کی مقناطیسی تاثیر نے گوجرانوالہ کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ آپ کی بہت بڑی مسجد تھی مگر جمعہ کے روز اس میں تل دھرنے کی جگہ نہ ہوتی تھی۔ نمازوں اور درسوں میں بھی بہت لوگ ہوتے تھے لوگ آپ کی بے حد عزت کرتے تھے بقول امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اگر کسی آدمی کا مقام ومرتبہ دیکھنا ہو تو اس کا جنازہ دیکھ لو۔ ہم نے حضرت مولانا مرحوم کا جنازہ دیکھا ہوا ہے گوجرانوالہ کی تاریخ میں اتنا بڑا جنازہ کسی کا نہ ہوا۔ جس سے آپ کے مقام و مرتبہ کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ یہ سب باتیں آپ کی کرامات کے ذیل میں آتی ہیں۔

آپ کی چند کرامات:۔

(کرامت،۱۳۹) آپ جب گوجرانوالے تشریف لائے تو پورے شہر میں مولوی علاؤالدین صاحب والی ایک ہی اہلحدیث مسجد تھی۔ مگر جب آپ دنیا سے تشریف لے گئے تو دوسو اہلحدیث مساجد تھیں جہاں اللہ کے فضل ورحمت سے توحید وسنت کے زمزمے بلند ہوتے تھے بیشک یہ حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ کی کرامت تھی اگر اسے کرامت نہ کہا جائے تو اور کیا کہا جائے۔ اور کمال یہ کہ یہ تمام مساجد بیرونی امداد کے بغیر اہل شہر کے تعاون سے تعمیر ہوئیں۔

{۲۱} کرامات مولانا عبدالغنی چک رجادی رحمہ اللہ

آپ جامعہ منانیہ وزیر آباد میں زیر تعلیم رہے۔ ممتاز عالم وعامل تھے۔ آپ کا گاؤں چک رجادی بڑا گاؤں ہے وہاں بکثرت اہلحدیث ہیں آپ نے زندگی بھر لوجہ اللہ خدمت دین کی آپکے حضرت مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ سے گہرے مراسم تھے آپ بڑے صاف دل اور صاف باطن تھے آپ کا شمار اہل اللہ میں ہوتا

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

ہے۔

آپ کی زندہ کرامت:۔

(کرامت،۱۴۰) آپ مستجاب الدعوات تھے آپ نے دعا کی: اے اللہ! دین کی خدمت واشاعت کا سلسلہ میری اولاد میں بھی جاری فرما۔'' چنانچہ وہ دعا رنگ لائی اور آپ کے صاحبزادگان مولانا عبدالخالق جامعی اور جناب عبدالماجد صاحب نے اپنے اپنے رنگ میں دین کی خوب خدمت کی۔ مولانا جامعی نے شہر لالہ موسیٰ میں خوبصورت مسجد کی بنا رکھی بڑی بارونق مسجد ہے جی ٹی روڈ سے اس کا اونچا مینار نظر آتا ہے اور اپنی پوری زندگی دین کی خدمت میں وقف کردی۔ آپ کے گاؤں (چک رجادی) کی مسجد اور طالبات کا مدرسہ اس خاندان کی باقیات میں سے ہے حضرت مولانا عبدالغنی رحمہ اللہ کے پوتے اور جناب عبدالماجد کے بیٹے حافظ طارق محمود یزدانی بڑے سرگرم کارکن ہیں اور آپ مساجد و مدارس کا کام بحسن وخوبی سرانجام دے رہے ہیں اور نظم بڑی کامیابی سے چلا رہے ہیں۔ شہر لالہ موسیٰ چک رجادی اور آس پاس تبلیغی جلسے کرتے رہتے ہیں ان کے ذریعے مسلک توحید وسنت میں امید افزاء اضافہ ہو رہا ہے انہوں نے اپنی دو کنال زمین پر مشتمل وسیع وعریض عمارت میں طالبات کا خوبصورت جامعہ الاحسان (علامہ احسان الٰہی ظہیر کی طرف منسوب جامعہ) بنا رکھا ہے جہاں کافی لڑکیاں زیر تعلیم ہیں یہ سب فیضان ہے حضرت مولانا عبدالغنی رحمہ اللہ کی دل سے نکلی ہوئی اس دعا کا یہ آپ کا صدقہ جاریہ ہے جو انشاء اللہ تا نورنیرین جاری رہے گا اور خلق خدا اس سے فائدہ اٹھاتی رہے گی۔

{۲۲} کرامات کیلانی بزرگان رحمہم اللہ

چند باکمال بزرگوں کی کرامات:۔

(کرامت،۱۴۱) کیلانی سے مراد وہ لوگ ہیں جو کیلیانوالہ میں رہنے والے ہیں یا

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

کسی نہ کسی اعتبار سے کیلیا نوالہ سے منسوب ہیں کیلیا نوالہ جسے جناب نورالحسن شاہ رحمہ اللہ کی وجہ سے لوگ احتراماً حضرت کیلیا نوالہ کہتے ہیں یہ تحصیل وزیر آباد میں علی پور چٹھہ اور قادر آباد کے تقریباً درمیان سڑک سے ذرا ہٹ کر مغرب کی جانب ایک سرسبز وشاداب پرانا گاؤں ہے۔ یہاں کے پیر اور خوشنویس زیادہ مشہور ہیں۔ اور باقی چیزیں وہی ہیں جو دوسرے شہروں میں ہوتی ہیں، یہاں کے پیر بھی اعلیٰ درجے کے ہیں اور خوشنویس بھی اعلیٰ درجے کے ہیں خوشنویسیوں میں مولوی امام دین، مولوی نورالٰہی، مولوی محمد یوسف، مولانا محمد ادریس، مولانا محمد سلیمان، مولانا عبدالغفور، مولانا اکرام اللہ ساجد، مولوی عبدالستار، مولوی عبدالغفار رحمہم اللہ صاحبان مشہور بزرگ ہیں ان کے بعد محمد یعقوب، محمود احمد، مسعود احمد، انعام اللہ، عنایت اللہ رحمہم اللہ صاحبان معتبر اور پختہ خوشنویس ہیں۔ مذکورین زیادہ تر قرآن مجید لکھتے رہے ہیں۔ اور بہت خوبصورت لکھتے رہے ہیں۔

مولوی امام دین صاحب کو اللہ نے متعدد بیٹے عطا فرمائے ان میں نورالٰہی عبدالحیّ، عبدالواحد صاحب اولاد ہوئے۔ مولوی صاحب موصوف کے بھائی محمد دین تھے ان کے بیٹے عبدالقادر، غلام مصطفیٰ، عبدالرحیم رحمہم اللہ تھے سب نیک اور اپنے فن میں بڑے لائق تھے۔ مولوی نورالٰہی صاحب اہل اللہ میں سے تھے، ممتاز خوش نویس تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے بہت پابند تھے ان کی ایک بڑی خوبی یہ تھی کہ اذان شروع ہوتے ہی کام چھوڑ دیتے تھے مثال کے طور پر ''پاکستان'' لفظ کا ''پاکستا'' لکھا اور ''ن'' باقی ہے تو وہ اذان شروع ہونے کے بعد ''ن'' نہیں لکھتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ سب سے بڑی ہستی کا پیغام آگیا ہے اب اور کوئی کام نہیں ہوسکتا۔

چلتی گاڑی کا رک جانا:۔

(کرامت،۱۴۲) حضرت مولوی نورالٰہی صاحب کی دوسری بڑی خوبی یہ تھی کہ نماز بڑے سکون سے ادا کرتے تھے، ایک مرتبہ کہیں سفر کیلئے نکلے ساتھ اور عزیزان بھی

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث - جلد دوم | Vebuka.com

تھے، آپ ریلوے اسٹیشن پر پہنچے ٹرین میں ابھی وقت باقی تھا کہ آپ نے نماز شروع کردی۔ دوران نماز ٹرین آ گئی ساتھی پریشان ہو گئے مگر آپ سکون سے نماز ادا کرتے رہے یہ پرانے وقت کی بات ہے اس وقت برانچ لائنوں پر چھ سات گھنٹوں کے بعد دوسری گاڑی آتی تھی اسی دوران گارڈ نے سبز جھنڈی ہلائی اور سیٹی بجائی ڈرائیور نے گاڑی اسٹارٹ کرنا چاہی مگر گاڑی نہ چلی گارڈ وسل پر وسل دے رہا مگر نہ چلی ادھر مولوی صاحب پر سکون حالت میں نماز پڑھ رہے ہیں آپ نے حسب معمول آرام سے نماز ختم کی اٹھے اور آ کر گاڑی میں قدم رکھا گاڑی اسی وقت چل پڑی لوگ حیران رہ گئے کسی کی سمجھ میں کچھ نہ آیا کہ کیا ماجراء ہے بس اس طرح نصرت الٰہی آپ کے شامل حال رہی۔

آپ کا ایک شاندار معمول یہ تھا کہ جب کبھی باہر سے واپس آئے تو بجائے گھر جانے کے مسجد میں جاتے۔ اذان کا وقت ہوتا تو اذان کہتے اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کر کے گھر جاتے اور اگر اذان کا وقت نہ ہوتا تو دو رکعت نماز ادا کر کے گھر جاتے۔

مثالی تقویٰ:۔

مولوی عبدالرحیم صاحب رحمہ اللہ بڑے سوز و گداز سے قرآن مجید پڑھتے تھے۔ اللہ نے انہیں لحن داؤدی عطا فرما رکھا تھا لوگ ان کی بڑی عزت کرتے تھے، آپ کی نیکی پاکیزگی اور تقویٰ کا آس پاس شہرہ تھا۔ ایک روز مولوی صاحب نے ایک چوہدری صاحب سے گھاس کاٹنے کی اجازت چاہی۔ اس نے بخوشی اجازت دے دی، مولوی صاحب گھاس کاٹنے لگے گھاس کاٹتے ہوئے ایک پودا گندم کا بھی جڑ سے اکھڑ کر ہاتھ میں آ گیا آپ کو اس بات کا دکھ ہوا اور اسے اسی وقت زمین میں گاڑ دیا اور گاؤں سے لوٹے میں پانی لا کر اس میں ڈالا اگلے دن پھر اس طرح کیا چوہدری صاحب نے دیکھ لیا اور پوچھا مولوی صاحب پانی کا لوٹا لے کر کدھر جاتے ہیں ؟مولوی صاحب نے بتایا چوہدری صاحب گھاس کے ساتھ گندم کا پودا اکھڑ گیا تھا

WWW.UBQARI.ORG
facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث - جلد دوم | Vebuka.com

اسے پانی دینے جاتا ہوں۔ سبحان اللہ کیسے نیک، سادہ اور امانتدار تھے پہلے کے لوگ
۔

{۲۳} کرامات حضرت حافظ عبدالحیٰ صاحب رحمہ اللہ کوٹ شاہ محمد

کوٹ شاہ محمد کا پرانا نام چاندی کوٹ تھا۔ لیکن یہ چاندی کوٹ نام سے ہی زیادہ مشہور ہے ضلع شیخوپورہ کا خوبصورت علاقہ ہے جو کبھی ویران تھا مگر حضرت حافظ عبدالحیٰ صاحب کی دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے وہاں کا شور وکلر دور کر کے اسے سبزہ زار بنا دیا ہے۔ جس مسجد کی بنا آپ کے والد گرامی حضرت مولوی امام دین رحمہ اللہ نے رکھی تھی وہاں آپ کی مساعی اور جہد مسلسل کی بدولت قرآن و سنت کے سوتے پھوٹتے رہے اور اب بھی پھوٹ رہے ہیں۔ اس وقت مولانا عبدالصمد رفیقی حفظہ اللہ اپنے آبائی چمنستان کی آبیاری کر رہے ہیں۔

آپ کی لافانی کرامت:۔

(کرامت، ۱۴۳) آپ ہر وقت قرآن مجید پڑھتے اور نوافل میں مصروف رہتے تھے میں نے ہر لحہ آپ کو ذاکر و شاکر پایا۔ آپ کا شمار بھی اہل اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ نے نیک اور عالم اولاد کے لئے دعا کی۔ اللہ نے آپ کی دعا کو شرف قبول بخشا اور نیک اور عالم اولاد عطا فرمادی۔ آپ کے چار بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں سب بیٹیاں اور تین بیٹے علم دوست ہوئے۔ مولانا سلیم، مولانا مسلم، مولانا عبدالسلام، تیسرے بیٹے یعنی مولانا عبدالسلام کیلانی مستند اور ممتاز عالم دین ہیں، آپ حضرت مولانا حافظ عبداللہ محدث روپڑی رحمہ اللہ کے شاگرد رشید ہیں مدینہ یونیورسٹی سے بھی اکتساب علم وفضل کیا۔ اب ماشاء اللہ علامہ کے درجے پر فائز ہیں علماء اکیڈمی بادشاہی مسجد لاہور میں پڑھانے کے بعد آج کل یوگنڈا میں حدیث پڑھا رہے ہیں۔ آپ کا شمار وہاں کے

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215065149-6513fc750c3991c77c5f00e34551c5df/______ 136/353

کبار علماء میں ہوتا ہے۔

مولانا محمد سلیم حفظہ اللہ ایک نیک دل اور صاف باطن آدمی ہیں۔ آپ نے ہمیشہ رزق حلال کمایا۔ عموماً کتابت آپ کا فن اور پیشہ تھا ایک روز آپ نے خواب میں دیکھا کہ میں قرآن مجید کی یہ آیت پڑھ رہا ہوں "**رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر**" یہ اشارہ تھا کہ اسی طرح رب سے تعلق رکھو وہ سب ضرورتیں پوری کردے گا ایک مرتبہ آپ کو خواب میں قیامت کا نقشہ دکھایا گیا آپ ذرا پریشان ہوئے تو قرآن مجید کی یہ آیت کسی نے پڑھی "**مقعد صدق عند ملیک مقتدر**" آج کل آپ نے وار برٹن میں شاندار مسجد اور لڑکیوں کے لئے ممتاز درسگاہ قائم کر رکھی ہے۔ مسجد اور مدرسہ دونوں بہت با رونق اور کامیاب جا رہے ہیں۔ ماشاء اللہ بہت لوگ آبائی تقلید و جمود اور رسومات ترک کر کے توحید و سنت کی جلو میں آرہے ہیں۔ مولانا محمد سلیم حفظہ اللہ کی ساری اولاد نیک، شریف، عالم، حافظ، قاری اور علم دوست ہے۔ خصوصاً حافظ عبدالمتین راشد اور حافظ عبدالعظیم اسد علم و تقویٰ اور شرافت میں نوجوانوں کے لئے قابل تقلید ہیں۔ حافظ عبدالمتین راشد اور حافظ عبدالعظیم اسد علم و تقویٰ اور شرافت میں نوجوانوں کے لئے قابل تقلید ہیں حافظ عبدالمتین راشد کی پیدائش پر ان کی والدہ محترمہ نے خواب میں ایک نورانی درخت دیکھا جس کی دو شاخیں ہیں اور وہ آسمان تک پھیلا ہوا ہے مولانا محمد سلیم کی دو بیٹیاں ہیں ایک الریاض میں ہوتی ہیں وہ مولانا عبدالمالک مدیر ادارہ دارالسلام کی اہلیہ ہیں ماشاء اللہ آپ کی یہ صاحبزادی حافظ قرآن اور جامعہ جھوک دادو کی سند یافتہ ہیں اور بہت اچھی معلمہ اور مبلغہ ہیں دوسری سوہدرہ میں بندہ محمد ادریس فاروقی مدیر مسلم پبلی کیشنز سوہدرہ کے نکاح میں آئے۔ الحمد للہ موصوفہ والدین کی طرح نیکی اور خدمت دین میں بہت آگے ہیں دونوں نے اپنی اپنی جگہ دینی مدارس قائم کر رکھے ہیں، اور دونوں بحسن طریق دین کی خدمت کر رہی ہیں اور دونوں کے شوہر اپنی اپنی جگہ اللہ کی

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

توفیق سے اسلام کی خدمت واشاعت میں روز وشب مصروف ہیں اللہ قبول فرمائے
۔آمین ۔بیٹے قرآن وسنت کی خدمت اور نشر واشاعت میں مصروف ہیں حافظ
عبدالعظیم اسد اور حبیب کبریا پاکستان میں اور باقی تینوں صاحبزادگان یعنی حافظ
عبدالمتین راشد حافظ مطیع الرسول اور حافظ منیب کبریا سعودیہ میں اسلام کی خدمت و
اشاعت میں دن رات مصروف ہیں۔

شاندار کرامت:۔

(کرامت، ۱۴۴) آپ نے دنیا سے بالکل دل نہ لگایا۔ پوری زندگی گزر گئی
آپ نے اپنے کچے مکان کو پختہ نہ بنایا علوم قرآن میں وحید العصر تھے۔قرآن کے
لغات پر مشتمل بہترین کتاب ''مراۃ القرآن''لکھی ، جو صرف ونحو اور علم و ادب کا
شاہکار ہے علوم قرآن کے علاوہ آپ اسرار قرآن سے بھی آگاہ تھے۔آپ کا روحانی
پایہ بھی اونچا تھا۔اخلاق اور سیرت وکردار میں اپنی مثال آپ تھے خواہ دن عسرت کے
ہوں یا یسرت کے کبھی کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلا یا لوگوں کو آپ کی امانت ودیانت
پر بے حد یقین تھا،اس گاؤں میں چالیس چالیس مربع زمین کے مالک رہتے تھے وہ
بسا اوقات آپ کے پاس لاکھوں روپے اور بے پناہ زیورات امانت کے طور پر رکھ
دیتے تھے،مگر کیا مجال جوان میں ذرا بھی کمی بیشی ہو۔یہ معمولی بات نہیں ہے بہت
بڑی بات ہے۔آپ کی صاحبزادی نے بتایا ایک مرتبہ آپ لاہور سے کوئی ڈیڑھ کلو
سونے کے زیورات بنوا کر لائے اور جن کی امانت تھی انہیں جوں کی توں یہ امانت
پہنچادی۔اس سلسلے میں آپ کو کئی میل پیدل بھی چلنا پڑا۔

ایک روز آپ کی بیٹی کی اتنی دولت اور زیورات پر نظر پڑ گئی اس نے حیرت سے
پوچھا ابا جی !اتنی دولت؟ آپ نے فرمایا۔یہ دولت ہماری نہیں یہ لوگوں کی گندگی ہے
یعنی بیٹی کو ایک طرف یہ بتایا کہ یہ ہماری نہیں ہے اور دوسری طرف یہ بتایا کہ دولت ہرگز
پیار کے قابل نہیں ہے اس سے دل لگانا اچھا نہیں۔آپ روکھا سوکھا کھا کر گزارا کر لیتے

WWW.UBQARI.ORG
facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

تھے،لیکن کیا مجال جو امانت کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی دیکھا ہو یا اس کی نگرانی پر کسی سے کچھ معاوضہ طلب کیا ہو، یہی اولیاء کی شان ہے کہ وہ اکل حلال کو فریضۃ اللہ کے بعد سب سے بڑا فریضہ سمجھتے ہیں کیونکہ اکل حلال اور زہد دونوں ولایت کے ابتدائی زینے ہیں باقی اگلے زینے ہیں ان ابتدائی زینوں کے بغیر کوئی شخص ولی نہیں بن سکتا ان کے بغیر ولایت کا حصول ممکن نہیں۔

دلدل میں پھنسی گھوڑی کا نکل آنا:۔

(کرامت،۱۴۵)ایک مرتبہ آپ گھوڑی پر سوار دریائے چناب میں سے گزر رہے تھے دریا میں پانی کم تھا تقریباً خشک تھا آپ کے ساتھ اہلیہ محترمہ بھی تھیں ایک جگہ گھوڑی دلدل میں پھنس گئی اور پوری ٹانگوں تک پھنس گئی آپ اتر گئے لیکن بسیار کوشش کے باوجود گھوڑی باہر نہ نکل سکی۔آپ کو قدرے فکر لاحق ہوئی لیکن اللہ پر توکل کرتے ہوئے سورہ یٰسین کی تلاوت شروع کر دی دیکھا،گھوڑی یکدم اچھلی اور باہر نکل آئی اور اللہ کی مہربانی سے ساتھ ہی خشک جگہ پر اس کے قدم پڑے اور اس نے چلنا شروع کر دیا اللہ تعالیٰ کی اس مہربانی پر دونوں بے حد شکر بجالائے۔

تدفین پر خوشبو کا پھیل جانا:۔

(کرامت،۱۴۶)آپ کی وفات پر کافی لوگ جمع ہوئے تدفین کے موقع پر قبرستان میں بندہ بھی موجود تھا۔کھلی فضا،درختوں کا جھرمٹ،ایک درخت کے نیچے آپ کی قبر کی کھدائی ہو رہی تھی اس دوران کچھ لوگ خاموش کھڑے تھے،کچھ باتوں میں مصروف تھے،کہ دفعتاً مہک آنا شروع ہوئی،جہاں میں کھڑا تھا وہاں بھی مہک آئی تا آنکہ سب لوگوں کا مشام جاں معطر ہو گیا۔لوگ ایک دوسرے سے پوچھنے لگے،کہاں سے مہک آ رہی ہے،میں قبر کی طرف بڑھا اوپر حضرت حافظ صاحب رحمہ اللہ کی چارپائی پڑی تھی نیچے کھدائی آخری مراحل میں تھی،اب لوگ یہ سمجھ گئے تھے کہ خوشبو یہیں سے آ رہی ہے،اور یہ خوشبو تھی بھی الگ قسم کی،اہل ایمان کیلئے قرآن کی نوید ہے "یا

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy
https://vebuka.com/print/210215065149-6513fc750c3991c77c5f00e34551c5df/______ 139/353

یتھا النفس المطمئنۃ، ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ، فاد خلی فی عبادی، وادخلی جنتی" مطلب یہ کہ اپنے محبوب بندوں کے لئے رب تعالیٰ جنت کے دروازے کھول دیتا ہے اور انہیں ابرار واخیار کی جماعت میں شامل فرما دیتا ہے۔

بکثرت ذکر الٰہی:۔

(کرامت،۱۴۷) آپ جوانی میں چھ پارے اور جب آپ کو ذرا فرصت مل گئی اور بڑھاپے کو پہنچ گئے تو روزانہ دس پارے قرآن مجید کی منزل کیا کرتے تھے اور جو پندرہ بیس روزانہ اوراد و وظائف کرتے تھے، وہ اس کے علاوہ تھے یہی شان اولیاء ہے کہ ان کا کوئی لمحہ ذکر الٰہی کے بغیر نہیں گزرتا اور رب ان کی خصوصی مدد فرماتا ہے۔

{۲۴} کرامات مولانا حکیم عبدالواحد رحمہ اللہ وار برٹن

آپ کا شمار وار برٹن ضلع شیخوپورہ کے چند گنے چنے لوگوں میں ہوتا ہے، بڑے نیک، پارسا اور خدا ترس انسان تھے۔ آپ حضرت حافظ عبدالحئی رحمہ اللہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ پیکر حلم وشرافت حکیم منصور العزیز آپ ہی کے بیٹے ہیں جو اشرف لیبارٹریز کے معاون اور طبیہ کالج فیصل آباد کے پرنسپل ہیں، آپ کے دوسرے دونوں بیٹے محمد اسحاق شاہین اور محمد زبیر گو علم ومذہب میں زیادہ نہ پڑھ سکے لیکن ان کی شہرت اچھی ہے شرافت اور ادب (لٹریچر) میں اچھا پایہ رکھتے ہیں، اول الذکر وفات پا چکے ہیں ان کی بیٹی کی شادی ولی کامل حضرت مولانا محمد عثمان دلاوری رحمہ اللہ (جن کی کرامت آگے آرہی ہیں) کے حقیقی پوتے سے ہوئی یعنی دونوں کے اجداد کا شمار اولیائے کرام میں ہوتا ہے۔

ہندو بہمن مسلمان ہوگیا:۔

(کرامت،۱۴۸) ایک بہمن آپ کی خدمت میں آیا تھوڑی دیر آپ کی مجلس میں رہا وہ آپ کی باتوں سے بہت متاثر ہوا۔ آپ کی مجلس میں اسے سکون ملا بالآخر کہنے لگا: حضرت مجھے بھی اپنا ساتھی بناء لیجئے فرمایا: کلمہ پڑھو اور ہمارے ساتھی بن جاؤ چنانچہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

اس نے کلمہ شریف پڑھا اور حلقہ بگوش اسلام ہو گیا۔

عجیب واقعہ:۔

(کرامت،۱۴۹) ایک روز بیٹھے بیٹھے کہنے لگے: اتنے آدمیوں کا کھانا تیار کرو، وہ آرہے ہیں گھر والوں نے کھانا تیار کیا۔ اتنے میں وہ مہمان آگئے، کھانا کھایا، چند منٹ آپ کی مجلس میں بیٹھے اور چلے گئے، گھر والے کہتے ہیں، ہمیں پتہ نہیں چلا کہ وہ کون مہمان تھے۔ اور کیا کرنے آئے تھے۔ وہ لوگ ہمارے علاقے کے نہیں تھے۔ کہیں ادھر ادھر کے تھے اور ان کے آنے کا مقصد نہ ہم نے پوچھا۔ اور نہ مولوی صاحب نے گھر والوں کو بتایا یا بتانا مناسب نہ سمجھا ہوگا۔

{۲۵} کرامات مولانا محمد ادریس کیلانی رحمہ اللہ

آپ کا شمار بھی باعمل علماء میں ہوتا ہے، آپ کی دو کرامات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

دعا کی طاقت پرواز:۔

(کرامت،۱۵۰) آپ ہمیشہ اولاد کیلئے نیکی اور ہدایت کی دعا طلب کرتے رہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی اولاد کو خدمت دین کی توفیق بخشی انہوں نے کیلیانوالے میں ایک شاندار جامعہ تعمیر کیا۔ قریب ہی قادر آباد روڈ کیلیانوالہ سٹاف پر خوبصورت مسجد بنوائی۔ اور ''حدیث پبلی کیشنز'' کے نام ایک اشاعتی ادارہ قائم کیا جو شب و روز حدیث نبوی کے اشاعت میں مصروف ہے۔ موصوف کی بیٹی نے گوجرانوالہ کے قریب کھیالی میں ایک دینی مدرسہ قائم کر رکھا ہے جہاں لڑکیوں کو قرآن و حدیث کی تعلیم دی جاتی ہے یوں حضرت مولانا کیلانی مرحوم کی دعا حرف بحرف پوری ہوئی غرض آپ کی ساری اولاد خدمت دین اور اشاعت اسلام میں مصروف ہے۔

آپ کی ایک اور کرامت:۔

(کرامت،۱۵۱) آپ عالم تھے، البتہ حافظ نہیں تھے، عمر مبارک کوئی ساٹھ ستر کے درمیان ہوگی کہ دل میں خواہش پیدا ہوئی کیوں نہ کتاب اللہ کو حفظ کیا جائے؟ آپ

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

نے اللہ کی بارگاہ میں حفظ قرآن کی دعا کی اور بلا استاد قرآن مجید حفظ کرنا شروع کر دیا۔ یعنی دعا کے ساتھ کوشش بھی شروع کر دی اور ڈیڑھ برس کے قلیل عرصہ میں قرآن مجید حفظ کر کے دوسرے سن رسیدہ لوگوں کیلئے حفظ قرآن مجید کا شاندار نمونہ پیش فرما دیا۔ علاوہ ازیں اسے مصلے پر سنانا بھی شروع کر دیا۔ ماشاء اللہ بہت اچھا قرآن ضبط تھا۔

آپ کی اہلیہ محترمہ بھی قرآن کی حافظہ تھی۔ اور دیہاتی طریقے کے مطابق گھر میں ہی گاؤں کی بچیوں کو قرآن مجید کی تعلیم دیتی تھیں۔ ذرا غور تو کیجئے! قوم نے مولانا کے علاوہ ان کی اہلیہ اور ان کے بچوں سے کتنا فائدہ اٹھایا؟ اور اب تک اٹھا رہی ہے یہ ایک چشمہ فیض ہے جس سے قوم برابر استفادہ کر رہی ہے اور اللہ ہی کو معلوم یہ سلسلہ کب تک رہے، آپ کے چاروں بیٹے محمد اقبال کیلانی، محمد ریاض کیلانی، خالد کیلانی، ہارون الرشید کیلانی اپنے والد گرامی کے مشن کو اپنی طاقت کے مطابق جاری رکھے ہوئے ہیں، حدیث پبلی کیشنز کے نام سے ان کا ادارہ بڑی اچھی کتابیں شائع کر رہا ہے۔ آپ کی مطبوعہ کتب ملک اور بیرون ملک سے خراج تحسین حاصل کر رہی ہیں۔

{۲۶} کرامات مولانا عبدالرحمن کیلانی رحمہ اللہ لاہور

سنت کی برکت اور آپکی کرامت:۔

(کرامت، ۱۵۲) مولانا عبدالرحمن کیلانی رحمہ اللہ پہلے فوج میں ملازم رہے، خاندانی اثر کی وجہ سے مزاج میں دین اور مذہب کا غلبہ تھا، جس کے نتیجے میں آپ نے داڑھی رکھ لی، قانون شریعت کی نگاہ میں داڑھی کو وجوب کا درجہ حاصل ہے مگر انگریزی قانون کو ناگوار گزری۔ حکام نے کہا: داڑھی رکھیں یا نوکری رکھیں کوئی ایک چیز رکھ لیں۔ فیصلہ کر لیں کیا رکھنا ہے۔ کہا: فیصلہ کر لیا۔ نوکری چھوڑ دوں گا مگر سنت رسول ﷺ نہیں چھوڑوں گا۔ رب نے کہا: جو میرے محبوب کی لاج رکھتا ہے میں اس کی لاج رکھتا ہوں۔ چنانچہ رب تعالیٰ نے آپ کو وہ مقام دیا کہ بایدو شاید یعنی حکومت کی

facebook.com/Salfi.tasawuf

نوکری چھوڑ کر اپنی نوکری دے دی سچ کہا قرآن نے "**عسیٰ ان تکرھو اشیئا وھو خیر لکم**" یعنی بسا اوقات آدمی کسی چیز کو اچھا نہیں سمجھتا اور وہ حقیقت میں اچھی ہوتی ہے اللہ کرے کہ ہماری بھی آنکھیں کھل جائیں اور کم از کم داڑھی منڈانا چھوڑ دیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہاتھ تھاما:۔

(کرامت، ۱۵۳) نوکری چھوڑنا کوئی معمولی بات نہیں۔ معاش کی بنیادیں ہل جاتی ہیں گھر کا نظام تلپٹ ہو کر رہ جاتا ہے مگر آپ مطلق پریشان نہیں ہوئے، آپ نے کاروبار شروع کیا۔ اللہ نے برکت عطا فرمائی اور ساتھ ساتھ خاندانی فن یعنی کتابت سیکھی۔ اور بہت جلد سیکھ لی دنیا پیسے کے پیچھے بھاگتی ہے مگر پیسہ آپ کے پیچھے بھاگتا تھا اور کمال یہ کہ اللہ نے اگر کتابت کا کام دیا تو وہ بھی قرآن کا۔ ہم خرما و ہم ثواب "**ان اللہ لایضیع اجرا المحسنین**" کی جلوہ فرمائیاں اسی کا رگہ آب وگل میں شروع ہوگئیں اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ذہن رسا کے ساتھ طبع سبک خرام بھی ودیعت فرمادی۔ آپ کے سامنے ارتقاء کا کوئی زینہ دور نہ تھا اور علم وفضل آپ کو دیا ہی نہیں بلکہ آپ میں انڈیلا باوجود درس نظامی نہ پڑھنے کے آپ کی تحریر وتقریر اور تصنیفات کو دیکھ کر بڑے بڑے علماء ورطہ حیرت میں گم ہوگئے۔ مزاج سادہ، مرنجاں مرنج، ملنسار، چہرے پر بشاشت، طبع میں جودت، ہمہ وقت استحضار اور آمد کی کیفیت، زبان میں طلاقت، قلم میں روانی، دریا کو کوزے میں بند اور کوزے کو دریا میں بنا دینے پر قدرت، طبیعت پر بہار، ہر ایک سے پیار، غرض کیا کہیں۔ اللہ تعالیٰ نے موصوف کا ہاتھ ہی نہیں تھاما یمین ویسار عطاو بخشش کے چھینٹوں کا یوں فیاضانہ ترشح کیا کہ فیض ازل کے انعامات واحسانات آپ پر نازل ہوتے ہوئے نظر آئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

انعامات کی بارش:۔

(کرامت، ۱۵۴) رب نے آپ کو اسقام وآلام سے محفوظ رکھا ورنہ فی زمانہ کوئی گھران آفات سے محفوظ نہیں۔ جو اسقام سے محفوظ ہے وہ آلام میں گرفتار ہے اور جو آلام سے محفوظ ہے وہ اسقام میں گھرا ہوا ہے، آپ تادم آخر صحت مند رہے۔ اور بڑھاپے میں بھی جوان تھے آپ کو اللہ نے دین بھی دیا اور دنیا بھی۔ آپ کو اولاد دی تو اس میں بھی شان عدل کارفرما رہی یعنی چار بیٹے اور چار بیٹیاں اور دونوں ہی (بیٹے بیٹیاں) دونوں علوم سے آراستہ اور تقریباً سبھی حافظ قرآن۔ آگے ان کی اولاد بھی حافظ قرآن، آپ کی اہلیہ محترمہ بھی حافظہ قرآن تھیں۔ ایک اندازے کے مطابق آپ کے خاندان یعنی فروغ میں کوئی ۵۰ حفاظ قرآن ہوں گے اور آپ کے سب بیٹے اچھی پوسٹ پر ہیں کوئی ڈاکٹر ہے تو کوئی انجینئر، کوئی پروفیسر ہے تو کوئی اسکالر، اتنی لائق، بلند اخلاق، دین کی خادم اولاد کم ہی کسی کی ہوگی "**ایدھم اللہ تعالیٰ**"۔

آپ کی ایک اور کرامت:۔

(کرامت، ۱۵۵) آپ کو اولاد واحفاد سے محبت تھی۔ حلال کمائی سے پیار تھا عالی شان رہائش گاہ محبوب تھی مگر ان سب سے بڑھ کر آپ کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار تھا۔ آپ ارشاد قرآنی "**اشد حبا للہ**" کی تابندہ تفسیر اور حدیث نبوی "**لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ**" کی زندہ تصویر تھے۔

آپ کو اللہ سے محبت تھی اللہ کی کتاب سے محبت، اللہ کے رسول سے محبت اور اللہ کے گھر سے لگاؤ تھا۔ اتنا لگاؤ اتنا پیار اور اتنی شیفتگی کہ بالآخر فرش مسجد کی زمیں بوسی کرتے ہوئے اللہ کے گھر ہی میں اللہ سے جا ملے۔ حالت نماز کی کیفیت سجدے کی، زبان تسبیحات خداوندی کی زمزمہ سنجی کرتے ہوئے، اہل اسلام سے "**فاشھدوا لہ بالایمان**" کا تمغہ شہادت لیتے ہوئے "**فادخلی فی عبادی وادخلی**

WWW.UBQARI.ORG
facebook.com/Salfi.tasawuf
Privacy

خلد جنتی " کی نوید سنانے والے ملائکہ کے جھرمٹ میں آپ کی روح مطمئنہ فردوس بریں میں پہنچ گئی" **علی اللہ مقامہ**، آمین یارب العالمین"۔

اس دور میں اپنی خاندانی مسند علم کی وارث اور اہل، کم ہی کسی ذی علم کی اولاد ہوگی اور جس کی اولاد ایسی نکل آئے اسے اللہ کا شکریہ بجالانا چاہیے اس کائنات ہست و بود میں بڑی نعمتیں یہی ہیں دین ودنیا کی عظمت، لائق اولاد، معاشرہ میں عزت اور اچھی شہرت، حضرت مولانا عبدالرحمن کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ ان خوش نصیب لوگوں میں سے ہیں جنہیں یہ تمام نعمتیں حاصل تھیں۔

آپ کی تابندہ ودرخشندہ کرامات:۔

(کرامت،۱۵۶) آپ نے بہترین کتب تصنیف فرمائیں۔جن کی تعداد بیس کے لگ بھگ ہوگی آپ کی سب کتب عمدہ اور لائق تعریف ہیں لیکن "مترادفات القرآن" آپ کی شاہکار تصنیف ہے جو اپنے عہد کی منفرد کتاب ہے۔میرے خیال میں ماضی قریب میں برصغیر میں "مترادفات قرآن" ایسے حیرت زدہ اور معلومات افزاء موضوع پر کسی نے قلم نہیں اٹھایا۔

آپ نے لائق ترین اولاد چھوڑی۔آپ کی اولاد (زکور واناث) کا ہر فرد اپنی اپنی جگہ پر ایک مستقل ادارہ ہے اور ان سب میں اپنے گرامی والدین کی پوری جھلک پائی جاتی ہے۔" **اللھم زد فزد** "۔

آپ کا جامعہ اور قائم کردہ مسجد، آپ کا صدقہ جاریہ ہے جامعتہ البنات تدریس القرآن وسن پورہ لاہور میں بہترین تعلیم وتربیت کا انتظام ہے اور بڑی کامیابی سے رواں دواں ہے مسجد اگرچہ چھوٹی ہے مگر اہمیت کے لحاظ سے بڑی ہے۔وہ شرک و بدعت کے سیاہ نوکیلے پتھروں میں چشمہ توحید وسنت کا کام دے رہی ہے یہ سب آپ کی کرامات ہیں اگر آپ ملازمت میں رہتے تو یہ محیر العقول کارنامے کیسے ممکن تھے؟

" **وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء** "۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

{۲۷} کرامات مولوی کمال دین صاحب رحمہ اللہ

آپ ایک غیر معروف، خاموش، مخلص، سادہ اور اپنے علاقہ میں ہر دلعزیز بزرگ تھے۔ زہد کا غلبہ تھا، اکل حلال اور صدق مقال کے عادی تھے۔ دعا میں بلا کی تاثیر تھی، شاید وہ اکل حلال اور صدق مقال کی وجہ سے تھی یوں لگتا تھا جیسے رب کو منا رہے ہوں آپ کے بارے میں مشہور ہے آپ جو دعا کرتے تھے پوری ہو جاتی تھی۔

اللہ نے خاتون کو بیٹا دیا:۔

(کرامت، ۱۵۷) مولوی اسماعیل فیروز پوری چک 139/9L بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ایک خاتون آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس کے ہاں اولاد نہیں ہوئی تھی بہت علاج کروایا اور روحانی علاج کیلئے بڑے بڑے ماہرین کے پاس گئی مگر مطلق فائدہ نہ ہوا اسے آپ کے بارے میں بتایا گیا چنانچہ وہ آپ سے دعا کروانے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ نے اپنے خاص انداز سے اس کے لئے دعا کی اور انداز یوں تھا کہ جیسے کوئی اپنے دوست کی منت زاری کر کے اسے اپنی عرض داشت منوا رہا ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دعا کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے اس خاتون کو بیٹا عطا فرما دیا۔

قحط سالی دور ہو گئی:۔

(کرامت، ۱۵۷) گوہڑ (پتوکی) میں بارش نہ ہونے سے قحط سالی کا سماں ہو گیا لوگوں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر بارش کے لئے دعا کی درخواست کی آپ نے نہایت زاری سے دعا کی تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ بادل کا ٹکڑا آیا اور وہ پھیلتا گیا تا آنکہ دیکھتے دیکھتے پورے علاقے پر پھیل گیا اور بارش برسنے لگی اور اتنی برسی کہ سب کی سب ضروریات پوری ہو گئیں۔

بھینس نے آپ کی بات مان لی:۔

(کرامت، ۱۵۸) مولوی حبیب اللہ جیتی والا (Jatiwala) نزد کنگن پور نے یہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث - جلد دوم | Vebuka.com

واقعہ سنایا کہ ایک روز حضرت مولوی کمال دین صاحب ہمارے گاؤں جیتی والا میں تشریف لائے دیکھا کہ ایک آدمی اپنی بھینس کو مار رہا تھا۔ آپ نے کہا بیچارا بے زبان جانور ہے اسے کیوں مار رہے ہو؟ اس نے کہا: میں اسے کیوں نہ ماروں چارا پورا کھاتی ہے مگر جب دودھ دینے کی باری آتی ہے تو ٹانگیں مارتی ہے اور قریب نہیں آنے دیتی۔ آدمی کا جواب معقول تھا آپ نے بھینس کے قریب ہو کر اس کے کان میں کہا "کیوں مار کھاتی ہو، دودھ دے دیا کرو" آدمی سے کہا ذرا صبر کرو جلد بازی نہ کرو جاؤ برتن لے آؤ تھوڑی دیر کے بعد وہ برتن لے آیا نیچے بیٹھا اور بھینس کے تھنوں کو ہاتھ میں لے کر دبایا تو اس نے دودھ دینا شروع کر دیا۔

دریا کا رخ بدل گیا:۔

(کرامت،۱۵۹) مولوی حبیب اللہ آف جیتی والا کا بیان ہے ایک مرتبہ کی بات ہے کہ دریائے ستلج نے جیتی والا اور کنگن پور کی طرف رخ کر لیا جس سے لوگوں کو بہت تشویش ہوئی کہ کیا کیا جائے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ یہ اللہ کے حکم سے آیا ہے وہی اس کو لے جائے گا کسی اہل اللہ سے دعا کروانی چاہیے چنانچہ لوگ حضرت مولوی کمال دین صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دعا کی درخواست کی۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے لجاجت و الحاح کے ساتھ دعا کی۔ "اے اللہ! یہ کام لوگوں کیلئے بہت مشکل ہے مگر آپ کیلئے کوئی مشکل نہیں اپنی مہربانی سے دریائے ستلج کا رخ اس علاقے سے موڑ دیجئے۔ آپ کی دعا قبول ہوئی اور اگلے روز سے دریا نے اپنا رخ کنگن پور سے موڑ کر دوسری طرف کر دیا جس سے لوگوں کو انتہائی خوشی ہوئی۔

آپ کا روحانی کمال:۔

(کرامت،۱۶۰) تقسیم ملک کے وقت سکھوں نے ادھم مچا رکھا تھا بکھرے ہوئے سکھ جس مسلمان کو دیکھتے تہ تیغ کر دیتے۔ اس طرح انہوں نے حد درجہ مظالم ڈھائے اور آپ کے علاقہ میں ان گنت مسلمانوں کو شہید کر دیا ایک عالم کو چرکے دے دے کر

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

Privacy

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

شہید کر دیا مگر مولوی کمال دین رحمہ اللہ کا کمال یہ تھا کہ آپ جس شخص کے گرد دائرہ لگا دیتے سکھ ادھر نہ آتا اور اس طرح وہ شخص ان کے حملے سے بچ جاتا اس طرح بہت سے لوگ سکھوں کے حملے سے بچ گئے۔

دعا کا حیرت انگیز اثر:۔

(کرامت، ۱۶۱) مولانا اسماعیل فیروز پوری رحمہ اللہ کا بیان ہے ایک مرتبہ آپ گوجرے تشریف لے گئے ایک لڑکی آپ کے سامنے لائی گئی مرض کی وجہ سے اس کے سر کے بال اڑ چکے تھے، آپ نے اس لڑکی سے پابندی سے نماز ادا کرنے کا وعدہ لیا اس نے پابندی سے نماز ادا کرنے کا وعدہ کر لیا، آپ نے دعا بھی کی، اسے دم بھی کیا اور پانی بھی دم کر کے دیا اور پرہیز بھی بتلایا چنانچہ اللہ کی مہربانی سے وہ لڑکی ٹھیک ہوگئی پھر اس نے سستی سے نماز ترک کر دی، چنانچہ دوبارہ اس کے بال گرنا شروع ہو گئے اور وہ پھر اسی طرح ہوگئی جس طرح پہلے تھی بعد ازاں ٹھیک نہ ہوئی، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ یا اللہ والوں سے جو وعدہ کیا جائے اسے ضرور پورا کیا جائے اور جس قدر ممکن ہو جلد پورا کیا جائے۔ بصورت دیگر نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے۔

{۲۸} کرامات مولانا عبدالحق آف ماڑی مصطفی رحمہ اللہ (بھارت)

زہے مقدر:۔

(کرامت، ۱۶۱) آپ نہایت مخلص بہت بلند اخلاق، بے حد پارسا اور اونچے پائے کے عالم دین تھے جامعہ رحمانیہ دہلی کے فارغ التحصیل تھے۔ بہت متوکل علی اللہ اور عابد و زاہد تھے دوران ذکر بات چیت نہیں کرتے تھے اور آپ نے گھر والوں کو بھی اس وقت گفتگو کرنے سے روکا ہوا تھا۔ قاری محمد عزیز صاحب خطیب جامعہ مسجد اقصیٰ گلشن راوی لاہور اور محمد صدیق شاہد ایم اے ہیڈ ماسٹر اور فاروق احمد انہی کے فرزند ہیں۔ مولانا عبدالحق رحمہ اللہ کی اہلیہ محترمہ جنت بی بی بھی اللہ والی

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215065149-6513fc750c3991c77c5f00e34551c5df/______ 148/353

خاتون تھیں بڑی عابدہ، زاہدہ، ذاکرہ وشاکرہ تھیں ۔حال ہی میں نوے برس کی عمر پا کر عالم جاودانی کوسدھار گئیں ۔شریعت کی بے حد پابند تھیں ۔قرآن اور نوافل عام پڑھتی رہتی تھیں آپ کی وفات پر پورا کمرہ خوشبو سے مہک اٹھا اماں جی جنت بی بی مرحومہ عالمہ باعمل، صاحب تقویٰ وورع، حضرت مولانا محمد یحییٰ میر محمد کی رضاعی ماں تھیں تقسیم کے وقت سکھوں نے آپ کے شوہر عبدالحق رحمہ اللہ اور آپ کے دو بیٹوں محمد یونس اور محمد کو بے دردی سے شہید کر دیا مگر مرحومہ نے بڑے حوصلے اور صبرو سکون سے ان جانکاہ صدمات کو برداشت کیا یہ ہیں وہ خاندان جنہوں نے ملک کی خاطر لازوال قربانیاں دیں ۔اور یہ ہیں وہ لوگ جو وطن عزیز کی صحیح قدرو قیمت کا اندازہ کر سکتے ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے تقسیم کے وقت نہ کوئی صدمہ برداشت کیا نہ کوئی جانی ومالی قربانی دی انہیں پاکستان کی صحیح قیمت کا کیونکر اندازہ ہوسکتا ہے؟

دعا سے دن پھر گئے:۔

(کرامت،۱۶۲) مولانا عبدالحق رحمہ اللہ کا شمار اہل اللہ میں ہوتا ہے آپ کے تلامذہ میں مولوی حبیب اللہ جیتی والا نزد کنگن پور معروف عالم تھے ۔مولوی صاحب موصوف آپ کے نہایت عقیدت گزار تھے ۔یہ ایک بار آپ کے صاحبزادگان مولانا قاری محمد عزیر اور جناب محمد صدیق شاہد ایم اے سے ملنے آئے اور ملاقات کر کے خوش ہوئے اور باتوں باتوں میں بتانے لگے میں بڑا غریب اور مفلس تھا، تنگدستی نے پریشان کر رکھا تھا، ایک بار میں نے استاد محترم حضرت مولانا عبدالحق رحمہ اللہ سے درخواست کی ۔حضرت !اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میری کشائش کی دعا کریں کہ میرے دن پھر جائیں چنانچہ حضرت مولانا رحمہ اللہ نے میری فراخی رزق کی دعا فرمائی اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو ایسا شرف قبول بخشا کہ بہت جلد یعنی اگلے ہی روز میری مالی حالت میں خوشگوار تبدیلی آگئی ۔

ہوا یوں کہ گاؤں کے نمبردار کا بیٹا شدید بیمار ہو گیا ۔میں جسمانی روحانی تھوڑا بہت

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

علاج کر لیتا تھا نمبر دار میرے پاس آیا اور کہا مولوی صاحب! آپ لوگوں کا علاج کرتے ہیں براہ کرم میرے بیٹے کا علاج کریں آپ کو منہ مانگا انعام دوں گا چونکہ وہ بہت مالدار تھا، اس لئے میں نے ۱۰۰ بورے گندم اور ایک بھینس کا مطالبہ کیا اس نے وعدہ کر لیا میں نے اللہ کے سہارے پر اس مریض لڑکے کو پانی سے نہلا دیا اللہ کی قدرت وہ شفایاب ہو گیا، اس نے خوش ہو کر مجھے ۱۰۰ روپیہ دیا اور باقی چیزیں جلد ادا کرنے کا وعدہ کیا، میں نے خوشی خوشی اس بات کا حضرت مولانا عبدالحق رحمہ اللہ سے ذکر کیا، آپ نے فرمایا: اس نے اپنے آپ جو ۱۰۰ روپیہ دیا ہے وہی کافی ہے باقی چیزیں چھوڑ دو اللہ آپ کو برکت دے گا ان دنوں سو روپیہ بھی بہت خطیر رقم ہوتی تھی، میں نے استاد محترم کی بات مان لی اور اس ۱۰۰ روپے سے ضروریات بھی پوری کیں اور کاروبار بھی شروع کر دیا اللہ نے مجھے وہ برکت عطا فرمائی کہ گھر میں ہر چیز کی ریل پیل ہو گئی اور کسی چیز کی کوئی کمی نہ رہی۔

نورانی خواب، بابرکت تعبیر:۔

(کرامت، ۱۶۳) حضرت مولانا عبدالحق رحمہ اللہ کی بیٹی فاطمہ (بورے والا) کا بیان ہے کہ ایک روز والد صاحب نے خواب دیکھا کہ وہ حضور اکرم ﷺ اور خلفائے راشدین (حضرت ابوبکر، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کے ساتھ کھانا کھا رہے ہیں۔ تقسیم ملک کے موقع پر سکھوں نے آپ کے گاؤں کے مردوں کو دھوکے سے اکٹھا کر لیا انہوں نے عورتوں کو کچھ نہ کہا مردوں کو مشروب پیش کیا انہوں نے اسے مشکوک جانا اور پینے سے انکار کر دیا سکھوں نے نہتے مسلمانوں پر زوردار حملہ کر دیا اور پورے گاؤں کے سینکڑوں مردوں کو بیدردی سے شہید کر دیا۔ آپ کے ساتھ آپ کے دو جوان بیٹے بھی شہید ہو گئے، گاؤں بھارت کے ضلع فیروز پور میں تھا اس کا نام ماڑی مصطفی (تحصیل موگا) تھا۔ "**اعلی اللہ مقامھم فی الجنۃ الفردوس**"۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

{۲۹} کرامات حضرت حافظ محمد محدث گوندلوی رحمہ اللہ

آپ پر اللہ تعالیٰ کا خاص لطف وکرم تھا آپ کو علمی لحاظ سے ایک سند مانا جاتا تھا، آپ کے فتاویٰ بڑے معتبر سمجھے جاتے تھے، آپ کا بیان عین قرآن وحدیث کے بیان پر مشتمل ہوتا تھا، آپ میں تکلف وتصنع نام کی کوئی چیز نہ تھی، آپ کے ملک اور بیرون ملک ہزاروں شاگرد ہیں، الحمد للہ! بندہ کو بھی آپکے سامنے زانوئے تلمذتہ کرنے کا شرف حاصل ہے۔ بندہ نے صحیح بخاری اور تفسیر القرآن آپ سے پڑھی اور اس کی حلاوت آج تک محسوس ہو رہی ہے۔

آپ کا پایہ:۔

(کرامت، ۱۶۴) آپ کا علمی پایہ بہت اونچا تھا، یگانہ روزگار عالم تھے۔ اپنے معاصرین پر برتری رکھتے تھے، حافظہ بہت قوی تھا روحانیت میں ایک مقام رکھتے تھے۔ قرآن وحدیث کے حافظ تھے عربی فارسی پر یکساں قدرت رکھتے تھے۔ گوجرانوالہ کے قریب موضع گوندلانوالہ کو آپ کی وجہ سے شہرت حاصل ہوئی اور اس گاؤں سے تعلق رکھنے والے علماء نے اپنے ساتھ گوندلوی کا لاحقہ استعمال کر کے گوندلانوالہ سے عقیدت محبت کا اظہار بھی کیا ہے۔ گوندلوی، عبدالاحد گوندلوی وغیرہم، اور اتفاق ایسا کہ سمجھا جاتا رہا ہے یہ حضرت گوندلوی کا فیضان تھا کہ جس نے اپنے شاگردوں کو نابغۂ روزگار بنا دیا۔

آپ کا روحانی جلال:۔

(کرامت، ۱۶۵) آپ بہت بڑے عالم ہونے کے ساتھ ساتھ تہجد گزار، شب زندہ دار، بڑے ذاکر وشاکر اور متوکل علی اللہ تھے۔ آپ کی عبادت کا نور آپ کے پیکر سے صاف نظر آتا تھا۔ آپ کا چہرہ انوار الٰہی کی تابانیوں سے روشن رہتا تھا باوجود شیریں مقال اور فرخندہ رو ہونے کے کوئی آپ کے جلال کی تاب نہ لا سکتا تھا میں نے

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

بڑے بڑے لوگوں کو آپ کے سامنے دم بخود دیکھا۔

ایک مرتبہ آپ طلبہ کو درس حدیث دے رہے تھے کہ ایک وزیر جو آپ کی ملاقات کی خواہش رکھتا تھا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے دوران درس ادھر دیکھا تک نہیں اور نہ ہی وہ گفتگو کر سکا حالانکہ اسے جلدی تھی ہاں، جب درس حدیث سے فارغ ہوئے پھر اس سے ہمکلام ہوئے۔

کلمہ طیبہ کے ورد کی خوشبو:۔

(کرامت، ۱۶۶) مولوی عطاء اللہ صاحب ونجووالی کا بیان ہے کہ میرے گھر کوئی بیرونی اثر ہو گیا اور اس کے ساتھ دوسری آزمائش یہ آئی کہ مقدمہ بازی شروع ہو گئی، جس سے میری پریشانی دو چند ہو گئی، اس سلسلے میں جگہ جگہ پھرا بہت سے روحانی بزرگوں سے ملا مگر میں نے اکثر لوگوں کو جادوگر یا دوکاندار پایا، آپ کا بیان ہے اس سلسلے میں میں نے دو بزرگ ہستیوں کو کامل پایا ایک حضرت حافظ محمد گوندلوی اور دوسرے حضرت حافظ محمد یوسف سوہدروی رحمہا اللہ۔ مولوی صاحب کہتے ہیں میں نے ان دونوں کو جانچ پرکھ کر دیکھا انہیں روحانیت کے اعلیٰ مقام پر فائز پایا ان پر اللہ کا خاص فضل وکرم تھا۔

مولوی عطاء اللہ صاحب کہتے ہیں میں جب مقدمات میں الجھ گیا تو حضرت حافظ محمد یوسف صاحب سوہدروی رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے اللہ تعالیٰ پر یقین کامل کرنے کی تلقین کی اور ساتھ یہ وظیفہ بتایا۔ "**حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر**"۔

اور فرمایا اسے کامل یقین واعتماد کے ساتھ بکثرت پڑھو۔ مولوی عطاء اللہ صاحب کہتے ہیں: میں نے اس وظیفے کو ورد زبان رکھا اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے بہت جلد مقدمہ بازی سے میری جان چھوٹ گئی اور ہر طرح سے بری ہو گیا "**فللہ الحمد**"۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

ذکر نفی اثبات، ہر پریشانی سے چھٹکارہ:۔

(کرامت ،۱۶۷) گھر کی تکلیف کیلئے حضرت گوندلوی صاحب کی خدمت میں حاضری دی آپ نے فرمایا رات کو کہیں گوشہ میں بیٹھ کر کلمہ شریف ''لا الہ الا اللہ'' کا کثرت سے ورد کرو۔ میں نے یہ ذکر شروع کر دیا مگر عجیب بات کہ میرے آس پاس بدبو پھیلنا شروع ہوگئی، جس سے میں بہت حیران و پریشان ہوا اور مجھے خطرہ لاحق ہوگیا کہیں لوگوں کو مجھ سے بدبو نہ آنے لگے۔ کیونکہ مجھے خود اپنے آپ سے تھوڑی بو آنے لگی، میں نے حضرت گوندلوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ ماجرا کہہ سنایا فرمانے لگے: ''لا الہ الا اللہ'' کا اتنا ورد کرو کہ بدبو کی جگہ خوشبو پھیل جائے۔ ایک وقت آئے گا کہ شیطانی اثرات دور ہو کر خوشبو پھیل جائے گی مولوی صاحب موصوف کہتے ہیں: میں نے آپ کی ہدایت کے مطابق پھر کلمہ شریف کا اس کثرت اور جمعیت خاطر سے ورد کیا کہ واقعی بدبو کی جگہ خوشبو پھیلنا شروع ہوگئی تا آنکہ کلمہ طیبہ کے ورد سے در و دیوار مہک اٹھے اور ساتھ ہی اللہ کی رحمت سے گھریلو پریشانی میں بھی تخفیف ہوگئی۔

{۳۰} کرامات مولانا ابوالبرکات احمد مدارسی رحمہ اللہ

آپکا تعلق مدراس (بھارت) سے تھا۔ آپ اوڈانوالہ سے فارغ ہوئے بڑے راسخ فی العلم اور راسخ فی العقیدہ تھے۔ صاف ظاہر اور باطن تھے، مشکل ترین اسباق کو آسان ترین پیرائے میں پڑھانے کا ملکہ رکھتے تھے، جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ کے ناظم اور شیخ الحدیث تھے۔ آپ کا فتاویٰ چلتا تھا، آپ کا فتاویٰ کتابی صورت میں مل جاتا ہے، آپ حضرت حافظ محمد محدث گوندلوی رحمہ اللہ کے بلند پایہ شاگرد تھے۔ آپ کو باوجود اتنے عالی مراتب ملنے کے حضرت گوندلوی رحمہ اللہ کی شاگردی پر فخر تھا اور شیخ الحدیث ہونے کے باوجود شاگردوں کی طرح آپ کا احترام کرتے تھے۔

جامعہ اسلامیہ کو چار چاند لگا دیئے:۔

WWW.UBQARI.ORG
facebook.com/Salfi.tasawuf
Privacy

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

(کرامت،۱۶۸) آپ کی پہلی کرامت یہ تھی کہ آپ نے جامعہ اسلامیہ کی باگ دوڑ سنبھالنے کے بعد نظم وضبط اور تعلیمی اعتبار سے اس کو چار چاند لگا دیئے۔ جامعہ اسلامیہ کی جگہ کوئی الگ اور خاص نہ تھی پرانی سی مسجد اور اس کے ملحق دو تین اسی طرح کے کمرے اور لوگوں کے گھروں سے کھانا آتا تھا مگر ڈسپلن اور تعلیمی معیار نہایت امید افزا تھا اور وہ سب اللہ کی رحمت سے آپ کی وجہ سے تھا آپ جامعہ کو اپنے گھر کی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر محبوب جانتے تھے، آپ تعطیل کے بعد بھی دن رات میں کئی کئی بار جامعہ کا چکر لگاتے تھے، حالانکہ آپ کا گھر جامعہ سے کافی دور تھا، آپ نے جامعہ میں آنے کا کوئی خاص وقت نہیں رکھا تھا آپ جب چاہتے تھے آجاتے تھے۔

ہردل عزیزی:۔

(کرامت): آپ ہردلعزیز عالم تھے۔اساتذہ، طلبہ، دیگر علماء سب آپ کو بنگاہ قدر دیکھتے تھے، آپ کی خدمت میں حاضری دینا آپ کے پاس بیٹھنا اپنے لیے باعث فخر سمجھتے تھے، اسی طرح انتظامیہ، اہل محلہ، نمازیان مسجد سب آپ کو احترام و عقیدت کی نگاہ سے دیکھتے تھے ورنہ انتظامیہ اور نمازی دونوں بیک وقت کسی عالم پر خوش ہوں؟ اتنی آسان بات نہیں۔لیکن آپ پر سب خوش تھے۔

آپ نے گھڑی سازی کا کام بھی سیکھا ہوا تھا تاکہ قوم پر بوجھ نہ بنیں اور خودداری پر بھی آنچ نہ آئے۔یعنی آپ ایک طرف شیخ الحدیث تھے دوسری طرف گھڑی ساز، میں نے خود آپ کو بازار میں گھڑی سازی کی دکان پر کام کرتے دیکھا۔سیرت و کردار کی پختگی، خودداری، اخلاص، علم میں رسوخ، احساس ذمہ داری اور وقت کی پابندی کی بدولت اللہ تعالیٰ نے آپ کو معاصرین پر برتری عطا فرما رکھی تھی۔ہمارے علماء کو بھی اپنے اندر یہ خوبیاں پیدا کرنی چاہئیں۔تاکہ ان کا احترام دلوں میں پیدا ہو۔

بارش کا رک جانا:۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215065149-6513fc750c3991c77c5f00e34551c5df/______

(کرامت،۱۶۹) آپ کے بارے میں مشہور ہے کہ جامعہ آتے وقت یا جامعہ سے گھر جاتے وقت اگر کبھی بارش ہو رہی ہوتی تو آپ وقت کا احساس کرتے ہوئے بارش ہی میں نکل جاتے۔ لوگ اور طلبہ رکنے کا کہتے مگر آپ اسی طرح یہ کہتے ہوئے نکل پڑتے کہ اللہ مہربانی کرے گا۔ عموماً تھوڑی دیر کے لئے بارش رک جاتی اور اگر وہ برستی رہتی تو آپ کے کپڑے نہ بھیگتے۔ دراصل بات وہی ہے جو حدیث میں آتی ہے "**من كان لله كان الله له**" کہ جو اللہ کے ہو جاتے ہیں اللہ ان کا ہو جاتا ہے اللہ ہمیں بھی ایسا کر دے۔ آمین۔

{۳۱} کرامات حضرت مولانا محمد عثمان دلاوری رحمہ اللہ

آپ کا تعلق دلاور ضلع گوجرانوالہ سے ہے۔ اہل اللہ میں سے تھے۔ بڑے صابر وقانع، ذاکر و شاکر اور شب زندہ دار تھے۔ آج کل دلاور میں آپ کے صاحبزادہ مولانا محمد ابراہیم خلیل دلاوری علمی و روحانی فیض بانٹ رہے ہیں اور باوجود ضعف اور مرض کے بساط بھر اپنے اسلاف کے مشن کو جاری رکھے ہوئے ہیں مولانا محمد ابراہیم خلیل بندہ کے حقیقی پھوپھا ہیں۔

قبولیت دعا اور آپکی کرامات:۔

(کرامت،۱۷۰) قبولیت دعا کیلئے ایمان و تقویٰ بنیادی شرائط ہیں۔ ایمان میں پہلا درجہ توحید و توکل اور اصلاح عقائد کا ہے تقویٰ میں بنیادی باتیں شرک و بدعت سے اجتناب اور چار چیزوں میں کمال حاصل کرنا ہے یعنی اکل حلال، صدق مقال، زہد اور حیاء اولیائے کرام ان اوصاف میں کامل ہوتے ہیں، اسی کمال کی وجہ سے انہیں اللہ تعالیٰ کا عرفان اور قرب حاصل ہوتا ہے اور وہ رب کے مقبول اور مستجاب الدعوات بن جاتے ہیں، یہی حال مولانا محمد عثمان رحمہ اللہ کا تھا، آپ بہت مستجاب الدعوات تھے۔ آپ نے اپنی زندگی میں بے شمار دعائیں کیں جو تقریباً سب کی سب قبول ہوئیں۔ جس کی اولاد نہیں تھی اس کیلئے اولاد کی دعا کی رب نے اولاد عطا فرمادی

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

Privacy

اسی طرح مقروض کیلئے دعا کی تو قرض اتر گیا، دائمی مریض کیلئے دعا کی تو وہ شفا یاب ہو گیا، ایسے بہت سے واقعات زبان زد خاص وعام ہیں۔

آپ کی ایک خصوصی دعا:۔

(کرامت ۱۷۱) استاد پنجاب حضرت حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی رحمہ اللہ نے اپنی جو بیٹی سوہدرے بیاہی ان کی اولاد نہیں ہو رہی تھی، ایک روز حضرت حافظ صاحب کی مولانا رحمہ اللہ موصوف سے ملاقات ہوئی دوران ملاقات حضرت حافظ صاحب نے حضرت مولانا محمد عثمان سے بیٹی کے ہاں اولاد نرینہ کی درخواست کی، انہوں نے جواباً عرض کیا یہ دعا آپ خود کریں۔ آپ کا روحانی پایہ بہت بلند ہے، آپ نے فرمایا: یہ دعا آپ سے کروانی چاہتا ہوں۔ حضرت دلاوری رحمہ اللہ نے دعا کی اللہ تعالیٰ نے دعا کو اسی سال شرف قبولیت بخشا اور آپ کا نواسہ پیدا ہوا جس کا نام "عبدالمجید" رکھا گیا۔ یہی وہ بچہ ہے جو مولانا حکیم عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ بنا جنہوں نے کافی شہرہ حاصل کیا۔

بارش کا خطرہ ٹل گیا:۔

(کرامت، ۱۷۲) ۱۹۰۴ء کی بات ہے محمد دین مستری جامع مسجد دلاور چیمہ کا مینار بنا رہا تھا، اس نے مینار بڑی محنت سے مکمل کیا۔ ابھی وہ نیچے اترا ہی تھا کہ سیاہ کالے بادل آنا شروع ہو گئے۔ بارش برسنے کی صورت میں مینار کو کافی نقصان پہنچ سکتا تھا۔ محمد دین نے حضرت دلاوری رحمہ اللہ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ آپ نے مالک الملک کی بارگاہ میں بڑی زاری سے دعا کی لوگ کہتے ہیں کہ بادل دیکھتے ہی دیکھتے پلٹ گئے۔ یوں بارش کا خطرہ ٹل گیا اور ہم نے اللہ کا شکر ادا کیا اور مینار بچ گیا۔

ایک عجیب وظیفہ:۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

(کرامت، ۱۷۳) آپ کے صاحبزادہ مولانا محمد ابراہیم خلیل دلاوری کا بیان ہے کہ میرا عنفوان شباب تھا، میں اسکول میں معلم تھا اور مسجد میں خطیب بھی، میں بہت کچھ کرنا چاہتا تھا کہ مگر دو آدمیوں مولوی ابوالقاسم رفیق اور ماسٹر محمد شریف فاروقی نے میرا ناک میں دم کر رکھا تھا۔ جس سے میں بہت پریشان تھا، میں نے ایک روز حضرت والد گرامی سے اس پریشانی کا ذکر کیا۔ آپ نے مجھے یہ وظیفہ بتایا کہ ان کا ارادہ کر کے یہ بکثرت پڑھا کرو۔ "**سیھزم الجمع ویولون الدبر**" فرماتے ہیں میں نے کچھ روز ہی پڑھا تھا کہ ایک گاؤں چھوڑ گیا اور دوسرے کا کسی دوسرے گاؤں میں تبادلہ ہوگیا اس طرح مجھے چین کا سانس لینا نصیب ہوا۔

گھر کے اخراجات کا پورا ہو جانا:۔

(کرامت، ۱۷۴) ایک مرتبہ گھر سے اخراجات کا مطالبہ ہوا فرمایا ابھی خالی ہاتھ ہوں جب اللہ نے مدد کی میں دے دوں گا، اگلے روز کوئی شخص روپوں کی تھیلی دے گیا کہ اسے اپنے مصرف میں لے آئیں گھر تشریف لے گئے فرمایا یہ ہے تھیلی جس قدر ضرورت ہے اس میں سے لے لو باقی اوپر پڑچھتی پر رکھ دو۔

آپ کا مرتبہ اور ملائکہ کی آمد:۔

(کرامت، ۱۷۵) آپ کا روحانی مقام کافی بلند تھا۔ انسانوں کے علاوہ جنات بھی آپ کی خدمت بجالاتے تھے، کئی مرتبہ آپ کے جنات آکر آپ کو دباتے تھے، ایک مرتبہ آپ زندگی کی آخری نماز پڑھ رہے تھے کہ کمرہ روشن ہوگیا فارغ ہو کر فرمایا آگئے ہو؟ وہ ملائکہ تھے تھوڑی دیر کے بعد آرام سے روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ "انا اللہ "۔

تمام جسم سے ذکر جاری ہو جانا:۔

(کرامت، ۱۷۶) آپ کے تایا جان مولانا محمد صالح دلاوری رات کو مسجد میں یاد

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

الٰہی کر رہے تھے کہ اچانک ایک آدمی آ گیا وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ آپ کا جسم اسے مسجد میں جگہ جگہ نظر آیا اور وہ ذکر الٰہی میں مصروف تھا۔ مولانا محمد صالح (م ۱۲۰۲) نے فرمایا۔ دیکھو، جو تم نے مشاہدہ کیا ہے اس کا کسی سے ذکر نہ کرنا۔ چنانچہ اس نے زندگی میں تو اس کا ذکر نہ کیا۔ البتہ آپ کی وفات کے بعد دو ایک سے ذکر کر دیا۔

{۳۲} کرامات مولانا محمد حسین شیخوپوری رحمہ اللہ

آپ کا تعلق شیخوپورہ سے ہے۔ وعظ و تبلیغ میں آپ کی مثال معاصرین میں کم ہی نظر آتی ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو منفرد خطیبانہ شان و اداء عطا فرما رکھی ہے۔ آپ کی ریکارڈ تقریر چھ گھنٹہ ہے اور اسکے ساتھ ساتھ آپ کو اخلاص و روحانیت کا حصہ بھی ودیعت فرمایا ہے۔ آپ بھی اکل حلال اور صدق مقال (یعنی حلال کھانا اور سچ بولنے) کا بہت خیال فرماتے ہیں۔

بادل چھٹ گئے:۔

(کرامت، ۱۷۷) ایک مرتبہ آپ لاہور کے قریب تقریر کر رہے تھے، ادھر بادل آنا شروع ہو گئے لوگ جمع ہوئے بیٹھے تھے اور روح پرور خطاب جاری تھا۔ مگر اندر سے پریشان تھے کہ بادل آ رہے ہیں اگر یہ برسنا شروع ہو گئے تو جلسہ تلپٹ ہو کر رہ جائیگا۔ بیان بھی ماشاء اللہ توحید کا جاری تھا، آپ نے لوگوں کی یہ کیفیت دیکھی تو فرمایا۔ گھبراؤ نہیں ان شاء اللہ جلسہ مکمل ہو گا اور یہ بادل چلے جائیں گے۔ تھوڑی دیر بعد بادل چھٹ گئے اور جلسہ آب و تاب کے ساتھ دیر تک جاری رہا۔ یعنی اس بارش کی بجائے توحید الٰہی اور تجلیات ربانی کی بارش ہوئی جس سے ہر شخص کی کشت قلب سیراب ہو گئی اس روح پرور بیان کا علاقہ بھر میں شاندار اثر رہا۔

بارش رک گئی:۔

(کرامت، ۱۷۸) مولانا محمد اشرف سلیم قلعہ دیدار سنگھ کا بیان ہے کہ ایک جگہ عظیم

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

الشان جلسہ تھا جہاں اطراف سے خلق خدا جمع تھی ۔ جوں ہی خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد حسین شیخوپوری رحمہ اللہ کا بیان شروع ہوا بادل گرجنے لگا، بجلی چمکنے لگی، لوگ سراسمیہ اور پریشان کہ کتنا شاندار جلسہ ہے جو بارش کی وجہ سے خراب ہو رہا ہے۔

حضرت شیخوپوری رحمہ اللہ نے جب صورتحال دیکھی تو حاضرین سے فرمایا آرام و سکون سے بیٹھئے ۔ اللہ نے چاہا تو بارش نہیں ہوگی آج اس بارش کی بجائے اللہ کی مہربانی سے قرآن وحدیث کی بارش ہوگی۔

اللہ کی شان، بادل گرجتے، بجلی چمکتے چمکتے دوسری طرف نکل گئی اور نعروں کی گونج میں آپ کا ایمان افروز بیان شروع ہوا جو رات گئے تک ہوتا رہا۔ قرآن وحدیث کی بارش سے سامعین کے اندر کی زمین سیراب ہوگئی، جس سے ہر شخص کا انگ انگ لہک رہا تھا"سبحان اللہ ما اعظم شانہ"۔

مجاہدین کی کرامات:۔

(کرامت،۱۷۹) نماز روزہ وغیرہ ارکان اگر اسلام کا ستون ہیں تو جہاد اسلام کی روح ہے۔ راہ حق میں کی جانے والی ہر کوشش کو جہاد کہتے ہیں۔ روح جہاد اسلام کے ہر رکن میں کارفرما ہے خود ارکان اسلام میں روح جہاد موجود ہے، جہاد کا اسلام کے ساتھ تعلق یوں ہے جس طرح اعصاب کا بدن کے ساتھ، جیسے اعصاب بدن کی قوت کا باعث ہیں اسی طرح جہاد اسلام کی تقویت کا سبب ہے جہاد اپنے نفس سے شروع ہوتا ہے اور دشمنان اسلام کی سرکوبی پر ختم ہوتا ہے۔

اسلام امن وسلامتی کا دین ہے جو لوگ امن وسلامتی کو تاراج کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ مسلح جہاد کا حکم دیتا ہے، اسلام کا مقصود دنیا سے فتنہ انگیزی اور شر کو ختم کرنا ہے، جو بھی ظلم ڈھاتا ہے، شر پھیلاتا ہے اور انسانی اقدار کو پامال کرتا ہے، اللہ تعالیٰ طاقتور ہاتھوں کے ساتھ اس سے نمٹنے کا حکم دیتا ہے۔ چنانچہ فرمایا:"**وجاھدوا فی اللہ حق جھادہ**"(۲۲/۷۸) اللہ کی راہ میں یوں جہاد کرو کہ جس طرح

facebook.com/Salfi.tasawuf

ایک جہاد کرنے کا حق ہے۔

ایک جگہ فرمایا: **و قاتلو فی سبیل اللہ** اور اللہ کے راستے میں جہاد کرو۔

پھر فرمایا: "**فقاتلوا اولیاء الشیطن**" (۴/۷۶) پس شیطان کے ساتھیوں سے لڑائی کرو۔

مزید فرمایا: "**وجاھدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ**" (التوبہ: ۹/۴۱) اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرو۔

اور فرمایا: **وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا** (البقرہ ۲/۱۹۰) اور اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑائی کرو جو تم سے لڑائی کرتے ہیں اور زیادتی نہ کرو۔

اس سلسلے میں نصرت الٰہی اور غیبی مدد کے بہت سے عجیب وغریب واقعات سامنے آئے ہم چند ایسے واقعات کو "مجاہدین کی کرامات" کے ذیل میں ہدیہ قارئین کرتے ہیں۔ یہ کرامات دلچسپ بھی ہیں اور ایمان افروز بھی ہو سکتا ہے ان کرامات کے مطالعہ سے ہمارا جذبہ خوابیدہ بیدار ہو۔ "**وما ذالک علی اللہ بعزیز**"۔

اللہ کی حفاظت:۔

(کرامت، ۱۸۰) مجاہدین کا ایک گروپ مقبوضہ جموں کے علاقہ پنیالی میں پہنچا اچانک دشمن کے چھ فوجی ادھر آ نکلے۔ عبداللہ مجاہد نے فائر کھول دیا چھ فوجی موقع پر ہی ہلاک ہو گئے۔ اب چاروں طرف سے گولہ باری شروع ہو گئی دوست محفوظ مقام پر پہنچ گئے ایک مجاہد اپنے دستہ سے بچھڑ گیا وہ ایک جگہ خطرہ بھانپ کر پانی کے نالے میں اتر گیا پانی یخ بستہ تھا سارا جسم پانی میں تھا صرف منہ باہر تھا وہ مجاہد مسلسل تین گھنٹے یخ بستہ پانی میں بیٹھا رہا تا آنکہ دشمن مایوس ہو کر پلٹ گیا۔ وہ باہر نکلا تو آگے شیر بیٹھا تھا۔ وہ دعا "**بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئی فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم**" پڑھتا

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

ہوا شیر کے پاس با آرام وسکون سے گزر گیا۔ اس طرح اسے اللہ تعالیٰ نے ہر خطرے سے بچا لیا۔

مجاہدین کی فراست:۔

(کرامت،۱۸۱) مجاہدین کا ایک گروپ قاری ابوذر کی قیادت میں مقبوضہ وادی میں داخل ہوا۔ سردی بہت تھی یہ انڈین آرمی کی پوسٹ کے قریب پہنچ گئے آرمی نے انہیں "ہینڈز اپ" کہا انہوں نے ہینڈز اپ نہیں کیا۔ ساتھ ہی جنگل تھا یہ اس میں گھس گئے اور آرمی پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی اور فائرنگ کرتے کرتے سائیڈ پر نکل گئے۔ آرمی یہ سمجھتی رہی کہ مجاہدین اسی جگہ پر ہیں لہٰذا وہ گولیاں برساتی رہی نیچے انڈین آرمی کی دوسری فوجی پوسٹ تھی جہاں گولیاں پہنچ رہی تھیں انہوں نے دشمن سمجھ کر ادھر فائرنگ شروع کر دی۔ آپس کی فائرنگ سے انڈین آرمی کے بیسیوں فوجی مارے گئے۔ ادھر تمام مجاہدین بخیریت ٹھکانوں پر پہنچ گئے اور کسی کا ذرا نقصان نہ ہوا۔

فقید المثال جذبہ:۔

(کرامت،۱۸۲) دو مجاہد مقبوضہ کشمیر کے علاقے میں ایک مشن پر جا رہے تھے ایک جنگل سے گزرتے ہوئے ان کا انڈین آرمی سے ٹاکرا ہو گیا۔ دشمن تعداد میں بہت زیادہ تھا۔ فائرنگ کا تبادلہ ہوا اسی اثنا میں ایک ساتھی شہید ہو گیا ایک فائر دوسرے مجاہد کے چہرے پر لگا اور منہ کے آر پار ہو گیا منہ کے دس دانت ٹوٹ گئے مزید دو فائر اس کے کندھے پر لگے۔ یہ ابھی سنبھل ہی رہا تھا کہ کان اور سر کی ایک جانب دو اور فائر لگے اس مجاہد نے اسی حالت میں فائر کھول دیے جس سے دشمن کے دو فوجی ہلاک ہو گئے یہ مجاہد دشمن کے نرغے میں تھا اس نے اللہ سے مدد طلب کی اور دعا کی اللہ نے دشمن کو اندھا کر دیا اور یہ مجاہد ان کا محاصرہ توڑ کر نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔

گولیوں کی بوچھاڑ میں کارنامہ سرانجام دیا:۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

(کرامت، ۱۸۳) غازی ابو طارق بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم پر برسٹ چلنا شروع ہو گئے ایک گولی میری بغل کے نیچے سے قمیص پھاڑ کر نکل گئی مگر میں اللہ کی رحمت سے محفوظ رہا۔ پھر میں ایک محفوظ راستے سے ہوتا ہوا دھان کے دو کھیتوں کے درمیان ''وٹ'' پر سو گیا۔ کوئی تین گھنٹے سویا رہا گرمی اور تیز دھوپ تھی مگر اس دوران ایک بادل کا ٹکڑا میرے اوپر سایہ فگن رہا جبکہ باقی آسمان صاف تھا اور دھوپ چمک رہی تھی، جب میں اٹھا تو شدید بھوک لگ رہی تھی اور جی لسی کو بہت چاہتا تھا، اسی اثنا میں ایک کشمیری میرے پاس کھانا لے آیا ساتھ لسی بھی تھی یعنی اللہ نے دشمن سے حفاظت بھی کی اور من پسند خوراک بھی فراہم فرمائی ''**فالحمد للہ علی ذالک**''۔

اللہ نے مجاہدین کو مستور کر دیا:۔

(کرامت، ۱۸۴) غازی ابو حذیفہ بیان کرتے ہیں میرا ساتھی ابو بصیر زخمی ہو گیا۔ میں اس کی حفاظت کیلئے ایک گاؤں کے مکان کے اوپر کے کمرے میں تھا کہ ایک درجن سے زائد گاڑیوں میں آرمی پہنچ گئی اور اس نے گاؤں کا محاصرہ کر لیا اور کریک ڈاؤن کر دیا ہمارے پاس ہندو آرمی کے تین فوجی آئے اور تین مرتبہ آئے مگر وہ ہمیں دیکھنے کے باوجود کہتے جا رہے تھے کہ یہاں تو کوئی نہیں اور واپس چلے گئے یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان کی نگاہ سے مستور کر دیا اور وہ ہمیں دیکھ ہی نہیں سکے۔

بہترین اور ایمان افروز کامیابی:۔

(کرامت، ۱۸۵): غازی ابو سعد بیان کرتے ہیں کہ دشمن کی دو گاڑیاں ہمارے قریب آ گئیں اور سامان اتارنا شروع کر دیا ہم ان کیلئے اپنے نشانے درست کر چکے تھے ہمارے پاس راکٹ، گرنیڈ لانچر، ایچ ایم جی اور کلاشنکوفیں تھیں۔ ہم نے راکٹ فائر کیا کوئی پچاس کے قریب شیل پھینکے جب راکٹ برسنا شروع ہوئے تو گاڑیاں اور فوجی عمارتیں سب راکھ بننا شروع ہو گئیں اس کامیاب حملے کے بعد جب ہم وہاں

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

سے جانے لگے تو ہندو آرمی کی طرف سے ہمارے اوپر شیلنگ شروع ہوگئی مارٹر کے گولے ہمارے قریب آ کر گرتے رہے۔ مگر اللہ کے فضل سے ہم بالکل محفوظ رہے اور بخیر و عافیت صحیح سلامت اپنی منزل پر پہنچ گئے۔ اس معرکے میں ۸۲ ہندو فوجی ہلاک ہوئے۔ اللہ نے ہمیں حیرت انگیز کامیابی بھی دی اور ہماری حفاظت بھی فرمائی۔

☆......☆......☆

کتاب ''خطبہ رحمۃ للعالمین'' میں کرامت کا تذکرہ

نام کتاب:۔ خطبہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ...... مصنف:۔ مولانا محمد صادق سیالکوٹی رحمہ اللہ

ناشر:۔ نعمانی کتب خانہ۔ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

متوکل کی کرامت پر ''مشکوۃ'' کی روایت:۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص اپنے گھر گیا اور جب اس نے ان کی (گھر والوں کی) محتاجی اور فاقہ دیکھا تو گھر سے نکل کر جنگل کو چلا گیا۔ (کہ اللہ سے تضرع کرے) جب اس کی عورت نے یہ حال دیکھا (کہ اس کا خاوند بوجہ تنگ دستی گھر سے چلا گیا ہے) تو چکی کے پاس گئی اور اوپر کا پاٹ نیچے کے پاٹ پر رکھا اور تنور کے پاس گئی اور اسے گرم کیا پھر بولی الٰہی ہم کو رزق عطا کر۔ تیرے در کے سوا ہمارے لئے کہیں رزق نہیں) پھر اس نے نظر اٹھائی تو دیکھا کہ ناگہاں چکی کا گرانڈ آٹے سے بھرا ہوا تھا اور پھر گئی تنور کی طرف تو پایا اس کو بھرا ہوا روٹیوں سے پھر اس کا شوہر واپس آیا (بعد دعا کرنے کے) اور کہنے لگا کیا تم نے میرے بعد کچھ پایا ہے۔ عورت نے کہا: ہاں! میں نے اپنے رب عزوجل سے پایا ہے۔ (یہ دیکھو گرانڈ چکی کا آٹے سے بھرا ہوا اور تنور روٹیوں سے پر) پھر مرد نے کھڑے ہو کر چاہا چکی کو دیکھے۔ چنانچہ اس نے چکی کا پاٹ اٹھا کر دیکھا) پھر یہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

حال رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: **اما انہٗ لو لم یرفعھا لم تزل تدور الی یوم القیمۃ** (مشکوۃ شریف)

آگاہ رہو کہ اگر یہ شخص چکی نہ اٹھاتا تو برابر قیامت تک اسی طرح چلتی رہتی۔ یہ ہے صبر اور توکل کی اعجاز فرمائی اور صبر اور توکل کا حق ادا کرنے والے صابروں، اور متوکلوں کی کرامت اور اللہ کے وعدوں کی صداقت کا زندہ ثبوت کہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (خطبہ رحمۃ للعالمین ص ۱۷۴)

اہل اللہ کی کرامات حق ہیں:۔

کوئی صاحب اس بات پر تعجب نہ کریں یا انکار نہ کریں کہ کیسے ہوسکتا ہے کہ گرانڈ آٹے سے بھر گیا اور تنور میں خود بخود روٹیاں کہاں سے آگئیں یاد رکھیں پیغمبروں کے معجزات من جانب اللہ برحق ہیں اور صالحین رحمہم اللہ کی کرامت بھی باذن اللہ حق ہیں۔ قرآن میں ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام جب مریم علیہا السلام کے پاس حسب معمول گئے تو ان کے پاس رزق (میوے پھل) دیکھے۔ پوچھا "**انی لک ھذا**" یہ کہاں سے آگئے تو مریم علیہا السلام نے جواب دیا۔ "**ھو من عند اللّٰہ**" وہ اللہ کے پاس سے آئے ہیں یہ حضرت مریم علیہا السلام کی کرامت تھی۔ تو اللہ تعالیٰ کے کام پر نہ تعجب چاہئے نہ انکار۔ معجزوں اور کرامتوں سے روحانیت کا ثبوت ملتا ہے اور تعلق باللہ کا پتہ چلتا ہے۔ البتہ ولی کیلئے کرامت شرط نہیں۔ جو شخص اللہ پر بھروسہ کرتا ہے اللہ اس کے لئے کافی ہے۔ بے شک اللہ اپنا کام پورا کر کے رہتا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ کے خطبہ کے مطابق "**ونتوکل علیہ**" (اور ہم اسی ذات پر بھروسہ کرتے ہیں) ہم سب کو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا چاہیے کہ اسی کے بھروسہ پر زندگی اور کارہائے زندگی رواں دواں رہیں۔

(خطبہ رحمۃ للعالمین ص ۱۷۶)

WWW.UBQARI.ORG
facebook.com/Salfi.tasawuf
Privacy

کتاب ''فقہائے ہند ج،۵'' میں کرامات کا تذکرہ

نام کتاب:۔فقہائے ہند جلد پنجم حصہ دوئم........ مصنف:۔مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ

ناشر:۔ادارہ ثقافت اسلامیہ کلب روڈ لاہور

بطور کشف کفار کی ذلت کی اطلاع (کرامت):۔

تاریخی نوعیت کا یہ خط شاہ عبدالرحیم رحمہ اللہ نے اورنگ زیب عالم گیر کی وفات سے دس بارہ سال بعد تحریر کیا تھا۔ غالباً وہ محمد شاہ کا ابتدائی عہد حکومت تھا اصل خط فارسی میں ہے اس کا اردو ترجمہ یہ ہے۔

بہ جانب وزیر الممالک آصف جاہ در تحریص جہاد تحریر یافت: یعنی وزیر الممالک آصف جاہ کی طرف سے جہاد کا شوق دلانے کے لئے تحریر کیا گیا۔

اس فقیر کے دل پر یہ بات منکشف ہوئی ہے کہ عالم ملکوت میں اس امر کا فیصلہ ہو چکا ہے کہ کفار ذلت و خواری سے دوچار ہوں اور اس سے کچھ عرصہ بعد باغیوں کا گروہ رسوائی اور خرابی میں مبتلا ہو اگر شوکت مآب اور صاحب شہامت آصف جاہ ان گمراہ لوگوں کی مخالفت میں کمر ہمت باندھ لیں تو یہ تمام کارنامے آپ کی طرف منسوب ہوں گے۔ تمام عالم آپ کا مطیع ہوگا اور یہ کوشش اللہ کے دین کے ترویج اور آپ کی حکومت کے استحکام کا ذریعہ ثابت ہوگی۔

(فقہائے ہند ج ۵، ص ۳۲۴)

☆......☆......☆

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

رسالہ "ماہنامہ رحیق" میں بشارت کا تذکرہ

ماہنامہ رحیق لاہور ربیع الثانی ۱۳۷۸ھ، مطابق نومبر ۱۹۵۸ء شمارہ نمبر ۴

ترسیل زر کا پتہ منیجر ماہنامہ "رحیق" المکتبۃ السلفیہ شیش محل روڈ۔ لاہور

ایک بزرگ کا خواب:۔

کہتے ہیں کہ ایک زاہد نے خواب میں دنیا کو ایک باکرہ کی شکل میں دیکھا اور حیرت زدہ ہو کر اس سے پوچھا کہ تو باوجود اس حسن و زینت کے اور باوجود ہزاروں شوہر رکھنے کے باکرہ کیسے رہ سکی؟ دنیا نے کہا کہ کیا میں تجھ سے سچی بات کہہ دوں؟ سچ تو یہ ہے کہ حقیقت میں کسی مرد نے میری طرف توجہ ہی نہیں کی اور سینکڑوں نامرد میری طرف لپکتے رہے اسی وجہ سے میری دوشیزگی قائم ہے کسی شاعر نے اس چیز کو ان ابیات میں پیش کیا ہے۔

زاہد شدبخواب در فکر ے دیددنیا بصورت بکرے
گفت زاہد کہ توبزینت وفر بکر چونی بکثرت شوہر؟
گفت دنیا کہ باتو گویم راست کہ مراہر کہ مرد بود نخواست
آنکہ نامرد بود خواست مرا ایں بکات ازاں بجاست مرا

آخر میں عمر خیام کا عقل سے جو مکالمہ ہوا ہے وہ دلچسپ ہے اور اس سلسلے کے بعض حقائق کا انکشاف کرتا ہے۔

دوش باعقل در سخن بودم کشف شدبر د لم مثالے چند
گفتم اے مایہ ہمہ دانش دارم الحق بتو سوالے چند
چیست ایں زندگانی دنیا گفت خوابیست یا خیالے چند
گفتم ازوے چہ حاصل است بگو گفت درد سر دوبالے چند
گفتم ایں نفس کے شودرامم گفت چوں یافت گوشمالے چند

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

گفتم اہل ستم چہ طائفہ اند گفت گرگ وسگ شغالے چند

فتم ایں بحث اہل دنیا چیست؟ گفت بیہودہ قیل و قالے چند

گفتم اہل زمانہ درچہ فن اند؟ گفت درد بند جمع لالے چند

گفتم چیست کد خدائی ؟گفت ساعتے عیش و غصہ سالے چند

گفتم اورا مثال دنیا چیست گفت زالے کشیدہ خالے چند

گفتمش چیست گفتہ ہائے خیام گفت پندست حسب حالے چند

☆......☆......☆

کتاب ''وقائع سید احمد شہید رحمہ اللہ'' میں کرامات کا تذکرہ

نام کتاب:۔وقائع سید احمد شہید رحمہ اللہ۔۔۔۔جمع وترتیب حسب ارشاد:۔نواب محمد وزیر خاں بہادر رحمہ اللہ (ٹونک) ناشر:۔سید احمد شہید اکیڈمی

غیبی رہنمائی اور حجاب الابصار کا اٹھ جانا:۔

(مرشد کی) بات سنکر حضرت امیر المومنین چپ رہے اور اپنے مکان پر جا کر جہاں اترے تھے تشریف لائے پھر اسی ماہ مبارک کی ستائیسویں شب کو آپ نے بعد نماز عشاء کے چاہا کہ کچھ دیر بیدار رہیں مگر یکبارگی خواب نے اس طور غلبہ کیا کہ حواس برجانہ رہے۔ زنام طاقت قبضہ سے جاتی رہی۔ کچھ کوشش وتدبیر اپنی کام نہ آئی۔ بیتاب ہو کر تیئں خدا تعالیٰ کو سونپ کر سو رہے ہیں کہ پہلی رات کو دو شخصوں نے آپ کو آ کر جگایا۔ آپ آنکھوں کو کھول کر کیا دیکھتے ہیں کہ جناب رسالت مآب سید المرسلین رحمۃ اللعالمین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ داہنے اور بائیں بیٹھے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اٹھ غسل کر کہ تو جب ہے۔ حضرت سید المجاہدین نے اسی دم جا کر غسل کیا بعد فراغ غسل کے نزدیک ان دونوں بزرگواروں کے آئے ایک صاحب نے ان سے فرمایا کہ اے فرزند آج لیلۃ القدر ہے دعا اور مناجات کرنے سے جناب قاضی الحاجات میں کسی طور قصور نہ کرنا۔ پھر وہ دونوں

WWW.IDBOARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

بزرگوار وہاں سے تشریف لے گئے۔ حضرت سید المجاہدین فرماتے تھے کہ اس رات کو مجھ پر نہایت فضل الٰہی ہوا کہ واردات عجیبہ اور واقعات غریبہ مشاہدہ ہوئے کہ بصارت ظاہری سے ہر شے کو جس طور سے ہے نظر کرتا تھا میں اور پھر اسی حالت میں دیدہ دل سے جس کو بصیرت باطنی کہتے ہیں تمام شجر و حجر اور دیوار و در کو سجدے میں تسبیح اور تہلیل کرتے ہوئے دیکھا میں نے۔ عجب طور کا مقام حیرت تھا کہ شرح و بیان سے اس کے زبان قاصر ہے۔ اسی دم سر سجدہ میں رکھا میں نے اور بیان شکر الٰہی اور دعا اور مناجات میں کھولی اور اس حالت میں بیہوش اور از خود فراموش رہا میں یہاں تک کہ موذن نے اذان صبح کی کہی دفعتۃً آنکھ میری کھل گئی آپ اپنے ہوش میں آ گیا، میں نے اٹھ کر وضو کیا اور نماز باجماعت میں شامل ہوا پھر بعد نماز اشراق کے حضرت امام المحدثین کی خدمت میں حاضر ہوا اور بعد سلام مسنون جو کچھ اس رات کو مشاہدہ کیا تھا عرض کیا۔ آپ رحمہ اللہ نے سن کر فرمایا شکر ہے اس قادر مطلق کا جس نے شاہد مقصود سے تم کو ملایا اور حاجت ولی کو روا فرمایا۔ بعد اس کے روز بروز لحظہ بلحظہ آثار ترقی درجات اور نشان علوئے مراتب کے اپنے میں مشاہدہ فرمانے لگے۔ (وقائع سید احمد شہید رحمہ اللہ ص ۱۶)

حضرت سید شاہ صاحب کو خواب میں زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

پہلا خواب:۔

سید المجاہدین رحمہ اللہ نے ایک شب خواب دیکھا کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین خرمے اپنے دست مبارک سے لے کر مجھ کو کھلائے اس وضع سے کہ ایک کے بعد دوسرا اس کے بعد تیسرا میرے منہ میں رکھا جب میں اس خواب سے بیدار ہوا آثار برکات رویائے صادق کے اپنے میں ظاہر پائے اور یہی واقعہ ابتدائے سلوک طریق نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے حاصل ہوا۔

دوسرا خواب:۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215065149-6513fc750c3991c77c5f00e34551c5df/______

اسی طور پر فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ یہ خواب کہ جناب ولایت مآب امیر المومنین علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے مجھ کو اپنے دست مبارک سے غسل دیا اور خوب سا سنت وضو کیا اور حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا نے اپنے دست مبارک سے پوشاک فاخرہ مجھ کو پہنائی پس بسبب اس واقعہ کے کمالات طریق نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوہ گر ہوئے اور بہت اس طرح کے معاملات عجیبہ اور واقعات غریبہ ظہور میں آئے۔

اللہ جل شانہ کا ہاتھ پکڑ کر نصیحت فرمانا:۔

ایک روز حضرت معبود برحق قادر مطلق جل جلالہ وعم نوالہ نے داہنا ہاتھ سید المجاہدین کا اپنے دست قدرت سے پکڑا اور ایک چیز نہایت عجیب وغریب آپ کے سامنے کر کے فرمایا کہ یہ چیزیں تجھ کو عنایت کرتے ہیں اور سوائے اس کے اور چیزیں بھی عطا کریں گے۔ (وقائع سید احمد شہید رحمہ اللہ ص ۱۸ تا ۱۹)

بیعت کی ابتداء اور غیبی رہنمائی:۔

ایک شخص نے حضرت سید المجاہدین سے درخواست واسطے بیعت کے کیا ان دنوں تک آپ نے کسی سے بیعت لینا نہیں شروع کیا تھا آپ نے اس بات کو قبول نہ فرمایا وہ شخص اس امر میں بہت الحاح وزاری سے پیش آیا۔ آپ نے بطور تسلی اس سے فرمایا خیر دو ایک روز توقف کرو جو کچھ مناسب ہوگا ظہور میں آئے گا۔ پھر وہ حضرت واسطے طلب اور بسیار عجز وزاری کے عرض کیا کہ خداوندا ایک بندہ تیرے بندوں میں سے چاہتا ہے کہ ہاتھ پر اس ناچیز کے کم تر کے بیعت کرے اور تو نے اس خاکسار بے مقدار کا ہاتھ پکڑا ہے۔ اس دنیا میں جو بندہ کسی بندے کا ہاتھ پکڑتا ہے تو ہمیشہ اپنی دستگیری کا خیال کرتا ہے اور تیرے اوصاف کو ساتھ اخلاق مخلوقات کے کیا نسبت ہے؟ تو بڑوں کا بڑا اور بادشاہوں کا بادشاہ ہے اس معاملے میں کیا منظور ہے؟ جناب باری عزاسمہ سے حکم ہوا کہ جو کوئی تیرے ہاتھ پر بیعت کریں گے اگرچہ کمزور ہوں ہر

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

ایک کو کفایت کروں گا۔ انتہی۔ (وقائع سید احمد شہید رحمہ اللہ ص ۱۹)

مراقبے میں ارواح مشائخ سے ملاقاتیں:۔

بعد ظاہر ہونے ان واقعوں کے مذکورہ کے حضرت سید المجاہدین فرماتے تھے کہ جس وقت بیچ عالم مراقبہ کی طرف ارواح مشائخ دہلویہ رحمہم اللہ علیہم کے متوجہ ہوتا تھا میں آپ کو مرتبے میں ان کے اکمل و افضل پاتا تھا چنانچہ ایک روز طرف روح پر فتوح حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمہ اللہ کے متوجہ ہوا۔ میں نے دیکھا کہ ایک چہرہ نورانی سر پر اس قدوۃ الصالحین زبدۃ العارفین کے پھرتا ہے۔ بعد ایک لحظہ کے کیا دیکھتا ہوں کہ اسی طور کے دو چہرے اوپر مجھ خاکسار پر نمودار ہوئے۔ یہ واقعہ دیکھ کر مارے شرم کے گرداب حیرت میں پڑا۔ الٰہی یہ کیسا برعکس معاملہ ہے کہ میں آپ کو کم ترین مریدوں حضرت سے گنتا ہوں ان پر وہ عنایت اور مجھ پر یہ مرحمت اور اسی دم میں آنکھیں کھولدیں میں نے۔ آپ نے اس کے جواب میں خوش ہو کر فرمایا کہ اے فرزند ارجمند آثار ولایت نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہی ہیں اور یہ تو ابھی ایک مشت نمونہ ہے۔ خبردار سے ایک اور گلدستہ ہے گلزار سے، اس طرح کے آثار بے شمار روز بروز تجھ پر ظاہر ہونے والے ہیں۔

(وقائع سید احمد شہید رحمہ اللہ ص ۲۱)

کتاب "اسلامی خطبات" میں کرامات کا تذکرہ

اسلامی خطبات حضرت مولانا عبد السلام بستوی رحمہ اللہ

(جلد اول) ناشر:۔ مکتبہ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور

کوشش کے باوجود چہرہ قبلہ سے نہ پھرنا (کرامت):۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس فاجعہ عظمیٰ کی خبر وحی کے ذریعہ ہوئی تو فرمایا اے خبیب رضی اللہ عنہ تجھ پر سلام اور عمرو بن ربیعہ ضمری رضی اللہ عنہ کو اس شہید وفا کی لاشہ کا پتہ لگانے کے لئے مکہ بھیجا، عمرو رات کے وقت سولی کے پاس ڈرتے ڈرتے گئے، درخت

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

پر چڑھ کر سی کاٹی، جسد اطہر زمین پر گرا، چاہا کہ اتر کر اسے اٹھالیں، لیکن یہ جسم زمین کے قابل نہ تھا، فرشتوں نے اٹھا کر اس مقام پر پہنچایا، جہاں شہیدان راہ وفا کی روحیں رہتی ہیں، عمرو بن ربیعہ کو سخت حیرت ہوئی، بولے کیا زمین تو نہیں نگل گئی۔ قتل کرتے وقت مشرکین نے انہیں قبلہ رخ رکھا تھا لیکن جو چہرہ قبلہ کی طرف پھر چکا تھا وہ کسی دوسری طرف کیونکر پھر سکتا تھا، مشرکین نے بار بار پھیرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہے۔

(اسلامی خطبات ص ۱۶۹)

درود شریف پر انعامات بذریعہ خواب:۔

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر محدثین کو صرف یہی فائدہ ہوتا تو بھی بہت تھا کہ جب تک ان کتابوں میں درود شریف ہے خدا کی رحمتیں ان پر اترتی رہتی ہیں (شرف اصحاب الحدیث)

محمد بن ابوسلیمان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ ابا جان اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا! فرمایا: مجھے بخش دیا، میں نے کہا کس عمل پر؟ جواب دیا کہ صرف اس عمل پر کہ میں ہر حدیث میں ﷺ لکھا کرتا تھا، (شرف اصحاب الحدیث)۔

ابوالقاسم عبداللہ مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد ایک جگہ بیٹھ کر رات کے وقت حدیثوں کا مقابلہ کیا کرتے تھے، ایک مرتبہ وہاں پر نور کا ایک ستون دیکھا گیا جو آسمان کی بلندی تک تھا پوچھا گیا کہ یہ نور کس بناء پر؟ تو کہا گیا، حدیث شریف کو آمنے سامنے پڑھنے کے وقت جوان کی زبان سے درود نکلتا تھا۔ اس درود شریف کی بناء پر یہ نور ہے۔ (شرف اصحاب الحدیث بحوالہ اسلامی خطبات: ص ۲۳۶)

درود امام شافعی رحمہ اللہ کی بخشش کا ذریعہ:۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے "مناقب" میں اور تیمی نے "ترغیب" میں ابوالحسن

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

شافعی رحمہ اللہ سے یہ روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام شافعی رحمہ اللہ کو کیا بدلہ دیا، کیونکہ وہ اپنے رسالے اور کتاب میں آپ پر اس طرح دورد شریف پڑھا کرتے تھے "صلی اللہ علی محمد کلما ذکرہ الذکرون وغفل عن ذکرہ الغافلون" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس درود شریف کی برکت سے قیامت کے روز ان کا حساب نہیں لیا جائے گا، کیونکہ ایسا درود کسی نے مجھ پر نہیں بھیجا اور امام بیہقی رحمہ اللہ نے یہ بھی لکھا ہے کہ کسی نے امام شافعی رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھ کر یہ دریافت کیا کہ "مافعل اللہ بک قال غفرلی فقیل لہ بماذا قال بخمس کلمات کنت اصلی بھن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیل لہ وما ھنّ قال کنت اقول اللّٰھم صل علی محمد عدد من صلّی علیہ وصل علی محمد بعدد من لم یصل علیہ وصل علی محمد کما امرت ان یصلی علیہ وصل علی محمد کما تحب ان یصلی علیہ وصل علی محمد کما ینبغی الصلوۃ علیہ"

اللہ تعالی نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ تو فرمایا! خدا نے مجھے بخش دیا ان سے سوال کیا گیا کہ کس عمل سے آپ کی بخشش ہوئی؟ آپ رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ ان پانچ کلموں کی بدولت جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر میں درود شریف پڑھتا ہوں۔ اس پر پوچھا گیا کہ پانچ کلموں والا درود کون سا ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ میں اس طرح درود شریف پڑھا کرتا ہوں۔

اللھم صلی علی محمد عدد من صلی علیہ وصل علی محمد بعدد من لم یصل علیہ وصل علی محمد کما امرت ان یصلی علیہ وصل علی محمد کما تحب ان یصلی علیہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215065149-6513fc750c3991c77c5f00e34551c5df/______

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

وصل علی محمد کما ینبغی الصلوۃ علیہ"(اسلامی خطبات:ص ۲۳۷)

سچے خواب بخشش وہدایت کا ذریعہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت باقی نہیں رہی ہاں البتہ خوشخبریاں باقی ہیں اور وہ نیک خواب ہیں جنہیں مسلمان خود دیکھے یا اس کے بارے میں کوئی دکھایا جائے۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے؟ الذین امنوا و کانوا یتقون لھم البشری فی الحیوۃ الدنیا و فی الاخرۃ (یونس)

جو لوگ ایمان لائے اور پرہیز گاری کرتے رہے انہیں دنیا کی زندگی میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت کی زندگی میں بھی۔

پہلا خواب:۔ ایک شخص یزید بن ہارون رحمہ اللہ کو ان کے انتقال کے بعد خواب میں دیکھتا ہے اور سوال کرتا ہے کہ آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا سلوک کیا ہے؟ آپ رحمہ اللہ جواب دیتے ہیں کہ میرے لیے جنت مباح کر دی، پوچھتے ہیں قرآن کی وجہ سے؟ فرمایا حدیث کی وجہ سے۔

دوسرا خواب:۔ جویریہ بن محمد مقبری بصری رحمہ اللہ یزید بن ہارون واسطی رحمہ اللہ کو ان کے انتقال کے چار رات بعد خواب میں دیکھتے ہیں پوچھتے ہیں کہ آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا سلوک کیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میرے گناہ معاف فرما دیئے اور نیکیاں قبول کر لیں اور تکلیفیں ہٹا دیں۔ میں نے کہا پھر کیا ہوا، فرمایا: خداوند کریم نے بڑا کرم کیا، میرے گناہ بخش دیئے اور مجھے جنت میں داخل کیا پوچھتے ہیں آخر اتنا اکرام آپکا کس نیکی پر ہوا، کہا ذکر اللہ کی مجلسوں کی وجہ سے، میری حق گوئی

WWW.URDUQARI.ORG
facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215065149-6513fc750c3991c77c5f00e34551c5df/______ 173/353

اور سچی باتوں کی وجہ سے، لمبی لمبی نمازوں اور فقر و فاقہ کی مصیبتوں پر صبر کرنے کی وجہ سے پوچھا کیا منکر نکیر حق ہیں؟ جواب دیا ہاں اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں انہوں نے مجھے بٹھا کر مجھ سے سوال کیا کہ تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ تیرے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کون ہیں؟ میں اپنی سفید داڑھی سے مٹی جھاڑنے لگا اور کہنے لگا: کیا مجھ جیسے شخص سے سوال کیا جاتا ہے، میں یزید بن ہارون واسطی ہوں ساٹھ سال تک لوگوں کو حدیث میں پڑھاتا رہا ہوں، میری یہ بات سن کر انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر کہا ہاں سچ ہے یہ یزید بن ہارون ہے (پھر فرشتوں نے کہا) حضرت آپ بے فکری سے دولہا کی طرح سو جائیں آج کے بعد آپ پر کوئی ڈر خوف نہیں ہے۔ پھر ایک نے مجھ سے کہا کیا تم نے جریر بن عثمان سے بھی روایت کی ہے؟ میں نے کہاں ہاں کیونکہ وہ شخص حدیث میں ثقہ تھے۔ اس نے کہا: ہاں! جریر تھے تو ثقہ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتے تھے اللہ تعالیٰ بھی ان سے بغض رکھے۔

تیسرا خواب:۔ زکریا بن عدی رحمہ اللہ اپنے خواب میں امام ابن المبارک رحمہ اللہ کو دیکھتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپکے ساتھ کیا کیا وہ کہتے ہیں طلب حدیث کیلئے جو سفر میں نے کیے تھے، ان کی وجہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے بخش دیا ۔

چوتھا خواب:۔ اسی طرح کی ایک اور روایت ہے ابوبکر بکرادی رحمہ اللہ کے ایک ہم سبق تھے اور حدیث کی طلب میں ان کا انتقال ہو گیا خواب میں انہیں دیکھا تو پوچھا کیا حال ہے؟ کہا مجھے بخش دیا گیا، پوچھا کس نیکی پر؟ جواب دیا کہ حدیث کے طلب کرنے پر۔

پانچواں خواب:۔ محمد جلیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے سلیمان شاذ کونی رحمہ اللہ کو ان کی وفات کے بعد نہایت اچھی حالت میں دیکھا تو میں نے پوچھا کہ

facebook.com/Salfi.tasawuf
WWW.UBQARI.ORG
Privacy

ابو ایوب! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک فرمایا! جواب دیا کہ مجھے بخش دیا۔ میں نے کہا کس نیکی پر؟ فرمایا: حدیث کی طلب پر۔

چھٹا خواب:۔ جبش بن مبشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے امام یحیٰی بن معین رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا ان سے پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا (معاملہ) کیا؟ فرمایا مجھے جنت کے دروازوں کے درمیان کی کل جگہ عنایت فرمادی پھر اپنی جیب سے ایک کتاب نکال کر کہا، ان حدیثوں کے لکھنے کی برکت سے۔

ساتواں خواب:۔ ابو اسحاق رحمہ اللہ خواب میں دیکھتے ہیں کہ ابو ہمام رحمہ اللہ کے اوپر قندیلیں لٹک رہی ہیں، پوچھا کہ یہ نورانی قندیلیں کیا ہیں؟ کہا یہ قندیل تو حدیث شفاعت بیان کرنیکی وجہ سے ملی اور یہ حوض کوثر کی حدیث کو روایت کرنے کی وجہ سے اسی طرح سے بہت سی حدیثوں کی وجہ سے ان کو بہت سی قندیلوں کا ملنا بیان فرمایا۔

آٹھواں خواب:۔ خلف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے ایک دوست جو میرے ساتھ علم حدیث پڑھتے تھے ان کا انتقال ہوگیا میں نے انہیں خواب میں دیکھا کہ وہ سر سبز رنگ کے نئے نئے کپڑے پہنے ہوئے خوش وخرم ہیں۔ میں نے کہا: حضرت آپ تو وہی مسکین طالب علم ہیں جو میرے ساتھ حدیث پڑھتے تھے آج یہ جوڑا آپ پر کیسا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں تمہارے ساتھ حدیث لکھتا تھا اور جہاں کہیں محمد ﷺ کا نام آتا تھا تو میں اس کے ساتھ ہی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ضرور ہی لکھتا تھا۔ اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ نعمتیں عطا فرمائی ہیں جو تم دیکھ رہے ہو۔

امام بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک حدیث بھی اس مضمون کی مروی ہے جس سے اس خواب کی تصدیق ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جو شخص اپنی کتاب میں صلی اللہ علیہ وسلم لکھے جب تک اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے"

-

facebook.com/Salfi.tasawuf

نواں خواب :۔ خواجہ جنید رحمہ اللہ کے بعض ساتھیوں کو خواب کو میں دیکھا گیا ان سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا: مجھے بخش دیا۔ کہا کس بناء پر؟ فرمایا: اپنی کتاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود لکھنے کی وجہ سے حضرت امام مسلم اسی وجہ سے بیان فرماتے ہیں اگر حدیثوں کی تالیف کا کام مجھ سے ہوگیا تو سب سے پہلے اس کا ثواب مجھ کو ملے گا۔(اسلامی خطبات: ص۲۶۶،۲۶۷،۲۶۸)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو 1000 مرتبہ زیارت الٰہی :۔

آیت کریمہ "**یا یھا الذین امنوا اتقوا اللّٰہ**" میں ایمان وتقویٰ کے ذکر کو طلب وسیلہ سے پہلے بیان کیا گیا ہے یعنی اے مسلمانو! اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی سے پرہیز کرو، اور اللہ تعالیٰ کی طرف پہنچنے کا اچھا عمل کرکے وسیلہ تلاش کرو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **الیہ یصعدو الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ (فاطر)** اچھا کلام اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچتا ہے اور نیک عمل اس کو اٹھا کرلے جاتا ہے۔

یہ آیت اس مقصد پر پوری دلیل ہے اور بعض لوگوں نے قرآن مجید کی تلاوت کو وسیلہ اور ذریعہ قرار دیا ہے اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے خواب کا قصہ بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔ حضرت امام ابن حنبل نے اللہ تعالیٰ کو خواب میں ہزار مرتبہ دیکھا ہے اور ہر مرتبہ ہی دریافت کیا کہ اے اللہ تیرا قرب کس چیز سے حاصل ہوسکتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا قرآن مجید سے جو میرا کلام ہے۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے عرض کیا کہ یا اللہ! قرآن مجید کی تلاوت سمجھ کر ہو یا بے سمجھے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: چاہے قرآن مجید کی تلاوت سمجھ کر ہو یا بے سمجھے دونوں طرح کی تلاوت قرب الٰہی کا سبب ہے، بعض متاخرین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیائے عظام رحمہم اللہ کے ساتھ محبت رکھنے کو بھی نجات کا وسیلہ ٹھہرایا ہے، کیونکہ اعمال

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

قلبی میں سے یہ بھی ایک نیک عمل ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "**المرء مع من احب**" ہر آدمی اپنے دوست کے ساتھ ہوگا، اس معنی پر گواہی دیتا ہے اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو شخص آخرت میں جس کے ساتھ رہنا چاہتا ہو دنیا میں اسی کے ساتھ محبت رکھے۔ (اسلامی خطبات: ص ۲۹۱، ۲۹۲)

بزرگ کا کشف اور اک عبرت آموز واقعہ:۔

موت سے کسی حال میں چھٹکارا نہیں ہے قرآن مجید میں ہے: **اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ** (النساء) تم جہاں کہیں بھی ہو تو موت تمہیں آ پکڑے گی گو تم مضبوط بروجوں میں ہی کیوں نہ ہو۔

تفسیر ابن کثیر میں اس آیت کریمہ کے تحت میں ایک عبرت آموز اور سبق آموز واقعہ لکھا ہے جسے ہم آپکے سامنے بیان کر رہے ہیں۔ ابن جریر اور ابن ابی حاتم میں اس موقع پر مطول قصہ بزبان حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ اگلے زمانے میں ایک عورت حاملہ تھی۔ جب اسے درد ہونے لگے اور بچی تولد ہوئی تو اس نے اپنے ملازم سے کہا کہ جاؤ کہیں سے آگ لے آؤ۔ وہ باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک شخص دروازے پر کھڑا ہے اور پوچھتا ہے کہ کیا ہوا، لڑکا یا لڑکی؟ اس نے کہا لڑکی ہوئی ہے کہا سن! یہ لڑکی ایک سو آدمیوں سے زنا کرائے گی پھر اس کے ہاں اب جو شخص ملازم ہے اسی سے اس کا نکاح ہوگا اور ایک مکڑی اس کی موت کا باعث بنے گی یہ شخص یہیں سے پلٹ آیا اور آتے ہی ایک تیز چھری لے کر اس لڑکی کے پیٹ کو چیر ڈالا اور اسے مردہ سمجھ کر وہاں سے بھاگ نکلا اس کی ماں نے یہ حال دیکھ کر اپنی بچی کے پیٹ میں ٹانکے لگا دیئے اور علاج معالجہ شروع کیا جس سے اس کا زخم بھر گیا، اب ایک زمانہ گزر گیا ادھر یہ لڑکی بلوغت کو پہنچ گئی اور تھی بھی اچھی شکل وصورت کی۔ بدچلنی میں پڑ گئی،

facebook.com/Salfi.tasawuf

ادھر وہ ملازم سمندر کے راستے کہیں چلا گیا کام کاج شروع کیا اور بہت رقم پیدا کی۔ کل مال سمیٹ کر بہت مدت بعد یہ پھر اسی اپنے گاؤں میں آ گیا اور ایک بوڑھی عورت کو بلا کر کہا کہ میں نکاح کرنا چاہتا ہوں گاؤں میں جو بہت خوبصورت ہو اس سے میرا نکاح کرا دو، بس عورت گئی اور چونکہ شہر بھر میں اس لڑکی سے زیادہ خوش شکل کوئی دوسری عورت نہ تھی یہیں پیغام دے ڈالا جو منظور ہو گیا۔ نکاح بھی ہو گیا اور رخصت ہو کر یہ اس کے گھر بھی آ گئی دونوں میاں بیوی میں بہت محبت ہو گئی۔

ایک دن ذکر اذکار میں اس عورت نے اس سے پوچھا آخر آپ کون ہیں، کہاں سے آئے ہیں، یہاں کیسے آ گئے؟ وغیرہ اس نے اپنا تمام ماجرا بیان کر دیا کہ میں یہاں ایک عورت کے یہاں ملازم تھا، وہاں سے اس لڑکی کے ساتھ یہ حرکت کر کے بھاگ گیا تھا، اب اتنے برسوں کے بعد یہاں آیا ہوں تو لڑکی نے کہا: جس کا پیٹ چیر کر تم بھاگے تھے وہ لڑکی میں ہی ہوں یہ کہہ کر اپنے اس زخم کا نشان بھی اسے دکھایا تب تو اسے یقین آ گیا اور کہنے لگا جب تو وہی ہے تو ایک بات تیری نسبت مجھے اور بھی معلوم ہے وہ یہ کہ تو ایک سو آدمیوں سے مجھ سے پہلے مل چکی ہے۔ اس نے کہا ٹھیک ہے۔ یہ کام تو مجھ سے ہوا ہے لیکن گنتی یاد نہیں۔ اس نے کہا کہ مجھے تیری نسبت اور ایک بات بھی معلوم ہے وہ یہ کہ تیری موت کا سبب ایک مکڑی بنے گی۔ پھر چونکہ مجھے تجھ سے بہت زیادہ محبت ہے میں تیرے لیے ایک پختہ اور اعلیٰ محل تعمیر کرا دیتا ہوں اسی میں تو رہ تاکہ وہاں تک ایسے کیڑے مکوڑے پہنچ نہ سکیں۔ چنانچہ ایسا ہی محل تیار ہوا، اور یہ وہاں رہنے سہنے لگی۔ ایک مدت کے بعد ایک دن میاں بیوی بیٹھے تھے کہ اچانک چھت پر ایک مکڑی دکھائی دی عورت بولی اچھا یہ میری جان لیوا ہے جب ہی سہی کہ میں اس کی جان لوں۔ غلاموں کو حکم دیا کہ اسے زندہ پکڑ کر میرے سامنے لاؤ وہ پکڑ لائے اس نے زمین

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

پر رکھ کر اپنے پیر کے انگوٹھے سے اسے مسل ڈالا اس کی جان نکل گئی اس میں سے پیپ نکلی اس کا ایک آدھ قطرہ عورت کے انگوٹھے کے ناخن اور گوشت کے درمیان اڑ کر پڑا، اس کا زہر چڑھا پیر سیاہ پڑ گیا اور اسی سے آخر وہ مرگئی۔

(ابن کثیر بحوالہ اسلامی خطبات: ص ۵۵۱، ۵۵۲)

☆......☆......☆

کتاب "فتاویٰ اصحاب الحدیث" میں کرامات کا تذکرہ

نام کتاب:۔ فتاویٰ اصحاب الحدیث (جلد دوم)...... تالیف:۔ فضیلۃ الشیخ ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد ناشر:۔ مکتبہ اسلامیہ (لاہور:۔ بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار) لاہور:۔ بیرون امین کوتوالی روڈ

باکمال خاتون کو ہاتف غیبی کا کلام:۔

۹۷ھ میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے بیٹے حسن فوت ہوئے تھے تو ان کی بیوی نے ایک سال تک ان کی قبر پر خیمہ لگائے رکھا جب خیمہ اکھاڑ دیا گیا تو ہاتف غیبی سے آواز آئی، کیا اپنی گم شدہ چیز کو انہوں نے حاصل کر لیا۔ پھر جواب میں ایک اور آواز سنائی دی، حاصل کیا ہونا تھا بلکہ مایوس ہو کر واپس چلے گئے ہیں۔

(صحیح بخاری، الجنائز، تعلیقات باب نمبر ۶۱ بحوالہ فتاویٰ اصحاب الحدیث: ج ۲ ص ۱۹۵)

☆......☆......☆

کتاب "تذکرہ حافظ محمد گوندلوی" میں کرامت کا تذکرہ

نام کتاب:۔ تذکرہ حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ۔ مصنف:۔ شاہد فاروق ناگی......

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215065149-6513fc750c3991c77c5f00e34551c5df/______ 179/353

ناشر:۔مکتبہ قدوسیہ رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور (پاکستان)

باکمال مرشد کی صحبت اور توجہات کا اثر:۔

سید عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ سے آپ کو خصوصی انس اور لگاؤ تھا اسی لئے آپ نے ان کی ایک ایک ادا کو اپنے اندر جذب کر لیا تھا اور ان کی محبت سے آخر دم تک سرشار رہے۔

حافظ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ جو بھی آپ کی مجلس میں بیٹھ جاتا اس پر روحانیت اور توجہ الی اللہ کا خاص رنگ چڑھ جاتا اور اس کے دل و دماغ کی دنیا بدل جاتی اور اس کی عملی زندگی میں انقلاب آجاتا تھا، حافظ صاحب نے خود اپنا ایک واقعہ درس بخاری کے دوران بیان کیا کہ میں جب اکتساب فیض کیلئے حضرت امام عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا تو چند ہی دنوں میں مجھ پر امام صاحب کی روحانیت کے اثرات مرتب ہوئے میں حیران ہوا کہ یہ لوگ جو دیر سے یہاں موجود ہیں شدت تاثر سے تڑپ تڑپ کر ختم کیوں نہیں ہو گئے۔

(تذکرہ حافظ محمد گوندلوی: ص ۴۱)

☆......☆......☆

کتاب "چالیس علمائے اہل حدیث" میں کرامات کا تذکرہ

نام کتاب: چالیس علمائے اہل حدیث

تصنیف:۔عبدالرشید عراقی......ناشر:۔نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار (لاہور)

بطور برکت قمیض و پگڑی لے جانا:۔

حافظ محمد صاحب رحمہ اللہ نے اپنی ساری زندگی درس و تدریس، وعظ و تبلیغ اور

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

دعوت وارشاد میں بسر کردی۔ ان کی ان خدمات کا اعتراف آپ کے استاد محترم شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین دہلوی رحمہ اللہ نے بھی کیا۔ ہفت روزہ الاعتصام لاہور کی اشاعت ۱۲ اپریل ۱۹۷۴ء میں یہ واقعہ درج ہے کہ ۱۳۱۹ھ/۱۹۰۱ء میں استاد پنجاب حافظ عبدالمنان وزیر آبادی رحمہ اللہ دہلی تشریف لے گئے۔ اس وقت میاں صاحب سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ کی بینائی کمزور ہوگئی تھی۔ حافظ عبدالمنان رحمہ اللہ نے استاد محترم کی خدمت میں عرض کیا شیخ مجھے پہچانا ہے؟ اس پر محدث دہلوی رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے تمہیں پہچان لیا ہے تم عبدالمنان وزیر آبادی ہو۔ تم نے، عبدالجبار غزنوی اور حافظ محمد بن بارک اللہ لکھوی نے پنجاب میں تبلیغ توحید وسنت کر کے میرے دل کو ٹھنڈک پہنچائی ہے۔

عبدالجبار آیا تھا اور میری قمیض لے گیا ہے اور تم میری یہ پگڑی لے جاؤ۔ حافظ عبدالمنان مرحوم نے میاں صاحب کی پگڑی اپنے پاس سنبھال کر رکھی اور اس پگڑی کے بارے میں وصیت فرمائی تھی کہ اس کو میری کفن میں استعمال کیا جائے۔ چنانچہ یہ پگڑی حافظ عبدالمنان رحمہ اللہ کے کفن میں استعمال کی گئی۔ (چالیس علمائے اہلحدیث ص 48)

صاحب دل وصاحب کرامات:۔

قاضی (محمد سلیمان منصوری پوری) صاحب علوم اسلامیہ کے متبحر عالم ہونے کے ساتھ ساتھ بڑے صاحب دل وصاحب کرامات بھی تھے اور اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے کہ "اے اللہ میری قبر نہ ہو" اور یہ شعر اکثر ان کی زبان پر ہوتا تھا

تو وہ خاک کو مت جانیو تربت میری   میرا مرقد میرے احباب کے سینے ہوں گے

قاضی صاحب ۱۳۴۹ھ/۱۹۳۰ء میں دوبارہ حج بیت اللہ کیلئے تشریف لے گئے حج سے واپس آرہے تھے کہ بحری جہاز میں انتقال کیا اور ان کی نعش سمندری لہروں کے حوالے کردی گئی۔ مولانا سید اسماعیل غزنوی رحمہ اللہ بھی اسی جہاز سے واپس

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

آرہے تھے انہوں نے نماز جنازہ پڑھائی۔

ولی کا سمندری مچھلیوں میں احترام:۔

جب نماز جنازہ پڑھنے کے بعد قاضی صاحب کی نعش سمندری لہروں کے حوالہ کردی گئی تو مچھلیاں قریب آ کر واپس ہوجاتی تھیں اور جہاں تک ہماری نگاہوں نے کام کیا، قاضی صاحب کی نعش سمندر میں جاتی دکھائی دے رہی تھی حالانکہ قاضی صاحب کے انتقال سے پہلے تین چار حاجیوں نے جہاز میں انتقال کیا اور جب ان کی نعشیں سمندری لہروں کے حوالہ کی گئیں تو مچھلیوں نے ان کو فوراً نگل لیا۔

(چالیس علمائے اہلحدیث ص128-129)

”رسالہ ہفت روزہ الاعتصام“ میں کرامات کا تذکرہ

نام کتاب:۔ اشاعت خاص: ہفت روزہ الاعتصام لاہور مسلک اہل حدیث کا داعی و ترجمان

بیاد:۔ مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ (۱۹۰۸ء۔۱۹۸۷)

ناشر:۔ ہفت روزہ الاعتصام ۳۱۔ شیش محل روڈ لاہور

عقیدت مندوں کو شرفِ زیارت:۔

موضع بھوجیاں میں علمائے کرام اور بزرگان دین کی آمدورفت کا سلسلہ جاری رہتا چونکہ مولانا فیض محمد رحمہ اللہ غزنوی خاندان کے بزرگوں اور مولانا سید عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ حضرت الامام عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ اور مولانا عبدالرحیم غزنوی رحمہ اللہ کے فیض یافتہ ان سے شرف تلمذ رکھتے تھے جو نہایت خدارسیدہ بزرگ تھے۔ اس لئے یہ حضرات اکثر موضع بھوجیاں تشریف لاتے اور عقیدت مندوں کو شرف زیارت سے مستفیض فرماتے۔ مولانا فیض محمد رحمہ اللہ کی ایک صاحبزادی بھی مولانا عبدالرحیم

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

غزنوی کے صاحبزادہ مولانا محمد زکریا غزنوی مرحوم سے بیاہی گئیں۔اس طرح یہ تعلق مزید استوار ہوا علمائے لکھوکی مولانا خدا بخش، محمد مندراں والے (جو حافظ عبداللہ شیخوپوری کے دادا اور بہت بڑے واعظ تھے) کے علاوہ صوفی ولی محمد رحمہ اللہ فتوحی والے جیسی پاکباز ہستیاں تشریف لاتی رہیں اس موقع پر سارا گاؤں اور قریبی دیہات سے بھی لوگ ان کی زیارت کیلئے کھنچے چلے آتے اور وہ منظر دیدنی ہوتا۔

دعا کرتے ہی بارش برس جانا (کرامت):۔

میرے والد گرامی جن کی عمر اس وقت سو سال سے متجاوز ہے اس کے عینی شاہد ہیں وہ بیان کرتے ہیں اسی طرح کے ایک موقع پر ایک شخص نے امساک باراں اور قحط سالی کا ذکر کیا، اور بارش کے لئے دعاء کرنے کے لئے عرض کی تمام بزرگ، غزنوی علماء، اور مولانا فیض محمد رحمہ اللہ نے اسی وقت اس مجلس میں ہاتھ اٹھائے اور خدا سے بارش کی دعاء کی والد صاحب فرماتے ہیں کہ دیکھتے دیکھتے بادل امڈ آئے اور موسلا دھار بارش ہوگئی اور چاروں طرف ایک ہوگیا۔

(اشاعت خاص مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ بھوجیانی ہفت روزہ الاعتصام لاہور: ص ٦٤)

میاں الحمدللہ مستجاب الدعاء بزرگ:۔

ایک بزرگ میاں الحمدللہ وہاں (مولانا عطاء اللہ حنیف سے ملاقات کیلئے) جایا کرتے تھے جو ضلع گورداس پور کے کسی گاؤں کے رہنے والے تھے ان کا نام تو امام دین تھا لیکن میاں الحمدللہ کے عرف سے معروف تھے، تکلیف میں ہوں یا آرام میں الحمدللہ کے الفاظ انکی زبان پر جاری رہتے تھے، افسوس کی یا خوشی کی کوئی خبر انہیں سنائی جاتی جو اب میں قدرے اونچی آواز سے کہتے ''الحمدللہ'' بکثرت الحمدللہ کہنے کی وجہ سے ان کا نام ہی میاں الحمدللہ پڑ گیا تھا چھوٹے بڑے سب لوگ اس نام سے پکارتے تھے۔میاں الحمدللہ اپنا چھوٹا موٹا کاروبار کرتے تھے، وہ مستجاب الدعوات بزرگ تھے، نہایت نیک

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

اور پاکیزہ روش، اکثر لوگ اپنی ضروریات بیان کر کے ان سے دعا کراتے تھے، اللہ تعالی ان کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتا تھا۔ (اشاعت خاص مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ بھوجیانی ہفت روزہ الاعتصام لاہور: ص ۱۳۴)

دعا کرتے ہی بارش کا برس جانا (کرامت):۔

کوٹ کپورے سے دس گیارہ میل کے فاصلے پر بجانب مشرق ریاست نابھہ میں ایک قصبہ تھا "جیتو" وہاں دیسی مہینوں کے حساب سے ہاڑھ کے آخری دنوں میں جب کہ سخت گرمی کا موسم ہوتا ہے، مویشیوں کی منڈی لگتی تھی، جس میں بھینس، بیل، گھوڑے، اور اونٹ وغیرہ خریدنے کے لئے دور و نزدیک سے بے شمار لوگ آتے تھے، میاں الحمد للہ بھی بعض دفعہ اس منڈی میں آتے اور بھینسیں وغیرہ خریدتے تھے۔ ایک دفعہ وہ جیتو منڈی گئے دو بھینسے خریدے اور وہاں سے چل پڑے وہ کوٹ کپورے آنا چاہتے تھے ایک اور شخص ان کے ساتھ تھا۔ سخت گرمی پڑ رہی تھی جس کی وجہ سے انکا بھی برا حال تھا اور بھینسوں کا بھی۔ ساتھی نے کہا میاں الحمد للہ دعا کرو اللہ بارش برسائے تاکہ ہمیں بھی کچھ آرام پہنچے اور بھینسے بھی سکھ کا سانس لیں۔

مسکراتے ہوئے جواب دیا: بھائی میں سوچ رہا ہوں کہ دعا کروں لیکن ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ دعا کرتا ہوں تو بارش برسے گی اور کیچڑ پر بھینسوں کا چلنا مشکل ہو جائے گا اور ہمارا بھی۔ اگر دعا نہیں کرتا تو بھنے جا رہے ہیں پھر قدرے اونچی آواز سے کہا: الحمد للہ۔

بالآخر دعا کی اسی وقت آسمان پر بادل چھا گئے اور تھوڑی دیر میں جل تھل ہو گیا وہ بارش کی حالت میں بھیگتے ہوئے کوٹ کپورے پہنچے۔ یہ واقعہ میاں الحمد للہ کے ساتھی نے سنایا۔

مولانا عطاء اللہ صاحب کے سسر میاں نور الدین بھی بہت متدین بزرگ تھے اور

facebook.com/Salfi.tasawuf

وہ میاں الحمدللہ کے دوست تھے جب حسن اتفاق سے یہ دونوں بزرگ ہمارے ہاں موجود ہوتے تو اکثر لوگ انکی خدمت میں آتے دونوں کو گھروں میں لے جاتے اور دعائیں کراتے۔

اللہ اکبر! کیسا عجیب زمانہ تھا اور لوگوں میں نیکی اور دینداری کا کس درجے غلبہ تھا، اب اس قسم کا دور کبھی نہیں آئے گا وہ لوگ بھی ختم ہو گئے اور وہ زمانہ بھی بیت گیا۔

بطور کشف گنہگاروں کی بدبو سونگنا:۔

اپنے اساتذہ کا مولانا انتہائی احترام کرتے تھے، ایک مرتبہ وہاں حضرت مولانا شرف الدین دہلوی رحمہ اللہ تشریف لے گئے اور چھ سات دن قیام فرما رہے یہ غالباً ۱۹۳۵ء کی بات ہے اسی زمانے میں ایک دفعہ حضرت مولانا حافظ محمد صاحب گوندلوی رحمہ اللہ وہاں گئے تھے، مولانا عطاء اللہ صاحب ان کے تشریف لانے پر بھی بے حد خوش ہوئے اساتذہ کے بستر خود بچھاتے اور صاف کرتے، کھانا خود ہی کھلاتے اور خود ہی ہاتھ دھلاتے۔

حضرت حافظ صاحب کے تقویٰ وصالحیت اور ان کے قلبی وروحانی کمالات کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک دفعہ انہوں نے کچھ اس قسم کے الفاظ ارشاد فرمائے تھے کہ انہیں گناہ گار لوگوں سے بدبو آنے لگتی ہے، اب حافظ صاحب ہمارے ہاں تشریف لے گئے تو میں نے ان کے ساتھ جھجکتے اور شرماتے ہوئے مصافحہ تو کیا لیکن اس کے بعد ان کی مجلس میں حاضر ہونے سے گریزاں ہی رہا اس لیے کہ میرے پاس چھوٹی عمر میں بھی سوائے گناہوں کے کچھ نہیں تھا اور اندیشہ تھا کہ انہیں مجھ سے بدبو آئے گی، اس طرح وہ بھی روحانی تکلیف محسوس فرمائیں گے اور میرا بھی بھید کھل جائے گا کہ یہ جو اس عمر میں اس درجے معصیت زدہ ہے بڑا ہو کر معلوم نہیں کہاں تک پہنچے گا اور کیا گل کھلائے گا۔

مولانا عطاء اللہ صاحب رحمہ اللہ اپنے اساتذہ کی ہر بات نہایت توجہ سے سنتے

WWW.UBQARI.ORG
facebook.com/Salfi.tasawuf
Privacy

اور انتہائی ادب کے ساتھ ان کے فرمان کا جواب دیتے تھے، اساتذہ بھی ان پر بہت مہربان تھے۔ (اشاعت خاص مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ بھوجیانی ہفت روزہ الاعتصام لاہور: ص ۱۳۹-۱۴۰)

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے محبت رکھنے والا ہمشکل جن:۔

جنات اللہ تعالیٰ کی ایک غیر مرئی مخلوق ہیں اور انسانوں کی طرح شریعت کے مکلف اور انہی کی طرح مختلف مذاہب کے ماننے والے ہوتے ہیں چنانچہ ان میں نیک، بد، مشرک، موحد، غیر مسلم، ہندو سکھ، یہودی عیسائی، ملحد بے دین ہر قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں اور ان میں سے بہت لوگ اپنے ہم خیال اور اپنے ہم مذہب و مشرب انسانوں کے ساتھ تعلق خاطر اور دوستی بھی رکھتے ہیں۔

اس سلسلہ میں امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے خود اپنا ایک واقعہ بیان کیا ہے جو مولانا بھوجیانی رحمہ اللہ نے ان کی کتاب "**الفرقان بین الحق والباطل**" کے صفحہ ۷۱ سے نوٹ کیا ہے امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تاتاریوں میں سے کچھ لوگ اگر مصر آتے تو میں ان کے سامنے دعوت اسلام پیش کرتا پھر جب ان میں سے کوئی شخص اسلام قبول کر لیتا اور شہادتین کا اقرار کر لیتا تو میں حسب توفیق اسے کھانا کھلاتا۔

جن دنوں میں قلعہ مصر میں قید تھا تو ماردین (ترکی کا ایک شہر) کے بادشاہ نے مصر کے بادشاہ کو کسی قاصد کے ذریعے یہ بتایا کہ " آج کل ابن تیمیہ رحمہ اللہ ہمارے علاقہ میں ہے اور وہ لوگوں کو دعوت اسلام دیتا ہے اور جو شخص اسلام قبول کر لیتا ہے اسے کھانا کھلاتا ہے فلاں شہر کے امیر نے مجھے یہ اطلاع دی ہے اور وہ خود اس سے ملاقات بھی کر چکا ہے"۔

میں چونکہ ابھی تک قیدی ہی تھا، اس لیے لوگوں نے اسے بہت بڑا واقعہ سمجھا حالانکہ اس کی حقیقت صرف اتنی ہی تھی کہ ترکی کے علاقہ میں میرے روپ میں دعوت و تبلیغ کا کام کرنے والا وہ شخص دراصل ایک جن تھا جسے مجھ سے عقیدت و محبت تھی، اسی

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

وجہ سے اس نے شکل وصورت بھی وہ اختیار کر رکھی تھی جو میری تھی اور کام بھی وہی کر رہا تھا جو میں کیا کرتا تھا، اس کا مقصود اس سے میرا اکرام واحترام تھا۔

(اشاعت خاص مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ بھوجیانی ہفت روزہ الاعتصام لاہور: ص ۳۳۰)

امام بخاری رحمہ اللہ کی والدہ کو بشارت:۔

امام بخاری شوال ۱۹۴ھ کو بخارا میں پیدا ہوئے۔ والد گرامی بچپن میں ہی فوت ہوگئے تھے آپ کی والدہ ماجدہ نے تربیت کی جو نہایت صالحہ خاتون تھیں۔ کم سنی میں ہی آپکی نظر جاتی رہی اور نابینا ہوگئے۔ والدہ محترمہ نے آپ کی بینائی کیلئے بہت رو رو کر دعائیں کیں خواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف سے انہیں قبولیت دعا کی بشارت ملی، صبح اٹھے تو امام صاحب کی آنکھیں روشن تھیں۔ (اشاعت خاص مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ بھوجیانی ہفت روزہ الاعتصام لاہور: ص ۲۷۴)

مبشرات اور جنات سے مروی روایات کا ذکر:۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ نے اس موضوع پر دو کتابیں لکھی ہیں اور دونوں مطبوع ہیں ایک کا نام "**الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین**" ہے جس میں ایسی چالیس روایات ومبشرات کا تذکرہ ہے جو انہوں نے خواب میں آنحضرت ﷺ سے سنی ہیں اور دوسری کا نام "**النوادر فی احادیث الاوائل والاواخر**" ہے جس میں جنات وغیرہ سے مروی روایت کا ذکر ہے۔ (کتبہ مولانا ارشاد الحق اثری، فیصل آباد۔ ہفت روزہ الاعتصام لاہور: ص ۶۷۰)

فیوض الحرمین کا ایک فیض:۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

حکیم الامت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ حجاز مقدس کی زیارت سے مشرف ہوئے تو وہاں کے علماء سے استفادہ کا موقع ملا، حرمین کے فیوض میں سے یہ بھی تھا کہ شیخ الاسلام کی بعض کتابوں تک رسائی میسر آئی چنانچہ واپسی پر انہوں نے برصغیر میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے متعلق پائی جانے والی غلط فہمیوں کا ازالہ فرمایا، اپنے ایک تلمیذ کے نام مکتوب میں لکھتے ہیں: **وکذلک ابن تیمیة فانا قد تحققنا من حاله انه عالم کتاب اللّٰہ و معانیه اللغویة والشرعیة و حافظ لسنة رسول اللّٰہ ﷺ و آثار السلف عارف بمعانیه اللغویة والشرعیة، استاذ فی النحو واللغة، محرر لمذهب الحنابلة فروعه، واصوله فائق فی الذکاء ذولسان و بلاغة فی الذب عن عقیدة اهل السنة لم یوثر عنه فسق ولا بدعة اللهم الاهذه الامور التی ضیق علیه لاجلها ولیس شئی منها الا و معه دلیله من الکتاب والسنة وآثار السلف و من یطیق ان یلحق شأوه فی تحریره و تقریره؟ والذین ضیقوا علیه ما بلغوا معاشر ما اتاه اللّٰہ تعالیٰ** (مکتوب شاہ ولی اللہ)

بہت سے علماء پر بے سروپا الزام لگائے گئے یہی ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے ساتھ ہوا ہم نے ان کے احوال کے متعلق تحقیق کی ہے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ وہ کتاب اللہ کے عالم اور حدیث کے حافظ تھے، کتاب وسنت اور آثار سلف کے لغوی وشرعی معانی کے علم ومعرفت سے مالا مال اور نحو ولغت کے امام تھے۔ حنبلی مذہب کے اصول وفروع کے تنقیح کنندہ محقق ذہانت میں فائق، اور عقیدہ اہل سنت کے دفاع میں زبان آور بلیغ عمل میں فسق اور عقیدہ میں بدعت نام کی چیز سے بالکل مبرا، چند ایک مسائل میں انہیں خواہ مخواہ تنگ کیا گیا، حالانکہ ان میں کوئی مسئلہ ایسا نہیں جس میں ان کے پاس قرآن، حدیث اور آثار سلف سے دلائل نہ ہوں۔ تقریر وتحریر میں ان کے مقام ومنزلت کو چھونا

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

کسی کے بس میں نہیں، انہیں تنگ کرنیوالے فقہاء علم میں شیخ کے عشر عشیر بھی نہ تھے۔

حکیم الامت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کی تجدیدی مساعی اور انقلابی نگارشات پر نگاہ رکھنے والے جانتے ہیں کہ **الانصاف** اور **حجتہ اللہ** کے جن مباحث نے شاہ صاحب کو مجددین امت کی صف میں لا کھڑا کیا شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے افادات پر مشتمل ہیں اور **البلاغ المبین** تو **اقتضاء الصراط المستقیم** کے طویل اقتباسات سے مرصع ہے۔

(ہفت روزہ الاعتصام لاہور: ص ۶۸۸۔۶۸۹)

کتاب ''اہل حدیث کے چار مراکز'' میں کرامات کا تذکرہ

نام کتاب: اہل حدیث کے چار مراکز

تالیف: عبدالرشید عراقی ...... مقدمہ: محمد افضل الاثری ...... ناشر: مکتبۃ السنۃ، الدار السلفیۃ لنشر التراث الاسلامی (سفید مسجد بالمقابل پولیس تھانہ سولجر بازار نمبر 1 کراچی)

مولانا سید عبداللہ غزنوی سے مماثلت:۔

مولانا سید عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ کا حضرت شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ کی خدمت میں حدیث کی تعلیم حاصل کرنے کا ایک واقعہ مولانا فضل حسین بہاری مؤلف ''الحیاۃ بعد المماۃ'' نے نقل کیا ہے کہ اور یہ واقعہ ایک خواب کی صورت میں پیش آیا۔ مولانا سید عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ

ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ اپنے مکان کی چھت سے سیڑھی کے ذریعہ نیچے صحن میں اتر رہا ہوں جب صحن مکان میں اتر آیا تو ایک چراغ روشن پایا اور اپنی بغل میں صحیح بخاری دیکھی، پس صحیح بخاری کو کھول کر چراغ کی روشنی میں پڑھنے کا ارادہ کیا جب کھول کر دیکھا تو صحیح بخاری گرد و غبار کی وجہ سے اس درجہ سیاہ ہو چکی تھی کہ اس کے حروف پڑھے نہیں جا سکتے تھے۔ آخر کار رومال پکڑ کر میں نے اسے صاف کرنا

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

شروع کردیا۔ ورق درورق صاف کرتے ہوئے اخیر تک پہنچ گیا، صرف تھوڑے ورق باقی رہ گئے تھے تو میں تھک کر ماندہ ہوگیا اور آہ سرد بھری کہ اللہ اکبر! کس درجہ تکلیف اٹھانی پڑی ہے اس خواب میں مجھے اپنا چہرہ بھی نظر آرہا تھا جھاڑنے اور صاف کرنے سے میرے چہرے اور دانتوں پر گرد پڑی دکھائی دے رہی تھی۔

اس خواب کی تعبیر میں مجھے حیرانی ہوئی، صبح ہوتے ہی ایک شخص صحیح بخاری لے آیا اور اس کی شرح بھی مل گئی اور ساری کتاب کا مطالعہ کرلیا اور سنت کی تابعداری کا داعیہ محکم ہوگیا اور حدیث پر عمل کرنا شروع ہوگیا۔ اتفاقاً دہلی کا سفر درپیش ہوا جو کہ ہمارے ملک سے بہت نچلی طرف واقع ہے دہلی پہنچ کر بخدمت شریف خاتم المحدثین شیخنا وسید نذیر حسین صاحب رحمہ اللہ حاضر ہوا۔ اور صحیح بخاری شریف کا پڑھنا شروع کیا۔ اسی زمانے میں غدر دہلی واقع ہوا۔ عین بلوہ کے زور وشور میں جب کہ موت سر پر منڈلا رہی تھی اور ہر ایک کو اپنی جان کی فکر ہو رہی تھی۔ میں پورے اطمینان سے حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ سے صحیح بخاری پڑھنے میں مشغول تھا، یہاں تک کہ انگریز دوبارہ قابض اور بحال ہوگئے اور انہوں نے لوگوں کو دہلی سے باہر نکال دیا ان دنوں میری صحیح بخاری ختم ہونے والی تھی، مگر بوجہ دہلی والوں کے منتشر ہونے کے میرے اور سید صاحب (میاں نذیر حسین رحمہ اللہ) کے درمیان جدائی ہوگئی اور چند اوراق باقی رہ گئے۔ جس پر میرے خواب کی تعبیر یوں ظاہر ہوئی کہ: میرے مکان کی چھت کے نیچے کی صحن دہلی ہوئی جو کہ ہمارے ملک سے نشیب یا ڈھلان میں ہے۔

اور سید صاحب انوار نبوت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روشن چراغ۔ اور صحیح بخاری کے جھاڑنے کی تعبیر پڑھنا اور مشقت وتکلیف کی تعبیر عین غدر کے وقت پڑھنا۔ اور جو اوراق صاف کرنے سے رہ گئے...... وہی پڑھنے سے باقی رہ گئے۔

(الحیاۃ بعد المماۃ ص ۵۱/۳/۲۷۲)

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

مولانا غلام نبی الربانی سوہدری مرحوم ومغفور کا واقعہ بھی اسی طرح کا ہے، مولوی ابویحیٰ امام خان نوشہری (م ۱۹۶۷ء) جو حضرت مولانا غلام نبی الربانی رحمہ اللہ کے شاگرد تھے اور صاحب تصانیف کثیرہ تھے ان کی روایت ہے کہ سوہدرہ کے حنفی عالم سید نور شاہ مرحوم جو "**السعید من سعد فی بطن امہ**" میں سے تھے انہوں نے بیان فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ سوہدرہ کی مغربی جانب سے ایک نور چمکا جو ستون کی شکل میں آسمان کو چھوتا ہوا نکل گیا۔

اس خواب کی تعبیر خود سید نور شاہ مرحوم نے یہ فرمائی کہ: اس نور کا مبدا مولانا غلام نبی الربانی رحمہ اللہ ہیں۔ (مولانا غلام نبی الربانی کی رہائش سوہدرہ کے مغربی جانب تھی)

حضرت سید عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ نے خواب میں صحیح بخاری کو خاک آلودہ دیکھا اور صاف کیا اور مولانا غلام ربانی مرحوم نے خواب میں دیکھا کہ مسجد سے کوڑا کرکٹ اٹھا کر باہر پھینک رہا ہوں۔ مولانا غلام نبی الربانی مرحوم نے اس خواب کا تذکرہ حضرت شیخ عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ سے کیا تو آپ نے فرمایا: الحمدللہ است این رویاء صادق است، برائے شما همه مبارک است ان شاءاللہ، ان شاء اللہ ا زتو دردین اسلام کارے خواهد شد که این را از شرک و بدعت پاک خواهد نمود، مراد از مسجد این اسلام است، خس و خاشاک بیرون کردن کفر... یا دین از شرک و بدعت پاک نمودن است۔ (اہل حدیث امرتسر ۱۱/ اپریل ۱۹۱۹ء)

حضرت شیخ عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ کو دین اسلام کی نشر و اشاعت، توحید و سنت کی ترقی و ترویج اور شرک بدعت کی تردید و توبیخ کے سلسلہ میں مصائب و آلام کا شکار ہونا پڑا اسیر زنداں بھی ہوئے اور جلاوطنی بھی قبول کی، لیکن حضرت شیخ غزنوی رحمہ اللہ کے پائے استقامت میں لغزش نہیں آئی۔ اسی طرح غلام نبی الربانی رحمہ اللہ کو بھی اہل

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

بدع کی طرف سے مصائب و آلام کا شکار ہونا پڑا۔

مولانا حکیم عبدالحیٔ الحسنی (م ۱۳۴۱ھ) لکھتے ہیں: توحید و سنت کی اشاعت کے سلسلہ میں آپ کو بڑی بڑی اذیتیں احناف کی طرف سے اٹھانی پڑیں، ان لوگوں نے انکے خلاف ایسا محاذ قائم کیا تھا جس سے بڑا کوئی کیا محاذ بنائے گا ان کو بدعتی قرار دیا گیا، مناظرہ کیا اور ہٹ دھرمیاں بھی کیں، لیکن وہ ثابت قدم رہے انہوں نے نہ تو مداہنت برتی نہ کسی چیز کی پرواہ کی۔ (نزہتہ الخواطر ج ۸ ص ۳۹۹)

مولانا غلام نبی الربانی رحمہ اللہ نے ۴/ ذی الحجہ ۱۳۴۸ھ / ۳ مئی ۱۹۳۰ء کو سوہدرہ میں انتقال کیا۔ (اہل حدیث کے چار مراکز ص ۹۴)

دعا کرتے ہیں بارش کا رک جانا (کرامت):۔

صوفی عبداللہ کا شمار اہل اللہ میں ہوتا تھا آپ مستجاب الدعوات تھے۔ ۲۳ مارچ ۱۹۷۵ء کو راقم صوفی صاحب کی خدمت میں ماموں کانجن حاضر ہوا، میرے ساتھ مولانا عبدالرحمن عتیق وزیر آبادی اور حافظ ملک محمد یعقوب سوہدروی بھی تھے مغرب سے کچھ پہلے ہم صوفی صاحب کے کمرہ میں بیٹھے تھے کہ ایک دم تیز بارش ہوگئی بارش اتنی تیز تھی کہ ہم لوگ مسجد میں نہیں جاسکتے تھے جو چند گز کے فاصلہ پر تھی، مولانا قاضی محمد اسلم سیف مرحوم نے صوفی صاحب کی خدمت میں عرض کیا۔ بابا جی دعا فرمائیں بارش بہت تیز ہو رہی ہے اور بہت سے درخت بھی گر گئے ہیں ہوا بھی بہت تیز ہے۔

صوفی صاحب نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: اے اللہ! بارش بند کر دے اس کو پہاڑوں پر لے جا۔

میرا چشم دید واقعہ ہے کہ صوفی صاحب کی زبان سے یہ کلمات ادا ہوئے اور بارش ایک دم تھم گئی اور ہم سب لوگ مسجد میں نماز مغرب ادا کرنے کیلئے چلے گئے۔

صوفی عبداللہ صاحب نے ۱۲۹ اپریل ۱۹۷۵ء میں تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد

WWW.UBQARI.ORG
facebook.com/Salfi.tasawuf
Privacy

میں انتقال کیا اور جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن کے احاطہ میں دفن ہوئے۔

(اہل حدیث کے چار مراکز ص ۹۵

☆......☆......☆

کتاب ''کاروان حدیث'' میں کرامت کا تذکرہ

نام کتاب:۔کاروان حدیث......

مصنف:عبدالرشید عراقی..... ناشر:۔نور اسلام اکیڈمی لاہور(پاکستان)

امام مروزی رحمہ اللہ کا زہد اور کرامات:۔

زہد وعبادت،تقوی وطہارت اور تدین وورع میں امام مروزی رحمہ اللہ کا رتبہ بہت بلند تھا۔علمی اشغال سے جو وقت بچتا وہ عبادت وریاضت میں بسر کرتے اور نماز بڑی خشوع و خضوع سے ادا کرتے۔ابن جوزی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ امام مروزی صاحب کرامات بھی تھے۔(ابن جوزی،**صفۃ الصفو ۃ** ج ۴ ص ۱۲۳ بحوالہ کاروان حدیث ص ۱۰۵)

☆......☆......☆

کتاب ''سوانح استاد پنجاب'' میں کرامت کا تذکرہ

نام کتاب:۔استاد پنجاب حافظ عبدالمنان صاحب محدث وزیر آبادی رحمہ اللہ کے سوانح حیات پر مشتمل جامع اور مستند کتاب

مرتبہ:مولانا عبدالمجید سوہدروی......تزئین وترتیب:محمد ادریس فاروقی

بکثرت خواب میں زیارت النبی صلی اللہ علیہ وسلم:۔

(مولانا سوہدروی رحمۃ اللہ علیہ مزید تحریر فرماتے ہیں)آپ کو خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد بار شرف لقاء نصیب ہوا۔حدیث کی کتاب ''**مشارق الانوار**'' کے حفظ کے دوران آپ کو تین مرتبہ زیارت کی سعادت حاصل ہوئی ایک مرتبہ آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم نے حافظ صاحب کے منہ میں لعاب مبارک ڈالی۔دوسری مرتبہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

آپ رحمہ اللہ سے معانقہ کیا۔ اور تیسری مرتبہ آپ رحمہ اللہ کو رفق و حلم کی نصیحت فرمائی جس کا آپ پر تازیست خوشگوار اثر رہا۔ (سوانح استاد پنجاب حافظ عبدالمنان رحمہ اللہ :ص ۱۰)

کرامتوں کیلئے دفتر درکار ہے:۔

حافظ عبدالمنان کی آنکھیں آشوب چشم کے ایک عارضے میں اس وقت ضائع ہوگئیں جبکہ آپ کی عمر صرف نو سال تھی، مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے دل آنکھیں ایسی روشن کردیں کہ جس کی کرامتوں کو لکھنے کیلئے ایک دفتر درکار ہے مگر اس کا ایک اجمالی تذکرہ آپ ''استاد پنجاب'' کے مختلف ابواب کے ضمنی پیرایوں میں دیکھ سکیں گے۔

دل بینا بھی کر خدا سے طلب آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

(سوانح استاد پنجاب حافظ عبدالمنان رحمہ اللہ: ص ۱۶)

زاہد عن الدنیا اور کرامات کے حامل بزرگ:۔

آپ نہ صرف قرآن اور تفسیر کے حافظ تھے بلکہ کتب صحاح ستہ کے (بمعہ اسناد و اسماء الرجال) حافظ تھے۔ اس پائے کے اعاظم رجال برصغیر میں چند گنتی کے ہی ہوں گے۔

آپ تقویٰ اور پرہیزگاری میں بھی بلند پایہ رکھتے تھے، اکل حلال، صدق مقال، زہد عن الدنیا، اتباع سنت اور عبادت شب میں وحید العصر تھے۔ بہت مستجاب الدعوات اور صاحب کرامات بزرگ تھے۔ زندگی بھر ہر آلودگی سے مکمل طور پر دامن بچا کر رکھا، آپ اعلیٰ کردار اور بے داغ سیرت کے مالک تھے۔

(سوانح استاد پنجاب حافظ عبدالمنان رحمہ اللہ: ص ۲۳)

کتاب کرامات اہلحدیث نہایت اہم کتاب:۔

کتاب ''استاد پنجاب'' ہمارے علم کے مطابق حضرت مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

کی دوسری تصنیف ہے سب سے پہلے آپ نے ''کرامات اہلحدیث'' لکھی۔ آپ کی یہ دونوں کتب دراصل اہل حدیث علماء، اور اولیاء کے تعارف میں ہیں حضرت حافظ عبدالمنان وزیر آبادی رحمہ اللہ کے حالات زندگی پر پہلی اور معلومات افزاء کتاب ہونے کی وجہ سے اسے بڑی اہمیت حاصل ہے آپ نے یہ دونوں کتابیں عین عنفوان میں لکھیں، اور خوب لکھیں۔

کرامات اہلحدیث پر محشی کی وضاحت:۔

جو عنقریب مسلمان کمپنی سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ کے زیر اہتمام چھپ رہی ہے اس کتاب میں مزید بہت سی کرامات کا اضافہ کیا گیا ہے۔ ''کرامات اہلحدیث'' اولیائے اہلحدیث کے تعارف پر واحد کتاب ہے۔ ازاں قبل آپ نے اس موضوع پر کوئی کتاب نہ دیکھی ہوگی۔ (فاروقی)

(سوانح استاد پنجاب حافظ عبدالمنان رحمہ اللہ: ص ۲۳-۲۴)

مولانا غلام نبی الربانی سے کرامات کا ظہور:۔

حضرت مولانا غلام نبی الربانی رحمہ اللہ تھے جو علاقہ بھر میں ''جی صاحب'' کے لقب سے یاد کیے جاتے تھے، علم و فضل اور تقوی و ورع میں آپ نہایت اونچا مقام رکھتے تھے۔ آپ نے ۸۳ برس عمر پائی۔ ساٹھ برس تک اپنے علاقے کو کتاب و سنت کے نور سے منور فرمایا آپ کی دعوت و تبلیغ سے صدہا آدمی شرک و بدعت سے تائب ہوئے، اور اپنے نہاں خانہ دل و دماغ کو توحید و سنت کی قندیلوں سے آراستہ کیا۔ جس کا اثر آج پانچ پشتے گزرنے کے بعد بھی پایا جاتا ہے آپ صاحب دل بزرگ تھے آپ سے کئی کرامتوں کا ظہور رہا۔ آپ نے ۴/ مئی ۱۹۳۰ء میں انتقال فرمایا آپ کی اولاد میں حضرت مولانا حافظ عبدالحکیم

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215065149-6513fc750c3991c77c5f00e34551c5df/______

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

رحمہ اللہ اور حضرت مولانا عبدالحمید مشہور عالم ہوئے ہیں۔ دونوں روشن ضمیر اور صاحب علم بزرگ تھے، یہ دونوں، استاد پنجاب زبدۃ العارفین حضرت مولانا الحافظ عبدالمنان صاحب محدث وزیر آبادی رحمہ اللہ کے شاگرد تھے۔

(سوانح استاد پنجاب حافظ عبدالمنان رحمہ اللہ: ص ۲۶)

محشی کی وضاحت:۔

آپ کی کرامات کیلئے "کتاب کرامات اہلحدیث" کا مطالعہ کیجئے، اس کتاب میں متعدد اولیائے اہل حدیث کی بیسیوں بڑی حیران کن اور معلومات افزاء کرامات کا بیان ہے: فاروقی (سوانح استاد پنجاب حافظ عبدالمنان رحمہ اللہ: ص ۲۷)

حافظ محمد یوسف رحمہ اللہ کی کرامات:۔

حافظ محمد یوسف صاحب فاضل دارالحدیث وزیر آباد، مولوی فاضل، منشی فاضل، حکیم حاذق، قرآن کے حافظ و مفسر اور حدیث کے شناور تھے۔ آپ نے طب کو بطور پیشہ اختیار کیا اور پوری زندگی لوجہ اللہ قرآن و حدیث کی انتھک خدمت کی۔ ۸۰ برس عمر پائی آپ نہایت سادہ، بلند اخلاق، منکسر مزاج، مخلص، عابد اور متوکل علی اللہ تھے آپ رحمہ اللہ کا شمار اولیائے کرام میں ہوتا ہے۔ آپ اور آپکے والد گرامی کے حالات زندگی اور کمالات و کرامات کا ذکر "تذکرہ بزرگان علوی سوہدرہ" اور "کرامات اہلحدیث" میں موجود ہے۔ (سوانح استاد پنجاب حافظ عبدالمنان رحمہ اللہ: ص ۲۹)

حضرت استاد پنجاب رحمہ اللہ کے ابتدائی حالات

پیدائش:۔ آپ کی پیدائش ۱۲۶۷ھ بمطابق ۱۸۵۱ء بمقام موضع کرولی سیداں (Karoili Sayydan) تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم واقع ہوئی۔ کرولی سیداں بھیرہ سے جانب شمال تقریباً ۱۶ میل (۲۴ کلومیٹر) پر واقع ہے۔

(سوانح حیات استاد پنجاب: ص 41)

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

ڈوبتے وقت غیبی دستگیری:۔

آپ نے کالا باغ ورود فرمایا، وہاں ایک آبادی دریائے اٹک کے کنارے تھی، جنہوں نے لب دریا ایک مسجد بنا رکھی تھی، جس کی سیڑھیاں دریا میں اترتی تھیں وہ اس طرح وضوء، اور غسل کیلئے بنائی گئی تھیں۔ ایک شب آپ قیام اللیل کیلئے اٹھے اور وضو کیلئے زینہ سے اترے۔ دریا میں طغیانی تھی۔ پانی سناٹے لے رہا تھا، آپ کو صحیح اندازہ نہ تھا حسب معمول نیچے اترے پانی کا بہاؤ زیادہ تھا آپ اس میں پھسل گئے اور پانی میں بہنا شروع کر دیا۔ دریا میں غوطے کھاتے ہوئے نہ جانے آپ کہاں تک پانی میں بہتے چلے گئے، اور زبان سے "**حسبی اللہ**" پکارتے رہے۔ ایک غیبی ہاتھ نے آپ کو تھام کر صحیح سلامت کنارے تک پہنچا دیا، ہاتھوں سے ٹٹولا تو معلوم ہوا کہ ایک طرف زمین نشیب ہے اور دوسری طرف کی فراز یعنی اونچی نشیب کی طرف پانی بہت نزدیک تھا، فراز کی جانب متوجہ ہوئے اور ایک راستہ تک پہنچ گئے اب حیران تھے اور سوچتے تھے کہ اللہ جانے کس سرزمین میں ڈالا گیا ہوں اور وہ مسجد مجھ سے کتنی دور رہ گئی ہے کہ یکا یک ایک مرغ کی آواز سنائی دی، آپ نے دعا پڑھی "**اللھم انی اسئلک من فضلک**" اس سے اتنا معلوم ہوا کہ کوئی بستی نزدیک ہے مگر معلوم نہ تھا کہ کہاں ہے؟ اچانک ایک دیوار پہ ہاتھ پڑا اور دیکھنے بھالنے سے معلوم ہوا ہے کہ وہی مسجد ہے جس کی سیڑھیوں سے گرے تھے، خداوند کریم کا لاکھ لاکھ شکر بجالائے، جس نے اس بلائے ناگہانی سے نجات دلائی مگر اتنا عرصہ پانی میں بہنے اور پھر اسی مقام پر نکلنے کی کچھ سمجھ نہ آئی۔ (سوانح استاد پنجاب حافظ عبدالمنان رحمہ اللہ: ص ۴۶،۴۵)

نقشبندی بزرگ کے گھر اقامت گزینی:۔

جب آپ سندھ پہنچے تو پیر محفوظ اللہ صاحب سرہندی (جو ایک متدین سلسلہ نقشبندیہ کے بزرگ اور مشہور فاضل شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ کی اولاد سے تھے)

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

کے ہاں اقامت پذیر ہوئے ایک دن پیر صاحب موصوف کے فرزند ارجمند کے استاد صاحب سے جو کہ اس وقت ان کو ''کافیہ'' پڑھایا کرتے تھے، اثنائے تقریر میں غلطی سرزد ہوئی آپ نے فی الفور ان کو غلطی سے متنبہ کیا اور ساتھ ہی ایک سوال بھی کر دیا گو استاد صاحب لائق تھے وقت کی بات ہے اس وقت ایسے اڑے کہ جواب بن نہ آیا اس پر پیر صاحب کی حیرت و استعجاب کی کوئی حد نہ رہی کہ ایک پندرہ سالہ نابینا لڑکا کتنا عالم اور کتنا پڑھا ہوا ہے۔

(یاد رہے کہ حافظ صاحب علوم آلیہ سے پندرہ برس کی عمر تک فراغت پا چکے تھے) اب تو پیر صاحب کی نظر میں آپ کی فضیلت و عظمت اور بھی جچنے لگی اور آپ کی پہلے سے زیادہ عزت ہونے لگی یہاں تک کہ آپ کو ان کے فرزند کا معلم بنا دیا گیا اور آپ کا تعلیم دینا اور سمجھانا پیر صاحب کو بہت ہی پسند آنے لگا۔

(سوانح استاد پنجاب حافظ عبدالمنان رحمہ اللہ: ص ۴۹)

بچھو کے زہر میں آب دہن سے شفاء (کرامت):۔

اس ملک کے بچھو بڑے موٹے اور سخت زہریلے تھے، وہ بچھو اس قدر زہریلا کہ جس کو کاٹتا اس کا زندہ رہنا مشکل ہو جاتا ایک آدمی کو بچھو نے کاٹا آپ نے اس پر لعاب لگا دی خدا کی حکمت وہ آدمی آناً فاناً چنگا بھلا ہو گیا اسی طرح کئی مریضوں نے آپ کے دم مبارک سے شفا پائی۔ شہر بھر میں اس کا چرچا ہوا مقلدوں نے بھی آپ کا لوہا مانا اور ہجوم خلائق آپ کے در دولت پر رہنے لگا۔

مخالفت میں آپ کی کرامت کا اثر:۔

حاکم شہر کے ماموں مسمّٰی کیسر سنگھ نے جب آپ کی شہرت سنی تو آپ کو اپنے ہاں طلب کیا واللہ اعلم آپ نے کیا سوچ کر جانے سے انکار کر دیا، رئیس نے ایسے صاف انکار بر برہم ہو کر شہر سے نکل جانے کا حکم دیا۔ آپ کے دل میں پہلے ہی شوق دیدار بیت اللہ غالب تھا اور شب و روز کا وظیفہ تھا۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

خدایا تیری رحمت سے نصیب ایسا زمانہ ہو فقیر خستہ جان و خستہ خاطر بھی روانہ ہو
فقیر خستہ جان و خستہ خاطر بھی روانہ ہو پھروں لبیک کہتا اور میری صورت دیوانہ ہو
تمنا ہے اب ان آنکھوں سے بیت اللہ کو دیکھوں پھر اس کو دیکھ کر بیت رسول اللہ ﷺ کو دیکھوں

آپ نے فوراً ایک ہمراہی کو ساتھ لیا اور چل پڑے بھاؤ نگر سے ابھی تھوڑی دور گئے ہوں گے کہ پیچھے سے دو سوار آپ کے تعاقب میں دوڑتے ہوئے دکھائی دیئے آپ ڈر گئے لیکن اصل بات ڈر کی نہ تھی بلکہ ان دو سواروں نے جب آپ کو ٹھہرایا تو ان کے پیچھے پیچھے چند آدمی ایک شخص کو ڈولی میں بٹھائے ہوئے لیے آرہے تھے۔ ڈولی اتاری گئی تو ان سواروں نے بڑی منت اور الحاح سے عرض کیا کہ جناب اس شخص کو بچھونے کاٹا اور یہ اضطراری وبیقراری سے کراہ رہا ہے اللہ اس پر رحم فرمایئے اور دم کیجئے آپ نے حسب معمول آب دہن اس کے نیش (ڈنک) پر لگایا تو وہ دیکھتے ہی دیکھتے اچھا ہو گیا۔

"**فللہ الحمد علی ذلک**" چونکہ وہ ایک رئیس کا لڑکا تھا اس لیے وہ لوگ آپ کو پھر کمال عزت اور اصرار سے واپس لے گئے ایک دن آپ اس مکان میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگہاں چھت گر پڑی تین آدمی چھت کے نیچے دب کر مر گئے، آپکو اللہ کی قدرت سے بالکل کوئی گزند نہ پہنچا اور صحیح وسلامت باہر نکل آئے۔ "**سبحانہ وتعالیٰ عما یصفون علوا کبیرا**"

قادرا قدرت تو جاری برکمال **انت ربی انت حسبی ذوالجلال**

لوگوں کے اعتقاد اس حیرت انگیز معجزنما واقعہ سے اور بھی راسخ ہو گئے اور وہ آپ پر پروانہ وار جاں نثار ہونے لگے۔ (سوانح استاد پنجاب حافظ عبدالمنان رحمہ اللہ: ص ۴۹)

جنی سے ملاقات اور اس کی نشانی:۔

بمبئی کے محلہ کھلہ میں جہاں کہ اہل حدیث رہتے تھے آپ کو قیام ہوا اور بدستور

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

سابق وعظ ہونے لگے اس وقت چونکہ آپ کو وعظ میں اچھا خاصا ملکہ پیدا ہو چکا تھا اس لیے جدھر جاتے لوگ عزت سے پیش آتے۔ عنفوان جوانی اور اس پر آپ کی خوش الحانی لوگوں کو تسخیر کیے لیتی تھی، وعظ نہایت پر جوش اور غضب کا کہتے تھے جسے لوگ دور دور سے سننے کے لیے آتے تھے، صبح نماز فجر کے بعد اپنے مکان پر آپ قرآن کا درس بھی دیا کرتے، جسے سننے کیلئے اور لوگوں کے علاوہ چند بنگالی طالب علم ہر روز آیا کرتے تھے، ایک دن ایک بنگالی آیا اور کہنے لگا کہ حافظ جی! آج رات آپ کے پاس کوئی عورت آئی تھی جو یہ انگیا چھوڑ گئی آپ خفا ہوئے تو اس نے آپ کو چار پائی سے وہ ریشمی انگیا اٹھا کر دکھائی۔ آپ کو انگیا دیکھتے ہی معارات کا واقعہ یاد آ گیا جو اس طرح بیان فرمایا کہ میں جس مکان میں رہتا تھا وہ سہ منزلہ تھا اور میری اقامت تیسری منزل پر تھی تینوں منزلوں میں جائے ضرورت صرف ایک ہی تھی جو دوسری منزل پر بنائی گئی تھی جب میں ضرورت کیلئے زینہ کی طرف چلا تو میرے کندھے سے ایک کندھا ٹکرایا، لیکن جب کان لگائے تو کوئی آواز یا آہٹ سنائی نہ دی جائے ضرورت میں داخل ہوا تو کسی نے باہر سے دروازہ بند کر دیا بعد فراغت میں نے دو تین دفعہ آواز دی کہ زنجیر اتار دو ورنہ دروازہ توڑ دوں گا اسی اثناء میں دروازہ کھل گیا اور کسی عورت کے ہنسنے کی آواز آئی جب میں اپنے مکان میں پر آیا تو پھر اندر سے دروازہ بند پایا حیران ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہے آوازیں دیں، زنجیر ہلائی، دروازہ کھٹکھٹایا اور دھمکایا کہ دروازہ کھول دو ورنہ توڑ دوں گا وہ عورت بدستور سابق کھلکھلا کر ہنسی اور دروازہ کھول دیا میں بستر پر لیٹ گیا تو اس نے مجھے دبانا شروع کر دیا میں نے ٹٹولا تو سوائے دبانے کی حرکت کے اس کے وجود کو کہیں نہ پایا معلوم ہوا کہ وہ کوئی جنات میں سے تھی، جو انگیا بطور نشانی چھوڑ گئی۔

وہ انگیا بازار میں فروخت کرنے پر دس روپیہ کو بکی جس سے آپ نے تفسیر معالم التنزیل (قاضی ابراہیم تاجر بمبئی سے) خرید کی اور بہت سا علمی فائدہ اٹھایا۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

محشی کی وضاحت:۔

جنات میں بھی انسانوں کی طرح اقسام ہیں برے اور نیک دیندار اور بے دین شریف اور شریر اور یہ ہر جگہ ہوتے یا ہو سکتے ہیں۔ (سوانح استاد پنجاب حافظ عبدالمنان رحمہ اللہ: ص ۷۵)

ایک دن آپ بمبئی کے بازار میں پھر رہے تھے کہ ایک شخص نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ عبدالمنان آپ ہی کا نام ہے؟ جواب دیا کہ ہاں میرا ہی نام ہے کہنے لگا کئی دنوں سے آپ کی تلاش میں ہوں میرا مقصود یہ ہے کہ آپ کو تحصیل علم حدیث کی ترغیب دوں اب سب اطراف سے توجہ ہٹا کر بس حدیث مبارکہ سیکھیں۔ باقی علوم میں آپکو رسوخ ہو چکا ہے اب علم حدیث میں رسوخ حاصل کریں کیونکہ میرا وجدان گواہی دیتا ہے کہ اگر آپ حدیث پڑھ جائیں گے تو ہزار ہا لوگوں کو فیض یاب کریں گے آپ نے اس کا نام اور وطن پوچھا جواب ملا کہ آپ کو اس سے کیا غرض ناصح اسلام والمسلمین ہوں خاکسار نام ہے، آپ سے چند باتیں کہنی تھیں مگر

مرا دیست اندر دل اگر گویم زباں سوزد وبروم ورکشم ترسم کہ مغز استخواں سوزد

ترجمہ: مراد دل میں ہے اگر بیان کروں تو زبان جلتی ہے اگر چھپاؤں اور بیان نہ کروں تو مغز استخوان جلتا یعنی ہڈیوں کا گودا جلتا ہے۔

عزیز من! اب وعظ کرنا چھوڑ دو، حدیث پڑھو حدیث کے خادم بن جاؤ، واعظ دنیا میں بہت ہیں اور ہوتے رہیں گے، قوم میں زیادہ ضرورت ہے اس وقت درس وتدریس کی تعلیم وتعلم کی خدام حدیث کی "قال اللہ اور قال الرسول" کہنے والوں کی گم گشتہ راہ لوگوں کو صراط مستقیم پر لانے والوں کی سوایسے لوگ فی زمانہ کم ہیں اور اللہ کرے کہ تم بھی ان میں سے ایک ہو جاؤ۔ ع مان لیں کہنا اگر آپ، تو پھر کیا کہنا

بس جونہی اس بزرگ نے تقریر ختم کی ہاتھ سے ہاتھ ملایا اور غائب ہو گیا۔ اور ایسا غائب ہوا کہ باوجود تلاش کے نہ ملا، ہاں یہ درد بھرے ناصحانہ اور قیمتی الفاظ اپنی یاد

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

چھوڑ گیا اس کا انداز بیان اور گفتگو کا لہجہ کچھ ایسا مخلصانہ و دردمندانہ تھا کہ حافظ صاحب پر اثر کیے بغیر نہ رہا، معاً دل میں درد پیدا ہوا طبیعت نے پلٹا کھایا اور حدیث کی ایسی لگن ہوئی، کہ از سرِ نو تحصیل علم کا شوق پھر عود کر آیا

افزوں ہوئیں کچھ اور محبت کی شورشیں تجدید آرزو جو ہوئی التوا کے بعد

(سوانح استاد پنجاب حافظ عبدالمنان رحمہ اللہ: ص ۷۵)

قوت حافظہ کسی کرامت سے کم نہیں: آپ بمبئی کی ایک مسجد میں مولانا محمد محدث سہارنپوری رحمہ اللہ کے ہاں تھے کہ ایک شخص سے آپ کی ملاقات ہوئی جو اضلاع یمن کا باشندہ تھا اور مولوی شریف سلیمان اس کا نام تھا، صحیح بخاری اس کو از بر تھی، اس کی زبانی اس کے چند عجیب وغریب حالات اور دلچسپ واقعات سن کر آپ کو بھی حفظ حدیث کا شوق ہوا اور اس شوق نے یہاں تک ترقی کی کہ آپ نے "مشارق الانوار" جیسی ضخیم کتاب اکتالیس (۴۱) یوم کے قلیل عرصہ میں حفظ کر لی، جس میں لا تعداد احادیث غالباً دو ہزار سے بھی زیادہ ہے۔ (سوانح استاد پنجاب حافظ عبدالمنان رحمہ اللہ: ص ۷۶)

خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت:۔

آپ کو اثنائے حفظ "مشارق الانوار" خواب میں تین مرتبہ آنحضرت ﷺ کی زیارت ہوئی، ایک دفعہ آنحضور ﷺ نے اپنا لعاب مبارک آپ کے منہ میں ڈالا اور دوسری دفعہ آپ کو اپنے سینے سے لگا لیا آپ فرماتے تھے کہ اس مرتبہ مجھے اتنی فرحت نصیب ہوئی کہ اس کا کیف بیان سے باہر ہے۔ ایک دن آپ کسی نومسلم سے کسی بات پر ناراض ہوئے تو رات کو پھر تیسری مرتبہ حضور ﷺ کی زیارت ہوئی، آپ کو تنبیہ فرمائی کہ نومسلم سے باخلاق حسنہ پیش آنا چاہیے اور عفو سے کام لے کر غصہ تھوک دینا چاہیے قریباً قریباً آپکے الفاظ یوں تھے "**لا تغضب علیه وارق به**" یعنی اس نومسلم پر غضبناک نہ ہو اور اس سے نرمی کا برتاؤ کرو۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

دشمن سے غیبی حفاظت (کرامت):۔

آپ کے ساتھ ایک رفیق اور ایک بیل گاڑی والا تھا جب رات کو چاروں طرف اندھیرا چھا گیا تو آپ نے میدان میں ہی ایک جگہ ڈیرا کرلیا، نماز ادا کی اور سو گئے ابھی سوئے ہی تھے کہ کسی شخص نے ہاتھ ڈالا اور آپ کے سرہانے سے آپ کا بیگ کھینچنا چاہا مگر اس کے بال اتنے لمبے تھے کہ آپ کے منہ پر گرے اور آپ نے اس کو پکڑ لیا، اس کے بدن پر صرف ایک ہی کپڑا تھا، دیکھنے میں وہ بڑا قوی ہیکل، دراز قامت اور بارعب تھا، جوان تھا مگر ان کے مارنے پر نہ تو بولتا نہ بھاگتا اور نہ ہی مقابلہ کرتا تھا، اس کی اس عجیب وغریب کیفیت نے ان پر اور اثر ڈالا اور یہ اس کو چھوڑ کر اسی وقت وہاں سے چل دیے۔

شیر سے حفاظت (کرامت):۔

کھوڑی پہاڑ کے وسط میں جب پہنچے تو بگھی سے اتر کر آپ ایک نشیب کی طرف پیشاب کرنے کو بیٹھے ابھی بیٹھے ہی تھی کہ ایک بپھرا ہوا شیر آیا اور قریب تھا کہ ایک ہی جھپٹے میں آپ کا خاتمہ کر دیتا، مگر چونکہ اس قادر مطلق کی مشئیت میں ابھی آپ نے طویل زندگی پا کر کارہائے نمایاں کو ظہور میں لانا تھا، بہر حال وہ شیر اس عمیق غار میں جو آپ سے ایک گز کے فاصلہ پر واقع تھا کہ گر پڑا اور اپنے آپ کو سنبھال نہ سکا۔

(سوانح استاد پنجاب حافظ عبدالمنان رحمہ اللہ: ص ۷۸)

پیران پیر رحمہ اللہ کی زیارت:۔

جب آپ بھوپال پہنچے تو معلوم ہوا کہ کوئی مسافر بلا اجازت شہر میں داخل نہیں ہوسکتا اور منشی عبدالکریم مہتمم قلعہ سے ٹکٹ داخلہ مل سکتا ہے، آپ بہت حیران و پریشان ہوئے کہ یہاں نہ کوئی یار و مددگار ہے کہ کس جس کی وساطت سے اندر جا سکوں اور نہ ہی کسی سے تعارف و ملاقات ہے کہ کہیں ٹھہر سکوں آپ اسی گھبراہٹ اور شش و پنج میں تھے کہ شہر سے باہر ایک سرائے کا پتہ چلا اور وہاں پہنچے اسی خیال میں رات کو

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

جو سوئے تو خواب میں حضرت شیخنا و مولانا محبوب سبحانی پیر پیراں عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ قدس سرہ پر نظر آئے پیر صاحب نے آپ کو اس سراسیمگی میں دیکھ کر اپنے پاس بلایا اور نہایت شفقت سے آپ کے سر پر ہاتھ پھیر کر فرمایا کہ چلے جاؤ تم سے کوئی ٹکٹ نہیں مانگے گا، چنانچہ آپ صبح ہوتے ہی وہاں سے اٹھے اور سیدھے شہر کی طرف روانہ ہو لیے (سوانح استاد پنجاب حافظ عبدالمنان رحمہ اللہ: ص ۷۹)

ادائے ولی پر مثالی حافظہ (کرامت):۔

آپ فرماتے تھے کہ ایک بار میں کسی وجہ سے حضرت سے کچھ کبیدہ ہو گیا اور مدرسہ کے ایک کونہ میں جا کر لیٹ رہا جب استاد صاحب کو پتہ چلا کہ حافظ جی ناراض ہو گئے ہیں تو خود بنفس نفیس میرے پاس آئے اور مجھے منایا اور میرا سبق صحیح بخاری کا خود پڑھ کر سنایا اور کتاب میرے سینہ پر پیار سے ماری اور فرمایا کہ اسے پڑھو اللہ برکت دے گا، حافظ صاحب فرماتے تھے کہ اس دن سے اللہ تعالیٰ کا مجھ پر ایسا احسان ہوا کہ سبق کا کبھی ایک حرف بھی نہ بھولا اور جو کچھ پڑھتا نوک زباں ہو جاتا،" **ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء** "غرض یہ کہ ایسے کئی واقعات ہیں جو حافظ صاحب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں اور وہ بالتفصیل حضرت شیخ الکل مرحوم کی سوانح عمری "**الحیوۃ بعد المماۃ**" میں مرقوم ہیں۔ (سوانح حیات استاد پنجاب ص:86)

شیخ تصوف کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت:۔

ایک بار حضور رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو دیکھا آپ کی ایک طرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور دوسری جانب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف رکھتے تھے، سامنے شیخ الکل حضرت سید نذیر حسین محدث دہلوی اور شیخ تصوف وسلوک حضرت مولانا عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ اور ان دونوں کے درمیان آپ

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

بیٹھے ہوئے ہیں اور فخر العالم والموجودات درمیان میں **''کالبدر فی النجوم''** (جس طرح ستاروں کے جھرمٹ چودھویں کا چاند پوری تابانیوں کے ساتھ ضوریز ہو۔ صلی اللہ علیہ وسلم فاروقی) جلوہ فرما ہیں اور اہل مجلس کو برکات حدیث سے آگاہ اور انوار ونکات حدیث سے مالا مال کر رہے ہیں۔

غرض یہ کہ حضرت مولانا غزنوی رحمہ اللہ کی مقدس صحبت کے اثر سے آپ کے باطنی پردے کھل گئے اور آپ نے ان سے بہت کچھ علمی فیض پایا۔

(سوانح استاد پنجاب حافظ عبدالمنان رحمہ اللہ: ص ۸۸)

خواب میں غیبی اشارہ:۔

شیخ الحدیث مولانا حافظ عبدالمنان صاحب حضرت مولانا غلام رسول صاحب سے کئی بار ملے اور ان سے بھی خاص انس ہو گیا تھا، حضرت مولانا غلام رسول مرحوم کے انتقال کے بعد آپ نے ایک خواب دیکھا کہ مولانا صاحب کو سخت پیاس لگی ہوئی ہے اور وہ دونوں ہاتھ پھیلائے مجھ سے پانی طلب کرتے ہیں، میرے آگے ایک چشمہ نہر بہہ رہا ہے میں نے اس سے لے کر ایک پیالہ پیش کیا جسے آپ نے نوش جوان فرمایا لیکن پیاس نہیں بجھی، میں اور دینا چاہتا تھا کہ جاگ اٹھا، اور اس خواب کی تعبیر میں بہت متردد فکر مند ہوا، لیکن بعد میں خود بخود تعبیر ظاہر ہوگئی کہ آپ کے دونوں صاحب زادوں مولوی عبدالقادر و عبدالعزیز صاحبان نے مجھ سے علم حدیث کی تحصیل کی۔

(سوانح استاد پنجاب حافظ عبدالمنان رحمہ اللہ: ص ۹۰)

تنگ دستی میں غیبی رہنمائی (کرامت):۔

آپ حد درجہ متوکل علی اللہ تھے باوجود تنگی اور تنگ دستی کے بھی کسی سے اپنے حال کا انکشاف اور دست سوال دراز نہیں کیا اور نہ ہی طلباء کے خرچ کیلئے کسی کو توجہ دلاتے بلکہ اگر کسی نے کہا، تو بھی فرمایا کہ وہ مالک خود دیکھ رہا ہے، بھیج دے گا، کہنے کی کیا حاجت؟ غالباً یہی اخلاص اور تقویٰ کا اعلیٰ مقام تھا جس کی بناء پر اللہ تعالیٰ ہر حال ہر آن، ہر

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

ساعت میں آپ کا معاون و مددگار رہا۔ چنانچہ ایک دن کا واقعہ ہے کہ گھر سے پیغام آیا رات کیلئے آٹا نہیں ہے آپ ابھی خاموش بیٹھے تھے کہ چٹھی رساں ایک خط لایا جس پر فرستادہ کا نام نہیں تھا اور اس میں یہ لکھا ہوا تھا کہ اگر آج دوپہر کی ٹرین پر وزیر آباد ریلوے اسٹیشن پر آپ مجھ سے نہ ملے تو میں قیامت کے دن آپ کا دامن گیر ہوں گا۔ آپ اسٹیشن پر تشریف لے گئے اور انٹرمیڈیٹ کے درجہ کے نزدیک کھڑے ہوئے تھے کہ ایک شخص اس گاڑی سے نکلا اور یوں ہمکلام ہوا کیا آپ کا گھر یہاں ہے؟ جواب دیا ہاں۔ پوچھا مولانا حافظ عبدالمنان صاحب کو پہچانتے ہیں؟ فرمایا ہاں۔ کہنے لگا، کیا وہ یہاں مل سکیں گے، فرمایا وہ میں ہی ہوں۔ پوچھا کیا آپ کے پاس آج کوئی خط پہنچا ہے؟ آپ نے وہ خط نکال کر اس کے سامنے رکھ دیا، وہ دیکھ کر معافی کا خواہاں ہوا اور خطیر رقم آپ کے ہاتھ پر رکھ کر سوار ہو گیا ہر چند اس کا نام ونشان پوچھا مگر وہ خاموش رہا اور گاڑی چلی گئی۔ (سوانح استاد پنجاب حافظ عبدالمنان رحمہ اللہ: ص ۱۰۵)

غیبی اسباب کا بن جانا (کرامت):۔

ایسے ہی ایک دن رمضان شریف میں ترجمہ قرآن ختم ہو چکا تھا کہ طلباء نے کہا استاد جی آج آٹا ختم ہے آپ ابھی انہیں تسکین وتسلی ہی دے رہے تھے کہ گھر سے بھی پیغام آ گیا کہ خرچ بالکل ختم ہے اور اس کی ضرورت ہے، فرمایا اللہ مالک ہے وہ پہنچا دے گا رات آلینے دو، چنانچہ دو گھنٹہ بعد دس بجے کی ڈاک میں ڈاک کا ہرکارہ آیا اور پچیس روپیہ (اس وقت کے لحاظ سے یہ رقم بہت بڑی تھی۔ فاروقی) کا منی آرڈر لے آیا جو جزیرہ انڈیمان سے کسی اللہ کے بندے نے بھیجا تھا۔ (سوانح استاد پنجاب حافظ عبدالمنان رحمہ اللہ :ص ۱۰۵)

20 کا نوٹ پتا نہیں کس نے دیا......؟:۔

مکرمی مولوی مولا بخش صاحب کا بیان ہے کہ اسی طرح حافظ صاحب ایک دن

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

خرچ ختم ہوجانے کے سبب کچھ پریشان سے تھے اور اس وقت میں بیٹھک میں آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اچانک آپ اٹھے اور اپنے دولت کدہ تشریف لے گئے اور تھوڑے عرصہ کے بعد واپس آکر مجھے ایک پرچہ دیا اور فرمایا کہ پڑھو جونہی میں نے دیکھا تو بیس روپے کا نوٹ تھا فرمایا کہ راستہ میں کوئی دے کر چلا گیا ہے معلوم نہیں کون تھا۔

غرض یہ کہ کئی ایک ایسے واقعات ہیں جو آپ کی قناعت اور توکل کی پوری پوری شہادت دیتے ہیں سچ ہے جو اللہ کا بن کر رہتا ہے تو اللہ اسے وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہو۔ (سوانح استاد پنجاب حافظ عبدالمنان رحمہ اللہ: ص ۱۰۶)

جنات کی شاگردی:۔

بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کے پاس جنات بھی تحصیل علم کیلئے آیا کرتے تھے، اس جگہ مجھے جنات کے وجود اور ان کی ذات سے بحث کرنا مقصود نہیں ہے کیونکہ جو ایجوکیٹڈ اور ماڈرن طبقہ سرے سے اس کے قائل ہی نہیں ان کیلئے قرآن کریم اور احادیث سے دلائل و براہین پیش کرنا یا اسلاف کے حالات و کارناموں سے بطور تمثیل کچھ ذکر کرنا اندھے کے آگے رونے اور اپنی آنکھیں کھونے کے مترادف ہے اور جو علم دوست اور دین پسند طبقہ سورہ جن کی تفسیر سے واقف ہے اپنے گزشتہ علمائے حقانی اور اولیائے رحمانی کے واقعات کو جانتا پہچانتا اور ان پر نظر بصیرت رکھتا ہے اسے یقین دلانے کیلئے زیادہ تحریر کی ضرورت نہیں کتاب ہذا میں جنات کے صرف دو ایک واقعات جو مشہور ہو چکے ہیں انہیں ذکر کر دینا کافی ہے۔

جن لوگوں نے حافظ صاحب کی مسجد دیکھی ہوئی ہے، انہیں معلوم ہوگا کہ مسجد کے مشرقی حصہ میں سیڑھیوں کے نیچے ایک حجرہ ہے اور اس کے ساتھ ساتھ چند ایک اور بھی حجرے ہیں جہاں طالب علم رہا کرتے تھے، حجرہ میں ایک طالب علم جمان نامی رہا کرتا تھا جو اکثر تنہائی پسند و گوشہ نشینی کا عادی تھا، بس وہ ہی جن تھا، کئی بار دوسرے

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

طالب علموں نے اس سے خلاف فطرت اور عجیب وغریب انوکھی حرکتیں دیکھیں اور حیران رہے گئے کتاب ایک الماری میں رکھتے تو صبح دوسرے میں پاتے۔ رات کو اگر برتن سے پانی خالی کر کے چھوڑتے تو صبح کو بھرا ہوا دیکھتے۔ کنوئیں سے پانی نکلتا چرخی زور سے گھومتی دکھائی دیتی مگر کوئی شخص نظر نہ آتا، جب جمان کا کمرہ دیکھتے تو وہ اندر سے بند پاتے، ایک دفعہ مسجد کا دروازہ بند کر دیا لوگوں نے بہت زور لگایا مگر نہ کھلا آخر حافظ صاحب کو خبر دی گئی وہ آئے تو ان کے کہنے پر دروازہ خود بخود کھل گیا۔

ایک دن اس کا حجرہ اندر سے بند تھا، صبح جب طالب علموں نے دیکھا کہ آج وہ نماز میں شامل ہوا ہے اور نہ سبقوں میں تو اس کے پاس جا کر آواز دی دروازہ نہ کھلا تو اکھاڑ ا گیا تو اندر کچھ نہ پایا پس پھر اس دن سے وہ غائب ہو گیا یہ تو انسانی جامہ پہن کر آیا تھا کئی ایک جنات ویسے ہی سماع کرتے رہے یعنی انسانوں کی طرح جنات بھی آپکے حلقہ درس میں شریک ہوتے رہے۔ (سوانح استاد پنجاب حافظ عبدالمنان رحمہ اللہ: ص ۱۰۶،۱۰۵)

ایذائے ولی اور جنات کا انتقام:۔

حافظ صاحب کے گھر کے قریب ایک شخص محمد دین تیلی کا گھر تھا جو حافظ صاحب کے گھر اور مسجد کے درمیان تھا ایک دفعہ تیلیوں سے حافظ صاحب مرحوم کی بے ادبی سی ہوگئی اور ایسے ویسے الفاظ منہ سے نکل گئے، بس پھر کیا تھا حافظ صاحب کے شاگرد جنات ان کے گرد ہو گئے، گھر میں کوئی چیز رہنے نہ پاتی تھی کبھی تیل کا مٹکا الٹ دیتے کبھی کولہو اکھاڑ دیتے، گھر میں اینٹیں اور پتھر پھینکتے کھانے کی چیزوں میں گوبر اور گندگی ڈال دیتے کبھی کپڑوں کو آگ لگ جاتی کبھی مکان کی چھت سلگنے لگتی غرض یہ کہ طرح طرح کی ایذاؤں سے بے چاروں کا ناک میں دم کر دیا۔ شہر میں ایک کہرام سا مچ گیا، کئی جنتر منتر کرنے والے آتے اور خود مار کھا کر واپس جاتے۔ بے چارے محمد دین نے ارد گرد کے علاقے چھان مارے اور جہاں سے کسی پیر صوفی کا پتہ چلتا، ان کے دفعیہ کی تدبیر پوچھتا، تعویذ لاتا، مگر یہاں کچھ بھی اثر نہ ہوتا، آخر لوگوں کے سمجھانے پر، اللہ کے

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215065149-6513fc750c3991c77c5f00e34551c5df/______ 208/353

بندے! حضرت حافظ صاحب سے معافی مانگ لے اور ان کے پاؤں پکڑ لے۔ چنانچہ مجبوراً اسے حضرت حافظ صاحب ہی کی طرف رجوع کرنا پڑا، منت سماجت سے حضرت حافظ صاحب کو خوش کیا اور آئندہ کے لئے توبہ کی، تب کہیں جا کر اس بلائے ناگہانی سے اسے نجات ملی۔ (سوانح استاد پنجاب حافظ عبدالمنان رحمہ اللہ: ص ۱۰۷،۱۰۸)

مراقبے میں حیرت انگیز باتوں کا انکشاف:۔

حافظ صاحب مرحوم ایک کامل ولی تھے، جمعہ کی صبح کو اکثر تنہائی میں رو بقبلہ ہو کر ذکر الٰہی کیا کرتے، گڑگڑاتے، عجز و انکساری اور گریہ وزاری کرتے، ہاتھ پھیلا پھیلا کر دعائیں مانگتے مراقبہ میں جاتے تو کوئی عجیب وغریب باتوں کا انکشاف ہوتا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپکی کتاب ''معالم التنزیل'' گم ہوگئی، جس کا آپ کو بہت صدمہ ہوا، ایک روز صبح نماز سے فارغ ہوتے ہی فرمایا کہ مسجد کے دروازے بند کر دو کوئی شخص یہاں سے باہر نہ جائے، میرے مالک نے مجھ کو میری کتاب کا پتہ دے دیا ہے، یہاں سے قریب ہی جو بر نے والی مسجد ہے اس میں جو اینٹوں کا ڈھیر لگا ہوا ہے، اس میں میری کتاب دفن کی گئی ہے، چنانچہ حاضرین میں سے ایک آدمی دوڑتا ہوا گیا اور اینٹوں کے ڈھیر سے کتاب نکال لایا۔ (سوانح استاد پنجاب حافظ عبدالمنان رحمہ اللہ: ص ۱۰۸)

حامل طریقت اور راز داں اسرار الٰہی کی وفات:۔

آہ! اے بدنصیب قوم، اور اے ساکنان وزیرآباد! آج تمہارا فخر قوم تم سے جدا ہو رہا ہے، آج وہ عظیم الشان ہستی جس پر تم کو ناز تھا تم سے اوجھل ہو رہی ہے وہ جو حضرت میاں صاحب دہلوی اور حضرت مولانا عبداللہ صاحب غزنوی کی بابرکت مجلسوں کا فیض یافتہ اور فن حدیث کا عالم لاثانی تھا، وہ جس کے وجود باوجود سے پنجاب میں علم حدیث کی رواج ہوا۔ وہ جس سے سارا علاقہ سیراب وفیضیاب ہوگیا اور جو فی الواقع آفتاب علم اور ''استاد پنجاب'' کے خطاب کا حقیقی مستحق تھا وہ جو شریعت وطریقت

facebook.com/Salfi.tasawuf

کا سلطان، حقیقت اور محبت کی برھان، اسرار الٰہی کا راز داں، سنت کا امام، ملت کا پیشوا، اور علم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا وارث تھا آج تمہیں داغ مفارقت دے رہا ہے، اس عالم فانی اور ناپائیدار دنیا سے عالم جاودانی اور منزل کامرانی کو سدھار رہا ہے۔

(سوانح استاد پنجاب حافظ عبدالمنان رحمہ اللہ: ص ۱۱۲)

فرشتہ صفت اور نورانی شخصیت:۔

''**موت العالم موت العالم**'' کا مقولہ بالکل صحیح ہے یعنی عالم کی موت پورے جہان کی موت ہوتی ہے آپ کے ماتم پر صرف علمی دنیا ہی نہیں بلکہ تمام لوگ اظہار افسوس کرتے تھے، جنازہ میں دوست و دشمن سب شریک تھے، اور کل یگانے و بیگانے مرحوم کی تعریف میں رطب اللسان تھے خلقت بے شمار تھی، نماز جنازہ دو تین مرتبہ پڑھی گئی اور چہارشنبہ کی دوپہر کو وہ گھڑی آ گئی جبکہ (اس پاک وجود قدسی صفات نورانی شکل اور فرشتہ سیرت انسان کو شہر کے آدھ میل باہر مشرق کی جانب زیر زمین دفن کر دیا گیا یہ قبرستان اسلام آباد موڑ حوا ہسپتال کے قریب واقع ہے۔فاروقی) ''**برد اللہ مضجعہ واعلی اللہ مقامہ**''

کتاب کرامات اہل حدیث پر ناشر کا اشتہار:۔

حال ہی میں یہ کتاب طبع ہوئی ہے اس میں بیسیوں اہل علم بزرگان جماعت کے سننے اور پڑھنے کے قابل معتدد دلچسپ، حیرت انگیز کرامت وعزت کے واقعات درج ہیں، ان میں استاد پنجاب حضرت محدث وزیر آبادی کی کرامت کا بھی ذکر ہے۔(سوانح حیات استاد پنجاب : ص ۱۱۵)

مولانا محمد سہارنپوری کے پاس جنات کا پڑھنا:۔

ان کا شمار کبیر محدثین میں ہوتا تھا بڑے لوگوں نے ان سے علمی فیض حاصل کیا حضرت حافظ صاحب نے بھی ان سے استفادہ کیا ان کے پاس جنات بھی پڑھنے آتے تھے، ایک جن جبل عرفات کا رہنے والا تھا، اس نے آپ کے بقول آپ سے

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

تین بار بخاری شریف پڑھی، یہ اپنی قوم کے مقدمات بھی آپ کے پاس لاتا تھا، حافظ صاحب نے آپ سے حدیث اور اصول حدیث میں بہت کچھ سیکھا۔

(سوانح حیات استاد پنجاب :ص119)

بکثرت کرامات کا ظہور:۔

حضرت مولانا غلام رسول قلعوی رحمہ اللہ ۱۲۲۸ھ۔ ۱۲۹۱ھ ۔آپ کا علمی و روحانی پایہ بہت بلند تھا بہترین واعظ اور صاحب طرز شاعر تھے ۲۰ سال کی عمر میں تحصیل علوم کی تکمیل فرمائی آپ پنجاب میں توحید وسنت کے دلپذیر وعظ کے بانی اور بڑے صاحب کرامت بزرگ تھے، آپ کی سوانح الگ بھی چھپ چکی ہے آپ کی کچھ کرامات کا ذکر" کرامات اہلحدیث" میں بھی ہے، نہایت متقی نہایت صالح اور بہت عبادت گزار تھے۔ (سوانح استاد پنجاب حافظ عبدالمنان رحمہ اللہ: ص ۱۲۳)

مولانا محی الدین عبدالرحمن لکھوی صاحب کرامت ولی:۔

۱۲۵۲ھ ۱۳۱۲ھ آپ حافظ محمد بن بارک اللہ رحمہ اللہ کے صاحبزادہ ہیں آپ جید عالم دین اور نہایت عابد وزاہد تھے، آپ کا شمار اصحاب کرامت اولیائے کرام میں ہوتا ہے۔ (سوانح استاد پنجاب حافظ عبدالمنان رحمہ اللہ: ص ۱۲۵)

مرشد باکمال کی پیشگوئی:۔

حضرت مولانا سید عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ کی خدمت اقدس میں غزنی حاضر ہوئے کسی نے حضرت غزنوی کی خدمت میں عرض کیا: "پدراین در پنجاب میں چراغ است" (یعنی ان کے والد پنجاب میں ایک چراغ ہیں)

حضرت سید عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ نے ارتجالاً فرمایا: "ایں انشاءاللہ آفتاب خواہد شد" (یہ انشاءاللہ پنجاب کے آفتاب ہوں گے)

(سوانح حیات استاد پنجاب :ص ۱۲۶)

حفظ قرآن اور آپکی کرامت:۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

آپ نے تکمیل علوم کے بعد والدہ محترمہ کے ایماء پر ماہ رمضان المبارک میں صرف ایک ماہ میں قرآن مجید حفظ کیا حافظہ کا یہ عالم تھا کہ جو پارہ دن کو حفظ کرتے وہ رات کو تراویح میں سنا دیتے۔ پھر آپ حضرت شیخ الکل دہلوی رحمہ اللہ کی خدمت میں دہلی پہنچے۔ اوران سے حدیث کی اجازت وسند لی، آپ حضرت شیخ الکل رحمہ اللہ کے آخری دور کے تلمیذ ہیں۔ (سوانح حیات استاد پنجاب :ص ۱۳۷)

مولانا میاں محمد باقر صاحب کرامت بزرگ کا علمی فیضان:۔

۱۳۰۷۔ ۱۳۹۷ھ حضرت مولانا محمد باقر صاحب کا شمار اہل اللہ میں ہوتا ہے آپ کا علمی اور روحانی پایہ بہت بلند ہے، آپ صاحب کرامت بزرگ ہوئے ہیں ،آپ کی بہت سے کرامات زبان زد میں خاص وعام ہیں کیا آپ کی یہ کرامات کم ہیں کہ آپ نے اپنے پسماندہ علاقہ جھوک دادو کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرایا؟ اور وہاں طالبات کا مدرسہ قائم فرمایا؟ آپ کے مدرسہ سے فارغ ہونیوالی ہزاروں طالبات ملک اور بیرون ملک میں علمی و دینی فیض بانٹ رہی ہیں، آپ کا قائم کردہ مدرسہ ابھی تک قائم ہے اور برابر تشنگان علوم کو سیراب کررہا ہے۔ اس جامعہ کا شمار ملک کے بہترین مدارس میں ہوتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالی مولانا صوفی محمد باقر صاحب رحمہ اللہ کے اس چشمہ فیض کو تا نور نیرین جاری رکھے۔ آمین۔

(سوانح استاد پنجاب حافظ عبدالمنان رحمہ اللہ: ص ۱۴۰)

☆......☆......☆

کتاب ''آفات نظر اور انکا علاج'' میں کرامات کا تذکرہ

نام کتاب: آفات نظر اور انکا علاج...... تالیف:۔ مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

ناشر:۔ ادارۃ العلوم الاثریہ، منٹگمری بازار فیصل آباد...... مطبع:۔ انٹرنیشنل دار السلام پرنٹنگ پریس، 36 لوئر مال لاہور

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

گستاخ و بے ادب اور ہاتف غیبی کا کلام:۔

"قل اریتم ان اصبح ماؤکم غورا فمن یاتیکم بماء معین"

آپ کہہ دیجئے کہ بھلا یہ بتلاؤ اگر تمہارا پانی غائب ہو جائے تو کون ہے جو تمہارا (چشمے کا) پانی لے آئے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ ایک نادان حکیم نے یہ آیت سنی تو کہنے لگا اگر ایسا اتفاق ہو جائے تو ہم پھاوڑے اور کدال کی مدد سے پانی زمین سے نکال لیں گے۔ یہ بات کہنی تھی کہ سیاہ موتیہ اس کے آنکھ میں اتر آیا اور بینائی جاتی رہی اور پردہ غیب سے اس نے یہ آواز سنی کہ پہلے یہ سیاہ (موتیا) اپنی آنکھ سے دور کرو اور بینائی کا سفید پانی اس کی جگہ لے آؤ پھر زمین سے کنواں یا چشمہ، کھود کر پانی نکالنا (عزیزی) (آفات نظر اور ان کا علاج: ص ۱۸)

شاعر نے اسی معنی میں کہا ہے

لاکھ چاہا کہ کروں ضبط، نہ روؤں لیکن	چشمہ سے آہی گئے آنسو باہر

ولیہ کی دعا اور بینائی لوٹ آنا (کرامت):۔

ان واقعات سے ظاہر بین نگاہیں تعجب کا اظہار کریں گی مگر وہ اس پر ایمان کیوں نہیں لاتے کہ جس قادر مطلق نے بینائی چھین لی وہ اسے درست کرنے پر بھی قادر ہے کوئی چیز اس کی قدرت کاملہ سے خارج نہیں، تاریخ کے اوراق میں ایسی اور بھی مثالیں موجود ہیں جن کا انکار مشکل سے کیا جا سکتا ہے۔ حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا سابقین اور اولین میں سے تھیں جنہیں اسلام لانے کی پاداش میں ابوجہل تختہ مشق بناتا اور طرح طرح کے عذاب میں مبتلا کرتا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو برداشت نہ کر سکے، انہوں نے خرید کر انہیں آزاد کر دیا، اسلام لانے کے بعد

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

اتفاق سے ان کی بینائی جاتی رہی تو مشرکین مکہ کہنے لگے کہ لات وعزی کی مار اس پر پڑی ہے انہوں نے اس کی بینائی ضائع کردی ہے مگر وہ فرماتیں یہ جھوٹ بولتے ہیں، میں لات وعزی کو نہیں مانتی یہ کسی کو کوئی نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ جس مالک نے میری نظر ختم کردی ہے وہ اسے بحال کرنے پر بھی قادر ہے، چنانچہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے ان کی بینائی درست کردی۔ (**الاصابہ ص** ۹۱ ج ۴ بحوالہ آفات نظر اور ان کا علاج: ص ۵۶)

امام بخاری رحمہ اللہ کی بینائی لوٹ آنا (کرامت):۔

حضرت امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کی صغرسنی میں آنکھیں خراب ہوگئیں۔ جس کے نتیجے میں ان کی بصارت جاتی رہی امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کی والدہ محترمہ جو بڑی عابدہ اور صاحب کرامات خاتون تھیں، دعا کیا کرتیں کہ اے اللہ! میرے بیٹے کی بینائی درست کردو، ایک رات خواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زیارت ہوتی ہے آپ فرما رہے تھے کہ تمہاری کثرت دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تمہارے بیٹے کی بینائی واپس لوٹا دی ہے چنانچہ اسی شب کو جب وہ بیدار ہوئیں تو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے فرزند کی بینائی درست کردی۔

(تاریخ بغداد: ص ۱۰ ج ۲، ھدی الساری: ص ۴۷۸ بحوالہ آفات نظر اور ان کا علاج: ص ۵۶)

یعقوب رحمہ اللہ کی بینائی لوٹ آنا (کرامت):۔

اسی طرح امام یعقوب بن سفیان فسوی المتوفی ۲۷۷ھ کا واقعہ بھی تاریخ کی کتابوں میں محفوظ ہے خود ان کا اپنا بیان ہے کہ دوران تعلیم سفر میں زاد سفر ختم ہونے لگا تو میں ایک لمحہ ضائع کئے بغیر دن رات لکھنے پڑھنے میں مصروف رہنے لگا دن بھر تعلیم حاصل کرتا اور رات کو چراغ کی روشنی میں احادیث لکھتا تھا، گرمیوں کے دن تھے اسی طرح ایک رات میں احادیث لکھنے میں مصروف تھا کہ نزول ماء کا اچانک حملہ ہوا میری نظر بند

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215065149-6513fc750c3991c77c5f00e34551c5df/______ 214/353

ہو گئی نہ مجھے چراغ نظر آتا اور نہ ہی مکان کے درو دیوار نظر آتے، پریشانی کے عالم میں میرے آنسو بہہ نکلے ایک تو گھر سے دور سفر میں ہوں دوسرا اب شاید علم حاصل نہ کر سکوں۔ اسی حالت میں مجھے نیند آ گئی کیا دیکھتا ہوں کہ سید الانبیاء حضرت محمد ﷺ تشریف لائے ہیں مجھے آواز دی اور فرمایا: کیوں رو رہے ہو! میں نے عرض کیا بینائی چلے جانے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث لکھنے سے محروم ہو گیا ہوں اور گھر سے بھی دور ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے قریب آؤ میں قریب ہوا تو آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک میری آنکھوں پر پھیرتے ہوئے کچھ دم کیا۔ میں خواب سے بیدار ہوا تو بینائی بحال ہو چکی تھی، میں نے اسی وقت قلم و قرطاس سنبھالا اور احادیث لکھنے لگا۔

(السیر ص: ۱۸۲ ج ۱۳، التھذیب: ص ۳۸۶ ج ۱، البدایہ: ص ۶۰ ج ۱۱) (آفات نظر اور ان کا علاج: ص ۵۷)

حضرت سماک کو بینائی لوٹنے کی بشارت (کرامت):۔

سماک بن حرب فرماتے ہیں کہ میری بینائی ضائع ہو گئی میں نے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے میری بینائی درست فرما دی۔ (السیر: ص ۲۴۶ ج ۵)

اور ادھر حضرت یعقوب علیہ السلام کی کھوئی ہوئی بینائی کا تذکرہ تو قرآن مجید میں موجود ہے۔ اس لئے تاریخ کے اوراق میں بھی جو بعض حضرات کی بینائی درست ہونے کا ذکر ہے وہ بھی کوئی مستبعد بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے۔

پانچ ہزار جنات:۔

ایک مرتبہ حضرت مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ بڑی معلوماتی بصیرت افروز تقریر فرما رہے تھے درمیان میں جنات کا ذکر آ گیا دوران تقریر ایک شخص جو جنات کو نہیں مانتا تھا یوں گویا ہوا چھوڑیں مولوی صاحب! یہ بھی کوئی مخلوق ہے یہ پرانے زمانے میں وحشی لوگ تھے قرآن نے انہیں جن کہا ورنہ یہ الگ سے کوئی مخلوق نہیں

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

ہے۔ حضرت موصوف نے فرمایا: شنیدہ کے بود مانند دیدہ میں آپ کو ان کے نام رقعہ لکھ کر دیتا ہوں اور ان کا پتہ بتائے دیتا ہوں آپ اس بے میں چلے جائیں وہ آپ کی ممکنہ خاطر مدارت بھی کریں گے اور اپنا باقاعدہ تعارف بھی کرائیں گے امید ہے پھر آپ کو کوئی تشنگی باقی نہیں رہے گی وہ آدمی یہ سن کر کہنے لگا: حضرت! ان باتوں کو رہنے دیجیئے میں اسی طرح مانتا ہوں۔

☆......☆......☆

کتاب ''العبقات میں کرامات'' کا تذکرہ

نام کتاب:۔ عبقات..... تصنیف:۔ حجۃ الاسلام حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل شہید قدس اللہ سرہ

اولیاء کا کشف تواتر سے ثابت ہے:۔

قیل وقال اور بے معنی بکواس کے سوائے جن لوگوں کے نزدیک علم کا اور کوئی دوسرا مطلب ہی نہیں ہے ان کی طرف سے کبھی یہ دعویٰ پیش کیا جاتا ہے کہ اطعام علم اور دانش کا صحیح ذریعہ نہیں ہے میں کہتا ہوں کہ انکی مراد اپنے اس قول سے کیا ہے اگر یہ مقصود ہے کہ ایسی بات جو واقع کے مطابق ہو اس کا علم غیب سے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سوا اور کوئی دوسرا آدمی نہیں پاسکتا۔ تو میرے خیال میں وہ مذہب کے ایک مسئلہ کا انکار کر رہا ہے جو تواتر سے ثابت ہے یعنی دین کی جو باتیں تواتر کی راہ سے منتقل ہو کر دنیا میں پھیلی ہیں ان ہی باتوں سے ایک بات کا وہ منکر ہیں۔ (العبقات ص ۳ تا ۵)

اولیاء کے کشف پر قرآنی دلائل

پہلی دلیل:۔

خود حق تعالیٰ جل مجدہ فرماتے ہیں: **فوجدا عبدا من عبادنا اتیناہ رحمۃ من عندنا علمناہ من لدنا علما** (الی اخرالایات) پس دونوں

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

نے میرے بندوں میں سے ایک بندے کو پایا جسے ہم نے اپنے حضور سے رحمت عطا کی تھی اور اپنے یہاں سے اسے علم سکھایا تھا۔

دوسری دلیل:۔

اسی طرح خداوند تعالیٰ ہی کا ارشاد ہے: "**فارسلنا الیھا روحنا فتمثل لھا بشرا سویا قالت انی اعوذ بالرحمن منک ان کنت تقیا قال انما انا رسول ربک لاھب لک غلاما زکیا**"

پس ہم نے بھیجا (مریم) کی طرف اپنی روح کو جو نمایاں ہوئی اس کے سامنے ایک پورے آدمی کی شکل میں مریم نے کہا میں رحمن کی پناہ میں آتی ہوں تجھ سے اگر تو کوئی مرد پارسا ہے تب روح نے مریم سے کہا کہ میں تیرے مالک کا پیامی ہوں اس لئے نمایاں ہوا ہوں تاکہ ایک صاف ستھرا لڑکا تجھے بخشوں۔

تیسری دلیل:۔

خدا ہی نے فرمایا ہے: "**اذ قالت الملائکۃ یا مریم ان اللّٰہ اصطفاک وطھرک واصطفاک علی نساء العالمین یا مریم اقنتی لربک واسجدی وارکعی مع الراکعین**" اور دیکھو! جب فرشتوں نے کہا اے مریم اللہ نے قطعاً تجھے چن لیا ہے اور تجھے پاک کیا اور سارے جہانوں کی عورتوں سے اس نے تجھے چن لیا ہے اے مریم تو جھک جا اپنے مالک کے آگے اور سر ٹیک اس کے سامنے اور خمیدہ ہو جا اس کے آگے ان لوگوں کے ساتھ جو خدا کے سامنے خمیدہ ہو کر کھڑے ہیں۔

چوتھی دلیل:۔

اور خدا ہی کا قول ہے: **اذ قالت الملائکۃ یا مریم ان اللّٰہ یبشرک بکلمۃ منہ اسمہ المسیح عیسی ابن مریم وجیھا فی الدنیا والاخرۃ ومن المقربین۔**

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث - جلد دوم | Vebuka.com

اور دیکھو جب کہا فرشتوں نے اے مریم خدا نے تجھے بشارت دیا ہے ایک کلمہ (بات) کا اپنی جانب سے اس کا نام المسیح عیسی بن مریم ہے دنیا اور آخرت میں آبرو والا ہے اور ان لوگوں میں ہے جنہیں نزدیکی بخشی گئی ہے۔

پانچویں دلیل:۔

خدا ہی فرماتا ہے:۔"**واذا وحیت الی الحوارین ان آمنوابی وبرسولی**" اور دیکھو! ہم نے جب حواریوں کو یہ وحی کی کہ مجھے بھی مانو اور میرے رسول کو بھی مانو۔

چھٹی دلیل:۔

اور خدا ہی کا فرمان ہے:۔"**لقداتینا لقمان الحکمۃ ان اشکر اللّٰہ** (الی الایات) ہم نے لقمان کو یہ حکمت عطا کی کہ خدا کا شکر ادا کرو۔ (آخر تک ان آیتوں کو پڑھ جاؤ)

ساتویں دلیل:۔

خدا ہی فرماتا ہے:۔"**انھم فتیۃ امنوا بربھم وزدنھم ھدی وربطنا علی قلوبھم اذا قاموا افقالوا ربنا رب السموات والارض لن ندعوا من دونہ الھا لقد قلنا اذا شططا**" وہ چند جوان تھے مان لیا تھا انہوں نے اپنے رب کو اور بڑھا دیا ہم نے ان کو راہ پانے میں اور باندھ دیا ہم نے ان کے دلوں کو جب وہ کھڑے ہوئے تب بولے ہمارا پالنے والا آسمانوں اور زمینوں کا پالنے والا ہے ہرگز نہ پکاریں گے اس کے سوا ہم کسی دوسرے کو (اگر ایسا کیا ہم نے) تو بولے ہم غلط بات۔

آٹھویں دلیل:۔

خدا ہی کا ارشاد ہے:۔"**وارسینا الی ام موسیٰ ان اوضعیہ فاذا**

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

خفت علیه فالقیه فی الیم ولا تخافی ولا تحزنی انا رادوه الیک وجاعلوه من المرسلین "اور وحی کی ہم نے موسیٰ کی ماں کی طرف اس بات کی کہ دودھ پلا موسیٰ کو پھر جب ڈرے تو موسیٰ پر تو ڈال دینا موسیٰ کو دریا میں اور نہ ڈرنا نہ غم کھانا، ہم قطعاً واپس کر دیں گے موسیٰ کو تیرے پاس اور بنانے والے ہیں اس کو ان لوگوں میں جو بھیجے گئے ہیں رسول بنا کر۔

نویں دلیل :۔

خدا کا ہی قول ہے:۔"**قلنا یا ذالقرنین اما ان تعذبهم واما ان تتخذ فیهم حسنا**" ہم نے کہا اے ذوالقرنین یا انکو عذاب دو یا ان میں نیکی حاصل کرو۔

دسویں دلیل :۔

اور خدا کا ہی ارشاد ہے:۔"**فلما فصل طالوت بالجنود قال ان الله مبتلیکم بنهر**" جب طالوت فوج کو لے کر الگ ہوا کہا کہ اللہ تم لوگوں کو ایک نہر سے جا پہنچنے والا ہے۔

گیارہویں دلیل :۔

اور یہ بھی اللہ تعالیٰ ہی نے فرمایا ہے :۔"**وکتب قلوبهم الایمان وایدهم بروح منه**" ان کے دلوں میں ایمان لکھا گیا اور خدا نے مدد کی اپنی طرف سے ان کی ان کی روح سے۔

کشف اولیاء احادیث کی روشنی میں

پہلی دلیل :۔

"**قد کا ن فیمن قبلکم من الامم محد ثون من غیران یوحی الیهم فان یکفی امتی احد فعمر**" تم میں سے پہلی امتوں میں

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

ایسے لوگ ہوا کرتے تھے جن سے بات کی جاتی تھی وحی نازل کئے بغیر پس میری امت میں کوئی ایسا ہے تو وہ عمر ہیں۔

دوسری دلیل:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ارشاد مبارک ہے:۔"**اتقوا فراسة المومن فانه ينظر بنور الله**" ڈرو مومن کی فراست اور اس کے تاڑ لینے سے کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

تیسری دلیل:۔

یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مبارک ہے:۔"**لم يبق من النبوة الا المبشرات**" نبوت سے بجز اچھے خوابوں کے اور کوئی چیز باقی نہیں رہی۔

چوتھی دلیل:۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔"**ارى رويا كم قد تواطئت فى العشر الاواخر من رمضان فالتمسوها نى ليلة كذا وكذا**" میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے خواب رمضان کے آخری دہے پر متفق ہو رہے ہیں پس چاہئے کہ ڈھونڈو (لیلۃ القدر) کو فلاں فلاں راتوں میں۔

پانچویں دلیل:۔

اذان کے متعلق جس صحابی رضی اللہ عنہ نے خواب دیکھا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر بیان کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:**انها لرويا حق قم يا بلال فاذن**"سچا خواب ہے بلال کھڑے ہو جاؤ اور اذان دو۔

چھٹی دلیل:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے:۔"**من اخلص الله اربعين صباحا ظهرت ينابيع الحكمة من قلبه على لسانه**" چالیس دن

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

تک جو اللہ ہی کے لئے مختص کر دے گا حکمت کے چشمے اس کے دل سے اس کی زبان پر جاری ہو جائیں گے۔

کشف صحابہ بھی سے منقول ہے:۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ بات کہ متعدد قرآنی آیات ان کی رائے کے مطابق نازل ہوئیں اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ بلکہ صحابہ کے آثار کی تلاش و جستجو کرنے والوں پر یہ امر مخفی نہیں رہ سکتا کہ انکے ساتھ عموماً اس قسم کی صورتیں پیش آتی رہتی تھیں یعنی باوجود پیغمبر نہ ہونے کے غیب سے علم پانے والوں کا ایک گروہ ان میں موجود تھا۔

☆......☆......☆

عصر حاضر کے علمائے کرام کی بیان فرمودہ کرامات

اس وقت بھی بہت سے علمائے کرام اور محققین عظام موجود ہیں جو

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

اسلاف سے محبت اور عقیدت کا تعلق رکھتے ہیں اور آپ کے مقام اور منصب بیان کرنے کیلئے ان کی کرامات، اپنی تقاریر، مجالس اور تحریر میں جابجا بیان فرماتے رہتے ہیں ۔ ایسے ہی چند حضرات کے اقتباسات قارئین کی نظر کئے جاتے ہیں۔

چار تھپکی پر چار بیٹے مل جانا (کرامت):۔

حضرت مولانا سید بارک اللہ شاہ صاحب رحمہ اللہ بہت بڑے عالم تھے جنہوں نے موضع دھرنگ تحصیل کامونکی کے ایک پسماندہ سے مقام پر تقریباً 35 سال تک اللہ تعالیٰ کے دین کا نور پھیلایا اور اپنے ہاں ایک بہت بڑی لائبریری قائم کی۔ شاہ صاحب رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے چھ بیٹیاں دیں بیٹا نہیں تھا۔ ایک دفعہ شاہ صاحب رحمہ اللہ حضرت صوفی عبداللہ صاحب رحمہ اللہ کے پاس ماموں کانجن تشریف لے گئے اور صوفی صاحب سے گزارش کی کہ اللہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بیٹے سے نوازیں ۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ نے شاہ صاحب سے فرمایا کہ ٹھیک ہے تہجد کے وقت میں اٹھوں گا آپ بھی اٹھ جائیں پھر ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے چنانچہ تہجد کے وقت دونوں اصحاب اٹھ گئے۔ نوافل ادا کرنے کے بعد صوفی صاحب رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ سے دعا شروع کر دی اور شاہ صاحب کی کمر پر چار مرتبہ قدرے زور سے تھپکی دی اور ہر تھپکی پر فرمایا یا اللہ شاہ جی کو بیٹا دے پھر اللہ تعالیٰ نے شاہ صاحب کو چار بیٹے دیئے۔

پریشان بیٹے کو مرحوم باپ کی تسلی (بشارت):۔

حضرت مولانا سید بارک اللہ شاہ صاحب رحمہ اللہ کے بیٹے مولانا سید ثناء اللہ شاہ صاحب مقیم مرید کے فرماتے ہیں کہ وفات کے بعد ایک مرتبہ مجھے والد صاحب خواب میں ملے اور مجھے فرمانے لگے بیٹا پریشان نہ ہونا بس دین پر مضبوطی سے جمے رہو۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق مضبوط کرو۔ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میرا بہت زیادہ اکرام کیا ہے۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215065149-6513fc750c3991c77c5f00e34551c5df/______ 222/353

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

بقعہ نور میں ہاتف غیبی کی بشارت:۔

مولانا سید ثناء اللہ شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں حج پر گیا اور باب بلال کے قریب بیٹھا ہوا تھا۔ میرے قریب کچھ اور پاکستانی بھی بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے دو افراد کسی دینی مسئلے پر گفتگو کر رہے تھے اور مطمئن نہیں ہو رہے تھے چنانچہ وہ میرے پاس آئے اور مسئلے کی وضاحت کیلئے مجھ سے پوچھنے لگے میں نے اپنی بساط کے مطابق بتا دیا تو ایک تیسرا بندہ میرا تعارف معلوم کرنے لگا میں نے اپنے متعلق بتایا تو بڑے خوش ہو کر کہنے لگے آپ مولانا سید بارک اللہ رحمہ اللہ کے بیٹے ہیں وہ تو بڑے ولی اللہ تھے اور ایک قصہ سنانے لگے کہنے لگے میرا نام محمد یوسف ہے اور میں اصغر کالونی گوجرانوالہ میں رہتا ہوں۔ رمضان کا آخری عشرہ تھا کافی لوگوں کے ہمراہ میں اور شاہ صاحب بھی اعتکاف میں بیٹھ گئے۔ ستائیسویں شب تھی ختم قرآن پاک کے موقع پر مٹھائی تقسیم کی گئی اور دعا ہوئی مسجد بقعہ نور بن گئی اور اس دوران آواز آئی بارک اللہ کو معاف کر دیا گیا ہے میں دوڑ کر اپنے معتکف سے نکلا اور باہر دیکھا تو کوئی بندہ نظر نہ آیا اعتکاف والے حضرات کو دیکھا تو سب سوئے ہوئے تھے دوڑ کر شاہ صاحب کے خیمے میں داخل ہوا تھا دیکھا کہ شاہ صاحب سجدے میں پڑے رو رہے ہیں میں واپس اپنے خیمے میں آ گیا صبح ہوئی تو شاہ صاحب کے سامنے سارا واقعہ پیش کیا اور پوچھا کہ بتائیے کہ یہ کیا معاملہ تھا فرمانے لگے یہ میرا اور اللہ تعالیٰ کا معاملہ ہے میں نے کہا: لیکن اس معاملے میں مجھے بھی اللہ نے شریک کر دیا ہے آپ بھی مجھے بتائیں کہ یہ معاملہ کیا تھا تو شاہ صاحب نے یہ بات کسی اور کو نہ بتانے کی شرط پر بتائی کہ میں نے درود ابراہیمی اور آیت کریمہ کئی لاکھ کی تعداد میں پڑھنا شروع کیا ہوا تھا اور آج میری وہ مطلوبہ تعداد پڑھنے کی پوری ہوئی ہے اور جو کچھ آپ نے دیکھا ہے یہ سب اسی سلسلے میں تھا۔

اک دعا پر پریشانی کا ٹل جانا (کرامت):۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

مولانا عطاء الرحمن رحمہ اللہ شیخوپوری جو کہ مولانا محمد حسین شیخوپوری رحمہ اللہ کے بیٹے ہیں انہوں نے بتایا کہ ایک دفعہ میں اور والد محترم تبلیغ کے سلسلہ میں سندھ گئے ۔ وہاں ایک جگہ پر مولانا محمد حسین رحمہ اللہ نے تقریر کی ۔ مخالف مسلک والوں نے تھانہ میں پرچہ کروا دیا چنانچہ پولیس آئی اور والد صاحب رحمہ اللہ کو گرفتار کر لیا گیا بڑی پریشانی ہوئی والد صاحب نے مجھے فرمایا عطاء الرحمن میری رہائی کیلئے کسی دنیا دار کے پاس نہیں جانا تم صرف صوفی عبداللہ صاحب رحمہ اللہ کے پاس ماموں کانجن جاؤ اور جا کے انہیں تمام ماجرا بیان کرو اور میری طرف سے انہیں عرض کرنا کہ رہائی کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں ۔ میں نے ایسا ہی کیا ۔ میں سیدھا ماموں کانجن صوفی صاحب رحمہ اللہ کے پاس حاضر ہوا اور اپنا مدعا بیان کیا صوفی صاحب رحمہ اللہ نے ساری بات سننے کے بعد فرمایا عطاء الرحمن اب تم آرام کرو رات کو اللہ سے دعا کریں گے ۔ پچھلی رات کو صوفی صاحب رحمہ اللہ خود بھی اٹھے اور مجھے بھی اٹھا دیا ۔ ہم نے نماز تہجد ادا کی ۔ نماز کے بعد صوفی صاحب رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ سے والد صاحب کی رہائی کیلئے دعا کی اور ایسی دعا کی کہ دعا کے وقت مجھے کامل یقین ہو گیا کہ انشاء اللہ رہائی ہو گئی ہے ۔ دوسرے دن میں نے واپسی کا سفر اختیار کیا اور سندھ پہنچ گیا وہاں جاتے ہی مجھے پتہ چلا کہ والد صاحب کو رہائی مل چکی ہے ۔

دو جڑواں بیٹوں کا مل جانا (کرامت) :۔

ایک میاں بیوی کے پاس بچے نہیں تھے ماموں کانجن میں صوفی عبداللہ کے مدرسہ میں سالانہ جلسہ تھا ۔ وہ دونوں میاں بیوی جلسہ میں گئے اور جلسہ کے بعد صوفی صاحب سے عرض کی کہ صوفی صاحب اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اولاد کی نعمت سے نواز دے صوفی صاحب رحمہ اللہ نے ان کیلئے اللہ سے دعا کی ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کی اور انہیں دو بیٹے جڑواں عطاء کئے ۔ سال بعد پھر جلسہ منعقد ہوا خاوند نے بیوی سے کہا چلو پھر صوفی صاحب کے جلسہ میں چلیں : بیوی کہنے لگی : میں

facebook.com/Salfi.tasawuf

نہیں جانتی صوفی صاحب تو بوڑھی عورتوں کو بھی لنگوٹ بندھوا دیتے ہیں۔

کتاب کی چوری سے حفاظت (کرامت):۔

عبدالوحید سلیمانی صاحب فرماتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میری جیب سے اکثر پیسے نکل جاتے تھے میں اس کام سے بہت تنگ آ گیا مجبور ہو کر صوفی صاحب رحمہ اللہ کے ہاں حاضر ہوا اور اپنی سرگزشت بیان کی۔صوفی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا سورہ فلق 200 مرتبہ صبح کی نماز کے بعد اور سورۃ الناس 200 مرتبہ شام کی نماز کے بعد پڑھیں اور پڑھائی کے دوران اپنی ران پر ہاتھ بھی ماریں۔میں نے صوفی صاحب رحمہ اللہ کے فرمان کے مطابق ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت فرمائی اس کے بعد میری جیب سے پیسے غائب نہیں ہوئے۔(علمائے اہل حدیث کا ص:1270)

☆......☆......☆

مولانا عطاء اللہ خلیل حفظہ اللہ کی بیان فرمودہ کرامات

حضرت مولانا عطاء اللہ خلیل،خطیب جامع مسجد اہل حدیث و مہتمم مدرسہ)

قرآن کا استحضار:۔

حضرت میاں محمد باقر رحمہ اللہ کے پاس بیٹھنے سے بہت مزہ آتا تھا۔یقین جانیں کہ جو مفہوم حدیث ہے کہ ولی کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کے پاس بیٹھنے سے خدا یاد آتا ہے اور دنیا سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔یہ بات میاں صاحب رحمہ اللہ پہ صادق آتی تھی۔میں نے اپنی زندگی میں میاں صاحب رحمہ اللہ کا سب سے بڑا کمال یہ دیکھا کہ درس دیتے وقت جو بھی موضوع شروع فرماتے مثلاً جنت دوزخ،حقوق العباد،علم وغیرہ،آیت پر آیت،حدیث پر حدیث پڑھتے تھے۔میری 68 سال عمر ہو گئی ہے میں نے اپنی پوری زندگی میں قرآن پاک کا اتنا

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

استحضار میاں صاحب رحمہ اللہ میں دیکھا یا پھر ان کے بعد دوسرے نمبر پر مولانا طارق جمیل صاحب حفظہ اللہ میں دیکھا جو دیو بندی ہیں ۔ اور قرآن پڑھتے بھی ایسے کہ جس میں کوئی تکلف نہ ہو۔ ایسے جیسے انسان باتیں کر رہا ہو۔

جنات کی پہریداری:۔

حضرت میاں محمد باقر رحمہ اللہ اپنے گھر میں بچیوں کا مدرسہ چلاتے تھے جس میں ان کو ''احوال الآخرت'' اور ''زینت الاسلام'' 2 کتابیں پڑھائی جاتیں ۔ پورے پنجاب میں عورتوں کا یہ سب سے پہلا مدرسہ تھا۔ گندم کی کٹائی کے بعد کچھ لوگوں نے میاں صاحب رحمہ اللہ کے مدرسے کیلئے ایک کنال گندم کے دانے اور توڑی کا ہدیہ دیا۔ توڑی ابھی کھیت میں ہی پڑی تھی اس وقت چوری کرنیوالے بڑے فخر سے چوری کیا کرتے تھے۔ چنانچہ رات کے وقت چور اپنی بڑی سی چادروں میں توڑی ڈال رہے تھے تو دور سے 2 آدمی ہاتھوں میں لالٹین لیے آتے دکھائی دیے چوروں نے توڑی وہیں پہ چھوڑی اور بھاگ گئے۔ وہ لالٹین بردار بھی واپس لوٹ گئے۔ تھوڑی دیر گزری تو چور پھر آ گئے اور توڑی ڈالنے لگے۔ لالٹین والے بھی پھر آ گئے اور چور بھاگ گئے اس طرح مسلسل 4/3 مرتبہ ہوا۔ آخر صبح کے وقت چور حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھنے لگے کہ آپ رحمہ اللہ نے کن کو پہرے پر مقرر کیا ہوا تھا؟ میاں صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ بھائی میں نے تو کسی کو نہیں بٹھایا تھا۔ اللہ ہی بہتر جانے کہ وہ لالٹین والے کون تھے مجھے تو کچھ پتہ نہیں ہے۔

ولی کی گستاخی کی سزا (کرامت):۔

حضرت میاں محمد باقر رحمہ اللہ کے دور میں گاؤں کا جو نمبردار تھا اس کی 6/5 مربع زمین تھی اس وجہ سے وہ دولت کے نشے میں مست تھا۔ اور میاں صاحب رحمہ اللہ کو ہر وقت طنز کرتا رہتا اور مذاق اڑایا کرتا کہ میاں رحمہ اللہ نے نہ جانے کہاں کہاں سے

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

بلا کر درویش پالے ہوئے ہیں جو ہر وقت روٹیاں کھاتے رہتے ہیں۔ایسی اور بہت سی گستاخیاں کرتا رہتا۔میاں صاحب رحمہ اللہ کے مزاج میں حلم تھا وہ نظر انداز کر دیا کرتے۔اللہ کی شان کہ اس نمبر دار کی آنکھوں کی بینائی سلب ہوگئی۔حالانکہ وہ بالکل صحت مند تھا لیکن نہ جانے کیسے وہ بالکل اندھا ہو گیا۔آس پاس کے سب لوگ کہنے لگے کہ تو میاں صاحب رحمہ اللہ سے مذاق کرتا تھا اس وجہ سے تجھے بد دعا لگی ہے۔وہ روتا پیٹتا میاں صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتا اور کہتا کہ میری 5 مربع زمین بھی لے لیں اور باقی ساری جائیداد بھی لے لیں بس معاف کر دیں۔حضرت فرماتے بھئی میں نے کوئی بد دعا نہیں کی۔وہ آخر تک ٹھیک نہ ہوا اور اسی طرح بینائی کو ترستا ہوا مر گیا۔

بکثرت تسبیح پڑھنا:۔

حضرت میاں باقر صاحب رحمہ اللہ بہت زیادہ تسبیح پڑھا کرتے تھے اور اکثر اٹھتے بیٹھتے اللہ پاک سے کہتے کہ ''اللہ اسی تیرے غلام'' ''اللہ اسی تیرے غلام''۔

آیت الکرسی کی برکت (کرامت):۔

حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ کا ایک شاگرد تھا جو ہمارے گاؤں کے بالکل آخر میں رہتا ہے وہ پکا نمازی ہے اور بہت زیادہ ذکر کرتا رہتا تھا اس نے اپنی حویلی (جو گاؤں سے تھوڑے فاصلے پر ہے اور وہ علاقہ جانوروں مویشیوں کی چوری کی آماجگاہ ہے) کے اندر بہت خوبصورت بیل اور اچھی نسل کی بھینسیں رکھی ہوئی ہیں۔والدین کا اکلوتا بیٹا ہے۔والد فوت ہو گئے ہیں گھر میں اس کی بیوی اور بوڑھی ماں رہتی ہے اس لیے وہ ماں کی خدمت کیلئے روزانہ رات کے وقت گھر آ جاتا ہے اور اپنی حویلی پر صرف آیۃ الکرسی پڑھ کے پھونک دیتا ہے حتیٰ کہ اس نے کوئی کتا بھی نہیں رکھا ہوا میں نے بھی اسے کئی مرتبہ سمجھایا لیکن اس کا آگے سے یہی جواب ہوتا ہے کہ ''اللہ دو یا بندیا، اللہ راکھا اے''۔بہر حال یہ واقعہ ان چوروں نے خود سنایا جو ایک رات اس کے بیل چرانے کی نیت سے اسکی حویلی پہنچے۔ابھی وہ حویلی سے تھوڑا دور ہی تھے کہ اچانک سامنے سے

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

ایک بہت بڑا شیر ان کی طرف لپکا وہ وحشت کے مارے پیچھے کی طرف بھاگے اور شیر واپس مڑ گیا۔ کہنے لگے کہ ہمیں یقین تھا کہ مختار نے تو کتا بھی نہیں رکھا ہوا یہ کیا چیز تھی۔ ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ ہمیں کھا ہی جائے گا دوسرے دن بھی ایسے ہی ہوا اور تیسرے دن بھی یہی واقعہ پیش آیا آخر کار انہوں نے اس حویلی کا خیال ہی دل سے نکال دیا اور مختار سے پوچھنے لگے کہ یہ کیا بلا تھی؟ وہ کہنے لگا: مجھے تو کچھ خبر نہیں میں نے تو اللہ کے سپرد کر کے کہا ہوا ہے کہ اللہ توں راکھا ایں میری بوڑھی ماں ہے میں اس کی خدمت کرنے گھر جا رہا ہوں۔ اصل میں نیک لوگوں کی اللہ پاک خود مدد کرتا ہے۔

مرشد کی کرامت مرید کی زبانی:۔

جب ہم حضرت میاں محمد باقر صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں بیٹھے ہوتے تو کبھی کبھار ان کے پاس صوفی عبداللہ صاحب رحمہ اللہ تشریف لاتے تب ہم نے ان کی زیارت کی تھی۔

ہمارے نواحی قصبے تاندلہ منڈی میں حضرت صوفی عبداللہ صاحب رحمہ اللہ کے ایک خاص مرید ڈاکٹر یعقوب صاحب نے مجھے ایک واقعہ سنایا اور کہا کہ میں ایک دن صوفی صاحب رحمہ اللہ کے ساتھ ایک زمیندار کے پاس گیا۔ قریب ہی ایک اونٹ بندھا ہوا تھا۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ تشریف فرما تھے کہ اتنے میں اونٹ نے پیشاب کرنا شروع کر دیا۔ اور اس کے چھینٹے صوفی صاحب رحمہ اللہ پر پڑے۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ نے یکدم فرمایا "جا اوئے تیرا پیشاب بند ہو جائے" یہ فرمانا تھا کہ اونٹ کا پیشاب واقعی بند ہو گیا۔ اب اونٹ بے چارہ تکلیف کے مارے ادھر ادھر بدکنے لگا اونٹ کے مالک نے صوفی صاحب رحمہ اللہ سے معافی مانگی اور درخواست کی کہ حضرت دعا فرما دیں اللہ اسے ٹھیک کر دے۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ نے دعا مانگی اور اونٹ نے پھر پیشاب کرنا شروع کر دیا۔ (علمائے اہل حدیث کا ذوق تصوف، ص 1277 تا 1278)

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

☆......☆......☆

مولانا محمد اسمٰعیل کی بیان فرمودہ کرامات

مولانا محمد اسمٰعیل، خطیب جامع مسجد رحمانیہ اہل حدیث و مدرس مسجد ہذا (اعوان ٹاؤن لاہور)

صوفی محمد عبداللہ رحمہ اللہ کی یادیں اور کرامات:۔

میں نے بخاری شریف اور تفسیر بیضاوی صوفی صاحب رحمہ اللہ کے مدرسے میں پڑھی اس موقع پر مولوی یعقوب صاحب رحمہ اللہ پڑھاتے تھے۔صوفی صاحب رحمہ اللہ جہاں بھی جاتے ان کے ساتھ ایک خادم رہتا جو ایک لمبا سا جوان ہوتا تھا کچھ لکھوانا ہوتا تو اسی سے لکھواتے خود صرف تعویذ وغیرہ ہی لکھا کرتے تھے۔ہمیں صوفی صاحب رحمہ اللہ کی چند کرامتیں زبانی یاد ہیں اور یہ وہ کرامتیں ہیں جو ہم نے بعد میں نہیں سنی بلکہ اسی دور میں سنی تھیں جب حضرت صوفی صاحب رحمہ اللہ حیات تھے۔

زمین کا فیصلہ اپنے حق میں کروانا:۔

صوفی صاحب رحمہ اللہ پہلے گاؤں میں رہتے تھے۔پھر چند طالب علموں نے عرض کی کہ ہمیں سٹیشن سے گاؤں میں آتے ہوئے بہت دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے لہٰذا آپ رحمہ اللہ اسٹیشن کے قریب مدرسہ بنالیں صوفی صاحب رحمہ اللہ اسٹیشن کے قریب چلے گئے وہاں کے احباب نے 13 ایکڑ زمین مدرسہ بنانے کیلئے وقف کر دی ۔لیکن ایک مسئلہ بن گیا کہ بریلوی حضرات کی مسجد بھی اس 13 ایکڑ زمین میں آ گئی۔ انہوں نے دعویٰ دائر کر دیا کہ اہلحدیث ہماری مسجد پر ناجائز قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ لوگوں نے آ کر صوفی صاحب رحمہ اللہ سے عرض کی کہ ایسے ایسے ہمارے خلاف دعویٰ دائر کر دیا گیا ہے تو اب کیا کرنا چاہیے۔صوفی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کوئی بات نہیں اگر زمین ہماری ہے تو اللہ ہمیں دلا دے گا۔تم ایسے کرو کہ چاروں طرف سے جگہ ناپ کے بالکل درمیان میں میرا مصلّٰی بچھا دو۔ان کے ارشاد کی تکمیل کی گئی تو صوفی

facebook.com/Salfi.tasawuf

صاحب رحمہ اللہ عشاء کے بعد اس زمین پر تشریف لے گئے اور مصلے پر بیٹھ کر کچھ پڑھتے رہے دوسری رات بھی اور تیسری رات بھی یہی عمل کیا اور سب سے فرمانے لگے جاؤ یہ زمین ہمارے حق میں ہوگئی ہے۔

صبح کو جج نے فیصلہ سنانا تھا مخالف حضرات بھی جمع تھے اور اہلحدیث بھی مخالف حضرات نے سب سے نظریں بچاتے ہوئے جج سے کہا کہ اگر تو فیصلہ ہمارے حق میں ہے تو ہمیں پہلے ہی بتا دو اگر نہیں تو ہم ابھی سے واپس چلے جائیں۔ جج نے کہا کہ فیصلہ تمہارے حق میں ہی ہے۔ لیکن صوفی صاحب رحمہ اللہ بھی ایسے ہی بات نہیں کیا کرتے تھے وہ ہر بات سولہ آنے کرتے تھے۔ جب رات کو انہوں نے فرما دیا تھا کہ فیصلہ تمہارے حق میں ہوگا تو کوئی جھوٹ نہیں بولا تھا۔ جب اناؤنسمنٹ کا وقت آیا تو اچانک جج نے کھڑے ہو کر کہا "صوفی عبداللہ رحمہ اللہ کے حق میں ہے۔ جج کا یہ کہنا ہی تھا کہ مخالف حضرات ہکا بکا رہ گئے کہ جج کہتا تو ہمارے حق میں ہے لیکن اعلان صوفی صاحب رحمہ اللہ کے حق میں کرتا ہے یہ کیا ماجرا ہے؟ لگتا ہے اس نے اہلحدیثوں سے رشوت لے لی ہے۔ بعد میں جب انہوں نے جج سے پوچھا تو جج انہیں کاغذات دکھاتے ہوئے کہنے لگا کہ یہ دیکھو کاغذات پر تو تمہارا ہی نام لکھا ہوا ہے لیکن جب میں اعلان کرنے لگا تو پتہ نہیں کیوں میرے منہ سے صرف یہی الفاظ نکلے کہ صوفی عبداللہ رحمہ اللہ کے حق میں یہ ان کی بہت بڑی کرامت تھی بے شک لاریب۔

سانپ نے سونا اگل دیا:۔

صوفی صاحب رحمہ اللہ کی ایک کرامت یہ تھی کہ جب مدرسے کا تعمیراتی کام ہو رہا تھا تو احباب نے عرض کی کہ پیسے ختم ہو گئے ہیں اب کیا کریں؟ صوفی صاحب رحمہ اللہ فرمانے لگے کہ یہ کام اللہ کا ہو رہا ہے میرا کوئی ذاتی کام تو نہیں ہو رہا جس کا کام ہو رہا ہے وہ خود ہی انتظام فرما دے گا۔ رات عشاء کے بعد درس سے باہر جا کر مغرب کی طرف

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

بیٹھ کر کچھ پڑھنے لگ پڑے پڑھتے رہے پڑھتے رہے اور آدھی رات کے وقت واپس آ گئے دوسری رات پھر گئے اور بیٹھ کر پڑھتے رہے اچانک ایک بہت بڑا سانپ آیا اور صوفی صاحب رحمہ اللہ کو دیکھ کر چلا گیا صوفی صاحب رحمہ اللہ تو پھر صوفی صاحب تھے، وہ سانپ سے ڈرتے تو نہیں تھے۔ اگلی رات یعنی تیسری رات پھر وہی عمل کر رہے تھے کہ وہ سانپ دوبارہ آیا اور صوفی صاحب رحمہ اللہ کے قریب آ کر اس نے اپنا منہ کھول دیا اور ایک بہت بڑا گولہ سا باہر اگل دیا اور چلا گیا۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ نے اپنی چادر کے اندر وہ گولہ لپیٹا اور واپس آ کر احباب سے فرمانے لگے لو دیکھو بھئی یہ کیا چیز ہے سبھی یک زبان ہو کر بولے صوفی صاحب یہ تو خالص سونا ہے فرمایا پھر اسے تھوڑا تھوڑا توڑ توڑ کر سناروں کو بیچتے جاؤ اور مدرسے کا کام جاری رکھو۔

مسجد میں چندے کا واقعہ:۔

ایک مرتبہ میرے گاؤں سرکاری خورد میں چندہ اکٹھا کرنے گئے ان کے ساتھ ایک خادم تھا۔ جب گاؤں کی مسجد میں پہنچے تو وہاں کوئی آدمی نہیں تھا خادم نے اذان کہی اور صوفی صاحب رحمہ اللہ نے جماعت کرا کے نماز پڑھ لی اتنی دیر میں گاؤں کا نمبردار وہاں آ گیا اور کہنے لگا کہ صوفی صاحب! یہاں تو کوئی بندہ نماز بھی نہیں پڑھنے آتا آپ رحمہ اللہ کس سے چندہ لیں گے؟ فرمایا بھئی نماز کیلئے چاہے لوگ نہ آتے ہوں لیکن ہم تو یہاں سے چندہ لیکر ہی جائیں گے وہ نمبردار چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک بندہ آیا اور سلام کر کے صوفی صاحب رحمہ اللہ کو 100 روپے دیکر چلا گیا پھر دوسرا آیا اس نے بھی 100 روپے دیے پھر تیسرا، پھر چوتھا، حتیٰ کہ صوفی صاحب رحمہ اللہ کے پاس 11 سو روپے اکٹھے ہو گئے جو کہ آج کے گیارہ ہزار روپے سے بھی زیادہ تھے۔ جب صوفی صاحب رحمہ اللہ واپس جا رہے تھے تو وہی نمبردار دوبارہ ملا اور پوچھنے لگا کہ کچھ ملا یا خالی ہی واپس جا رہے ہیں؟ صوفی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا ہم تو گیارہ سو روپے اکٹھے کر کے جا رہے ہیں یہ سن کر نمبر

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

دار صاحب شش وپنج میں پڑ گئے کہ بندہ تو کوئی مسجد میں گیا نہیں صوفی صاحب رحمہ اللہ کو گیارہ سو روپے کون دے گیا؟

مستجاب الدعوات ہونے کا واقعہ:۔

اگر کوئی انہیں دعا کیلئے کہتا تو دعا کرنے کے بعد اسے فرماتے کہ جاؤ اللہ کرم کرے گا اگر کوئی کہتا کہ دعا کریں ہمیں اللہ پاک بیٹا دے تو فرماتے یا اللہ اسے بیٹا دے دے اور پھر اس کے ہاں بیٹے ہی کی پیدائش ہوتی۔

نقش سے سونے کی ڈلیاں بنانا:۔

ہم نے ان کی ایک کرامت یہ بھی سنی تھی کہ کوئی نقش لکھ کر اسے کوئلوں والی انگیٹھی میں رکھ دیتے کچھ دیر بعد وہاں سونے کی ڈلیاں موجود ہوتیں۔ یہ اللہ جانے کہ وہ کیا لکھتے تھے لیکن بہر حال سونے کی ڈلیاں بنتی تھیں۔

(علمائے اہل حدیث کا ذوق تصوف۔ص:1286)

☆......☆......☆

مولانا محمد شبیر حفظہ اللہ کی بیان فرمودہ کرامات

مولانا محمد شبیر، خطیب جامع مسجد فاضل جامعہ اسلامیہ (گوجرانوالہ)

چڑے پر توجہ کا اثر (کرامت):۔

مولانا شبیر صاحب کے گھر کے نزدیک غلام مرتضیٰ صاحب کی کریانے کی دکان ہے۔ وہ بتانے لگے کہ مولانا شبیر صاحب کی لڑی میں تو باپ دادا سے ہی ولایت چلی آ رہی ہے۔ ان کے دادا جی حافظ مستقیم صاحب مرحوم بڑے ولی اللہ تھے۔ ایک دفعہ ظہر کی نماز کے بعد مسجد میں بیٹھے ذکر کر رہے تھے اس دوران ایک چڑا مسجد کی دیوار پر آ کر بیٹھ گیا اور بلند آواز میں چوں چوں کرنے لگا حافظ مستقیم صاحب رحمہ اللہ کی توجہ چڑے کی آواز سے ہٹنے لگی تو انہوں نے ایسے گھور کر چڑے کی طرف دیکھا تو چڑا دھڑام سے

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

زمین پر آ گرا اور تڑپنے لگا حافظ صاحب مرحوم نے خادم کو آواز دیکر فرمایا کہ اسے ذبح کر لو نہیں تو یہ مر جائے گا، اب یہ زندہ نہیں بچے گا لہٰذا خادم نے اسے ذبح کر لیا۔

غیبی رزق کی آمد (کرامت):۔

غلام مرتضیٰ صاحب نے مزید بتایا کہ اسی طرح ایک مرتبہ حافظ مستقیم صاحب مرحوم اپنے شاگردوں کے ساتھ کسی گاؤں میں جا رہے تھے راستے میں شاگردوں نے عرض کیا کہ استاد جی ہمیں بھوک لگی ہے حافظ صاحب نے فرمایا چلتے رہو تھوڑا آگے جا کر شاگردوں نے پھر کہا ہمیں بھوک زیادہ لگی ہوئی ہے اب تو ہم سے پیدل چلا ہی نہیں جا رہا۔ تو حافظ صاحب مرحوم نے فرمایا اچھا ایسا کرو وہ سامنے جھاڑیوں کے پیچھے کھانا پڑا ہو گا وہ لے آؤ۔ شاگرد ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر ہنسنے لگے کہ یہ کیسا مذاق ہے لیکن استاد جی نے دوبارہ فرمایا تو ایک لڑکا گیا اور واقعی کچھ برتن اٹھا لیا۔ جب کھول کر دیکھا تو ان میں بالکل تازہ روٹی اور تازہ سالن تھا۔ استاد جی نے فرمایا: اب کھا کر برتن پھر وہیں پر رکھ آنا۔ لہٰذا سب نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا۔

پراسرار مخلوق سے ملاقاتیں:۔

اسی طرح ان کے بیٹے یعنی مولانا شبیر صاحب کے والد گرامی حافظ محمد سعید صاحب مرحوم بھی بڑے اللہ والے تھے۔ اپنی زندگی کے آخری ایام میں وہ اکثر تنہا ایک کمرے میں چارپائی پر لیٹے رہتے باہر سے ان کی باتیں کرنے کی آواز سنائی دیتیں لیکن جب دروازہ کھول کر کوئی اندر جھانکتا تو کوئی مخلوق بھی نظر نہیں آتی تھی لیکن دروازہ بند ہونے پر پھر گفتگو کا سلسلہ شروع ہو جاتا۔

یہ حالت کسی کرامت سے کم نہیں:۔

ایک اور بات یہ کہ حافظ سعید صاحب مرحوم خود کروٹ نہیں بدل سکتے تھے جب کوئی ان کی خدمت کرنے ان کے پاس جاتا تو اسے کہہ کر کروٹ تبدیل کرواتے لیکن اکثر ایسا بھی دیکھا گیا کہ جس کروٹ انہیں لٹایا گیا تھا اب وہ دوسری سائیڈ پر لیٹے

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

ہوئے ہیں اس دوران کون ان کی کروٹ تبدیل کرواتا یہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کو علم ہے۔

☆......☆......☆

مولانا عبدالحمید حفظہ اللہ کی بیان فرمودہ کرامات

(جامع مسجد اہل حدیث پرانا شہر شیخوپورہ)

صوفی عبداللہ صاحب رحمہ اللہ کے وظیفے سے حج کا سفر:۔

یہ 1956ء کی بات ہے جب میں نے اور میرے والد صاحب نے اکٹھے حج کیلئے درخواست دی لیکن والد صاحب رحمہ اللہ کی تو منظور ہوگئی مگر میری درخواست رد کردی گئی۔ میں اس سال نہ جاسکا۔ اس کے بعد تقریباً 10 سال تک پابندی لگی رہی میرا پھر جانے کا ارادہ ہوا لیکن کوئی نہ کوئی رکاوٹ بن جاتی تھی۔ ایک بار میں نے اپنے بھائی صاحب اور ایک دوست کے ذریعے صوفی محمد عبداللہ صاحب رحمہ اللہ کو پیغام بھجوایا کہ دعا فرمائیں کہ میں بھی حج پر جاسکوں یا میری یونہی زندگی گزر جائے گی۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ نے جواب میں پیغام بھیجا کہ سورۃ فتح کی آیت نمبر 27 ''**لقد صدق اللہ......فتحا قریبا**'' کثرت سے پڑھا کرو۔ لہٰذا میں نے یہ آیت ہر وقت پڑھنا شروع کردی فرض نماز سے پہلے اور بعد میں بھی مسلسل پڑھتا رہا اور الحمد للہ اسی سال کئی غلطیوں اور اعتراضات کے باوجود بھی میری درخواست منظور ہوگئی اور میں 1968ء میں سفر حج پر روانہ ہوگیا۔

☆......☆......☆

حافظ محمد حنیف حفظہ اللہ کی بیان فرمودہ کرامات

(جامع مسجد ابوبکر اہل حدیث، ضلع قصور)

اونٹ کا مطیع ہوجانا (کرامت):۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

ایک مرتبہ رات کے وقت اچانک مولانا محی الدین لکھوی رحمہ اللہ کو یاد آیا کہ صبح فجر کے وقت فلاں گاؤں کی مسجد میں درس دینے کا وقت مقرر ہے۔ وہ گاؤں ہمارے گاؤں سے تقریباً 20 میل کے فاصلے پر ہے لیکن رات کے وقت نہ کوئی سواری میسر آسکتی تھی اور نہ ہی مولانا رحمہ اللہ وعدہ خلافی کر سکتے تھے لہٰذا انہوں نے اپنے قریب بیٹھے ہوئے لوگوں سے پوچھا کہ کوئی سواری کی ترتیب بن سکتی ہے؟ تو ایک شخص نے کہا کہ حضرت میرے پاس ایک اونٹ ہے لیکن وہ اتنا بگڑا ہوا ہے کہ کسی آدمی کو بھی اپنے اوپر نہیں بیٹھنے دیتا۔ مولانا رحمہ اللہ نے فرمایا بس تم اسے ہی لے آؤ۔ جب وہ شخص اونٹ کو لیکر آیا تو مولانا رحمہ اللہ نے اونٹ کی نکیل پکڑ کر اس کا سر نیچے کو کھینچا اور پھر اس کے کان کے قریب منہ کر کے فرمایا خیال کرنا تیرے اوپر محی الدین بیٹھنے لگا ہے اسکے بعد اطمینان سے مولانا رحمہ اللہ اس پر سوار ہوئے اور اپنی منزل مقصود پر پہنچ کر اس اونٹ کی رسی اس کی گردن میں لپیٹ کر فرمایا اب وہیں پر واپس لوٹ جا جہاں سے آیا ہے اور اونٹ واقعی آدھی رات کو واپس اپنے مالک کے پاس چلا آیا۔ ایسی مثال آج کے علماء میں کہاں ملتی ہے؟ وہ تو بندہ جب اللہ پاک کے تابع ہو جاتا ہے تو پھر اللہ پاک تمام مخلوق کو اس کے تابع کر دیتے ہیں۔

(علمائے اہل حدیث کا ذوق تصوف: ص 1294)

☆......☆......☆

قاری محمد بلال عزیز حفظہ اللہ کی بیان فرمودہ کرامات

(خطیب جامع اہل حدیث، شاداب ٹاؤن فاضل جامع عزیزیہ ساہیوال)

نافرمان عورت کی توبہ (کرامت):۔

ہمارے ایک دوست قاری نذیر صاحب ہیں جو کہ مدینہ یونیورسٹی کے فاضل ہیں ان کا تعلق بہاولپور سے ہے اور ان کی شادی دوسری برادری میں ہوئی تھی ان کی بیوی ہر سال محرم الحرام میں سیاہ لباس پہنتی اور گھر میں ماتم اور نوحے سنا کرتی تھی اس کی وجہ سے مولانا عبدالرشید راشد صاحب جو کہ پکے سلفی العقیدہ ہیں بہت پریشان

WWW.UBOARI.ORG
facebook.com/Salfi.tasawuf

رہتے تھے یہ واقعہ مجھے خود قاری محمد یحییٰ صاحب رسول نگری نے سنایا کہ ایک سال جب کہ محرم شروع ہونے میں 2 دن رہ گئے تھے قاری نذیر صاحب میرے پاس تشریف لائے اور اپنی پریشانی کا اظہار کیا میں (قاری محمد یحییٰ رسولنگری صاحب) نے کہا کہ آؤ ہم ماموں کانجن میں جا کر صوفی صاحب رحمہ اللہ سے دعا کرواتے ہیں ہم دونوں صوفی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ صوفی صاحب رحمہ اللہ کے زندگی کے آخری ایام کی بات ہے صوفی صاحب رحمہ اللہ چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے ہم نے جا کر اپنا مسئلہ بیان کیا تو صوفی صاحب رحمہ اللہ نے لیٹے لیٹے ہی دعا کیلئے ہاتھ اٹھا دیے اور پنجابی زبان میں ہی التجاء کرنے لگے فرمایا اللہ! دل پھیر دے اللہ تیری قدرت دیاں دو انگلاں دے درمیان دل وے تو دل پھیر دے اسی طرح کچھ باتیں اللہ پاک سے کرتے رہے اور پھر کچھ ہلکی آواز میں دعا کی جو ہمیں سنائی نہ دی پھر یہی الفاظ دہرائے اور دعا ختم ہوگئی ہم جب واپس ہونے لگے تو میں نے قاری نذیر صاحب سے کہا کہ اب میں ساہیوال جاتا ہوں اور آپ اپنے گھر بہاولپور چلے جائیں لیکن قاری نذیر صاحب کہنے لگے کہ 2 دن بعد تو ماہ محرم شروع ہوجانا ہے اور گھر میں پھر وہی سلسلہ شروع ہوگا تو مجھ سے نہیں دیکھا جائے گا میں نے عرض کی کہ مولانا اب آپ بے فکر ہو کے گھر جائیں کیونکہ مجھے حضرت صوفی صاحب رحمہ اللہ کی دعا کی قبولیت کا علم ہے۔

لہٰذا جب قاری نذیر صاحب اپنے گھر پہنچے تو ان کی بیوی ان کے قدموں میں گر پڑی اور ان سے معافی مانگنے لگی۔ کہنے لگی کچھ دیر پہلے میرے دل میں احساس پیدا ہوا کہ آپ تو قرآن وسنت کی تبلیغ واشاعت کر رہے ہیں لیکن میں کیسی زندگی گزار رہی ہوں اس لیے میں نے اللہ سے تو معافی مانگ لی ہے اب آپ بھی مجھے معاف فرما دیں۔

میرے پیچھے صوفی صاحب رحمہ اللہ کی دعا ہے (کرامت):۔

ہمارے ساہیوال میں ماسٹر عبدالخالق صاحب ایک سکول ٹیچر ہیں اور ان کی

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

تقریباً 35 ہزار روپے تنخواہ ہے وہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدرسہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن میں پڑھا کرتا تھا میرے سارے ہم جماعت پڑھ رہے تھے لیکن میرے ذہن میں ہی کچھ نہیں پڑتا تھا میں حضرت صوفی صاحب رحمہ اللہ کی بہت زیادہ خدمت کرتا تھا حتیٰ کہ بیماری کے ایام میں انہیں استنجاء بھی میں ہی کرواتا تھا ایک دن صوفی صاحب رحمہ اللہ مجھے فرمانے لگے کہ تیرے ساتھ والے سب پڑھ لکھ گئے لیکن تو نہ پڑھ سکا۔ کوئی بات نہیں اللہ تجھے بھی رنگ لگائے گا۔ اب ماسٹر صاحب کہا کرتے ہیں کہ یہ جو میرے اوپر اللہ پاک کا اتنا فضل وکرم اور رزق کی برکتیں ہیں یہ سب اسی دعا کا نتیجہ ہے کیونکہ میرے پیچھے حضرت صوفی صاحب رحمہ اللہ کی دعا ہے۔

(علمائے اہل حدیث کا ذوق تصوف، ص:1296)

☆......☆......☆

مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ کی بیان فرمودہ کرامات

(مورخ کبیر، ذہبی دوراں، نامور قلم کار)

ایسے صاحب کرامت کہ سبحان اللہ:۔

میں نے حضرت صوفی محمد عبداللہ صاحب رحمہ اللہ کے حالات وواقعات پر ایک کتاب لکھی ہے جس میں ان کے تصوف کے سلسلے میں یا قبولیت دعا کے سلسلے میں یا ان کی کرامات کے سلسلے میں بہت سے واقعات تحریر کیے ہیں اور وہ کتاب چھپنے کے بعد مجھے اور بھی کئی لوگوں نے صوفی صاحب رحمہ اللہ کے بارے میں بہت اچھی معلومات دی ہیں وہ سب معلومات میں نے ترتیب دیکر مکتبہ سلفیہ والوں کو دے دی ہیں۔ اسی طرح مولانا غلام رسول صاحب رحمہ اللہ قلعہ میہاں سنگھ والے کے بارے میں بھی پوری کتاب لکھی وہ بھی تصوف میں تعلق رکھتے تھے بلکہ وہ تو تصوف کے بہت بڑے ماہر تھے اور ایسے صاحب کرامت بزرگ تھے کہ سبحان اللہ۔ مجھے ذرا یہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

بتائیں کہ ان لوگوں کے تصوف میں کیا برائی ہے؟ کیا مخالفت ہے؟ اس تصوف میں کوئی برائی نہیں بلکہ اس میں تو سراسر اچھائی ہی اچھائی ہے۔

صوفی عالم دین کا فرشتوں کو دیکھنا:۔

موجودہ دور میں تو سب اہلحدیث حضرات کے سر ننگے ہو گئے ہیں حالانکہ پہلے یہ رواج نہیں تھا میں نے اپنے دور میں ایک شخص کو ننگے سر دیکھا ان کا نام مولانا کمال الدین ڈوگر رحمہ اللہ ہے۔ وہ ضلع فیروز پور کے ایک گاؤں چھیمبیاں والی میں رہتے تھے۔ وہ میرے نزدیک بہت بڑے صوفی اور بہت بڑے عالم تھے ان کی بھی بے شمار کرامتیں تھیں میں نے ان کے بارے میں ایک بات پڑھی کہ وہ ایک مرتبہ اپنے بھائی کے پاس بیٹھے تھے تو فرمانے لگے کہ یہ جو فرشتے ہیں ان کی آمدورفت میرے خیال میں صبح وشام نہیں ہوتی بلکہ اس کیلئے کچھ اور اوقات ہیں دونوں بھائیوں میں اس بات پر تھوڑا سا اختلاف ہوا کہ وہ بھائی صاحب رحمہ اللہ کے مطابق صبح وشام بھی فرشتوں کی آمدورفت ہوتی ہے اور عصر کے بعد فرشتے چلے جاتے ہیں اور دوسرے آ جاتے ہیں لیکن انہوں نے کہا کہ نہیں میرے خیال میں کوئی اور صورتحال ہے یہ فرما کر وہ چل پڑے مولانا کمال الدین ڈوگر صاحب رحمہ اللہ کے ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا۔ دونوں گھوڑی پر سوار تھے راستے میں ایک جگہ گھوڑی کو روکا اور کہنے لگے چلو واپس بھائی صاحب رحمہ اللہ کے پاس چلیں۔ یہ عصر کے بعد کا وقت تھا واپس آ گئے اور ان سے کہا کہ بھائی آپ ٹھیک کہتے ہیں میں نے خود دیکھا ہے کہ فرشتے اوپر سے آ رہے تھے اور پہلے والے جا بھی رہے تھے یعنی وقت وہی ہے جو آپ بتا رہے تھے میں نے خود دیکھ لیا ہے آپ کی بات ٹھیک تھی۔

صوفی اہلحدیث کے حکم کا چیونٹیوں پر اثر:۔

انہی مولانا کمال الدین ڈوگر رحمہ اللہ کی ایک کرامت یہ بھی سننے میں آئی کہ

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

کھڈیاں خاص میں ایک مسجد میں جلسہ تھا لیکن اس جلسے کے مقام پر بہت زیادہ چیونٹیاں تھیں کچھ لوگوں نے مولانا کمال الدین ڈوگر رحمہ اللہ سے عرض کی کہ حضور! ان چیونٹیوں سے کسی طریقے چھٹکارہ دلائیے تو فرمایا ایک چیونٹی کو پکڑ کر میرے پاس لاؤ ایک بندہ ان میں سے ایک چیونٹی پکڑ کر لے آیا تو اسے ہتھیلی پر رکھ کر فرمانے لگے کہ بھئی لوگ یہاں جلسہ سننے آئے ہیں تم انہیں کیوں پریشان کرتے ہوئے جلسہ سننا تمہارا کام نہیں ہے پھر اس بندے سے فرمایا کہ اس کیڑے کو گاؤں سے باہر پھینک دو حکم کے مطابق اس چیونٹی کو گاؤں سے باہر لے گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے چیونٹیوں کی ساری ورکشاپ ختم ہوگئی اللہ اکبر اس طرح کے اور واقعات بھی علماء کے منقول ہیں۔
(علمائے اہل حدیث، ص:1299)

☆......☆......☆

گھر کے فرد کی بیان فرمودہ کرامات

(صوفی عبداللہ صاحب رحمہ اللہ کے خاندان کی نیک صفت خاتون کی بیان فرمودہ کرامات)

سیدزادے فقیر کی حیرت انگیز کرامت:۔

اس حویلی میں صوفی صاحب رحمہ اللہ کے دادا ملک سبحان اپنے تینوں بیٹوں ملک قادر بخش، ملک کرم الٰہی اور ملک فضل الٰہی کے ساتھ صحن میں بیٹھے تھے کہ ایک فقیر ان کے دروازے پر آئے اور ان سے روٹی مانگی اور کہا کہ میں سید ہوں یعنی سیدزادہ ہوں مجھے روٹی پکا کر دو تو ملک سبحان صوفی عبداللہ رحمہ اللہ صاحب کے دادا نے ان سے کہا کہ آپ واقعی سچے ہیں تو اپنی کوئی کرامت دکھائیں کہ واقعی میں آپ سیدزادے اور فقیر ہیں انہوں نے اس فقیر سے کہا کہ یہ جو سامنے پرنالہ ہے اس میں جو چھوٹا سا پودا ہے اس میں انار لگ جائیں۔ تو یہ سن کر ان فقیر نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے اور اسی وقت اللہ کی قدرت سے اس چھوٹے سے پودے میں انار لگ گئے۔ یہ دیکھتے ہی ملک سبحان ان کے معتقد ہوگئے اور ان سے کہا کہ آپ کہیں نہیں جائیں گے اور یہی اس حویلی میں

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

ہمارے ساتھ رہیں گے۔ انہوں نے ان کو اس حویلی میں الگ کمرا دیا۔ وہ ان کے ساتھ رہنے لگے اور وہ ان فقیر کی خدمت کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے اس فقیر کی دعا سے ان کو بہت کچھ دیا بہت مال و دولت سے نوازا، عزت دی۔

مستجاب الدعوات فقیر کی مقبول دعائیں:۔

یہاں ایک بات کی وضاحت کر دوں کہ صوفی صاحب رحمہ اللہ کی پیدائش ان فقیر کے حویلی میں آنے کے بعد ہوئی تھی ان فقیر کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے ملک سبحان کے بیٹوں کو اولاد کی نعمت سے نوازا۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ کے والد صاحب ملک قادر بخش اور ان کے تایا بہت لمبے قد کے تھے۔ ان کی چارپائیاں جن پر وہ سوتے تھے وہ بھی اتنی لمبی اور چوڑی تھیں جن پر ہم جیسے تین چار بندے آرام سے سو سکتے ہیں وہ چارپائیاں اب بھی وزیر آباد والے گھر میں موجود ہیں۔

مجذوب فقیر نے جو کہا جیسا کہا... وہ ہو گیا:۔

صوفی صاحب رحمہ اللہ کے والد اور ان کے دادا ملک سبحان نے جو جائیداد وزیر آباد میں خریدی تھی اس میں جو مکانات تھے وہ انہوں نے کرایہ پر دیئے تھے۔ وہاں قریب ہی پنکھیاں بنانے والے کچھ لوگ رہتے تھے وہ ان کے مخالفین تھے اور ان کے کرایہ داروں کو ورغلاتے تھے کہ ان کو کرایہ مت دو اور گھروں پر قبضہ کر لو، یہ صورتحال دیکھ کر صوفی صاحب رحمہ اللہ کے والد اور دونوں تایا ان سے لڑنے کیلئے جانا چاہتے تھے تو وہ فقیر جو ان کی حویلی میں تھے انہوں نے ان کو وہاں جانے سے روکا۔ اصل میں وہ یہ چاہتے تھے کہ ہم وہاں جا کر رہیں اپنے مخالفین کو دیکھتے ہیں کہ وہ کتنے بڑے بدمعاش ہیں۔ فقیر نے ان سے کہا: دو بھائی چلے جاؤ اور ایک اسی حویلی میں رہ جائے۔ مگر انہوں نے ان کی بات نہ مانی یہاں ایک وضاحت کر دوں کہ ان کی اپنی دولت تھی مگر اتنی نہیں تھی یہ سب رنگ ان کو اس فقیر کی دعاؤں سے لگا تھا جو اللہ نے ان کی دولت و جائیداد اتنی بڑھا دی۔ جب انہوں نے اس فقیر کی بات نہ مانی تو اس فقیر

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

نے ان سے کہا کہ ٹھیک ہے اب ہم بھی اس حویلی میں نہیں رہیں گے یہ حویلی آج کے بعد ویران ہو جائے گی۔ جاؤ آج کے بعد سب ختم۔ پھر اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ ملک قادر بخش، ملک کرم الٰہی اور فضل الٰہی حویلی چھوڑ کر یہاں وزیر آباد والے گھر میں رہنے لگے مگر یہاں آتے ہی ملک کرم الٰہی کا ایک ہی بیٹا دو دن میں وہ فوت ہو گیا اور کچھ عرصہ بعد ملک کرم الٰہی کا انتقال ہو گیا۔ ایک دو ہفتے میں ان کا بھی انتقال ہو گیا۔ باقی جو دو بھائی بچے ملک قادر بخش اور ملک فضل الٰہی جن کی صرف تین بیٹیاں تھیں انہوں نے جو دولت جائیداد تھی وہ بیچ بیچ کر کھانا شروع کر دی۔ یوں وہ سب کچھ ختم ہونا شروع ہو گیا جو اس فقیر کی دعا سے ان کو ملا تھا۔ یہاں تک صرف وہی ایک وزیر آباد والا گھر رہ گیا باقی سب کچھ ختم ہو گیا۔ وہ حویلی جیسے کہ اس فقیر نے کہا تھا بالکل اسی طرح ویران ہو گئی اور وہاں آج تک ایسا کچھ ہے کہ وہ کسی کو وہاں آباد رہنے نہیں دیتی۔

صوفی صاحب پر جذبہ الٰہی کی ابتدائی کیفیات:۔

ملک فضل الٰہی کی تین بیٹیاں تھیں ملک فضل الٰہی صوفی صاحب رحمہ اللہ کے تایا تھے۔ ان کی بیٹی بی بی عائشہ میری ساس (عبیدہ) کی سگی نانی تھیں ۔ پھر ملک قادر بخش (صوفی صاحب رحمہ اللہ کے والد) ان کی اہلیہ یعنی صوفی صاحب رحمہ اللہ کی والدہ کا بھی انتقال ہو گیا۔ ان کے والد نے دوسری شادی نہیں کی صوفی صاحب رحمہ اللہ اور ان کے باقی بہن بھائی ابھی چھوٹے تھے صوفی صاحب اپنے بہن بھائیوں میں بڑے تھے۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ ابھی 6 سال کے تھے ان کا اور انکے بھائی ملک رمضان کا نکاح کر دیا گیا صوفی صاحب بچپن سے ہی اللہ والے تھے۔ وہ اپنے گھر کے محلے کی مسجد جامع مسجد اہل حدیث منانیہ میں مسجد کے امام صاحب سے قرآن پڑھنا شروع کیا۔ اور یہاں سے قرآن پاک سیکھنے کے بعد وہ تقریباً 10 یا 15 سال کی عمر کے تھے کہ دہلی چلے گئے۔ وہاں سید گھرانے کا قائم کردہ ایک مدرسہ تھا، جہاں قرآن و حدیث کا علم سکھایا جاتا تھا، وہاں صوفی صاحب رحمہ اللہ نے قرآن حفظ کیا، اس

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

مدرسے میں اردو ترجمہ کے ساتھ قرآن سیکھا اور تفسیر و احادیث کا علم حاصل کیا۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ جب دہلی گئے تو ان کے والد ملک قادر بخش نہیں جانتے تھے کہ وہ کہاں ہیں پھر کسی نے ان کو بتایا کہ ملک سلطان تو دہلی میں مدرسے میں ہیں پھر ان کے والد صاحب ان کے پیچھے چلے گئے اور ان کو لے آئے صوفی صاحب رحمہ اللہ دوبارہ وہ وہاں سے پھر دہلی چلے گئے۔ مدرسے میں ایسا کئی بار ہوا پھر ان کے والد صاحب نے ان کا اللہ کی طرف اتنا رجحان دیکھ کر ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا۔ وہ اپنی اہلیہ کو بہت کم وقت دے پاتے تھے، وہ ان سے وقت مانگتی تھیں۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ کی زندگی کا مقصد تو کچھ اور تھا وہ شاید ان کی ہم مزاج نہیں تھیں پھر یہ ہوا کہ صوفی صاحب رحمہ اللہ نے ان کو ان کی مرضی سے اپنی زندگی سے الگ کر دیا۔

اشاعت دین کیلئے الہام:۔

صوفی صاحب رحمہ اللہ نے پھر جہادی کی سرگرمیوں میں حصہ لینا شروع کر دیا اس زمانے میں انگریزوں اور سکھوں کی حکومت تھی آپ نے ان کے خلاف جہاد شروع کر دیا۔ اور جہاد پر چلے گئے جہاد انہوں نے جوانی میں ہی شروع کر دیا تھا۔ پیر پگاڑا صاحب جو فوت ہو گئے ہیں وہ اس زمانے میں جہادی سرگرمیوں میں ان کی شاگردی کرتے تھے وہ ان کے شاگرد تھے انگریزوں اور سکھوں نے جب دیکھا کہ یہ تو ہمارے خلاف جہادی تنظیم کے سرگرم رکن بن گئے ہیں تو وہ ان کے سخت مخالف ہو گئے اور ان کی سر کی قیمت لگائی ایک اچھی خاصی رقم مقرر کی۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے پھر صوفی صاحب رحمہ اللہ نے فیصلہ کیا کہ وہ افغانستان چلے جائیں یہ تقریباً 1940ء کی بات ہے۔ وہاں جا کر اس زمانے کے بادشاہ سے انہوں نے پناہ دینے کی درخواست کی وہ بادشاہ نیک دل تھے انہوں نے نہ صرف صوفی صاحب رحمہ اللہ اور ان کے ساتھیوں کو پناہ دی بلکہ ان کے جہادی مشن میں ان کی بہت مدد کی بلکہ ہر طرح کی مدد کی۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ افغانستان میں کافی عرصہ رہے۔ پھر وہاں افغانستان میں اللہ کی طرف ان کو الہام ہوا کہ اوڈاں والا گاؤں جائیں اور وہاں سے

facebook.com/Salfi.tasawuf

دعوت اور دین کو پھیلانے کا کام شروع کر دیں۔

چور کی نشاندہی پر نمبردار کا مرید ہو جانا:۔

صوفی صاحب رحمہ اللہ یہاں اوڈاں والا گاؤں (فیصل آباد سے آگے ہے) کی مسجد میں آکر رہنے لگے اور دین کی تبلیغ کا آغاز اس مسجد سے شروع کیا۔ وہاں کی مسجد کے جو مولوی صاحب تھے ان کے پاس شاید اتنا علم اللہ نے عطا نہیں کیا تھا، وہ صوفی صاحب رحمہ اللہ کی بصیرت اور مقبولیت کو دیکھتے ہوئے ان سے خار کھانے لگے ۔انہوں نے اس گاؤں کے نمبردار کے کان بھرنے شروع کر دیئے ۔ایک دن اس گاؤں میں چوری ہوگئی تو نمبردار صوفی صاحب رحمہ اللہ کے پاس آئے اور ان سے کہنے لگے کہ اگر آپ واقعی اللہ کے ولی ہیں تو بتائیں کہ یہ چوری کس نے کی ہے؟ تو آپ فرمانے لگے میرے پاس کل آنا میں بتادوں گا کہ چوری کس نے کی ہے۔کل جب نمبرداران کے پاس آئے تو آپ رحمہ اللہ نے ان سے فرمایا کہ فلاں جگہ پر گاؤں میں فلاں نام کی مائی ہے اس کے گھر میں فلاں جگہ پر لکڑی کا صندوق ہے اس میں چوری کا سارا سونا پڑا ہوا ہے۔جب نمبرداران کی بتائی ہوئی جگہ اس مائی کے گھر پہنچا اور وہاں کی تلاشی لی تو مطلوبہ جگہ سے واقعی میں وہاں لکڑی کے صندوق میں چوری کا سارا سونا پڑا ہوا برآمد ہوا۔اس واقعے کے بعد نمبردار نے آکر آپ سے معافی مانگی اور آپ کا مرید بن گیا اور اس نے مسجد سے اس مولوی صاحب کو فارغ کر دیا اور مسجد آپ رحمہ اللہ کے حوالے کر دی۔

جنات کا ہدیہ اور خاک شفاء:۔

وزیر آباد والے گھر میں ابھی بھی ایک ہدیہ پڑا ہے جو جنات نے صوفی صاحب رحمہ اللہ کو دیا تھا۔وہ پھوپھو جی کو صوفی صاحب رحمہ اللہ نے دیا تھا وہ ایک شیشے کی ایک بوتل ہے جس کے سر کو کارک سے بند کیا گیا ہے اور اس کے اندر ہاتھ سے بنی ہوئی ایک پیڑھی ہے اور پیڑھی کے اندر پھول ہیں گلدستہ سا بنا ہوا ہے جنات نے صوفی صاحب

facebook.com/Salfi.tasawuf
WWW.UBQARI.ORG

رحمہ اللہ سے کہا تھا کہ اس بوتل کو کوئی کبھی نہیں کھولے گا اور سختی سے تاکید کی تھی نہ کھولنے کی بھی۔صوفی صاحب رحمہ اللہ نے پھوپھو جی کو خاک شفاء بھی دی تھی پھوپھو جی نے کہا تھا کہ میرے مرنے کے بعد یہ میری قبر پر ڈالنی ہے مگر جب میری شادی ہوئی تھی تو اس وقت پھوپھو جی بہت بیمار بھی تھیں اور بول بھی نہیں سکتی تھیں میں نے ان سے بہت کہا تھا کہ مجھے وہ خاک شفاء دکھائیں مگر وہ بہت ڈھونڈتی تھیں ان کو نہیں ملتی تھی اور ان کی وفات کے بعد بھی آج تک وہ خاک شفاء گھر میں کسی کو نہیں ملی شاید وہ ان کے گھر میں اب نہیں ہے۔

سرکش ریچھ کا فرماں بردار ہو جانا (کرامت):۔

ویسے تو صوفی صاحب رحمہ اللہ کی بے شمار کرامات ہیں اللہ کے نیک ولی تھے یہاں یہ کچھ باتیں عرض کرنا چاہتی ہوں جو میرے علم میں ہیں ۔ایک دفعہ صوفی صاحب رحمہ اللہ دعوت دین کیلئے اور مدرسے کے چندے کیلئے کسی گاؤں میں جارہے تھے اس گاؤں میں ایک ریچھ اپنے مالک سے بے قابو ہو گیا گاؤں کے سب لوگ اپنے گھروں کی چھتوں پر چڑھے ہوئے تھے صوفی صاحب رحمہ اللہ کو لوگوں نے آگے جانے سے روکا مگر آپ ریچھ کے پاس گئے اور اپنی چھڑی سے اس کے ارد گرد حصار کی طرح لکیر کھینچی تو وہ ریچھ باوجود کوشش کے اس حصار سے نہ نکل سکا۔ پھر صوفی صاحب رحمہ اللہ نے اس کے مالک کو فرمایا لو اب اس کو باندھ لو۔

معذور لڑکے کا ٹھیک ہو جانا (کرامت):۔

ایک دفعہ ایک عورت اپنے ۶ سال کے بیٹے کو کندھے پر اٹھا کر صوفی صاحب کے پاس لائی کہ اس کیلئے دعا کر دیں یہ اپنے پیروں پر چل نہیں سکتا اس کی کمر میں درد تھا صوفی صاحب رحمہ اللہ نے ان کو دم کیا اس لڑکے نے کہا اب درد ٹانگ میں آ گئی ہے پھر دم کیا کہنے لگا اب پاؤں میں نیچے آ گئی ہے پھر دم کیا تو وہ لڑکا بالکل ٹھیک ہو گیا اور خود اپنے پاؤں پر چل کر واپس گیا۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

اللہ سے منوا کر ہی دعا ختم کرتے:۔

صوفی صاحب رحمہ اللہ جب بھی کسی کام کیلئے ہاتھ اٹھاتے تو اس پر قبولیت کی مہر لگانے کے بعد ہی ان کے ہاتھ نیچے ہوتے ۔ وہ بہت لمبی دعا مانگتے تھے اور اللہ سے منوا کر ہی دعا ختم کرتے تھے۔ ابھی موجودہ دور میں بہت سے ان کے ایسے مریدین چلے آرہے ہیں ان کی اولاد صوفی صاحب رحمہ اللہ کی دعا سے ہوئی ہے۔ ایک صاحب کو اللہ نے حضرت رحمہ اللہ کی دعا کی بدولت 7 بیٹے عطا کیے۔ (بذریعہ تحریر ارسال کردہ)

(علمائے اہل حدیث کا ذوق تصوف، ص:1300)

شیخ الحدیث مجاہد آبادی اور علم لدّنی کی حقیقت

(مدرس جامعہ الدراسات الاسلامیہ، مغلپورہ ساکن IBL کالونی لاہور)

اہل اللہ کا علم لدنی:۔

اللہ جب راضی ہوجاتا ہے تو جو باتیں کتابوں میں بھی نہیں لکھی ہوئیں اللہ پاک ان باتوں کا اپنے اس بندے کو القاء کر دیتا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں لکھا ہے کہ جو عالم باعمل ہوگا اس پر اللہ پاک ان باتوں کا الہام کرتا ہے جو کتابوں میں بھی نہیں لکھی ہوئیں۔ اسی لیے ایسے اعمال یا وظائف جو اہل اللہ لوگوں کو دیتے ہیں ان کی دلیل نہیں مانگنی چاہیے۔ میں نے ایک بار مجاہد آباد میں ایک خطبہ جمعہ کے دوران کہا کہ جس بندے کی دعا قبول نہ ہوتی ہو وہ اپنی ماں کا جوتا سر پہ رکھ کے دعا مانگے، اس کی دعا قبول ہوگی انشاء اللہ اور ساتھ یہ بھی کہا کہ اہل حدیثو! یہ میرے دل کی آواز ہے مجھ سے دلیل نہ مانگنا کہ اس کا قرآن یا حدیث سے ثبوت پیش کرو۔۔
اس مجلس میں نذیر احمد حلوائی نام کا بندہ بھی درس سن رہا تھا اسے کوڑھ کا مرض لگ گیا تھا۔ کچھ دن بعد وہ آکر کہنے لگا کہ حضرت صاحب میں نے آپ کا درس سنا تھا چونکہ مجھے کوڑھ کا مرض تھا میں علاج کروا کروا کر مایوس ہو چکا تھا کیونکہ ڈاکٹروں نے مجھے

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

لاعلاج قرار دے دیا تھا لیکن جب آپ کی بتائی ہوئی ترکیب کے مطابق تہجد کے وقت میں نے اپنی ماں کا جوتا سر پہ رکھ کر دعا مانگی تو اللہ پاک نے مجھے شفاء دے دی اب میں آپ کے سامنے بھلا چنگا بیٹھا ہوں۔ میں نے اسے جواب دیا کہ اصل میں تو نے اپنی ماں کے جوتے کو سلام کیا تھا رب نے تجھے سلامتی عطا کر دی۔

اہل اللہ کا مقام اور قبر سے جنتی خوشبو:۔

جب ہم شیخ الحدیث حافظ عبدالمنان نور پوری رحمہ اللہ کا جنازہ پڑھ کے فارغ ہوئے تو گوجرانوالہ کے کچھ احباب میرے پاس بیٹھ گئے اور پوچھنے لگے کہ اس جنازے کے بارے میں آپ کے کیا تاثرات ہیں۔ میں نے کہا میرا گمان تو یہ ہے کہ اللہ پاک نے فرمایا ہوگا اے نور پوری، میں نے تجھے تو بغیر جنازے کے ہی بخش دیا ہے ہاں جن لوگوں نے تیرا جنازہ پڑھا ہے ہم نے انہیں معاف کر کے ان کا کام بھی سنوار دیا ہے۔

نیت کی اصلاح بہت ضروری ہے امام بخاری رحمہ اللہ کی اصلاح نیت کی وجہ سے ان کی قبر کی مٹی سے تین دن تک خوشبو آتی رہی۔ مزہ تو تب ہے کہ قبر کی مٹی ہمارے وجود کے ساتھ لگنے سے خوشبودار ہو جائے۔ میری خوش قسمتی ہے کہ میرے مسلسل دو سال حضرت میاں محمد باقر رحمہ اللہ کی صحبت میں گزرے میرے پیر و مرشد بھی وہ تھے، میرے مربی اور استاد بھی وہ تھے، الحمدللہ، اللہ پاک نے میرا سب سے پہلا استاد ایسے بندے کو بنایا جن کا دل صاف تھا اور جن کی نظر پاک تھی۔ یہی وجہ تھی کہ ان کی صالحیت کا عکس مجھ پر پڑتا تھا۔

میرے شیخ کی کرامات:۔

ایک دفعہ حضرت کی بھینس گم ہوگئی دو ڈھائی ماہ تک ڈھونڈنے کے باوجود بھی بھینس نہ ملی۔ آخر کار جس بندے نے بھینس چوری کی تھی وہ اسے واپس لے کر

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

حضرت کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور کہنے لگا میاں صاحب یہ بھینس آپ کی ہے فرمایا ہاں! کہنے لگا میرا باڑہ چوری کی بھینسوں سے بھرا ہوا ہے لیکن جب سے یہ بھینس گئی ہے تب سے اس نے تمام بھینسوں کو آگے لگایا ہوا ہے، اسے سنبھالنا میرے بس کا کام نہیں، مہربانی کر کے آپ اسے قابو کریں۔

اہل اللہ کا گستاخ اللہ کی پکڑ میں:۔

شاہ محمد نمبردار نے ایک دن بلا وجہ حضرت کو گالیاں دیں شیخ خندہ پیشانی سے برداشت کر گئے اسے کچھ نہیں کہا۔ لیکن شاہ محمد نمبردار پہ اللہ کی پکڑ آ گئی، اس کی راتوں کی نیند اڑ گئی اسے نیند آتی ہی نہیں تھی۔ آخر حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا میاں صاحب معاف ہی کر دیتے۔ حضرت نے پوچھا کہ کیا بات ہوئی جو معاف کروں یعنی اسے محسوس تک نہیں کروایا۔ وہ خود ہی کہنے لگا کہ جو میں نے اس دن آپ کی عزت اچھالی تھی اسی کی پکڑ میں آیا ہوا ہوں جب تک آپ نہیں فرمائیں گے کہ میں نے تجھے معاف کیا تب تک میری خلاصی نہیں ہو سکتی۔ حضرت نے فرمایا بھئی ٹھیک ہے جاؤ معاف کیا، یہ فرمانا تھا کہ اس کی تکلیف رفع ہو گئی اور اسے پھر سے نیند آنے لگی۔ (علمائے اہل حدیث کا ذوق تصوف، ص:10 تا 15)

☆......☆......☆

شیخ الحدیث الیاس اثری صاحب کی بیان فرمودہ کرامات

(شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد الیاس اثری حفظہ اللہ

مدیر مرکز العلوم الاثریہ، گلبرگ کالونی نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ)

توجہ کیا ہوتی ہے......؟:۔

حضرت مرحوم کی زبان ہر وقت ذکر اللہ میں مصروف رہتی تھی۔ میرے ایک عزیز مولانا محمد صدیق صاحب مرحوم خطیب کوٹ بھیلاں نزد نارنگ منڈی کا بھی حضرت مرحوم سے بڑا

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

تعلق تھا انہوں نے یہ واقعہ سنایا کہ ایک مرتبہ حضرت مرحوم حافظ فرحاج کے ہمراہ قلعہ محمد یہ (قلعہ دیدار سنگھ) ضلع گوجرانوالہ جا رہے تھے کہ حافظ فرحاج نے پوچھا کہ حافظ جی! توجہ کیا ہوتی ہے؟ تو ہمارے حضرت مرحوم نے بڑی جاندار آواز سے کہا: "اللہ اکبر" یہ آواز سن کر حافظ فرحاج بے ہوش ہو گئے۔ جب منزل پر پہنچے تو حضرت مرحوم نے فرمایا کہ حافظ فرحاج پتہ چلا کہ توجہ کیا ہوتی ہے؟ یہ ان کے تعلق باللہ کی دلیل کی تھی۔ جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے واقعات میں ملتا ہے کہ ان کے نعرہ تکبیر سے بھی ایوان کفار لرزا ٹھتے تھے۔

بے غسل کی بدبو محسوس فرمالینا (کرامت):۔

ہمارے حضرت (حافظ محمد محدث رحمہ اللہ) مرحوم کو گناہ گار سے بدبو آجایا کرتی تھی ہمارے دوست بھائی عبدالمجید صاحب تانگہ بان (یہ صاحب حضرت کو گھر سے مدرسہ لے جایا کرتے تھے) کا بیان ہے کہ آپ تانگے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی سامنے سے گزرا تو آپ نے اپنے منہ پر کپڑا رکھ لیا۔ ساتھ بیٹھے قاری عبدالشکور صاحب نے پوچھا تو فرمایا یہ گندہ آدمی ہے اس نے ابھی واجبی غسل نہیں کیا۔

توجہ کی بدولت نماز میں حضوری مل جانا:۔

میں نے حضرت کو بہت قریب سے دیکھا ہے حتی کہ ان کی معیت میں سفر بھی کیا ہے انہوں نے دوران سفر کوئی بات نہیں کی الا یہ کہ ہم نے کوئی سوال کیا ہو تو اس کا جواب دیا ہوگا۔ یہی ان کے باطن کی صفائی کا سبب تھا۔

ایک مرتبہ ایک آدمی ان سے ملنے کیلئے آیا اور کہنے لگا کہ نماز ادا کرتے ہوئے لطف نہیں آتا دعا فرمائیں یا کوئی وظیفہ بتائیں؟ آپ نے اس کی کمر پر ہاتھ مارا اور فرمایا جا مسجد میں جا کر نفل ادا کر! وہ نفل ادا کر کے آیا تو کہتا ہے کہ حافظ جی! نماز میں جو آج لطف آیا ہے کبھی بھی نہیں آیا۔ نکتہ: یاد رکھنا کہ یہ علم غیب نہ تھا بلکہ یہ تعلق باللہ کی بناء پر تھا۔

امام مسجد کے حق میں جو کہا وہ ہو گیا......!:۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

ہمارے ایک دوسرے استاد حضرت حافظ محمد یوسف صاحب مرحوم گکھڑوی تھے۔
ہماری جماعت کے مصروف مبلغ جناب مولانا محمد صادق صاحب عتیق حفظہ اللہ سرپرست مرکزی جمعیت اہلحدیث گوجرانوالہ ایک دن چوک نیائیں سے اردو بازار کی طرف جارہے تھے ادھر سے حضرت گکھڑوی مرحوم تشریف لارہے تھے انھوں نے مولانا عتیق حفظہ اللہ سے پوچھا کہ آج کل آپ ایمن آباد شہر میں خطیب ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ حضرت! میں گوجرانوالہ شہر میں مسجد مبارک گلے گھڑیلیاں والا میں خطیب ہوں۔ تو انہوں نے سوال کیا کہ وہاں کون خطیب ہے؟ تو مولانا نے اپنے ساتھ ایک ساتھی کی طرف اشارہ کیا کہ یہ وہاں خطیب ہیں۔ حضرت حافظ صاحب نے اناللہ پڑھی اور اس سے نفرت کا اظہار کیا اور پھر اس کے بارے میں جو کچھ فرمایا آئندہ ایسا ہی ہوا۔

شب قدر کی نشاندہی (کرامت):۔

ایک مرتبہ حضرت گکھڑوی مرحوم نے فرمایا کہ کل جو رات گزری ہے یہ قدر والی رات تھی، سننے والے نے اس بات کو کوئی اہمیت نہ دی پھر یہی بات ہمارے حضرت مرحوم محدث گوندلوی سے پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا ٹھیک ہے کل والی رات ہی قدر والی رات تھی۔ آپ اندازہ فرمالیں کہ، یہ لوگ کس قدر نیکی، تقویٰ کے قریب تھے اور گناہ سے کتنے دور اور معصیت سے کتنے متنفر تھے۔

یقینی پھانسی کا رکوا دینا (کرامت):۔

گوجرانوالہ شہر کے قریب ایک گاؤں ہے قاضی کوٹ، وہاں کا بم کیس تاریخ میں مشہور ہے، اس سلسلے میں ہمارے ایک جماعتی کو سزائے موت ہوگئی، وہاں کے لوگ حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب سلفی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ساری کہانی سنائی اور دعاء کی درخواست کی۔ حضرت شیخ صاحب نے فرمایا دعا کیلئے ابھی حافظ محمد یوسف صاحب کے پاس جاؤ! حافظ صاحب ان دنوں مولانا سلفی کے مکان کے قریب رہائش پذیر تھے۔ بقول ان کے بیٹے حافظ عطاء السلام ابا جی فرمانے لگے: اٹھاؤ ہاتھ!

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

بڑے رقت آمیز لہجے میں آدھا گھنٹہ دعا کی اور فرمانے لگے کہ جاؤ اس کو پھانسی بالکل نہیں ہوگی۔ الحمدللہ ایسا ہی ہوا۔

"لو اقسم علی اللّٰہ لابرہٗ" کے مصداق اہل اللہ:۔

ہمارے ایک اور استاد محترم شیخ الحدیث مولانا ابوالبرکات احمد رحمہ اللہ الاحد اپنے ایک ساتھی محمد عالم کی بچی کی شادی میں شریک تھے ان کا دوسرا بھائی عبدالرحمن حضرت کا شاگرد تھا وہ باہر سے بھاگا بھاگا اندر آیا: استاد جی آپ باہر چلیں باہر بارش ہو رہی ہے مقصد یہ تھا کہ دعاء کریں کہ بارش بند ہو جائے۔ چنانچہ استاد محترم باہر بارش میں جا بیٹھے اور محمد عالم سے فرمایا کہ عبدالرحمن نے تو مجھ سے خوش طبعی کی ہے مگر میں باہر آ گیا ہوں انشاءاللہ بارش نہیں ہوگی۔ پھر ایسا ہی ہوا۔ یاد رکھنا! یہ وہ لوگ ہیں **"لو اقسم علی اللّٰہ لابرہٗ"** کے مصداق ہیں کہ اگر وہ اللہ پاک پر ایمان و یقین رکھ کر پورے اعتماد سے حلف اٹھا کر کوئی بات کہہ دیں تو اللہ پاک ایسا ہی کر دیتے ہیں۔

ایسے واقعات حضرت صوفی محمد عبداللہ رحمہ اللہ نامور عالم دین حافظ محمد یحییٰ صاحب عزیز میر محمدی مرحوم، حافظ عبدالغفور صاحب مرحوم ہنجانوالی ضلع گوجرانوالہ، حضرت میاں باقر جھوک دادو اور لکھوی وغزنوی خاندان کے معروف ہیں۔

(علمائے اہل حدیث کا ذوق تصوف، ص:15 تا 19)

☆......☆......☆

مولانا اسحٰق بھٹی کی بیان فرمودہ کرامات

(از: ذہبی دوراں، مولانا محمد اسحٰق بھٹی حفظہ اللہ تعالیٰ، سانده، لاہور)

کتاب کرامات اہل حدیث کا جدید ایڈیشن:۔

کتاب "کرامات اہل حدیث" جدید طبع شدہ مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ کے پڑپوتے نعمان فاروقی مجھے دے گئے تھے۔ مولانا عبدالمجید کے بیٹے حافظ محمد یوسف

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

Privacy

تھے،ان کے بیٹے مولانا محمد ادریس فاروقی اور ان کے بیٹے محمد نعمان ہیں جو دارالسلام میں کام کرتے ہیں۔ "کرامات اہل حدیث" کے مصنف مولانا عبدالمجید سوہدروی تھے۔ اس کے جدید ایڈیشن میں مختلف علمائے اہل حدیث کی کرامات کا اضافہ کیا گیا ہے۔

میں نہیں پہچان سکتا کون کیسا آدمی ہے آپ بھی نہیں پہچان سکتے۔لیکن ایک روحانی روشنی ضرور ہے۔نیک آدمی کو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ کیسا آدمی ہے۔ایسا کیوں ہو جاتا ہے؟اس کا جواب میں نہیں دے سکتا۔بس نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان سنا سکتا ہوں کہ "**اتقوا فراسة المومن**" نہ کوئی اور اس کا دے سکتا ہے۔اب دیکھیں مجذوب ہیں،ان کی دنیا کچھ اور ہے۔کتنے لوگوں کے حالات ہیں ہم پڑھتے ہیں کہ مجذوب اس طرح بیٹھا تھا اور لوگوں کو برا بھلا کہہ رہا تھا۔اس کا لباس بھی صحیح نہیں تھا اور پھر اچانک پکارنے لگا کہ کپڑے لاؤ،کپڑے لاؤ،نیک آدمی آ گیا ہے۔اس طرح کے واقعات مولانا عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ اور مولانا غلام رسول رحمہ اللہ کے حالات میں ہم پڑھتے ہیں کہ وہ کہیں جا رہے تھے اور ان کی مجذوبوں سے ملاقات ہوئی۔اب یہ کیسے پہچان لیتے ہیں کہ وہ نیک شخص ہے؟میرے پاس اس کا کوئی جواب نہیں............

علم باطنی ایک حقیقت:۔

ہاں!باطنی علم بھی ہے۔یہ تو اللہ کی دین ہے۔اس ذات نے اگر کسی میں ایسے آثار پیدا کر دیئے ہیں تو پتا چل جاتا ہے۔میں اس گروہ سے عملاً تعلق نہیں رکھتا، میں تو راوی ہوں جو پڑھا وہ بیان کر دیا۔مجھ میں اولیاء کی کشفی نگاہ والی بات نہیں ہے ۔

دعائے ولی پر مرضی کی نوکری مل جانا:۔

(کرامت)ایک آدمی نے مجھے خط لکھا کہ آپ کی کتاب "تذکرہ صوفی عبداللہ" میں نے پڑھی بہت اچھی کتاب ہے۔انہوں نے لکھا کہ بھوئے آصل (ضلع

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

قصور) کے قریب رہتا ہوں۔ اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد میں صوفی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضرت میرے لیے دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے نوکری عطا فرما دیں۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ نے دعا کی اور تھوڑے دنوں کے بعد مجھے محکمہ منڈیات میں نوکری مل گئی۔ اس نوکری سے مجھے بہت خوشی ہوئی لیکن وہ نوکری پنشن ایبل نہیں تھی۔ میں پھر صوفی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی حضرت اس نوکری پر تو پنشن نہیں ملے گی۔ فرمانے لگے اللہ وہ بھی کر دے گا۔ چنانچہ تھوڑے دنوں بعد حکومت نے اعلان کر دیا کہ ان ملازمین کو بھی پنشن ملا کرے گی۔

اشاعت کرامات کی فکر:۔

صوفی صاحب کی کرامات (یا قبولیت دعا) کے سلسلے میں آنے والے خطوط کی فوٹو کاپی میں نے پبلشر کو دے دی ہے اور کہا ہے کہ ان کو کتاب میں شامل کر کے شائع کیا جائے۔ اگر وہ نہیں چھاپیں گے تو میں کسی اور پبلشر کو دے دوں گا۔ مجھ سے بعض اور پبلشر بھی کتاب مانگ رہے ہیں۔ یہ کتاب بہت تھوڑے عرصے میں دو مرتبہ چھپ چکی ہے۔ اگر یہ اتنی ہی بری تھی تو فوراً ہی کیوں بک گئی......! بعض لوگوں نے دو دو سو کی تعداد میں کتابیں خرید کر تقسیم کیں۔ مولانا عبدالقادر ندوی مرحوم (سابق صدر جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن) نے سیکڑوں کی تعداد میں کتاب خریدی اور شائقین کو پڑھنے کے لئے دی۔

صوفی کی آمد کا صوفی کو الہام:۔

مولانا محی الدین عبدالرحمن لکھوی رحمہ اللہ بھی صوفی تھے، جب وہ بیعت ہونے کیلئے مولانا عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے نام پوچھا فرمایا: میرا نام محی الدین ہے۔ یہ سن کر مولانا عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ فرمانے لگے: میرا نام محمد اعظم تھا، حالانکہ اعظم تو اللہ کے نبی ہیں محمد ﷺ، لیکن جب یہ نام میرا رکھ دیا گیا تو میں نے عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے اپنا نام عبداللہ رکھ لیا۔ اسی طرح پتہ نہیں آپ بھی احیائے دین کرتے ہیں یا نہیں، لہٰذا آپ بھی اپنے نام کے ساتھ عبداللہ رکھ

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

لیں تا کہ عاجزی ظاہر ہو۔ پھر انہوں نے اپنا پورا نام محی الدین عبدالرحمن رکھ لیا۔

یہ بھی بہت عجیب واقعہ ہے کہ جب آپ بیعت ہونے کیلئے مولانا عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ کے پاس جا رہے تھے تو مولانا عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ کو پہلے ہی الہام ہو گیا۔ فوراً اپنے گھر والوں سے کہا کہ کوئی اللہ کا نیک بندہ آنے والا ہے، اچھے کھانے کا انتظام کرو، میں ان کو لینے جا رہا ہوں۔ یہ واقعہ بھی میں نے اپنی کتاب میں لکھا ہے۔

کرامت اور استدراج میں فرق:۔

مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''کرامات اہل حدیث'' میں علمائے اہل حدیث کی بہت سی کرامات بیان کی ہیں۔ کرامت بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں، ایک ہوتی ہے کرامت اور ایک ہوتا ہے استدراج، دونوں میں بہت فرق ہے۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے لکھا ہے، استدراج کافر اور ہندو سے بھی ہو سکتا ہے۔ مثلاً ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ فلاں شخص ہوا میں اڑ رہا ہے حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ اسی طرح کچھ جنات کے بھی اثرات ہوتے ہیں۔

چند کرامات کا تذکرہ:۔

مولانا غلام رسول رحمہ اللہ (قلعہ میہاں سنگھ) کے بارے میں میں نے کئی واقعات لکھے ہیں کہ جنات ان کے تابع تھے۔ ایک دفعہ ان کے پاس ایک حجام آ کر کہنے لگا معلوم نہیں اتنے عرصے سے میرا بیٹا غائب ہے۔ آپ خاموش رہے، اس نے پھر یہی کہا ،آپ پھر خاموش رہے، اس نے تیسری بار یہ بات کی تو اس سے فرمایا کہ تمہارا بیٹا گھر میں بیٹھا ہے۔ اسی طرح ایک دفعہ ایک نمبردار آ کر کہنے لگا حضرت میرا کنواں خراب ہو گیا ہے، میں غریب آدمی ہوں براہ کرم میرے ساتھ چلیں۔ آپ رحمہ اللہ کے جانے سے اس کا کنواں دوبارہ چل پڑا۔

اسی طرح حضرت کے مخالفین میں سے کسی نے ان کے پاس ایک شخص بھیجا، وہ شخص

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215065149-6513fc750c3991c77c5f00e34551c5df/______

آ کر حضرت کے سامنے بیٹھا رہا، عصر کی نماز پڑھنے کے بعد کہنے لگا مجھے اجازت دیں۔ میں نے واپس جانا ہے، آپ نے فرمایا ابھی بیٹھ جاؤ۔ وہ کہنے لگا سورج غروب ہونے کو ہے مجھے جانے ہی دیجئے، آپ نے فرمایا ٹھیک ہے چلے جاؤ اور وہ چند ہی لمحات میں واپس پہنچ گیا، یہ بھی ان کی کرامت تھی۔ کرامتیں اپنی جگہ ہوتی ہیں اور کچھ بزرگوں کے قابو میں جنات بھی ہوتے ہیں۔ ایک دفعہ ایک آدمی ان سے کہنے لگا میں نے جنات کو دیکھنا ہے، پھر کچھ دن بعد کہنے لگا کہ میں لاہور جا رہا ہوں، آپ نے فرمایا تمہیں راستے میں جنات ملیں گے، کہنے لگا نہیں حضور اب کوئی ضرورت نہیں مجھے یقین ہو گیا ہے یہ نہ ہو کہ میں ڈر جاؤں۔

اسی طرح لکھوی خاندان کی کرامات بھی مشہور ہیں، وہ سب واقعات میں نے اپنی کتابوں میں لکھے ہیں۔

آج کا دور مادیت کا دور ہے:۔

کچھ دور ایسے ہوتے ہیں جن میں نیکی کا غلبہ ہوتا ہے، آج کے دور میں نیکی کا غلبہ نہیں ہے۔ یہ مادیت کا دور ہے، پہلے جو لوگ تھے ان پر نیکی کا غلبہ رہتا تھا اور مادیت مغلوب رہتی تھی اللہ کی مدد ان کے ساتھ ہوتی تھی۔

مستجاب الدعوات صوفی:۔

ایک آدمی نیک ہے، بہت زیادہ وظیفہ پڑھتا رہتا ہے، اللہ اس کی دعائیں قبول کرتا ہے تو ہمیں اس میں کیا اعتراض ہے اور پھر شواہد بھی ملتے ہیں۔ مثلاً پچاس آدمی کہتے ہیں کہ میرے ساتھ یہ واقعہ ہوا، یہ واقعہ ہوا تو کیا اب سارے ہی جھوٹ بول رہے ہیں اور بول بھی صرف اسی ایک شخص کے بارے میں رہے ہیں، کسی اور کے بارے میں کیوں نہیں کہتے۔ صوفی عبداللہ صاحب رحمہ اللہ کے پاس جب بھی کوئی شخص دعا کیلئے جاتا تو اسے یقین ہو جاتا تھا کہ دعا قبول ہو چکی ہے اور واقعی اللہ پاک

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

ان کی دعا قبول فرماتے تھے۔

مجذوب کی دنیا:۔

نیک لوگوں کی اور ہی دنیا ہوتی ہے، کئی لوگ مجذوب کو نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ ہم کسی ایسے شخص کو نہیں جانتے۔ اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ جو چیز ہم نہیں جانتے وہ دنیا میں نہیں ہے۔ بے شمار چیزیں ایسی ہیں جنہیں ہم نہیں جانتے کیا اب وہ ساری چیزیں اس دنیا میں نہیں ہیں۔ ایسے مجذوب لوگ یقیناً موجود ہیں، ان کا لوگوں کے ساتھ میل جول دوسروں سے مختلف ہوتا ہے۔ پہلے میں لوہاری میں رہتا تھا ہم لوگ روزانہ انارکلی جاتے تھے وہاں ہوٹل پر مولانا حنیف ندوی رحمہ اللہ بھی آجایا کرتے تھے اور بھی کافی لوگ آتے تھے۔ ایک لمبے تڑنگے آدمی کو ہم روزانہ دیکھتے تھے جو سفید لباس پہنے ہوئے ہوتا، اس کے پاس ایک گٹھڑی ہوتی تھی جسے وہ بغل میں رکھتا اور انارکلی کے چکر لگاتا رہتا۔ اکثر لوگوں کو دیکھ کر ان کے پیچھے بھاگتا مگر ان کے پاس جاکر رک جاتا، انہیں کچھ نہ کہتا نہ ہی کچھ بولتا۔ مولانا حنیف ندوی رحمہ اللہ نے بہت عجیب بات فرمائی۔ فرمایا: معلوم ہوتا ہے یہ کسی بس یا ریل میں سفر کر رہا تھا، دوران سفر اس کی گٹھڑی گم ہوگئی، اس کو دھچکا لگا اور اس لیے اب وہ لوگوں کے پاس جاکر دیکھتا ہے کہ کہیں چوری کرنے والا یہ تو نہیں۔ اسی طرح ایک اور آدمی تھا جس کے ہاتھ میں ایک روٹی کا ٹکڑا ہوتا تھا جسے وہ آسمان کی طرف کرتا تھا۔ ہمارے ساتھ ایک مولانا تھے وہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ مجذوب ہے۔

کرامات کے غیر مطبوعہ خطوط

کتاب علمائے اہل حدیث کا ذوق تصوف کے سلسلے میں حضرت مولانا اسحٰق بھٹی حفظہ اللہ سے ملاقات ہوئی، آپ نے چیدہ چیدہ مقامات سے کتاب کا مسودہ ملاحظہ فرمایا اور

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

تحسین فرماتے ہوئے اسلاف کے شفاف اور پاکیزہ تصوف، بیعت لینے والے حضرات میں سے معروف لوگوں کا تذکرہ بھی کیا، آپ نے اپنی بیعت اصلاح جو کہ سید محمد شریف گھڑیالوی رحمہ اللہ سے تھی اس کا ذکر بھی فرمایا۔ اسکے ساتھ آپ نے علمائے اہل حدیث کے باکمال ولی اور عارف باللہ صوفی محمد عبداللہ رحمہ اللہ کی ان کرامات کا بھی ذکر فرمایا جو آپ کو اپنی معروف سوانح صوفی محمد عبداللہ رحمہ اللہ شائع کرنے کے بعد خطوط کی شکل میں موصول ہوئے، آپ اس بات کے بڑے مشتاق ہیں کہ اگلے جدید ایڈیشن میں ان کرامات کو ذکر کریں۔ آپ کے برادر محترم سعید بھٹی صاحب نے وہ غیر مطبوعہ خطوط مولانا اسحٰق بھٹی حفظہ اللہ کی موجودگی میں ہمیں لا کر دیئے عکس لینے کے بعد وہ انھیں واپس کر دیے گئے۔ قارئین کی دلچسپی کے لیے کتاب ''سچی کرامات اہل حدیث'' کا حصہ بنائے جا رہے ہیں۔ آپ کی اس تمام گفتگو کو بطور تبرک و یادگار کے محفوظ کر لیا گیا ہے۔

باکمال ولی کی سچی کرامات

(از طرف میاں غضنفر اللہ وٹو، فاروق ٹاؤن فیصل آباد)

بخدمت اقدس بابائے تاریخ و ادب جناب مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ: نہایت آداب و سلام کے بعد عرض ہے کہ دل چاہتا ہے کہ آپ کی زیارت کیلئے حاضر ہوتا مگر ابھی کچھ دیر ہے یکم مئی 2006ء کو میں رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد مولانا محمد رمضان سلفی حفظہ اللہ کے پاس حاضر ہوا تو حسب عادت پوچھا

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

جناب بھٹی صاحب کی کوئی نئی کتاب آئی ہے...... انہوں نے آپ کی کتاب بنام سوانح صوفی محمد عبداللہ رحمہ اللہ دکھائی میں نے خرید لی، پڑھنے سے پہلے ہی مجھے یقین تھا کہ بابائے تاریخ اہل حدیث جس شخصیت پر لکھتے ہیں ان کے متعلقات تمام شخصیات کا بھی تعارف کرواتے ہیں جس کا تعلق کسی بھی طریقہ سے اس شخصیت سے رہا ہو۔ کتاب پڑھنے پر میرا الیقین اب عین الیقین ہو چکا تھا، دل بے قرار ہوا کہ لاہور جانے کیلئے اگر وقت نہیں ملتا تو چند حروف آپ کی خدمت عالیہ میں پیش کروں یہ کتاب بھی آپ کی پہلی تصانیف کی طرح اپنی مثال آپ ہے بالخصوص اس میں حضرت صوفی صاحب رحمہ اللہ کے علاوہ جماعت مجاہدین کا تعارف کروایا گیا ہے۔ مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی رحمہ اللہ کا نام تو سنا تھا مگر پڑھا آپ کی اس کتب میں ہے۔ اس دور کے کتنے ہی اساتذہ کرام و تلامذہ عظام کے حالات مختصر اور جامع بیان کیے گئے ہیں۔ اسلاف کے حالات ان کے اخلاف تک پہنچانا ویسے تو ہر صاحب علم کی ذمہ داری ہے مگر جسے اللہ توفیق دے اس کا سہرا نہ صرف جماعت اہل حدیث میں سے بلکہ عالم اسلام میں سے آپ ہی کی سر ہے۔ اس طرح کسی نے بھی اپنے اکابر کو تحریر میں اخلاف کیلئے محفوظ نہیں کیا جس طرح کہ آپ کو اللہ نے توفیق نصیب فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی صحت، علم و عمل میں برکات نازل فرمائے اور اس سرمایہ چشمہ علم و ادب سے ہمیں مستفیض ہونے کی توفیق نصیب فرمائے۔ ویسے تو بندہ آپ کی تحریر اور تعارف سے 1978ء میں آشنا ہوا تھا جب میں جامعہ سلفیہ میں چوتھی کلاس میں پڑھتا تھا اس وقت میں نے اپنے گاؤں میں ماموں جی کے پاس اردو قومی ڈائجسٹ دیکھا جس میں مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ کے حالات بیان تھے اور غزنوی خاندان کا جب ذکر آیا ہمارے آبائی مربی امام عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ کے ذکر کے ساتھ ہمارے گاؤں فیروز وٹواں اور وٹو برادری کا ذکر پڑھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی اس کے بعد الاعتصام میں کبھی کبھی آپ کا مضمون پڑھنے کو مل جاتا۔ تاہم زیارت کی تمنا بھی

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

باقی تھی۔

میرے شیخ کے حالات میری خوشی کا سبب:۔

جب میں نے 2000ء میں آپ کی کتاب ''بزم ارجمنداں'' پڑھی جس میں مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا محمد صدیق لائلپوری رحمہ اللہ جو میرے شیخ ہیں۔ مولانا امر تسری رحمہ اللہ، حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑی رحمہ اللہ اور دیگر شیوخ اسلام کو میں نے حرفاً حرفاً پڑھا۔ اپنے اکابرین کی خدمات اسلام پڑھ کر ایمان کو تازگی نصیب ہوئی۔ اس کے فوراً بعد ہی آپ کی کتاب ''نقوش عظمت رفتہ'' مل گئی وہ اس سے بھی بڑھ کر تھی پھر تو بندہ مجبور ہو گیا کہ ایسے محسن جماعت اہل حدیث کی زیارت ضرور کی جائے۔

راویان کرامات سے شناسائی:۔

جنوری 2000ء کو بندہ نے آپ کی اقامت گاہ پر زیارت کا شرف حاصل کیا۔ اس کے بعد فون پر کبھی دل اداس ہوتا تو سلام عرض کرتا رہا ہوں جس کو آپ انتہائی شفقت سے قبول فرمالیتے ہیں یہ آپ کی شفقت ہے۔ اس کے بعد بندہ دوبارہ زیارت کیلئے 29 دسمبر 2005ء کو صبح 9 بجے حاضر ہوا تھا، رات جامع قدس میں مولانا مفتی عبداللہ عفیف حفظہ اللہ تعالیٰ کے پاس ٹھہرا تھا۔ بات تو عرض کر رہا تھا کہ آپ سے کب متعارف ہوا بات طول پکڑ گئی۔ عریضہ پیش کر رہا تھا کتاب پڑھ کر بچوں بچیوں کو حضرت صوفی صاحب رحمہ اللہ کی کرامات سنائیں جو آپ نے نوراں کی بات سے شروع کر کے مولانا عفیف حفظہ اللہ تعالیٰ کے والد کے دعائے صحت پر 59 کرامات درج کی ہیں۔ ان میں بہت سے واقعات کے راوی ہمارے دوست محمد اشرف جاوید صاحب ہیں اور محمد رمضان سلفی صاحب ہیں۔

ایک نہایت مستند کرامت کی تصدیق:۔

اس میں کسی قسم کا شک نہیں کہ صوفی صاحب بھی مستجاب الدعوات تھے ایک کرامت بھی میرے پاس امانت ہے چاہتا ہوں کہ آپ کی خدمت عالیہ میں پیش

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

کروں۔ 1982ء میں بندہ فاضل عربی کا امتحان دینا چاہتا تھا 81ء میں جامعہ سلفیہ سے فارغ ہو چکا تھا تاہم نصاب فاضل عربی کی کتب کے حصول اور اساتذہ سے رہنمائی کیلئے دارالعلوم رحمانیہ فاروق آباد (شیخوپورہ) کچھ دیر قیام کیا وہاں ایک استاذ محترم محمد صدیق ارچند والے ہمیں حماسہ اور موطا امام مالک رحمہ اللہ پڑھاتے تھے۔

حضرت صوفی صاحب رحمہ اللہ کا ذکر شروع ہوا تو مولانا موصوف نے ایک واقعہ بطور کرامت بیان کیا اور جس کے ساتھ یہ واقعہ گزرا تھا ان کا نام حکیم نور محمد ڈی ٹائپ کالونی فیصل آباد ہے کہ بندہ جب 1988ء میں فیصل آباد آیا حکیم صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر اس واقعہ کا اشارہ دیا اور ساتھ عرض کی کہ میں آپ کی زبان سے سننا چاہتا ہوں۔ تو حکیم صاحب نے فرمایا میں آپ کو پوری کرامت تفصیل سے بیان کرتا ہوں۔

کرامت بیان کرنے سے پہلے حکیم صاحب کا مختصر تعارف یہ ہے کہ ڈی ٹائپ فیصل آباد کے رہنے والے یہ حکیم صاحب کسی دوسرے مسلک سے تعلق رکھتے تھے اور اسی کرامت کی وجہ سے اہل حدیث ہوئے اپنی بیٹیاں اہل حدیثوں کے گھر بیاہیں۔ ان کی ایک بیٹی حافظ محمد سلیمان (مدرس کلیہ دارالقرآن والحدیث) کے گھر ہے ایک بیٹی قاری محمد عارف امام مرکزی جامع مسجد اہل حدیث امین پور بازار کی اہلیہ ہیں۔ ان کے ایک نواسے جو کہ ایک اور بیٹی سے ہیں عالم دین ہیں ان کا نام محمد اویس قرنی ہے اور سرگودھا کسی اہل حدیث مسجد میں خطیب ہیں۔ حکیم نور محمد رحمہ اللہ نے تمام زندگی سنت نبوی ﷺ کے مطابق گزاری آخری ایام میں وہ اپنا بیشتر مستقل مسجد محمد اہل حدیث کوارٹر منڈی فیصل آباد میں لے گئے اور وہیں عشاء کی نماز کے بعد 17 اگست 1992ء بروز جمعرات مالک اجل کو لبیک کہہ گئے۔

18 اگست 1992ء جمعۃ المبارک کی نماز کے بعد ان کی نماز جنازہ ان کے داماد حافظ محمد سلیمان صاحب حفظہ اللہ نے پڑھائی۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

حکیم صاحب نے جو کرامت ہم سے بیان کی اور کہنے لگے میں ایک بزرگ کا بہت ہی زیادہ معتقد تھا۔ جب وہ فوت ہوئے تو میں جنازہ پر گیا بعد از تدفین واپس آیا تو صدمہ کی وجہ سے دل میں درد ہونے لگا آہستہ آہستہ یہ مرض بڑھتا گیا یہاں تک کہ ایک سال گزر گیا بہت علاج کئے، اوروں سے کروائے مگر بے سود۔ ایک سال کے بعد درد نا قابل برداشت ہونے لگا کسی نے بتایا کہ اس کا علاج اوڈاں والا میں ایک بزرگ صوفی محمد عبداللہ صاحب رحمہ اللہ ہیں وہ کر سکتے ہیں۔ 10 مئی 1963ء بروز جمعۃ المبارک کو جب میں اوڈاں والا پہنچا تو خطبہ جمعہ ہو رہا تھا مولانا عبدالعزیز راشد فیصل آبادی اس وقت وہاں طالب علم تھے وہ جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ بعد از نماز جمعہ حضرت صوفی صاحب ایک چھپر کے نیچے چار پائی پر بیٹھے تھے اور لوگ موجود تھے کوئی آتا السلام علیکم کہتا اور بیٹھ جاتا یا چلا جاتا۔ میں بھی قریب ہوا سلام عرض کیا اٹھ کر مجھ سے ہاتھ ملایا۔ نہ میں نے کچھ بتایا نہ ہی انہوں نے پوچھا، ہاتھ ملاتے ہی مجھے اپنے سینے سے لگا لیا اور دایاں ہاتھ میری کمر پر رکھا کچھ دیر پڑھتے رہے مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے دل کے درد پر کافور رکھ دیا گیا ہے، مکمل سکون نصیب ہو گیا۔ اس کے بعد خود چار پائی پر بیٹھ گئے اور مجھے ساتھ والی چار پائی پر بیٹھنے کا فرمایا۔ مجھے بھوک لگی تھی اور پیاس بھی شدت کی مجھے پوچھے اور بتائے بغیر ایک آدمی کو کھانا لانے کا کہا جب میں کھانا کھا چکا اب میں بالکل صحت یاب تھا۔ میں نے چاہا کہ صوفی صاحب رحمہ اللہ کو اپنا تمام معاملہ تو پیش کروں جب میں نے کچھ کہنا چاہا تو فرمانے لگے یہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے۔ میں خاموش ہو گیا اپنا نام اور پتہ بتایا اور دوبارہ آنے کا وعدہ کیا واپسی کی اجازت چاہی تو فرمایا نماز سنت کے مطابق پڑھا کریں۔ گھر آ کر میں نے تمام اہل خانہ کو بتایا کہ آج کے بعد ہم اہل حدیث مکتبہ فکر کے مطابق نماز اور تمام زندگی گزاریں گے اور اب تک بحمد اللہ ہم قرآن و سنت کے مطابق ہی زندگی گزارنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کے بعد حضرت صوفی صاحب رحمہ اللہ کے پاس کئی دفعہ حاضر ہوا

facebook.com/Salfi.tasawuf

صوفی صاحب بھی کئی بار ہمارے ہاں تشریف لاتے اور ہمیں خدمت کا موقع ملتا رہا۔

میلے کپڑے شفایابی کا ذریعہ (کرامت):۔

یہ بات حکیم صاحب نے ہم سے بیان کی اس کے بعد ہمیں چائے پلائی اور فرمایا میرے پاس دو باتیں اور بھی ہیں اگر آپ شوق رکھتے ہوں تو بیان کروں ہم نے کہا جی ضرور۔ فرمایا: جب صوفی صاحب بیمار ہوئے تو سول ہسپتال میں داخل تھے مجھے معلوم ہوا خیریت معلوم کرنے کیلئے حاضر ہوا ہسپتال میں رہتے ان کو چند ہو گئے تھے۔ کھدر کے سفید کپڑے پہن رکھے تھے جو کافی میلے تھے، میں سائیکل پر گھر آیا، اپنے دھلے کپڑے لے گیا۔ عرض کی: حضرت یہ کپڑے بدل لیں تا کہ ان کپڑوں کو دھویا جائے۔ پہلے تو نہ مانے میرے اصرار پر کپڑے تبدیل کیے، دھونے والے کپڑے میں گھر لایا ان کو سوڈا وغیرہ میں ڈال دیا گیا یعنی بھگو دیا اسی رات میری بیوی کے پیٹ میں شدید درد ہوا کوئی دوائی اثر نہ کرتی تھی اس نے مجھے بتائے بغیر صوفی صاحب کے بھگوئے کپڑوں کے پانی سے ایک چلو پانی پی لیا اللہ نے شفاء دی۔ بعد میں میری اہلیہ نے بتایا کہ اس طرح میں نے صوفی صاحب کے کپڑوں کی میل والا پانی پیا ہے۔ دوسرے دن میں کپڑے لے کر حاضر ہوا یہ ہمارا واقعہ بتایا تو آپ رحمہ اللہ نے ناراضگی کا اظہار کیا اور ساتھ کہا اللہ اس کو معاف کرے۔

استعمال شدہ کپڑے کی برکات (کرامت):۔

ایک دفعہ حضرت صوفی صاحب رحمہ اللہ ہمارے گھر آئے کھانا وغیرہ کھایا بعد میں وضو کیا میرے صافے (سر کا کپڑا) کے ساتھ صوفی صاحب نے ہاتھ منہ صاف کیا اور میں نے یہ کپڑا بغیر دھوئے اپنے مطب میں رکھا جب کوئی مریض درد سر کی شکایت کرتا تو یہ کپڑا میں اس کے سر پر رکھ دیتا اللہ اسے شفاء نصیب فرماتا۔ بہت دیر تک یہ نسخہ میں استعمال کرتا رہا آخر کسی نے گھر میں مجھے بتائے بغیر یہ کپڑا دھو دیا۔

اشاعت کرامات کا اشتہار اور تین کرامات کا اظہار:۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

یہ تین کرامات حکیم صاحب نے بیان کیں مجھے افسوس ہے کہ میں نے آپ کا اشتہار الاعتصام میں نہ پڑھا ورنہ یہ پہلی فرصت میں بھیجتا اور پہلے ایڈیشن میں چھپ جاتیں۔

اس کے علاوہ ایک سال قبل بندہ کو آپ نے فرمایا تھا کہ اپنا تعارف تفصیل سے لکھ کر بھیجیں بندہ اس قابل نہ تھا۔ مگر آپ کی شفقت اور نظر کرم کی بنیاد پر چند الفاظ لکھے ہیں بندہ قلم کاریوں کی لطافت ونزاکت سے نہ آشنا ہے امید ہے کہ آپ امام القلم ہونے کے ناطے برداشت کرلیں گے کیوں کہ بڑے لوگوں کا ظرف قوت برداشت بڑا ہوتا۔

(آپ کا خادم: میاں غفنفر اللہ وٹو، گلی نمبر 2 فاروق ٹاؤن (فیصل آباد)

☆......☆......☆

تاثیر نگاہ ولی......جو فرمایا وہ ہو گیا

(از: خوشی محمد غازی، ریٹائرڈ سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی پنجاب)

واجب الاحترام مولانا اسحاق بھٹی صاحب!

السلام علیکم! میں ملازمت کی تلاش میں تھا۔ میں جناب صوفی محمد عبداللہ صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ صاحب موصوف ماموں کانجن تشریف فرما تھے۔ میں وہاں حاضر خدمت ہوا نہایت پیار وشفقت سے ملے، میں نے ملازمت کیلئے دعا کی درخواست کی۔ کافی دیر دعا فرماتے رہے اور فرمایا کہ اللہ پاک پنشن والی ملازمت دے دے۔ لیکن جو مجھے ملازمت ملی اس محکمہ میں پنشن نہیں تھی۔ میں سوچتا کہ ولی اللہ نے دعا فرمائی ہے لیکن یہ ملازمت پنشن والی نہیں ہے۔ لیکن کچھ دن بعد حکومت نے میرے محکمے مارکیٹ کمیٹیز پنجاب کی پنشن منظور کردی۔ اس طرح اس ولی کامل کی دعا جو صرف میرے لیے تھی اس دعا کی وجہ سے محکمہ کے دیگر ملازمین کو تا قیامت فائدہ پہنچتا رہے گا۔ اسے کہتے ہیں تاثیر نگاہ ولی۔

اس کے علاوہ میرے گاؤں میں دو اصحاب کے صرف بیٹیاں ہی تھیں ولی کامل کی

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

دعا سے انکے ہاں کئی بیٹے پیدا ہوئے جو کہ اب خود صاحب اولاد ہیں۔ میرے گاؤں میں ہی ایک صاحب کیلئے دعا کی تو اللہ پاک نے انہیں کروڑ پتی بنا دیا ہے۔ اسکے علاوہ بہت سی کرامات سنی ہیں لیکن میں نے صرف چشم دید ہی لکھی ہیں۔

کیفیت حضوری قبولیت کی وجہ:۔

جناب بھٹی صاحب! میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب صوفی صاحب رحمہ اللہ میرے لئے ملازمت کی دعاء فرما چکے تو اس کے کچھ دیر بعد میں نے ایک اور عرض کی تھی، تو صوفی صاحب رحمہ اللہ فرمانے لگے آپ پہلے ہی بتا دیتے کیونکہ اس وقت میں اللہ رب العزت کے دربار میں حاضر ہوا تھا۔

جناب عالی! میں جوان سے بوڑھا ہو گیا ہوں لیکن مجھے آج تک ایسی اللہ کی بارگاہ میں حاضری والی ہستی نہیں ملی۔ آپ حکم فرمائیں کہ میں آپ کے پاس کب حاضر ہوں یا آپ رہنمائی فرما دیں کہ میں کس کے پاس حاضر ہوں بہت شکریہ۔ میرے ایڈریس پر آپ بیرنگ خط ہی لکھ دیں تا حیات مشکور رہوں گا۔ بہت بہت شکریہ!

(حاجی خوشی محمد غازی، ریٹائرڈ سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی پنجاب، چک نمبر 18، ڈاکخانہ خاص تحصیل چونیاں ضلع قصور براستہ کوٹ رادھا کشن)

☆......☆......☆

باکمال ولی کی چند کرامات

(از: قاری حفیظ الرحمن سندھو جامعہ تعلیم الاسلام، ماموں کانجن کے حوالے سے)

ناکارہ بازو کا شفاء پا جانا (کرامت):

۱۔ حمید فلور ملز ملتان کے مالک کی بیٹی کا ایک بازو کسی وجہ سے ناکارہ ہو گیا تھا،

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

مشہور تھا کہ یہ جنات کی وجہ سے ہے۔اس کے والد کی درخواست پر صوفی صاحب رحمہ اللہ نے اسے مسلسل دو دن دم کیا،اس کا ناکارہ بازو حرکت کرنے لگا اور کارآمد ہو گیا۔حمید فلور ملز کے مالک ہمیشہ جامعہ تعلیم الاسلام کی مالی امداد کرتے رہے۔

(راوی قاری حفیظ الرحمٰن ملتانی)

تعویذ میں برکت......ولی کا دعا کا نتیجہ(کرامت):

۔۲۔محترم جناب قاری محمد ایوب فیروز پوری رحمہ اللہ کے ایک بھائی مولوی محمد حسین تھے وہ مولانا محمد حنیف مہاجر مکی کے گہرے دوست تھے۔مولانا محمد حنیف پہلے ان کو لے کر صوفی صاحب رحمہ اللہ کے پاس (مولانا محمد اسحاق ملتانی کے مکان پر) گئے اور عرض کیا کہ ان کے لیے دعا کریں اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کیلئے باعث شفاء بنا دے...... صوفی صاحب رحمہ اللہ نے دعا کی اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی مخلوق کیلئے شفاء کا ذریعہ بنا دیا۔ان کے دم اور تعویذ میں تاثیر پیدا ہو گئی۔(راوی قاری حفیظ الرحمٰن ملتانی)

چور کا انکشاف آپکی سچی کرامت:

۔۳۔مارچ 1972ء میں مولانا محمد اسحاق ملتانی کے والد گرامی مہر دین نے وفات پائی۔صوفی صاحب رحمہ اللہ تعزیت کیلئے ملتان گئے،حاجی غلام قادر ہزاروی بھی ساتھ تھے۔مولانا موصوف کے محلے کے ایک گھر میں چوری ہو گئی،جن کی چوری ہوئی تھی انہوں نے ایف آئی آر میں حاجی غلام قادر کا نام درج کرا دیا تھا۔ جب یہ بات صوفی صاحب رحمہ اللہ کے علم میں آئی تو انہوں نے فرمایا! ہم یہیں ٹھہریں گے چور آج رات دوبارہ آئے گا۔انکے اس انکشاف پر گھر کا مالک پستول سرہانے رکھ کر سو گیا۔صوفی صاحب رحمہ اللہ نے دعا کی کہ یا اللہ چور کو ظاہر کر دے۔صوفی صاحب رحمہ اللہ کے قول کے مطابق دوسری رات پھر چور آیا تو مالک بیدار ہو گیا اور اس نے چور پر پستول تان لیا۔اب مالک اور چور گتھم گتھا

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

ہو گئے اس دوران چور بھاگنے لگا تو مالک نے اس کے ہاتھ کے انگوٹھے پر دانتوں سے کاٹ لیا اور وہ کسی طرح جان چھڑا کر بھاگنے میں کامیاب ہو گیا۔

اگلی صبح جب اس چور کے متعلق باتیں شروع ہوئیں اور اس کو جس کا انگوٹھا کاٹ لیا گیا تھا تلاش کرنا شروع کر دیا تو وہ محلے ہی کا ایک لڑکا نکلا۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ کی دعا قبول ہوئی اور اللہ کریم نے چور کو ظاہر کر دیا۔

پریشانی میں ولی کی رہنمائی (کرامت):

۔۴۔ مولانا محمد اسحاق ملتانی رحمہ اللہ 1952ء میں اوکاڑہ سے ترک سکونت کر کے ملتان چلے گئے تھے، جس مکان کو خریدنے کیلئے انہوں نے بیعانہ مالک مکان کو دیا تھا وہ لیت ولعل سے کام لے رہا تھا اور مسلسل پریشانی کا باعث بنا ہوا تھا۔ اس طرح کئی روز گزر گئے کسی طرح یہ بات صوفی صاحب رحمہ اللہ کے علم میں آئی تو انہوں نے دعا فرمائی اور مولانا محمد اسحاق صاحب سے کہا کہ وہ اس شخص کے پاس جائیں تو سارے معاملات طے ہو جائیں گے اور رکاوٹیں دور ہو جائیں گی، اللہ تعالیٰ مہربانی کرے گا۔

چنانچہ وہ علی الصبح اس شخص کے پاس جا رہے تھے اور وہ شخص ان کی طرف آرہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ وہ ان کا رات سے انتظار کر رہا ہے آؤ اور مکان کا انتقال کروالو۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ کی دعا قبول ہوئی اور مولانا محمد اسحاق رحمہ اللہ کا مسئلہ حل ہو گیا۔

ولی کامل کے مقام کی غیبی رہنمائی:۔

۵۔ مولانا محمد اسحق ملتانی، مولانا عبداللہ محدث لائل پوری رحمہ اللہ کے شاگرد تھے۔ مولانا عبداللہ صاحب رحمہ اللہ اوکاڑہ سے ملتان گئے اور مولانا کے مطب پر پہنچے، وہ اپنے استاد محترم کی اچانک آمد پر نہایت خوش ہوئے اور حیران بھی مولانا عبداللہ صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ صوفی صاحب رحمہ اللہ کے پاس سونا بنانے کا نسخہ ہے۔ آپ ان کے پاس جائیں اور نسخہ دریافت کریں وہ آپ کو ضرور بتا دیں گے۔ استاد محترم کا حکم ملتے ہی شاگرد مکرم نے اوڈاں والا کیلئے رخت سفر باندھا۔ روانگی سے قبل

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

مولانا عبداللہ صاحب رحمہ اللہ نے انہیں ہدایت کی کہ پہنچ کر یہ وظیفہ (کوئی وظیفہ بتایا تھا) پڑھنا شروع کر دیں۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ آپ سے خود دریافت کریں گے تو پھر آمد کا مقصد بتا دیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا، صوفی صاحب رحمہ اللہ نے خود پوچھا، اسحاق کی گل اے (اسحاق کیا بات ہے؟) ان کے استفسار پر انہوں نے ساری بات کہہ دی۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا! لوگ میرے بارے میں یہی تاثر رکھتے ہیں لیکن یہ بات غلط ہے، جو سونا میرے پاس تھا وہ وہی اذکار وظائف ہیں جو میں نے تم کو بتا دیئے ہیں وہی میرا سونا ہے۔

ان کا یہ جواب سن کر وہ واپس چلے گئے اور یہ جواب مولانا عبداللہ صاحب رحمہ اللہ کے گوش گزار کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ پھر جائیں۔

مولانا محمد اسحاق نے فرمایا کہ مجھے استخارہ کرنے کی مہلت دی جائے بعد میں چلا جاؤں گا۔ مولانا کے کہنے سے انہوں نے استخارہ کیا اور سوتے میں دیکھا کہ شیشے کا ایک مضبوط، خوبصورت اور عالی شان کمرہ ہے اس کے اندر نہایت خوبصورت روشنی ہے اس میں ایک تخت نما کرسی پر صوفی صاحب رحمہ اللہ تشریف فرما ہیں اور ذکر الٰہی میں مشغول ہیں اور ارد گرد سونے کے ڈھیر پڑے ہیں۔

صبح ہوئی تو رات کو جو کچھ شاگرد نے خواب میں دیکھا تھا استاد محترم کو بتایا تو انہوں نے فرمایا! بس کرو! اب ان کے پاس اس مقصد کیلئے نہ جاؤ، اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان کا مقام و مرتبہ دکھا دیا ہے۔

صرف ایک دعا نے زندگی پلٹ دی......!:۔

۶۔ قیام پاکستان کے بعد حکومت نے جماعت مجاہدین کو مجاہد آباد (لودھراں) میں جو زمین الاٹ کی تھی اس کے انتقال کیلئے صوفی صاحب رحمہ اللہ ملتان متعلقہ افسر کے پاس گئے انہیں بتایا گیا تھا کہ افسر بڑا رشوت خور ہے۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ رات کو مولانا محمد اسحاق ملتانی کے مکان میں ٹھہرے اور رات کو دیر تک دعا میں مصروف

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215065149-6513fc750c3991c77c5f00e34551c5df/______ 266/353

رہے۔ صبح ہوئی تو وہ مولانا محمد اسحاق کو لے کر متعلقہ افسر کے دفتر کی طرف روانہ ہوئے وہ اپنے دفتر سے باہر نہایت پریشان تھا۔ علیک سلیک کے بعد اس نے بتایا کہ وہ بابا جی کا شدت سے انتظار کر رہا تھا آیئے تشریف رکھیے۔

صوفی صاحب رحمہ اللہ نے بیٹھتے ہی شلوکے کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور افسر سے کہنے لگے یہ مجھ سے بھی لے لو، جو تم لوگوں سے لیتے ہو۔ یہ کہتے ہوئے صوفی صاحب رحمہ اللہ نے روپے نکالے خدارا نہ نکالیے، نہ نکالیے، میں جل مروں گا۔ نہ نکالیے، وہ بار بار یہی کلمات دہرا رہا تھا، اس کی استدعا پر صوفی صاحب رحمہ اللہ نے جیب سے ہاتھ نکال لیا۔ افسر مذکور نے فوری طور پر ان کا کام مکمل کر دیا۔

طویل مدت کے بعد مولانا محمد اسحق ملتانی کا پاک گیٹ (ملتان) کے قریب اس افسر سے سر راہ ٹاکرا ہو گیا۔ مولانا نے اپنا تعارف کرایا اور دریافت کیا کہ اس روز کیا بات تھی آپ بار بار کہہ رہے تھے نہ نکالیے میں جل مروں گا۔

اس نے کہا آپ نے مجھے کون سی بات یاد کرادی ہے۔ خدارا آپ اس کے بارے میں مجھ سے مت پوچھیں، اس کا علم صرف مجھے یا میرے خدا کو ہے کہ اس دن اگر میں بابا جی سے روپے لے لیتا تو جل کر خاک ہو جاتا اب بھی کبھی وہ منظر یاد آ جاتا ہے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

پے در پے چار بیٹوں کا حصول (کرامت):۔

۷۔ حافظ عبدالرزاق (فاضل جامعہ تعلیم الاسلام، ماموں کانجن) اپنے والد محترم حافظ محمد اسماعیل کے حوالے سے بیان کرتے ہیں حافظ محمد اسماعیل مدرسہ تعلیم الاسلام، اوڈاں والا میں زیر تعلیم رہے تھے، آج کل وہ جامعہ مسجد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نواں شہر شورکوٹ میں خطیب ہیں، ان کے ایک بھائی احمد بخش (ساکن موضع بڈھو آنہ، ضلع جھنگ ہیں) احمد بخش کے نرینہ اولاد نہ تھی پانچ بیٹیاں تھیں۔ وہ صوفی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت مں حاضر ہوئے اور نرینہ اولاد کیلئے دعا کی درخواست کی۔ انہوں نے

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBOARI.ORG

حسب عادت دعا فرمائی تو اللہ کریم نے احمد بخش کو پے در پے چار بیٹے عطا کیے۔

میرے نانا رانا محمد اسلم خاں بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ بیل گاڑی سے جامعہ تعلیم الاسلام کیلئے گندم چھوڑنے گئے، صوفی صاحب رحمہ اللہ آرام فرما رہے تھے اور کہہ رہے تھے یا اللہ! اساتذہ کو وظائف بھی دینے ہیں طلباء کے لئے کتابیں بھی خریدنی ہیں اور اکل و شرب کا بندوبست بھی کرنا ہے وغیرہ...... یا اللہ! اپنے کسی بندے کو بھیج دے۔

وہ بتاتے ہیں کہ وہ ابھی وہیں تھے کہ ایک آدمی آیا اور مدرسے کیلئے بیس ہزار روپے نقد دے گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک عورت زیورات کی ایک پوٹلی صوفی صاحب رحمہ اللہ کے حوالے کر گئی۔ اسی وقت صوفی صاحب رحمہ اللہ نے مولوی عبدالرب صاحب کو کتابیں خریدنے کیلئے رقم دے کر ملتان بھیج دیا۔

(قاری حفیظ الرحمن سندھو، جامعہ تعلیم الاسلام: ماموں کانجن)

☆......☆......☆

صوفی صاحب رحمہ اللہ کی بائیس غیر مطبوعہ کرامات

(از: حکیم رانا مدثر محمد خاں، 485 گ ب سمندری: فیصل آباد)

صوفی صاحب کے خصوصی معالج کی شہادت:۔

حکیم نور الٰہی صاحب 1932ء میں چک نمبر 491 گ ب جنڈاں والا تحصیل سمندری ضلع لائل پور میں پیدا ہوئے۔ قریبی گاؤں چک نمبر 496 گ ب کے سکول میں لوئر مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد مارچ 1944ء میں مدرسہ تعلیم الاسلام اوڈاں والا میں داخل ہوئے۔ 1951ء میں سند فراغ حاصل کی اور 1952ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کر کے طبیہ کالج لاہور میں داخل ہوئے۔ اساتذہ کی جماعت میں مولانا محمد صادق خلیل رحمہ اللہ، مولانا محمد ابراہیم

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث - جلد دوم | Vebuka.com

رحمہ اللہ، مولانا خدا بخش رحمہ اللہ، مولانا محمد اسحاق چیمہ رحمہ اللہ، مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ، مولانا محمد یعقوب ملہوی رحمہ اللہ، پیر محمد یعقوب قریشی رحمہ اللہ، حکیم مولوی حافظ جلیل احمد انصاری رحمہ اللہ، حکیم فضل الٰہی مرحوم، حکیم فقیر محمد رحمہ اللہ، حکیم عطاء اللہ (علیگ) سوہدروی رحمہ اللہ اور ڈاکٹر محمد شریف رحمہ اللہ شامل ہیں۔

1955ء میں کالج سے حکیم حاذق کی سند حاصل کی اور 1956ء سے تادم تحریر منڈی ماموں کانجن میں طبابت کرتے ہیں۔ طبیہ کالج میں حصول علم کے دوران مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ سے بھی اکثر ملاقات رہتی تھی۔ حکیم صاحب کی خدمات کا ایک پہلو یہ ہے کہ وہ صوفی صاحب رحمہ اللہ کے خصوصی معالج رہے۔

قبولیت دعا کا غیبی اشارہ:۔

حکیم صاحب نے بتایا کہ صوفی صاحب رحمہ اللہ گھنٹہ گھنٹہ دعا کرتے رہتے تھے دعا کرانے والے اور آمین کہنے والے تھک جاتے تھے لیکن کیا مجال کہ صوفی صاحب رحمہ اللہ کے ہاتھ نیچے آئیں جب ان کو یقین ہو جاتا کہ دعا قبول ہو گئی ہے تو پھر دعا ختم کرتے تھے انہوں نے مزید بتایا کہ جب صوفی صاحب رحمہ اللہ ایک خاص انداز سے یا اللہ اللہ اللہ...... بار بار پکارتے تو سمجھ جاتا کہ دعا قبول ہو رہی ہے۔

حصول کشف کا وظیفہ:۔

حکیم نور الٰہی صاحب کو صوفی صاحب رحمہ اللہ نے ایک وظیفہ بتایا تھا کہ وہ **"یا علیم علمنی یا خبیر اخبرنی یا مبین بینی یا رشید ارشدنی"** کا وظیفہ پڑھا کریں حکیم صاحب اس کی پابندی کرتے تھے اس کا کمال یہ تھا کہ اللہ پاک انہیں گم شدہ اشخاص یا اشیاء کے بارے میں معلوم کرا دیتا تھا۔ حکیم صاحب کے بقول صوفی صاحب رحمہ اللہ نے ان کو بتایا کہ بعض علماء کے کہنے سے انہوں نے یہ عمل ترک کر دیا تھا۔ اب حکیم صاحب کے حوالے سے صوفی صاحب رحمہ اللہ کی قبولیت دعا کے چند واقعات ملاحظہ فرمائیے، جو انہوں نے مجھے سنائے۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

ہندو کے حق میں مقبول دعا (کرامت):۔

ا۔ اوڈاں والا کے نواح میں (اڈا مرید والا کے قریب) ایک گاؤں چک نمبر 199 گ ب ہے۔ قیام پاکستان سے قبل وہاں کے ایک ہندو کی بیوی ناراض ہو کر میکے چلی گئی اسے بتایا کہ اوڈاں والا میں ایک بزرگ صوفی محمد عبداللہ صاحب رحمہ اللہ فروکش ہیں ان کی خدمت میں جاؤ اور دعا کیلئے درخواست کرو۔ جب تک وہ دعا نہ کریں واپس نہ آنا۔ اس نے ایسے ہی کیا۔ بالآخر صوفی صاحب رحمہ اللہ نے اس سے کہا کہ وہ اپنے گھر چلا جائے اللہ کے فضل سے اس کی بیوی اس کے گھر پہنچنے سے قبل وہاں موجود ہوگی، وہ گھر پہنچا تو واقعی اس کی بیوی آ چکی تھی۔

گمشدہ بیل کی کشفی اطلاع (کرامت):۔

۲۔ قیام پاکستان سے کچھ عرصہ قبل ایک دن زوردار سیاہ آندھی آئی، جن لوگوں کے مویشی کھلے میدانوں میں چر رہے تھے ان میں بہت سے ادھر ادھر ہو گئے۔ اوڈاں والا کے کسی شخص کا ایک قیمتی بیل بھی گم ہو گیا تھا۔ اس کے مالک نے کئی دن کی تلاش کے بعد صوفی صاحب رحمہ اللہ سے اپنی پریشانی کا اظہار کیا۔ انہوں نے اس کی بات سنی اور کچھ دیر بعد اسے بتایا کہ اس کا بیل چک نمبر 199 گ ب کے فلاں مربعہ میں گندم گاہنے کے لئے لگایا گیا ہے، جاؤ اور اپنا بیل وہاں سے لے آؤ انشاء اللہ۔ انہوں نے وہاں جا کر دیکھا تو واقعی بیل اسی حالت میں تھا جو صوفی صاحب رحمہ اللہ نے ان کو بتائی تھی۔

گمشدہ کتاب کی کشفی اطلاع (کرامت):۔

۳۔ اوڈاں والا کے ایک شخص کا نام بوٹا لوہار تھا، وہ کیمیا گری میں بہت دلچسپی رکھتا تھا ایک مرتبہ اس شخص کی کیمیا گری سے متعلق ایک قیمتی اور نایاب کتاب گم ہو گئی۔ وہ بہت پریشان ہوا اس کے صوفی صاحب رحمہ اللہ سے تعلقات تھے اس نے یہ واقعہ صوفی صاحب رحمہ اللہ سے ذکر کیا۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

انہوں نے اسے بتایا کہ تمہاری کتاب فلاں جگہ موجود ہے، واقعی کتاب وہاں موجود تھی۔ بخاری شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا" **ان من عباد اللہ من لو اقسم علی اللہ لا برہ** "(ترجمہ بے شک اللہ تعالیٰ کے بندوں سے ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ کسی معاملے میں قسم کھائیں تو وہ اس کو سچا کر دیتا ہے)۔

رزق حرام کی بدبو محسوس ہو جانا (کرامت):۔

۴۔ ایک مرتبہ صوفی صاحب رحمہ اللہ نے حکیم نور الٰہی سے کہا کہ وہ انکو بذریعہ بائیسکل چک نمبر 485 گ ب چھوڑ آئیں۔ وہ ان کو لے کر چل پڑے جب چک نمبر 484 گ ب سے گزر کر 485 گ ب کی جانب روانہ ہوئے تو صوفی صاحب رحمہ اللہ نے انہیں سائیکل روکنے اور شیشم کے ایک بڑے درخت کے نیچے آرام کرنے کا کہا یہاں انہوں نے حکیم صاحب کو بتایا کہ وہ بہت پریشان ہیں۔ استفسار پر پریشانی بیان کی اور بتایا کہ تقسیم ہند سے قبل اس علاقے کے باشندوں کا رزق حلال تھا، اب اس میں حرام کی آمیزش ہونے لگی ہے۔ لوگ ملازمتیں اختیار کرنے کے بعد بڑے بڑے مناصب پر پہنچ چکے ہیں، رشوت خوری کا سلسلہ بھی شروع ہے اور سودی لین دین بھی رواج پکڑتا جا رہا ہے۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ نے بتایا کہ اگر انہیں کسی ایسے گھر سے جن کے کسب میں حرام کی آمیزش ہو کھانا کھانے کا اتفاق ہو جائے تو اشیاء خورد ونوش سے عجیب سی بدبو آتی ہے اور پھر وہ کسی بہانے سے اس کھانے سے بچ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے صوفی صاحب کو اکل حرام سے بچائے رکھا تھا تب ہی تو وہ مستجاب الدعوات تھے اگر اکل حرام کے مرتکب ہو جاتے تو اللہ کے دربار میں ان دعاؤں کو قبولیت حاصل نہ ہوتی۔

ڈاکو کی توبہ اور اولاد نرینہ کا حصول (کرامت):۔

۵۔ تاندلیاں والا کے نواحی گاؤں سے تعلق رکھنے والا ایک ڈاکو تھا، اسے ہاتھی کہا جاتا تھا وہ بڑا اکڑیل جوان طویل قامت اور طاقت ور تھا۔ وہ شادی شدہ تھا لیکن اولاد

WWW.UBOARL.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

سے محروم۔ اس کی والدہ نے صوفی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیٹے کیلئے اولاد کی دعا کی درخواست کی انہوں نے حسب معمول طویل دعا کرائی۔ دعا قبول ہوئی اسے اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطاء فرمایا اور وہ خود بھی سابقہ روش سے تائب ہو کر نمازی اور پرہیزگار بن گیا۔

دعا کرتے ہی بارش برس جانا (کرامت):۔

۶۔ایک مرتبہ بارش کی شدید ضرورت تھی لوگوں نے صوفی صاحب رحمہ اللہ سے درخواست کی کہ وہ بارش کیلئے اللہ کے حضور دعا فرمائیں انہوں نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے دعا جاری تھی کہ پندرہ بیس منٹ بعد مغرب کی جانب سے گھٹائیں آئیں اور ہوا چلنے لگی، آناً فاناً بارش ہونے لگی، تھوڑی دیر میں سارا علاقہ جل تھل ہو گیا۔

ناامیدی میں نعمت اولاد کا حصول (کرامت):۔

۷۔ایک مرتبہ ایک شخص گوجرانوالہ سے جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن میں صوفی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ بوڑھا ہو چکا تھا اور بہ ظاہر اولاد کے اسباب منقطع ہو گئے تھے اس نے صوفی صاحب رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ وہ اس کیلئے دعا کریں تاکہ اللہ تعالیٰ اسے صاحب اولاد کر دے۔

صوفی صاحب نے حسب معمول طویل دعا کی تقریباً ایک سال بعد وہ شخص پھر صوفی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بیٹا عطاء فرمایا ہے پھر اس نے دارالعلوم تعلیم الاسلام کیلئے سات ہزار روپے دیئے اور چلا گیا۔

ٹوٹتی منگنی کا فوراً شادی میں تبدیل ہو جانا (کرامت):۔

۸۔ایک مرتبہ موڑ کھنڈا کے قریب کسی گاؤں کا ایک شخص صوفی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے بتایا کہ اس نے اپنے گاؤں میں اپنے بیٹے کی منگنی کی ہے لیکن بعض لوگ چاہتے ہیں کہ رشتہ پایہ تکمیل تک نہ پہنچ سکے۔ چنانچہ ان کے کہنے سے لڑکی والوں نے رشتے سے جواب دے دیا ہے لیکن وہ چاہتا ہے کہ بیٹے کی شادی

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

وہیں ہو۔

صوفی صاحب رحمہ اللہ نے دعا فرمائی اور وہ چلا گیا جب وہ گھر پہنچا تو اسے بتایا گیا کہ لڑکی کا والد تین بار ان کے گھر کا چکر لگا چکا ہے اور تمہارا انتظار کر رہا ہے۔
یہ شخص عشاء کے قریب گھر پہنچا تھا لڑکی کے والد کو اس کی اطلاع ہوئی تو فوراً پہنچا اور کہنے لگا جلدی کرو اور نکاح لے لو اسی وقت نکاح کی تیاری شروع ہوگئی اور رات دس بجے کے قریب نکاح ہوگیا۔ رکاوٹ ڈالنے والے خائب ہوئے اور صوفی صاحب رحمہ اللہ کی دعا قبول ہوئی۔

گمشدہ زیور کا مل جانا (کرامت):۔

۹۔ حکیم نور الٰہی کے ماموں چوہدری عبدالحمید مرحوم (ساکن چک نمبر 480 گ ب تحصیل سمندری) کی بیوی کا زیور گم ہوگیا اس کا تعلق سکونت 479 گ ب سے تھا۔ زیور کی گمشدگی کی وجہ سے سارا گھر پریشان تھا اسی دوران صوفی صاحب رحمہ اللہ 480 گ ب میں گئے چوہدری عبدالحمید مرحوم نے ان کو یہ واقعہ سنایا۔ چند دنوں کے بعد وہ 479 گ ب کی طرف جا رہے تھے کہ چودھری صاحب بھی ان کے ساتھ ہو لیے۔ راستے میں انہوں نے صوفی صاحب رحمہ اللہ کو پھر یہ یاد دلایا صوفی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ان کا زیور اللہ کے فضل وکرم سے پانچ چھ روز بعد مل جائے گا۔ انشاء اللہ واقعی انہیں پانچ چھ روز بعد زیور مل گیا اور ساری الجھنیں جو اس کے گم ہونے سے پیدا ہوئی تھیں ختم ہوگئیں۔

راوی کرامت کا تعارف:۔

حکیم حاجی عبدالحئی ناصر 1933ء میں اوڈاں والا میں پیدا ہوئے، انکے والد مولانا اللہ بخش مرحوم (وفات 1943ء، 1362ھ) کا تذکرہ "کتاب سوانح صوفی عبداللہ" (ص 146) میں مذکور ہے۔ دادا حکیم حافظ عبداللہ روپڑی رحمہ اللہ تھے، حکیم عبدالحئی صاحب نے دینی تعلیم کیلئے اپنے گاؤں کے مدرسہ تعلیم الاسلام میں داخلہ لیا اس کے بعد

facebook.com/Salfi.tasawuf

علم طب پڑھا اور حکیم تاج محمد نقشبندی اور ڈاکٹر عبدالحمید سے استفادہ کیا۔ 1954ء میں 189 گ ب پتلی (ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ) میں اقامت اختیار کرلی اور طبابت کی ابتداء یہاں سے کی وہ ایک مستند طبیب مبلغ اسلام اور مخلص رہنما کی حیثیت سے ممتاز مقام کے حامل ہیں۔ انہی حکیم حاجی عبدالحئی ناصر کے حوالے سے چند واقعات سنیئے!

گمشدہ زیور کی کشفی اطلاع (کرامت)

۱۰۔ اوڈاں والا میں صوفی صاحب رحمہ اللہ کے قیام کے بالکل ابتدائی دور کا واقعہ ہے ایک عورت صوفی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا کہ میرا زیور گم ہوگیا ہے میں بہت پریشان ہوں زیور برآمد ہوجائے۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ نے دعا کی اس کے بعد انہوں نے عورت کو بتلایا کہ تمہارا زیور تمہارے ہی گھر فلاں مقام میں مدفون ہے جاؤ اور اسے نکال لو وہ عورت گھر گئی اور صوفی صاحب رحمہ اللہ کے بتائے ہوئے مقام کو کھودا تو واقعی زیور وہاں سے نکلا۔

گمشدہ شخص کیلئے بے خطا عمل (کرامت):۔

۱۱۔ حکیم عبدالحئی صاحب کے ایک چھوٹے بھائی کا نام عبدالقدوس ہے وہ کئی سال گھر سے غائب رہا حکیم صاحب صوفی صاحب سے ملاقات کیلئے 189 گ ب پتلی سے اوڈاں والا گئے انہوں نے ایک ایک کرکے تمام افراد خانہ کے حالات دریافت کیے انہیں مولانا اللہ بخش (وفات 1943ء، 1362ھ) کے گھرانے سے بڑا انس تھا۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ مولانا اللہ بخش کا بیٹا عبدالقدوس مل نہیں رہا تو انہیں سخت رنج ہوا۔ فرمایا میری صحت ٹھیک نہیں ہے ورنہ میں انشاء اللہ اس کا پتہ کرلیتا۔ پھر انہوں نے حکیم صاحب سے کہا کہ تمہارے گھر کا کوئی فرد روزانہ ہر نماز کے بعد قرآن مجید کی یہ آیت "**افحبستم انما خلقنا کم عبثاً وّانکم الینا لاترجعون**" پانچ سو مرتبہ پڑھے دو تین دن میں معلوم ہوجائے گا کہ کہاں ہے۔ مولانا اللہ بخش کی بھاوج اور حکیم صاحب کی تائی نے صوفی صاحب رحمہ اللہ کے

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

بتائے ہوئے پر عمل کیا۔ چند دن کے بعد انہوں نے خواب میں دیکھا کہ مفقود عبدالقدوس ایک چھپر کے نیچے موٹے بان کی بنی ہوئی چارپائی پر سویا ہوا ہے۔ وہ ٹمبر مارکیٹ کا علاقہ ہے جس شہر میں وہ موجود تھا ان کی تائی نے وہ شہر دیکھا ہوا تھا لیکن بیداری کے بعد ذہن سے محو ہو گیا تھا ابھی اسی شش و پنج میں تھے کہ کون سا شہر ہے۔ لیاقت پور سے حکیم صاحب کے تایا زاد بھائی عبدالواحد کا خط آیا کہ عبدالقدوس مل گیا ہے اور وہ صادق آباد میں ہے حکیم صاحب صادق آباد پہنچے تو دیکھا کہ عبدالقدوس اسی حالت اور مقام میں تھا جو ان کی تائی کو دکھایا گیا تھا وہ کم و بیش آٹھ نو سال گم رہا تھا۔

حکیم عبدالحئی صاحب نے بتایا کہ انہوں نے گم شدہ اشخاص کو دریافت کرنے کا یہ عمل بہت سے لوگوں کو بتایا کبھی ناکامی نہیں ہوئی۔ ''الحمدللہ علی ذٰلک''۔

کبڑے شخص کا فوراً شفاء پا جانا (کرامت)

۱۲۔ حکیم عبدالحئی ناصر نے بتایا کہ وہ ایک کتاب خریدنے کیلئے ماموں کانجن جا رہے تھے صوفی صاحب رحمہ اللہ بھی مختصر راستے سے ماموں کانجن جا رہے تھے حکیم عبدالحئی صاحب بھی بھاگ کر صوفی صاحب رحمہ اللہ کے ساتھ ہو لیے، راستے میں چک نمبر 495 گ ب لال ترہانہ کے ایک شخص کا ڈیرہ تھا وہ کبڑا تھا۔ اس نے صوفی صاحب رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ وہ اس کی کمر پر ہاتھ پھیریں تا کہ وہ سیدھی ہو جائے۔ صوفی صاحب نے اس کی کمر پر ہاتھ پھیرنا شروع کیا اور کچھ پڑھ کر پھونکنے لگے، حکیم صاحب فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جیسے جیسے صوفی صاحب رحمہ اللہ ہاتھ پھیر رہے تھے اس کی کمر سیدھی ہو رہی تھی حتیٰ کہ وہ بالکل سیدھی ہو گئی اور کبڑا پن اللہ کے فضل سے بالکل ٹھیک ہو گیا۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ نے اسے نماز کی پابندی کی نصیحت کی اور اپنی منزل کی طرف روانہ ہوئے۔

گرفتار شخص کا فوراً خلاصی پا جانا (کرامت):۔

۱۳۔ چک نمبر 189 گ ب تیلی کے نواح میں ایک گاؤں ترکھوہا ہے وہاں کی ایک

facebook.com/Salfi.tasawuf

عورت حکیم عبدالحئی ناصر کے پاس آئی اس نے بتایا کہ ان کا ایک آدمی ملتان سے واپس آتے ہوئے آوارہ گردی کے مقدمے میں ناجائز طور سے گرفتار کرلیا گیا تھا۔اس واقعہ پر دو سال کا عرصہ گزر چکا ہے اور تاریخ بھی نہیں نکلی۔حکیم صاحب رحمہ اللہ نے اسے صوفی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں (جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن میں) بھیج دیا وہ صوفی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنا مقصد بتایا۔انہوں نے حسب معمول دعا کی جب وہ واپس گھر پہنچی تو مقدمے کی تاریخ کی اطلاع موصول ہوچکی تھی مقررہ تاریخ میں وہ ملتان کی عدالت میں حاضر ہوئے اور ان کا آدمی پہلی ہی پیشی پر بری کردیا گیا۔

اور قفل ٹوٹ گیا......!!(کرامت):۔

۱۴۔قیام پاکستان سے قبل صوفی صاحب رحمہ اللہ کو اوڈاں والا سے گرفتار کرلیا گیا تھا اور یہاں کے چند آدمی بھی ان کے ساتھ گرفتار ہوئے تھے ان میں سے ایک حاجی عطاء اللہ مرحوم تھے۔ان لوگوں کو پولیس نے بیکانیر کی جیل میں بند کردیا تھا،جیل میں انہیں قلیل ترین مقدار میں خوراک دی جاتی تھی تاکہ روح اور جسم کا رشتہ برقرار رہے۔

ایک دن حاجی عطاء اللہ نے صوفی صاحب رحمہ اللہ سے کہا! آپ کہا کرتے تھے کہ تالے کھل جاتے ہیں جیل کا تالا کب کھلے گا؟ صوفی صاحب رحمہ اللہ نے جواب دیا اتنی جلدی نہیں کھلے گا اس کے لئے کچھ وقت لگے گا۔

ایک دن اچانک صوفی صاحب رحمہ اللہ نے حاجی عطاء اللہ سے کہا نکلو! اللہ کے حکم سے تالا کھل چکا ہے اب کیوں نہیں نکلتے ہو نکلو جلدی کرو۔

دیکھا تو واقعی تالا کھل چکا تھا یہ سب لوگ جیل سے فرار ہونے میں کامیاب ہوئے، رات کو سفر کرتے اور دن چھپ چھپا کر گزارتے ہوئے کئی دن کے بعد اوڈاں والا پہنچے۔

چالیس میل پیرا کی کرنا (کرامت):۔

۱۵۔صوفی صاحب رحمہ اللہ نے ایک مجلس میں ذکر کیا کہ وہ اکثر مرکز مجاہدین چمر کنڈ کی طرف سے فراہمی زر و افرادی قوت اور ترسیل خطوط کے سلسلے میں ہندوستان

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

کے دورے پر ہوتے تھے، ایک مرتبہ پولیس ان کو پکڑنے کیلئے ان کے تعاقب میں تھی، آگے ایک بڑی نہر آ گئی انہوں نے پانی میں چھلانگ لگا دی، حکیم صاحب کہتے ہیں کہ صوفی صاحب رحمہ اللہ نے خود بتایا کہ انہوں نے چالیس میل کی مسافت پانی میں تیرتے ہوئے گزاری اور گرفتاری سے بچنے میں کامیاب ہو گئے اس سے معلوم ہوا کہ صوفی صاحب رحمہ اللہ بہت اچھے پیراک تھے۔

جو دعا کی...... وہ قبول ہو گئی (کرامت):۔

۱۶۔ چک نمبر 483 گ ب پکا کھوہ تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد میں ایک پرہیز گار بزرگ عبدالغنی رحمہ اللہ تھے وہ صوفی صاحب رحمہ اللہ کے عقیدت مند تھے وہ اپنے پہلے بیٹے کو اس کے بچپن میں کندھوں پر اٹھا کر صوفی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں اوڈاں والا میں پہنچے اور اس کے لئے دعائے خیر کی درخواست کی۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ نے بچے کو گود میں بٹھا کر دعا کی، صوفی صاحب رحمہ اللہ کی دعا اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے نیکی کی توفیق بھی دی اور مال و دولت بھی وافر عطا فرمایا۔ انہیں حاجی محمد ایوب کہا جاتا ہے عرصہ دراز سے بسلسلہ کاروبار سعودی عرب میں مقیم ہیں۔ یہ واقعہ مجھے عبدالغنی مرحوم کے سب سے چھوٹے بیٹے رانا محمد داؤد خاں نے اپنے والد محترم کے حوالے سے بتایا۔ حاجی محمد ایوب کے نانا حاجی عبدالرحمن مرحوم اور دادا ملا عبدالمجید مرحوم مدرسہ تعلیم الاسلام اوڈاں والا کے مخلص خادمین میں سے تھے۔

بے اولاد شخص کو اولاد کثیر مل جانا (کرامت):۔

۱۷۔ اہل حدیث عالم مولانا عبدالرحمن ذہبی کے والد حاجی اللہ دتا مرحوم (ساکن 422 گ ب کٹوتا ندلیانوالہ) کے پاس ایک شخص ملازمت کرتا تھا اس کا نام فلک شیر تھا وہ شادی شدہ تھا لیکن اولاد سے محروم۔ ایک دن صوفی صاحب رحمہ اللہ وہاں گئے تو حاجی

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

صاحب مرحوم نے فلک شیر سے کہا کہ یہ نیک آدمی ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول کرتا ہے ان سے اپنے لیے دعا کراؤ۔

اس نے صوفی صاحب رحمہ اللہ سے دعا کی درخواست کی انہوں نے دعا فرمائی اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فلک شیر کو کثیر اولاد سے نوازا، ان کے آٹھ نو بیٹے اور تین چار بیٹیاں ہوئیں، ان کے ایک بیٹے کا نام حافظ عبدالستار صراف ہے وہ تاندلیانوالہ کے محلہ ممتاز آباد میں مقیم ہیں۔ انہوں نے یہ واقعہ مولانا قاری حفیظ الرحمن صاحب اور مولانا محمد امین شاہد کو بتایا اور انہوں نے مجھے سنایا۔

دعا کرتے ہی بارش برس جانا (کرامت):۔

۱۸۔ ایک مرتبہ صوفی صاحب رحمہ اللہ چک نمبر 480 گ ب (تحصیل سمندری) میں موجود تھے ان دنوں سخت گرمی پڑ رہی تھی بارش کی ازحد ضرورت تھی لیکن بارش نہیں ہو رہی تھی، وہاں کے لوگوں نے صوفی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں بارش کیلئے درخواست کی ۔صوفی صاحب رحمہ اللہ نے کپڑے تبدیل کیے اور ایک چھوٹا تہبند باندھ کر مسجد کے صحن میں کھڑے ہو کر بارگاہ الٰہی میں دعا کی ۔ابھی دعا ختم نہ ہوئی تھی کہ یکا یک گھٹائیں چھا گئیں اور بارش ہوگئی، آٹھ دن تک بارش ہوتی رہی۔ آٹھویں دن لوگوں نے صوفی صاحب رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ دعا کریں کہ بارش تھم جائے صوفی صاحب رحمہ اللہ نے پھر وہی تہبند باندھی اور مسجد کے صحن میں کھڑے ہو کر دعا شروع کی تو بارش رک گئی۔

یہ واقعہ مجھے جامعہ تعلیم الاسلام کے فاضل مولانا محمد امین شاہد (شعبہ تبلیغ جامع تعلیم الاسلام، ماموں کانجن) نے سنایا، وہ جامعہ کیلئے فراہمی زر کے سلسلے میں وہاں جاتے رہتے ہیں وہاں کے لوگوں نے یہ واقعہ انہیں سنایا تھا۔

بانجھ درخت کا خوب پھل دینا (کرامت):۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

۱۹۔ چودھری حمید اللہ کاہلوں (ساکن 89ڈی بی یزمان ضلع بہاول پور) نے مولانا محمد امین شاہد مبلغ جامعہ تعلیم الاسلام کو اپنی زمین میں کھجور کا ایک درخت دکھایا اور اس کے متعلق بتایا کہ یہ درخت پھل نہیں دیتا۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ یہاں تشریف لائے تو ان سے دعا کی درخواست کی گئی صوفی صاحب رحمہ اللہ نے پانی پر دم کر کے اس کی جڑوں میں ڈلوا دیا چودھری صاحب نے بتایا کہ اس درخت نے اسی سال پھل دیا اور بہت دیا اور اب تک دیتا ہے۔

بنجر زمین کا شاداب ہو جانا (کرامت):۔

۲۰۔ انہی چودھری حمید اللہ کاہلوں نے مولانا محمد امین شاہد کو بتایا کہ اس کی زمین بنجر تھی کوئی فصل پیدا نہ ہوتی تھی، ایک مرتبہ صوفی صاحب رحمہ اللہ سے فصل کی پیداوار کیلئے دعا کی درخواست کی، صوفی صاحب رحمہ اللہ نے حسب عادت دعا فرمائی یہ گندم کی کاشت کا موسم تھا، صوفی صاحب رحمہ اللہ نے گندم کا بیج خود زمین میں ڈالا اسے کسان کی زبان میں چھٹا دیا اور فصل ہونے لگی۔ وہ اسے صوفی صاحب کی کرامت اور اللہ کا خاص فضل قرار دیتے ہیں وہ آج تک جامعہ تعلیم الاسلام کیلئے بڑھ چڑھ کر مالی امداد کرتے ہیں ان کی بھینس نے بھی صوفی صاحب رحمہ اللہ کی دعا کے بعد کئی کٹیاں دیں۔ لوگ جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن کے بہت بڑے معاون ہیں۔

تبدیلی حالات اور بیعت اصلاح (کرامت):۔

۲۱۔ تحصیل سمندری کے چک نمبر 484 گ ب میں ایک شخص غلام چشتی مرحوم تھے وہ قیام پاکستان کے زمانے میں ضلع جالندھر سے ترک سکونت کر کے آئے تھے انکی مالی حالت اچھی نہ تھی کسی طرح ان کا صوفی صاحب رحمہ اللہ سے تعلق پیدا ہو گیا۔ جلد ہی وہ ان کے حلقہ مبایعین میں شامل ہو گئے۔ انہوں نے صوفی صاحب رحمہ اللہ سے حالات کی تبدیلی کیلئے دعا کی درخواست کی۔ انہوں نے دعا کی اور دعا قبول ہوئی اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت دولت دی اور اپنی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق بھی دی۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

انکے ایک بیٹے کا نام رانا غلام باری ہے وہ بسلسلہ کاروبار امریکہ میں مقیم ہیں اختلاف مسلک کے باوجود چک نمبر 484 کی جامع مسجد محمدی اہل حدیث کی تعمیر تو انہوں نے اپنے خرچ پر کرائی اور کئی سال سے اس مسجد کے امام وخطیب کے اخراجات بھی اپنی گراہ سے ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے ایک قطعہ اراضی مدرستہ البنات کو دینے کا عندیہ ظاہر کیا ہے، اس سارے منصوبے کے روح رواں مدرسہ ہذا رانا محمد اقبال خاں ایم اے علوم اسلامیہ ایم ایڈ ہیں۔ اللہ کریم ان سب کو خوش وخرم رکھے اس واقعہ کی اطلاع مجھے جناب غلام چشتی مرحوم کے بھانجے محترم رانا گلزار احمد خان نے دی ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ میاں جی چشتی صاحب ہمیشہ دولت کی اس ریل پیل کو اللہ کا فضل وکرم اور صوفی صاحب رحمہ اللہ کی دعاؤں کا نتیجہ قرار دیتے تھے۔

یقینی تبادلے کا رک جانا (کرامت):۔

۲۲۔ چوک اعظم (لیہ) میں ایک عالم دین مولانا محمد اسمٰعیل مقیم ہیں انہوں نے ایک ایکڑ رقبہ مدرسے کیلئے وقف کیا ہے۔ وہ مدرسہ تعلیم الاسلام اوڈاں والا کے ابتدائی عہد کے فیض یافتگاں میں سے ہیں بعض سرکاری امتحانات پاس کرنے کے بعد وہ وہاں کے ایک ہائی سکول میں عربی کے استاد مقرر کیے گئے۔ سکول میں انہوں نے حق کا پرچار شروع کر دیا۔ ہیڈ ماسٹر کو ان کا یہ عمل ناگوار گزرا اور مخالفت پر اتر آیا، ڈرایا دھمکایا اور دور دراز علاقے میں ان کا تبادلہ کرا دیا۔

مولانا محمد اسمٰعیل صوفی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی پریشانی کا اظہار کیا صوفی صاحب رحمہ اللہ نے دعا کی اور فرمایا کہ وہ اسی سکول میں تدریسی خدمات انجام دیں گے اور وہیں مدت ملازمت پوری کر کے ریٹائر ہوں گے۔ جب وہ واپس گھر پہنچے تو محکمہ تعلیم کا ایک آدمی ان کے پاس آیا ان کو چٹھی دی اس میں لکھا تھا کہ محمد اسماعیل صاحب کا تبادلہ بعض انتظامی وجوہات کی بناء پر منسوخ کیا جاتا ہے اور وہ وہیں تدریس کے فرائض انجام دیں گے جہاں پہلے مدرس تھے وہ یہ چٹھی لے کر سکول

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

میں حاضر ہوئے اور ہیڈ ماسٹر کی خدمت میں پیش کی وہ حیران اور پریشان ہوا۔

مولانا محمد اسماعیل نے وہیں مدت ملازمت گزاری اور وہیں سے ریٹائر ہو کر پنشن پائی۔ صاحب واقعہ نے یہ واقعہ مولانا محمد امین شاہد کو سنایا اور انہوں نے مجھ سے بیان کیا، مولانا محمد امین شاہد 1999ء سے اس جامعہ کے شعبہ تبلیغ سے وابستہ ہیں اور بڑی تندہی سے اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ تحریر الیکم ، حکیم رانا مدثر محمد خاں، 485 گ ب سمندری (فیصل آباد)

☆......☆......☆

مولانا ڈاکٹر حماد لکھوی کی بیان فرمودہ کرامت

(حضرت مولانا ڈاکٹر حماد لکھوی حفظہ اللہ تعالیٰ Ph.d، ڈبل MA، L.L.B)

ہمارے دادا کا سچا الہام:۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی کتاب حقیقت الوحی کے پہلے ایڈیشن میں ایک واقعہ تھا جو بعد میں نکال دیا گیا اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ پورا واقعہ مرزائیوں کے خلاف جاتا ہے، اصل واقعہ کچھ اس طرح ہے۔ مرزا نے الہام کے جواب میں لکھا تھا کہ مجھے تمہارے بارے میں الہام ہوا ہے کہ **"ان شانئک ہو الابتر"** کہ تمہارا جو دشمن ہے اس کی نسل آگے نہیں بڑھے گی اس بنیاد پر اس نے پیشن گوئی کر دی کہ مولوی محی الدین عبدالرحمن یعنی میرے دادا رحمہ اللہ کی نسل آگے نہیں بڑھے گی، اس وقت ہمارے پردادا کی نرینہ اولاد نہیں تھی۔ مرزا کی زندگی میں ہمارے دادا مولانا محمد علی کی ولادت ہوئی یہ جو آپ نے لکھا ہے نہ "ارجمند ابھی چار برس کے تھے" مرزائیوں نے جا کر مرزا سے پوچھا آپ تو کہتے تھے نسل آگے نہیں چلے گی؟ مرزا نے کہا اس سے آگے نہیں چلے گی۔ ہمارے دادا اللہ ان کی مغفرت فرمائے، کہتے تھے کہ میں مرزا کے جھوٹے ہونے کا ثبوت ہوں اور اب ہم بھی یہی کہتے ہیں۔ اللہ کا شکر ہے ہم اتنے بڑھے ہیں کہ گننے کے لیے وقت چاہیئے یہ ہے اصل الہام آپ اس واقعہ کو میرے refrence

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

(سند) سے بھی لکھ سکتے ہیں کہ یہ واقعہ میں نے اپنے والد اور اپنے چچا سے سنا۔ آپ حقیقت الوحی دیکھیں تو جگہ جگہ لکھا ہے مولوی محی الدین لکھوی کے والد کہیں لکھا ہے مولوی عبدالرحمن لکھوی کے والد وغیرہ۔ مرزا کے ساتھ بہت خط و کتابت ہوئی ہے ہمارے پردادا کے ساتھ اس لئے جگہ جگہ ذکر کرتا ہے اسی طرح الہام کا ذکر بھی اس نے کیا اور جھوٹا پڑ گیا۔

☆......☆......☆

مولانا سید ثناء اللہ گیلانی کی بیان فرمودہ کرامات

(فضیلۃ الشیخ مولانا سید ثناء اللہ گیلانی بن مولانا سید بارک اللہ گیلانی، خطیب جامع مسجد مکی اہلحدیث دھرنگ، تحصیل کاموں کے ضلع گوجرانوالہ)

کرامت کی بدولت ڈاکوؤں کی توبہ:۔

ایک دفعہ حافظ عبدالغفور صاحب رات کسی گاؤں سے جلسہ سے واپس تشریف لا رہے تھے کہ راستے میں ڈاکو بیٹھے تھے حضرت حافظ صاحب اپنی گھوڑی پر تشریف لا رہے تھے رات کا سماں تھا اور گھوڑی پر بیٹھے اونچی آواز سے تلاوت قرآن پاک میں مصروف تھے جب ڈاکوؤں نے قرآن سنا تو تائب ہو گئے اور حافظ صاحب کا بڑا اکرام کیا اور عمر بھر مرید رہے۔

اسی مدرسے کے ایک عالم فاضل سید عبدالغنی شاہ صاحب بخاری تھے وہ بھی متبحر عالم دین اور ولی اللہ تھے ان کے ہمارے والد محترم کے بڑے برادرانہ تعلقات تھے ان کی آواز میں ایسی تاثیر تھی کہ جب قرآن پڑھتے تو عوام جھوم جاتے ان کے متعلق بتایا کرتے تھے کہ شاہ صاحب کے پاس لفظ اللہ کندہ کیا ہوا موجود تھا جس کو سامنے رکھ کر اس کے اوپر نگاہ ٹکا کر سو مرتبہ لفظ اللہ دل کی گہرائیوں سے پڑھتے اور یہ روزانہ ان کا معمول تھا۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

والد صاحب کی آنکھوں دیکھی کرامت:۔

میرے والد صاحب علیہ الرحمۃ کا نام سید بارک اللہ گیلانی بن سید محمد حسین بن عبدالرحمن رحمہما اللہ ہے۔ ہمارے پردادا عبدالرحمن صاحب رحمہ اللہ انڈیا کے پہلے گاؤں ساون بھید کے رہنے والے تھے جو کہ امرتسر کے پاس ہے۔ ہمارے والد صاحب رحمہ اللہ کے ہاں یکے بعد دیگرے سات بیٹیوں کی پیدائش ہوئی۔ اللہ پاک کی جو مرضی ہو وہی ہوتا ہے مگر یہ فطری بات ہے کہ جس کی مسلسل سات بیٹیاں ہوں اسے پریشانی ضرور ہوتی ہے ہمارے دادا سید محمد حسین رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے بارک اللہ! تم دوسری شادی کرلو لیکن والد صاحب رحمہ اللہ فرماتے کہ جس رب نے بیٹیاں عنایت فرمائی ہیں وہ بیٹا دینے پر بھی قادر ہے۔

نذیر احمد سبحانی صاحب جو ماشاء اللہ ابھی بھی حیات ہیں ان کا اردو بازار میں بہت بڑا کتب خانہ ہوتا تھا۔ والد صاحب رحمہ اللہ کی ان کے ساتھ گہری دوستی تھی وہ ان سے کتابیں لیا کرتے تھے اور ہر سال رمضان المبارک میں حساب کر کے پیسے ادا کر دیا کرتے تھے۔ والد صاحب رحمہ اللہ اپنا واقعہ بیان کرتے تھے کہ ایک دفعہ مجھے کسی کتاب کی اشد ضرورت تھی لیکن وہ پورے اردو بازار میں نہیں مل رہی تھی پھر پرانی کتابیں بیچنے والے ایک آدمی کے پاس وہ کتاب نظر آئی تو وہ کہنے لگا شاہ جی! میرے پاس تو یہی پرانی کتاب ہے آپ کو پسند آتی ہے تو خرید لیں۔ والد صاحب رحمہ اللہ نے کتاب خرید لی اور جب اس کا سرورق پڑھا تو اس پر اس آدمی کا نام لکھا ہوا تھا جس نے یہ کتاب خرید کر اپنی لائبریری کی زینت بنائی تھی اور جس عالم دین نے کتاب لکھی تھی ان کا نام بھی درج تھا۔ والد صاحب رحمہ اللہ فرمایا کرتے کہ میرے ذہن میں آیا یہ کتاب کسی ایسے عالم دین نے لکھی ہے جس بے چارے کی اولاد نہیں تھی۔ اسی لیے اس نے یہ کتاب لکھی اور یہ بازار میں آ کر فروخت ہوئی۔ تو سوچنے لگے کہ اصل اولاد تو

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

بیٹے ہی ہوا کرتے ہیں بیٹیاں تو اپنے اپنے گھروں میں چلی جائیں گی پھر میرا وارث کون ہوگا اصل وارث تو بیٹے ہی ہوا کرتے ہیں! کہتے ہیں کہ میں یہ سوچ کر روتا رہا اور روتے روتے پیدل چل کر اسٹیشن تک پہنچا کیونکہ اس زمانے میں تانگے بھی کم ہوا کرتے تھے۔ پھر جب اگلی مرتبہ اردو بازار میں نذیر احمد سبحانی صاحب کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا شاہ جی! کوٹ رادھا کشن میں جو شاہ صاحب والی مسجد ہے اس میں صوفی محمد عبداللہ صاحب رحمہ اللہ تشریف لائے ہوئے ہیں آپ ان کے پاس جا کر اپنے لیے دعا کروائیں۔ والد صاحب فرماتے تھے کہ میں وہاں چلا گیا شام کا وقت تھا صوفی صاحب رحمہ اللہ وہاں جلوہ افروز تھے ان سے ملاقات ہوئی بیٹے کیلئے دعا کی درخواست کی تو فرمانے لگے کہ آپ تہجد کے وقت میرے پاس آجانا تو والد صاحب رحمہ اللہ نے عرض کی حضرت! میں آج رات اسی مسجد میں ہی قیام کروں گا۔ خیر تہجد کے وقت دونوں حضرات اٹھے نوافل ادا کیے اور صوفی صاحب رحمہ اللہ نے دعا کیلئے ہاتھ بڑھائے ان کے دعا مانگنے کا طریقہ ایسا تھا کہ اللہ پاک سے باتیں کرتے ہوئے عرض کرتے جاتے کہ یا اللہ تو بارک اللہ کو بیٹا دے تو کیوں نہیں دیتا یا اللہ بارک اللہ کو دے دے، اس کو بیٹا دے دے، ایسا چار دفعہ فرمایا اور فرماتے ہوئے چار دفعہ والد صاحب رحمہ اللہ کے کندھے پر تھپکی دی۔ اللہ پاک کا فضل و کرم دیکھیں کہ اس نے والد صاحب رحمہ اللہ کو مجھ سمیت چار بیٹے عطا فرمائے۔

یہ اللہ پاک کا خاص فضل ہے اور ولی کی سچی کرامت۔ جو اللہ پاک کے سچے ولی ہیں اس کے توحید پرست، متبع سنت نیک بندے ہیں ہم تو ان کی کرامت مانتے ہیں۔ اگر کسی ولی اللہ سے کرامت کا صدور نہ بھی ہو وہ پھر بھی ولی اللہ ہے جیسے کسی نبی علیہ السلام کے پاس معجزہ ہو تو بھی وہ نبی ہیں اور نہ ہو تب بھی نبی ہیں بعض اوقات معجزہ یا کرامت اللہ پاک اپنے نبیوں اور ولیوں سے دکھا دیتے ہیں اور بعض دفعہ نہیں بھی دکھاتے۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

استقامت بڑی کرامت:۔

ہندوستان میں ایک اللہ کے ولی تھے جن کا بہت شہرہ تھا کسی آدمی نے ان کا چرچا سنا تو سوچا کہ چل کر اس ولی اللہ کی زیارت ہی کر آئیں۔ وہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہاں کئی دن قیام کیا پھر جب واپس جانے لگا تو کہنے لگا حضرت! میں نے تو سنا تھا کہ آپ بڑے اللہ کے ولی ہیں اور میں تو آپ کی کوئی کرامت دیکھنے آیا تھا لیکن میں تو مایوس ہو کر واپس لوٹ رہا ہوں۔ انہوں نے فرمایا بھئی آپ نے یہاں کتنے دن قیام کیا کہنے لگا 10/8 دن۔ فرمایا ان آٹھ دس دنوں میں میرے اندر کوئی خلاف شرع بات دیکھی تو کہنے لگا نہیں فرمایا اس سے بڑی کرامت تو اور کیا چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے نبی ﷺ کی سنت پر چلا رہا ہے اپنے نبی ﷺ کے طریقے پر چلا رہا ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی مہربانی ہے۔

کامل تعلق غیبی رہنمائی کا ذریعہ:۔

حضرت صوفی محمد عبداللہ صاحب رحمہ اللہ بڑے با کرامت ولی اللہ بزرگ ہیں ہمارے والد صاحب رحمہ اللہ نے ہی بیان کیا کہ ایک دفعہ صوفی صاحب رحمہ اللہ کے جامعہ محمدیہ اوڈاں والا میں جہاں وہ پڑھایا کرتے تھے چھٹیوں کا وقت آ گیا۔ ان دنوں حضرت صوفی صاحب رحمہ اللہ کو بخار چڑھا ہوا تھا وہ چارپائی پر دھوپ میں لیٹے ہوئے تھے، سب طلباء اور اساتذہ اکٹھے ہو کر صوفی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو گئے تاکہ اساتذہ کو تنخواہیں دیں اور طلباء کو کرایہ وغیرہ دے کر رخصت فرمائیں۔ لیکن صوفی صاحب رحمہ اللہ کے پاس پیسے تھے نہیں وہ لیٹے لیٹے اللہ پاک سے باتیں کرنے لگے۔ فرمایا: مجھے تو سخت بخار چڑھا ہوا ہے سب طالب علم لائن لگائے کھڑے ہیں، اب میں کیا کروں اساتذہ کو تنخواہیں کہاں سے دوں؟۔ ہمارے والد صاحب رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ صوفی صاحب رحمہ اللہ ابھی لیٹے ہوئے تھے تو اتنے میں ایک آدمی آیا اور عرض کرنے لگا کہ مجھے فلاں صاحب نے بھیجا ہے مدرسے کی

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

خدمت کیلئے یہ رقم قبول فرمالیں۔ جب صوفی صاحب رحمہ اللہ نے دیکھا تو اتنی ہی رقم تھی جتنی ضرورت تھی۔ نہ اس سے کم تھی نہ زیادہ۔

والد صاحب کی جنات سے سچی ملاقاتیں:۔

میرے والد صاحب رحمہ اللہ امرتسر کے مدرسہ غزنویہ میں پڑھتے تھے جو کہ مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ کا مدرسہ ہے والد صاحب رحمہ اللہ نے طب کی تعلیم بھی حاصل کی اور عملیات کا کام بھی کیا۔ وہ جنات کے عامل تھے، ان کی حکمت کی ایک دکان تھی میں نے خود دیکھا کہ اکثر ان کے پاس کوئی مریض لایا جاتا جس پر وہ دم کرتے تو جن حاضر ہو جاتا اور پھر بعض دفعہ تو جن کے ساتھ کلام بھی کرتے اور پھر والد صاحب رحمہ اللہ اس جن کو چلے جانے کا حکم دیتے تو وہ ان کی بات مان لیا کرتے تھے۔ یہاں ہماری مسجد میں بھی جنات کا بسیرا ہے والد صاحب رحمہ اللہ کہتے تھے کہ نہ تم ہمیں کچھ کہو نہ ہم تمہیں کچھ کہیں گے۔ فرماتے تھے کہ جب صبح کے وقت یہاں تعلیم ہوتی ہے تو جنات کے بچے بھی بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ ہمارے گھر میں بھی ابھی تک جنات موجود ہیں بعض دفعہ تو اپنی موجودگی کی اظہار بھی کرواتے ہیں۔ ہماری والدہ والد صاحب سے شکایت کیا کرتیں تو والد صاحب رحمہ اللہ ہنس پڑتے اور فرماتے کہ بیگم یہ آپ کو کچھ نہیں کہیں گے گھبرایا نہ کریں۔ ایک دفعہ کچھ لوگ ایک بچے کو لیکر آئے جس پر جنات تھے والد صاحب رحمہ اللہ نے دم پڑھا تو جنات حاضر ہو کر بات کرنے لگے والد صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا اس کے اندر سے نکل جاؤ۔ وہ کہنے لگے کہ ہم چلے تو جائیں گے لیکن کوئی نشانی دیکر جائیں گے مثلاً دیوار گرا کر جائیں گے یا دروازہ توڑ کر جائیں گے لیکن والد صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ بغیر کسی نقصان کے یعنی نشانی دیئے بغیر جاؤ خیر وہ نکل گئے اسی طرح ایک بار لاہور سے بھی مریض کو لایا گیا تھا جس پر جنات قابض تھے۔

اک کرامت بستی کی ہدایت کا ذریعہ:۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

ایک دفعہ جلسے میں حافظ عبدالوہاب روپڑی صاحب نے خطاب کیا اور واقعہ سنایا کہ حافظ عبدالقادر روپڑی صاحب رحمہ اللہ ابھی نئے نئے ہندوستان کے مدرسے سے پڑھ کر آئے تھے وہاں راستے میں ایک بہت بڑا گاؤں تھا جہاں کا پانی کڑوا تھا۔ وہ مختلف جگہوں پر کنواں کھودتے لیکن پانی کڑوا ہی نکلتا۔ وہاں سکھوں کی بھی آبادی تھی، ہندو بھی رہتے تھے، عیسائی اور مسلمان بھی اسی گاؤں میں آباد تھے۔ بالآخر سب نے متفقہ فیصلہ کیا کہ سکھ اپنے گرو کو بلائیں، عیسائی اپنے پادری کو بلالیں، ہندو اپنے پنڈت کو بلالیں اور مسلمان اپنے اولیاء اللہ کو بلالیں۔ جن کے عمل یا دعا سے پانی میٹھا نکل آیا سارا گاؤں وہی مذہب اختیار کر لے گا۔ مسلمانوں کے سوا سب نے اپنے اپنوں کو بلایا اور وہ آکر خوب زور لگاتے رہے لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا آخر کار حافظ عبدالقادر روپڑی اور حافظ عبداللہ محدث روپڑی رحمہا اللہ دونوں وہاں گئے اور ایک مخصوص جگہ دیکھ کر فرمایا کہ یہاں پر مصلی بچھا دو پانی منگوا کر وضو کیا اور مصلے پر دیر تک دعا کرتے تھے۔ دعا کرتے ہوئے عرض کرنے لگے کہ یا اللہ تیری توحید کا مسئلہ ہے تو پانی میٹھا کر دے تو سارا علاقہ مسلمان ہو جائے گا بڑی دیر تک یہی دعا مانگتے رہے اتنی لمبی دعا مانگی کہ لوگ اکتا گئے۔ آخر کار چہرے پر ہاتھ پھیرے اور فرمایا اس جگہ کھدائی کرو جب کھودا گیا تو وہاں سے پانی میٹھا نکل آیا الحمدللہ سارا علاقہ مسلمان ہو گیا۔ یہ واقعہ حافظ عبدالوہاب روپڑی صاحب نے خود سنایا تھا۔ (بحوالہ علمائے اہل حدیث کا ذوق تصوف، ص ۶۳)

ولی اللہ کی زندہ کرامت:۔

مولانا سید داؤد غزنوی صاحب رحمہ اللہ کا حلقہ بیعت وارادت بہت وسیع تھا، ہمارے والد صاحب رحمہ اللہ صوفی عبداللہ صاحب رحمہ اللہ سے بیعت تھے اور ہمارے بعض حضرات حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی رحمہ اللہ سے بیعت تھے، رائیونڈ

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث - جلد دوم | Vebuka.com

کے پاس قصور روڈ پر ایک ایک گاؤں ہے میر محمد یہ وہاں کے رہنے والے تھے بہت نیک بزرگ تھے۔ایک دفعہ ہمارے گاؤں کے قریب جلسہ ہونا تھا والد صاحب رحمہ اللہ نے مجھے حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی صاحب رحمہ اللہ کو لینے کیلئے بھیجا۔ جب میں انہیں لیکر بس میں واپس آ رہا تھا تو بس میں موسیقی لگی ہوئی تھی حافظ صاحب رحمہ اللہ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ میں نے بس کے کنڈیکٹر کو کہا کہ موسیقی بند کروادو تو کہنے لگا کہ آپ کو اترنا ہے اتر جائیں گانے بند نہیں ہو سکتے۔ابھی تھوڑی دور ہی بس گئی تھی کہ ٹیپ ریکارڈر خراب ہو گیا اور موسیقی بند ہوگئی۔الحمدللہ یہ ولی کی زندہ کرامت تھی۔

☆......☆......☆

مولانا سید ضیاء لرحمن گیلانی کی بیان فرمودہ کرامات

(پروفیسر مولانا سید ضیاء الرحمن گیلانی حفظہ اللہ

روحانی مرکز موترہ، ڈسکہ سیالکوٹ 7 مئی 2013ء)

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا کشف وکرامت:۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی کشف وکرامت اور فراست کے چند ایک واقعات پیش خدمت ہیں۔علامہ محمد یوسف کوکن عمری رقمطراز ہیں۔امام موصوف کا خیال تھا کہ پرخلوص عبادت کرنے سے مومن کے دل میں جلا (روشنی) پیدا ہوجاتی ہے اور آئندہ ہونے والے واقعات کو دیکھ سکتا ہے۔ان کے شاگردوں کا بیان ہے کہ امام موصوف کے اندر کشف کرامت اور فراست کی صفت بدرجہ اتم موجود تھی۔حافظ ابن قیم رحمہ اللہ اپنی کتاب "مدارج السالکین" (جلد دوم ص،۲۵۰) میں لکھتے ہیں کہ میں نے شیخ الاسلام کی فراست کے عجیب وغریب واقعات مشاہدہ کیے ہیں جو واقعات میرے مشاہدے میں نہیں آئے وہ میں نے ثقہ لوگوں کی زبانی سنے ہیں اس سے بہت زیادہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

ہیں جو میرے مشاہدے میں آئے ہیں ان کی فراست کے واقعات بیان کرنے کیلئے ایک ضخیم کتاب کی ضرورت ہے۔

پیشنگوئی کا پورا ہو جانا (کرامت):۔

ان کی زندگی کے مستند واقعات اس پر شہادت دیتے ہیں کہ ان کے اندر کشف، فراست کی کیفیت کامل طور پر پائی جاتی تھی۔ قازان نے دو مرتبہ ملک شام پر حملہ کیا اور امام موصوف نے پہلی مرتبہ مسلمانوں کو شکست کی پیشنگوئی کی تھی جو صحیح ثابت ہوئی دوسری مرتبہ انہوں نے جیت کی خبر دی تھی جو سچ ثابت ہوئی۔

اسباب قید میں رہائی کی پیشنگوئی (کرامت):۔

جب ۷۰۵ھ میں امام موصوف عقائد کے متعلق جوابدہی کیلئے مصر طلب کئے گئے تو عقیدت مندوں نے ان کے متعلق قتل کئے جانے کا خوف ظاہر کیا انہوں نے کہا خدا کی قسم دشمن اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکتا، لوگوں نے دریافت کیا پھر کیا ہوگا؟ تو انہوں نے کہا میں قید میں ڈالا جاؤں گا اور میری یہ قید لمبی ہوگی میں اس کے بعد برسرعام کتاب وسنت کی حمایت کروں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ (حوالہ مذکورہ بالا)

جنات میں والد محترم کا ادب:۔

ایک دفعہ درس بخاری دے رہے تھے کہ حضرت مولانا خالد گرجاکھی مرحوم کے بڑے صاحبزادے حافظ محمد گرجاکھی جو کہ والد مرحوم کے کلاس فیلو بھی تھے تشریف لائے، آنے کا مقصد بیان کیا کہ میرا ایک مریض ہے۔ حافظ صاحب چونکہ عامل بھی تھے اور دم وغیرہ بھی بھی کیا کرتے تھے کہتے ہیں اس مریض کو جنات کی شکایت ہے اور اسے جنات کہتے ہیں کہ ہم نے مریض سے نہیں نکلنا، جب تک شاہ صاحب ہمیں نہ کہیں گے چنانچہ حافظ صاحب والد محترم کا پیغام لے کر گئے اور اس طرح مریض کی خلاصی ہوئی۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

جنات میں آپکی خدمت کرنے کا جذبہ:۔

کئی دفعہ یہ واقعہ مجھے سنایا کرتے تھے کہ جنات میری ٹانگیں اور پاؤں دباتے ہیں ایک دفعہ جب جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ کے سالانہ امتحان کے سلسلے میں وہاں گئے تو نماز ظہر کے وقفے میں کہنے لگے: میں مسجد کے ہال میں ہی لیٹ گیا تھک بہت گیا تھا کہ اچانک کسی نے میری ٹانگیں دبانی شروع کردیں، دیکھنے میں کوئی نظر نہ آیا میں سمجھ گیا پھر بڑی آہستہ سی آواز میں نے کہا کہ چلے جاؤ یہ مناسب نہیں چنانچہ وہ روتے ہوئے گئے اور جاکر میری نانی مرحومہ سیدہ مریم بی بی کو شکایت کی کہ بھائی صاحب ہمیں خدمت سے روکتے ہیں۔

برکت کا آنکھوں دیکھا حال (کرامت):۔

جامعہ اسلامیہ کا ہی ایک واقعہ پیش خدمت ہے کہ امتحانات لینے کیلئے وہاں گئے ہوئے تھے، سامنے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ والی مشہور حدیث جس میں دودھ کا ایک پیالہ اور پینے والے سارے اصحاب صفہ، اس واقعہ کے عینی شاہد جو وہاں موجود تھے اور امتحان دے رہے تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ شیخ الجامعہ شیخ راشدی صاحب نے کولڈ ڈرنک بھیجی اور حضرت شاہ صاحب فرمانے لگے لوجی، آج حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا عملی مظاہرہ بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ ہم کلاس میں 12 یا 13 لڑکے تھے سبھی نے اس بوتل کو پیا آخر میں حضرت شاہ صاحب نے بھی خوب سیر ہو کے پی، یوں ایک کولڈ ڈرنک کو ہم سب نے پیا اور وہ ختم نہ ہوئی، اگلے دن پھر امتحان کے سلسلے میں ہم حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر تھے کہ چائے کا ایک کپ آپ کیلئے آیا۔ آپ کے حکم سے سبھی نے پیا اور آخر میں حضرت صاحب نے خود لیا۔

(بروایت برادر اکبر حکیم سید عطاء الرحمن گیلانی)

اللہ والوں کی شان:۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

یہ اللہ والے بڑے عجیب ہوتے ہیں کیونکہ ان کی ڈائریکٹ (براہ راست) لو اللہ سے لگی ہوتی ہے۔اس کے رسول ﷺ کی محبت میں فنا ہوتے ہیں اسی لئے انہی کی تعریف میں فرمان رسول ﷺ ہے۔اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے"جو شخص میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اس کو یہ خبر کئے دیتا ہوں کہ میں اس سے لڑوں گا" اور"میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں سے کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے اور میرا بندہ (فرض ادا کرنے کے بعد) نفل عبادتیں کر کے مجھ سے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں پھر تو یہ حال ہوتا ہے کہ میں ہی اس کا کان ہوتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہوتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہوتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہوتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اگر مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو میں اس کو دیتا ہوں وہ اگر کسی (دشمن یا شیطان) سے میری پناہ چاہتا ہے تو میں اس کو محفوظ رکھتا ہوں اور مجھ کو کسی کام میں جس کو میں کرنا چاہتا ہوں اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا اپنے مسلمان بندے کی جان نکالنے میں ہوتا ہے وہ تو موت کو (بوجہ جسمانی تکلیف) برا سمجھتا ہے اور مجھے اس کو تکلیف دینا برا لگتا ہے۔(**صحیح بخاری الرقاق و تیسیر الباری**، ترجمہ اور حاشیہ علامہ وحید الزمان)

اس حدیث قدسی میں نیک بندوں کی تعریف و توصیف کا تذکرہ ہے جب اللہ سے لو لگائی جاتی ہے تو یقیناً اللہ بھی اپنے بندوں کو مایوس نہیں کرتا بلکہ احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ بعض اللہ کے بندے ایسے ہیں جو اللہ پر قسم اٹھا لیتے ہیں تو اللہ ان کی قسم کی لاج رکھتے ہوئے ان کی بات کو پورا کر دیتا ہے۔

رات کی تنہائی میں جنات سے ملاقات:۔

اسی طرح کا ایک واقعہ میرے ساتھ پیش آیا جس مکان میں میں اب رہائش پذیر

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث - جلد دوم | Vebuka.com

ہوں یہ مکان حضرت والد صاحب کی زندگی میں تعمیر ہو چکا تھا اور ہم لوگ اس میں شفٹ ہو چکے تھے۔ تیاری مکمل ہونے کو تھی کہ رنگ والا مستری بہت پریشان تھا ایسا ہوا کہ ڈرائنگ روم میں رنگ وروغن فائنل ہو چکا تھا کہ اچانک رات کو دیوار کے روشندان سے خون کے چھینٹے چھت کے ساتھ لگے ہوتے تھے۔ صبح آ کر چھت کو صاف کر کے پھر رنگ مکمل کیا۔ ایسا تقریباً 2 مرتبہ ہوا تیسرے دن حضرت شاہ صاحب خود آئے ٹھیکیدار نے سارا ماجرا گوش گذار کیا تو پوچھا کہ تم نے چھوٹے شاہ صاحب (یعنی کہ بندہ ناچیز) سے بات نہیں کی وہ کہنے لگا بات کی ہے لیکن وہ خاموش رہے ابھی یہ بات جاری تھی کہ شام کے وقت مزدور اندر آیا اور کہنے لگا شاہ جی گھر کا مین گیٹ بند نہیں ہو رہا اس میں 2 انچ تک فرق آ رہا ہے۔ جبکہ اس گیٹ کو لگے ہوئے تقریباً اڑھائی سال مکمل ہو گئے تھے یہ گیٹ مکمل طور پر ٹھیک بند بھی ہوتا تھا اور کھولا بھی جاتا تھا۔

حضرت صاحب نے تمام مزدوروں کی چھٹی کروائی اور مجھ سے فرمایا کہ آج کی رات میں اسی مکان میں گزاروں گا چنانچہ آپ نے رات گزاری اس کا حفاظتی حصار باندھا سورۃ البقرہ کی تلاوت کی تو اگلے دن گیٹ بند ہوا لیکن اس کا فرق نہیں نکل سکا اور رنگ پر خون کے چھینٹے پڑنے کا عمل بھی رک گیا۔

گمشدہ بیٹے کا فوراً مل جانا (کرامت):۔

ہمارے ایک واقف کار پیپلز کالونی میں رہتے ہیں۔ میں اور اباجی مرحوم ان کے گھر گئے ان کا چھوٹا بیٹا گھر سے پچھلی رات کو بھاگ گیا تھا وہ لوگ بہت پریشان تھے ان کو دلاسہ دیا کہ ابھی آ جاتا ہے آپ پریشان نہ ہوں۔ اور واقعی جیسا آپ نے فرمایا تھا وہ لڑکا عشاء کے وقت گھر میں موجود تھا۔

☆......☆......☆

قاری افضال احمد صاحب کی بیان فرمودہ کرامات

WWW.UBOARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

https://vebuka.com/print/210215065149-6513fc750c3991c77c5f00e34551c5df/______ 292/353

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

(از: قاری افضال احمد حفظہ اللہ، فاضل "مرکز الدعوۃ السلفیہ" ستیانہ بنگلہ، مدرس وخطیب جامع مسجد مبارک اہل حدیث شرقپور)

گمشدہ شخص کے بارے میں غیبی اطلاع:۔

ہمارے اسلاف میں تو ایسے ایسے مستجاب الدعوات بزرگ گزرے ہیں کہ سبحان اللہ "مرکز الدعوۃ السلفیہ" میں ہمارے ایک استاد تھے سید عبدالشکور شاہ اثری رحمہ اللہ ان کے اوپر ہر وقت فکر آخرت اور خشیت الٰہی کا غلبہ رہتا تھا۔ مغرب کی نماز میں اکثر ایسی آیات کی تلاوت فرماتے جن میں موت اور آخرت کا ذکر ہوتا۔ مثلاً ہم نے خود کئی باران کے پیچھے نماز ادا کی جس میں وہ تلاوت کرتے ہوئے جب اس آیت پر پہنچے " **وجاءت سکرۃ الموت بالحق** " تو اس آیت کو بار بار دہراتے اور بہت زیادہ روتے۔ چونکہ ہم ان سے "مسلم شریف" پڑھا کرتے تھے لہٰذا دوران سبق کئی بار ایسا ہوا کہ جونہی قبر، آخرت کے متعلق کوئی موضوع شروع ہوتا استاد محترم کے آنسو جاری ہوجاتے اور سامنے پڑی کتاب کے صفحات تر ہونے لگتے۔ ایک دفعہ ہمارے مدرسے کے باورچی فاروق صاحب کو ایجنسی کے نامعلوم افراد اغواء کرکے لے گئے کسی کو ان کے متعلق کچھ خبر نہ تھی تمام اساتذہ اور طلباء ان کی طرف سے سخت فکر مند تھے اور ان کیلئے دعائیں کرتے رہتے تھے تقریباً ایک ہفتے بعد جب مایوسی کے سائے لہرانے لگے تو مولانا عتیق اللہ سلفی صاحب نے سید عبدالشکور شاہ صاحب رحمہ اللہ کو فرمایا کہ آپ خصوصی دعا فرمادیں تاکہ فاروق صاحب واپس آجائیں۔

سید عبدالشکور صاحب رحمہ اللہ نے عصر کی نماز پڑھا کے لمبی دعا کروائی اور دعا کے بعد فرمایا کہ مجھے امید ہے انشاء اللہ آج رات کو فاروق صاحب آجائیں گے اور واقعی رات گیارہ بجے فاروق صاحب مدرسے میں موجود تھے۔ جب ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ مجھے کسی نامعلوم مقام پر لے جاکر مجھ پر بہت تشدد کیا گیا لیکن آج

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

پتہ نہیں ان لوگوں کو کیا ہوا انہوں نے مجھے گاڑی میں ڈالا اور پتوکی پھینک گئے مجھے مدرسے کے ایک استاد صاحب کا فون نمبر یاد تھا میں نے پتوکی سے کال کروائی اور پھر مجھے یہاں پہنچا دیا گیا۔

جنات کا شاگردی اختیار کرنا:۔

سید عبدالشکور صاحب رحمہ اللہ کے پاس جنات بھی پڑھنے آیا کرتے تھے۔

ہمارے ایک ہم جماعت مختار صاحب بیان کرتے تھے کہ ایک دن استاد محترم کلاس میں اکیلے بیٹھے تھے جب میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے دیوار پر کچھ سائے حرکت کرتے ہوئے دیکھے اور عرض کی کہ استاد جی! یہ کیا چیز ہے فرمایا جس طرح تم مجھ سے پڑھتے ہو اسی طرح یہ جنات بھی میرے پاس پڑھنے آتے ہیں۔

باطنی آنکھ کا کھل جانا:۔

ایک دفعہ سید عبدالشکور شاہ صاحب رحمہ اللہ دوسرے اساتذہ کے ساتھ گاڑی پر بیٹھے اوکاڑہ جا رہے تھے کہ راستے میں ایک ویران علاقے میں جا کر گاڑی خراب ہو گئی۔ سب اساتذہ گاڑی سے نیچے اتر آئے تو سید عبدالشکور صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا بھئی یہاں تو بہت زیادہ آبادی ہے جہاں آ کر گاڑی خراب ہوئی ہے۔ سب نے کہا کہ شیخ! یہاں تو ہر طرف کھیت ہی کھیت نظر آ رہے ہیں تو فرمایا میں جنات کی بات کر رہا ہوں مجھے ہر طرف ان کی بستیاں دکھائی دے رہی ہیں۔ یقیناً اللہ پاک نے ان کی آنکھوں سے پردہ ہٹایا ہوا تھا جو وہ جنات کو بھی دیکھ لیا کرتے تھے اور باقاعدہ انہیں تعلیم دیا کرتے۔ افسوس کہ پچھلے سال وہ ہمیں داغ مفارقت دے گئے۔ ”اناللہ وانا الیہ راجعون“

باکمال ولی کا تیر بہدف دم:۔

اسی طرح کے بے شمار حقیقی واقعات لکھوی علماء کی زندگیوں میں بھی ملتے ہیں۔

مولانا عبدالرشید مجاہد آبادی صاحب حفظہ اللہ کی خدمت سے بہت فائدہ ہوا ہے وہ اپنے شیخ حضرت میاں محمد باقر صاحب رحمہ اللہ کی کرامات سنایا کرتے ہیں جنہیں سن

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

کر ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔ مولانا محمد یحییٰ شرقپوری رحمہ اللہ بھی حضرت میاں محمد باقر رحمہ اللہ کے فیض یافتہ تھے۔ مولانا محمد یحییٰ صاحب شرقپوری رحمہ اللہ کا ہر قسم کے درد کیلئے ایک تیر بہدف دم مجھے ملا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ایک دن مجھے بہت درد ہو رہا تھا تو ہماری مسجد کے ایک بابا جی رشید صاحب نے درد والی جگہ پر ہاتھ رکھ کر کچھ پڑھا اور پھونک ماردی۔ میرا درد فوراً ختم ہو گیا میں نے پوچھا کہ بتائیں تو سہی آپ نے پڑھا کیا ہے جو میرا درد بالکل غائب ہو گیا ہے۔ تو کہنے لگے یہ وظیفہ مجھے مولانا محمد یحییٰ صاحب شرقپوری رحمہ اللہ نے عنایت فرمایا تھا کہ جو بندہ فرائض کا اہتمام کرے اور روزانہ فجر کے بعد ایک تسبیح "**لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیه ما عنتم حریص علیکم بالمؤ منین رؤوف رحیم**" پڑھ لے۔ یا بہتر ہے صبح و شام ایک ایک تسبیح پڑھے۔ پھر جس کو بھی دم کرنا ہو صرف سات بار یہ آیت پڑھ کر دم کر دے انشاء اللہ درد ختم ہو جائے گا۔

بڑوں کی کرامات افسانے نہیں حقیقت......!

اس دن سے میرا یہی معمول ہے اور الحمد للہ میں جس بیمار کو دم کر دوں یا کسی کی درد والی جگہ پر ہاتھ رکھ کر دم کروں تو اللہ پاک اسے فوراً شفاء دے دیتا ہے ان سب واقعات کے بعد عرض ہے کہ کتاب "علمائے اہل حدیث کا ذوق تصوف" میں ذکر کردہ واقعات افسانے نہیں بلکہ حقیقت ہیں۔ درد دل کی محنت کو زندہ کرنے کی ایک کوشش ہے، ایک بھولے سبق کی یاددہانی ہے۔

(وضاحت: 2600 صفحات پر مشتمل کتاب "علمائے اہل حدیث کا ذوق تصوف" ادارہ عبقری لاہور مزنگ چونگی سے شائع ہو چکی ہے)

☆......☆......☆

مولانا نذیر احمد سبحانی کی بیان فرمودہ کرامات

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

(مولانا نذیر احمد سبحانی حفظہ اللہ خطیب جامع مسجد زینت اہل حدیث لاہور)

اسباب موت میں غیبی رہنمائی اور خلاصی:۔

"والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا" مولانا حافظ عبدالمنان صاحب وزیر آبادی رحمہ اللہ کا ایک ایمان افروز واقعہ میں نے ان کی سوانح میں پڑھا تھا کہ حافظ صاحب رحمہ اللہ نابینا تھے۔ بچپن میں جب انہیں علم کی پیاس محسوس ہوئی تو انہیں پتہ چلا کہ دریائے چناب کے کنارے ایک گاؤں ہے وہاں کے مدرسے میں دین کا علم سکھایا جاتا ہے۔ لہٰذا حافظ صاحب رحمہ اللہ کھونڈی پکڑے زمین کو ٹٹولتے ٹٹولتے چل پڑے۔ چونکہ نابینا تھے اس لیے کسی نے بھی ان پر کوئی خاص توجہ نہ دی۔ دریائے چناب کے کنارے کنارے چلتے رہے۔ ظہر کے وقت نکلے تھے اور جب عصر کا وقت ہوا تو دریا کے پانی سے وضو کرنے کیلئے کنارے پر بیٹھ گئے ابھی وضو شروع کیا ہی تھا کہ کنارے کی مٹی دریا میں ٹوٹ کر گر پڑی اور حافظ صاحب رحمہ اللہ ہاتھ پاؤں مارنے لگے لیکن بے سود۔

پانی کے بہاؤ کی طرف بہنے لگے اللہ پاک نے انہیں ڈوبنے سے محفوظ رکھا اور پانی کو ہی ان کی سواری بنا دیا۔ مغرب کا وقت ہوا پھر عشاء کا وقت گزرا اور پھر تہجد کا وقت آ گیا۔ وہ مرد درویش ساری رات پانی میں رہا ایک جگہ جا کر کنارے کو ہاتھ لگا تو فوراً باہر نکل آئے باہر نکل کر جب زمین کو ٹٹولا تو مصلے پر ہاتھ لگا جب سارا جائزہ لیا تو وہ چھوٹی سی مسجد بنی ہوئی تھی۔ حافظ صاحب رحمہ اللہ نے عصر، مغرب اور عشاء کی قضاء نمازیں ادا کیں اتنے میں فجر کی اذان کی آواز قریبی گاؤں سے آئی تو فجر پڑھ کر وہیں بیٹھے ذکر کرنے لگے اچانک کسی آدمی کے کھانسنے کی آواز آئی تو اسے بلا کر پوچھا کہ فلاں گاؤں کہاں ہے۔ اس نے کہا حافظ جی! آپ اسی گاؤں کے سامنے بیٹھے ہیں۔ لہٰذا حافظ صاحب رحمہ اللہ تھوڑا سا آگے چل کر گاؤں کے مدرسے میں پہنچ گئے اللہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

پاک نے اپنے غیبی حفاظتی نظام کے ذریعے انہیں میلوں لمبا سفر بھی طے کروا دیا اور انہیں کچھ نقصان بھی نہیں پہنچا۔ ابھی کچھ عرصہ پہلے مولانا محمد یحییٰ صاحب شرقپوری رحمہ اللہ کے سالے حافظ عبدالرحمن عتیق صاحب حافظ عبدالمنان وزیر آبادی رحمہ اللہ کی مسجد میں ہی خطابت کی خدمت انجام دیتے ہوئے فوت ہوئے ہیں۔

مرد قلندر عارف باللہ صوفی باصفا کی کرامت:۔

حضرت صوفی عبداللہ صاحب رحمہ اللہ بھی مدرسہ غزنویہ میں تشریف لایا کرتے تھے۔ وہ تو اللہ پاک کے اتنے لاڈلے ولی تھے کہ اپنی دعائیں ضد کرکے اور جھگڑ کر منوا لیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ جبکہ ان کا مدرسہ ابھی اوڈاں والا گاؤں میں تھا طالب علم دور سے سفر کرکے پیدل ہی مدرسے میں جایا کرتے تھے۔ صوفی صاحب رحمہ اللہ دعا منگوایا کرتے کہ یا اللہ یہ جو تیرے دین کے طالب ہیں انہیں پیدل سفر کرکے مدرسے میں آنا پڑتا ہے تو ٹرین کو مدرسے کے قریب سے ہی گزار دے۔ جب صوفی صاحب رحمہ اللہ یہ دعا منگوایا کرتے تو لوگ مذاق اڑایا کرتے تھے کہ بھلا یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ٹرین مدرسے کے قریب سے گزرے۔ لیکن اللہ پاک اپنے خاص بندوں کی باتیں ضرور قبول فرمایا کرتا ہے اب موجودہ مدرسہ جو ماموں کانجن میں ہے دیکھا جائے تو مدرسے کے بالکل قریب سے ٹرین گزر رہی ہے یہ صوفی صاحب رحمہ اللہ کی کرامت تھی۔

عارف باللہ کا انداز مجذوبانہ:۔

اللہ پاک صوفی صاحب رحمہ اللہ کے مدرسے کا انتظام غیب کے خزانوں میں سے کرتا تھا جب بھی صوفی صاحب رحمہ اللہ کو کسی چیز کی ضرورت ہوتی وہ مصلیٰ لیکر قریبی جنگل میں چلے جاتے اور جا کر دعا مانگتے کہ یا اللہ! تو نے مجھے جس کام پر مامور کیا ہے اب اس کا انتظام بھی خود ہی فرما۔ مجھے دے نا! دیتا کیوں نہیں۔ سبحان اللہ ایسے یقین

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

سے جب بندہ اللہ پاک سے مانگتا ہے تو اللہ پاک بھی فرشتوں کے سامنے اپنے اس بندے پر فخر کرتے ہیں اور صوفی صاحب رحمہ اللہ یہ فرمایا کرتے تھے یا اللہ میں اور کس سے مانگوں میں نے بس تجھی سے لینا ہے اور کسی کے در پر نہیں جانا۔ یقیناً اللہ پاک کو اس بات پہ بہت خوشی ہوتی ہے کہ میرا بندہ صرف میرے در پر پڑا ہوا ہے اب میں ہی اس کی ضرورتیں پوری کروں گا۔

تالے کا خود بخود کھل جانا (کرامت):۔

ایک بار نہ جانے کہاں سے گندم سے بھرا ہوا ٹرک صوفی صاحب رحمہ اللہ کے مدرسے کے باہر آ کر رکا جس میں سو من سے بھی زیادہ گندم تھی۔ چوکیدار نے جب گیٹ کا تالا کھولنے کیلئے چابی ڈھونڈی تو چابی نہ ملی وہ بہت پریشان ہوا اس نے ہر جگہ ڈھونڈ لیا لیکن بے سود۔ آخر کار صوفی صاحب رحمہ اللہ کو عرض کیا کہ چابی نہیں مل رہی اور ٹرک باہر کھڑا ہے صوفی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کوئی بات نہیں تم جا کر تالے کے نیچے جھولی پھیلا کر کھڑے ہو جاؤ اور پڑھو بسم اللہ الرحمن الرحیم، چوکیدار نے ایسا ہی کیا اور جونہی بسم اللہ پڑھی تالا خود بخود ٹوٹ کر اس کی جھولی میں آ گرا اور یوں ٹرک اندر آ گیا یہ بھی صوفی صاحب رحمہ اللہ کی لاجواب کرامت تھی۔

☆......☆......☆

ایڈیٹر ماہنامہ "تفہیم الاسلام" کی بیان فرمودہ کرامات

(محترم حمید اللہ خان عزیز۔ ایڈیٹر:۔ ماہنامہ مجلہ تفہیم الاسلام)

ظہور کرامات کے چند واقعات

اس بات کا تذکرہ سابقہ اوراق میں گزر چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ نیک اور صالح لوگوں کی دعاؤں کو رد نہیں کرتا اور بعض اوقات تو ایسا ہوتا ہے کہ ادھر اللہ تعالیٰ کے دربار میں دعا کیلئے

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

ہاتھ بلند کیے اور عاجزی وانکساری سے اپنی حاجت پیش کی۔ ادھر قبولیت کے آثار سامنے آنا شروع ہو گئے۔ اللہ کے حضور جو پکار لگائی، اللہ نے اسے شرف قبولیت سے نواز دیا۔ ان سطور میں ہم اپنے بزرگ علماء کی قبولیت دعا اور کرامات کے چند واقعات درج کرتے ہیں:

چنبل کی تکلیف دور ہو جانا (کرامت):۔

مولانا غلام رسول قلعوی رحمۃ اللہ علیہ کے سوانح نگار مولوی عبدالقادر لکھتے ہیں کہ قلعہ میہاں سنگھ میں ایک حافظ قرآن بچوں کو قرآن مجید پڑھاتے تھے۔ ان کے چہرے پر چنبل ہو گیا تھا' بہت علاج کرایا لیکن افاقہ نہ ہوا' ایک دن انہوں نے مولانا سے دعا کیلئے عرض کیا تو دیکھ کر فرمایا: ''کوئی علاج نہیں کرایا؟'' کہا: ''بہت علاج کرائے اور کرا رہا ہوں مگر بجائے فائدے کے مرض بڑھ گیا ہے اور روز بروز بڑھ رہا ہے' اب خدائی علاج چاہتا ہوں'' مولانا نے اسی وقت دم کیا اور فرمایا: ''متواتر تین دن دم کراؤ'' حافظ صاحب نے مولانا کے فرمان کے مطابق تین دن دم کرایا اور چنبل کی تکلیف بالکل ختم ہو گئی۔

سیدھوں کا راستہ لا الہ الا اللہ (کرامت):۔

ایک مرتبہ مولانا غلام رسول رحمہ اللہ ضلع گجرات کے کسی گاؤں میں جا رہے تھے کہ ایک سکھ نے ان سے پوچھا: ''موضع ڈنگا کا راستہ کون سا ہے؟'' فرمایا: ''بھائی مجھے ڈنگوں کا راستہ تو یاد نہیں البتہ سیدھوں کا یاد ہے'' اس نے کہا: ''سیدھوں کا ہی بتا دو'' فرمایا ''سیدھوں کا راستہ ہے لا الہ الا اللہ'' ادھر مولانا رحمہ اللہ کی زبان سے یہ کلمہ نکلا اور ادھر سکھ کی زبان پر یہ کلمہ جاری ہو گیا اور اس نے اسلام قبول کر لیا۔'' ڈنگا پنجابی کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں ٹیڑھا' الٹا' غلط' صحیح اور سیدھے راستے کے برعکس۔

یہ دو واقعات مولانا غلام رسول قلعوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں اب دو واقعات حضرت صوفی محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کے ملاحظہ فرمائیے جن کا تعلق استجابت دعا سے ہے۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

جو مانگتے مل جاتا (کرامت):۔

جن حضرات کو ماموں کانجن میں صوفی صاحب رحمہ اللہ کے قائم کردہ جامعہ تعلیم الاسلام کو دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ انہیں معلوم ہے یہ کتنی بڑی عمارت ہے۔ کتنی جگہ میں پھیلی ہوئی ہے اور اس کی تعمیر میں کتنی رقم خرچ ہوئی ہوگی۔ بارہا ایسا ہوا کہ اثنائے تعمیر میں شدید مالی مشکلات پیش آئیں۔ صوفی صاحب نے اللہ سے التجا کی کہ اتنے بڑے کام پر تو نے مجھ بوڑھے اور کمزور آدمی کو لگا دیا ہے۔ میں اکیلا اس کو کیسے مکمل کر سکتا ہوں تو پیسے دے گا تو کام چلتا رہے گا...... اللہ تعالیٰ صوفی صاحب کی التجائیں قبول فرماتا اور مشکل حل ہو جاتی۔ وہ اس طرح اللہ سے التجا کرتے اور دعا مانگتے تھے جیسے اللہ سے براہ راست مخاطب ہیں۔

دعا کرتے ہی خالی خزانہ بھر جانا (کرامت)......!

قاری عطاء اللہ جو ماموں کانجن میں معلم تھے بیان کرتے ہیں کہ ایک دن جامعہ کے ارکان انتظامیہ صوفی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر تھے اور انہیں بتا رہے تھے کہ خزانہ بالکل خالی ہے۔ صوفی صاحب یہ سن کر بڑے فکر مند ہوئے۔ اسی وقت بارگاہ خداوندی میں ہاتھ پھیلا دیئے۔ دعا کا آغاز ان الفاظ سے کیا:۔"اے میرے اللہ! اگر تو نے پیسے نہیں دینے تھے تو اتنی بڑی عمارت مجھ سے کیوں بنوائی اور کیوں اتنے استادوں اور طالب علموں کو یہاں اکٹھا کیا؟ اب میں کیا کروں؟ ابھی وہ دعا مانگ ہی رہے تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے چھ ہزار روپے چندہ دیا۔ اس کے بعد دو تین دنوں میں چالیس ہزار روپے جمع ہو گئے۔ قاری عطاء اللہ بتاتے ہیں کہ میں اس وقت وہاں موجود تھا اور صوفی صاحب کی زبان سے یہ دعائیہ الفاظ میں نے خود سنے۔

(ان حوالہ جات کیلئے صوفی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھی گئی کتاب کا

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

مطالعہ ازحد مفید رہے گا)

ہمیں اہل اللہ اسلاف پر فخر ہے:۔

آج جن اولیائے اہل حدیث کی سوانح عمریاں، کرامات، ذکر واشغال، بیعت وعہد ملفوظات وارشادات، دانش وران قوم نے تاریخ قرطاس پر رقم کیے ہیں۔ واقعتاً ان کے حالات زندگی کو حیطہ زندگی میں لانا چاہیے تھا۔ وہ اس کا بجا طور پر استحقاق رکھتے تھے۔ ہم تحدیث نعمت کے طور پر عرض کرتے ہیں کہ ہمیں ان کی طرف نسبت پر فخر ہے:۔

اولئک آبائی فجئنی بمثلهم اذا جمعتنا یا جریو المجامع

☆......☆......☆

مولانا حافظ محمد عباس کی بیان فرمودہ کرامات

(مولانا حافظ محمد عباس حفظہ اللہ تعالیٰ، خطیب جامع مسجد چبوترہ بازار، احمد پور شرقیہ)

موچی کی سازش اور خواجہ صاحب رحمہ اللہ کی کرامت:۔

نواب صاحب نے مولانا محمد احمد صاحب رحمہ اللہ کو ایک مرتبہ ریاست بدر کر دیا تھا۔ ریاست بدر کرنے کا واقعہ یہ ہے کہ احمد پور شرقیہ میں ایک موچی تھا اسکا نام مِھتر اللہ ڈیوایا تھا یہ اپنے فن میں بڑا ماہر تھا۔ نواب صاحب کے جوتے وغیرہ اسی کے پاس ہی بنا کرتے تھے لیکن یہ اپنے مذہب میں بڑا غالی تھا اور اصحاب ثلاثہ پر تبرا کو اپنے ایمان کا حصہ سمجھتا تھا ایک مرتبہ اس مِھتر اللہ ڈیوایا نے نواب صاحب کی جوتی سی کر اس کے چمڑے کے اندر اصحاب ثلاثہ کے نام لکھ کر لگا دیئے تھے۔ نواب صاحب جب اس کو پہنتے تھے تو سر چکراتا تھا طبیعت خراب ہو جاتی تھی۔ نواب دراصل موجی آدمی تھے ایک دن ان کو خیال آیا کہ اس جوتی کو اکھاڑ دو۔ جوتی کو اکھاڑا تو اصحاب ثلاثہ کے نام نکلے۔ چنانچہ نواب صاحب نے کہا کہ موچی کو پکڑو۔ موچی پکڑا گیا۔ موچی جب آیا تو اس نے ہاتھ جوڑے پاؤں پر گر پڑا اس نے کہا سائیں میں تو ان پڑھ آدمی ہوں، جاہل ہوں

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

مجھے کیا پتہ؟ یہ آپ کے مولوی احمد صاحب جو ہیں انہوں نے مجھے ایک تعویذ دیا تھا اور کہا تھا کہ یہ خیر و برکت کا تعویذ ہے نواب صاحب کیلئے دے رہا ہوں۔ تو میں نے یہ تعویذ آپ کے شاہی چپل میں لگا دیا۔

موچی کی اس بات پر نواب صاحب نے بغیر تحقیق کئے غصے میں آکر یہ آرڈر کر دیئے تھے کہ مولوی احمد کو میری ریاست سے نکال دو یعنی اس کو ریاست بدر کر دو۔ نواب صاحب نے ان کو سزا اس لیے نہیں دی کہ وہ علم اور علماء کے قدر دان تھے کہتے تھے کہ تم عالم ہو مولوی ہو میں اور تو کچھ نہیں کرتا لہٰذا ریاست سے چلے جاؤ۔ ان کو ریاست بدر کر دیا گیا۔ مولوی صاحب یہاں سے لودھراں چلے گئے لودھراں میں قیام کے دوران کبھی کبھی چھپ چھپا کر رات کو اپنے گھر آجاتے اور گھر والوں کو مل کر پھر چلے جاتے تھے۔ اسی دوران حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ جو کہ پیر تھے نواب صاحب کے وہ نواب صاحب کے پاس تشریف لے آئے انہوں نے آکر پوچھا کہ صادق! نواب صاحب نے کہا جی حضور! خواجہ صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ وہ مولوی احمد کہاں ہے؟ ان کو بلاؤ، ہم وعظ سننا چاہتے ہیں۔ نواب صاحب اپنے مرشد کا بہت ہی زیادہ ادب کرتے تھے اب وہ پریشان ہوئے کہ ان کو کہاں اور کیسے تلاش کیا جائے بہرحال تکمیل حکم مرشد کی خاطر انہوں نے فوراً فوجی دستہ بھیجا کہ انکو تلاش کرو اور ان کو لے آؤ۔ جب یہ دستہ ان کے گھر گیا تو وہ وہاں تو نہ ملے۔۔۔ گھر والے مزید پریشان ہو گئے کہ پتہ نہیں شاید کوئی اور آفت آگئی ہے یہ تمام باتیں ہم کو ہماری نانی اماں صاحبہ (جو کہ مولانا بشیر احمد رحمہ اللہ کی اہلیہ تھیں) بتاتی تھیں۔ چنانچہ لودھراں سے مولانا احمد صاحب رحمہ اللہ کو محل واپس بلایا گیا جیسے ہی یہ محل میں داخل ہوئے تو سامنے ہی خواجہ صاحب تشریف فرما تھے مولوی صاحب کو دیکھتے ہی فرمایا: صادق! یہ تیری ریاست کا بہت بڑا عالم دین ہے اس کی قدر کیا کر! حالانکہ ان کو پتہ نہیں تھا کہ نواب صاحب تو ان کو ریاست بدر کر چکے ہیں۔ لہٰذا

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

انتظامات شروع ہو گئے مسجد کی صفائی ہوئی مغرب کی نماز خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ، نواب صاحب اور تمام رعایا نے مولوی صاحب کے ہی پیچھے محل میں ادا کی ۔اس کے بعد انہوں نے قرآن پاک کا درس دیا جو وعظ فرمایا خواجہ صاحب رحمہ اللہ اس میں شریک تھے۔ اور اس وعظ سے بڑے متاثر ہوئے اس کے بعد نواب صاحب نے وہ ملک بدری کے آرڈر کینسل کر دیئے بعد میں جب تحقیق کی تو ثابت ہوا کہ مولانا محمد احمد صاحب کا کوئی قصور نہیں تھا اور یہ ساری سازش موچی کی ہے۔اس ہی کی بدمعاشی ہے ۔اب یہ تفصیل مجھے اپنے بڑوں اور نانی صاحبہ سے معلوم نہ ہوسکی کے نواب صاحب نے اس موچی کے ساتھ بعد میں کیا گیا۔ اسی طرح حسب سابق معمولات چلتے رہے مولانا محمد احمد صاحب رحمہ اللہ اپنی تمام زندگی یہ شاہی خدمات انجام دیتے رہے ان کے دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد انکے فرزند مولانا بشیر احمد صاحب رحمہ اللہ والد کی جگہ مقرر ہوئے ان کو بھی بخاری شریف کا ہیڈ (نگران) بنا دیا گیا۔

نعش کا جنت البقیع منتقل ہو جانا:۔

مولانا بشیر احمد صاحب رحمہ اللہ نعت گوئی کے بہت بڑے شاعر تھے ان کو مدینہ شریف جانے کا شوق بھی تھا لیکن وہ جا نہیں سکے۔ جب ان کی وفات ہوئی ان کی وفات کے بعد ان کے ایک قریبی دوست تھے جو ان کی قبر پر گئے اور وہ مراقبہ کے بڑے ماہر تھے جب ان کی قبر پر انہوں نے مراقبہ کیا تو اس کے بعد انہیں پتہ چلا کہ ان کی قبر خالی ہے۔ دوسری دفعہ کیا تو انہیں پتہ چلا کہ انہیں یہاں سے جنت البقیع میں شفٹ کر دیا گیا ہے۔

☆......☆......☆

مولانا محمد اسد اللہ منیر کی بیان فرمودہ کرامات

(مولانا محمد اسد اللہ منیر حفظہ اللہ تعالیٰ، فاضل جامعہ سلفیہ)

WWW.UBOAT.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

قبولیت دعا کا آنکھوں دیکھا حال:۔

میں چھوٹا مانانوالہ سے ملحق آبادی 80 مربع میں رہائش پذیر ہوں اور الفرمان گرائمر سکول کے نام سے سکول چلا رہا ہوں۔ مالی مشکلات درپیش ہونے کے سبب سکول کا آغاز ایک چھوٹی سی بلڈنگ میں کیا۔ وقت کے ساتھ ساتھ سکول نے ترقی کی اور جگہ کم پڑگئی، اور کشادہ ماحول والی بلڈنگ کی تلاش شروع ہوگئی۔ تلاش و بسیار اور جستجو کے باوجود پوری آبادی میں کرایہ پر مناسب بلڈنگ دستیاب نہ تھی۔ چند ایک مکان سکول کیلئے موزوں تھے مگر مالکان کا بلڈنگ کو کرایہ پر دینے کیلئے رضامند ہونا محال تھا کیونکہ وہ خود اس میں رہائش پذیر تھے۔ مانانوالہ کے ہی رہائشی ابوانس شہید کے بھائی حافظ عبدالخالق صاحب جو کہ جماعۃ الدعوۃ کے مسئول ہیں ان کی زوجہ محترمہ نے ہماری ہی آبادی میں 80 مربع میں عورتوں کا مدرسہ بنایا ہوا ہے۔

2013ء کے سالانہ امتحان کے رزلٹ کی تقریب میں محترمہ باجی صاحبہ کو مدعو کیا گیا اور تقریب کے آخر میں سکول کے لئے مناسب جگہ کے انتظام کے لئے دعا کا کہا گیا۔ محترمہ باجی صاحبہ نے خلوص کے ساتھ دعا کی تو جو معاملہ مہینوں سے لٹکا ہوا تھا، چند دن بعد حل ہوگیا اور سکول کو ایک شاندار بلڈنگ مناسب کرایہ پر دستیاب ہوگئی۔ اس بلڈنگ کے متعلق کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ یہ بلڈنگ سکول کو مل جائے گی۔

محترمہ باجی صاحبہ مکہ مکرمہ گئی تھیں تو بیت اللہ پر پہلی نظر پڑتے ہی انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ یا اللہ میری دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازنا۔ اس مقبول دعا کے نتیجے میں باجی صاحبہ کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محترمہ باجی صاحبہ کو صحت و عافیت اور امن و ایمان والی لمبی زندگی عطاء فرمائے اور ان سے اپنے دین کا کام لیتا رہے، آمین۔

☆......☆......☆

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

قاری محمد حنیف عاجز صاحب کی بیان فرمودہ کرامات

(از: قاری محمد حنیف عاجز، شرقپور)

دعا کرتے ہی اسباب بن جانا:۔

مولانا محمد یحییٰ شرقپوری رحمہ اللہ فرماتے تھے مسجد بن رہی تھی میرے ایک دوست نے مجھے کہا لاہور میں ایک مخیر آدمی ہے اس کے پاس جاتے ہیں وہ مسجد کے سلسلے میں تعاون ضرور کرے گا۔ مولانا فرماتے ہیں کہ میرا دل نہیں چاہ رہا تھا لیکن اس کے اصرار پر میں اس کے ساتھ چلا گیا جب لاہور اس کے گھر گئے تو اس نے بڑا مایوس کن جواب دیا اور ہم واپس آ گئے۔ مسجد کا کام رک گیا تھا، گرمیوں کا موسم تھا دوپہر 12 بجے کے بعد میں نے وضو کیا اور اپنے مکان کی چھت پر دھوپ میں جا کر نماز کی نیت باندھی دو رکعت نماز پڑھی لمبا قیام رکوع اور سجدے کیے اللہ سے رو کر دعا کی کہ یا اللہ یہ تیرا گھر ہے تو نے ہی اسے پایہ تکمیل تک پہنچانا ہے آئندہ میں شہر شرقپور سے باہر جا کر کسی سے سوال نہیں کرونگا اللہ کے سامنے گڑگڑایا، رویا، نماز سے فارغ ہوا ہی تھا کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے نیچے آ کر دروازہ کھولا ایک آدمی کھڑا تھا اسے اندر بلایا اس نے پوچھا کہ مولانا مسجد کا کام کیوں رکا ہوا ہے، میں نے کہا جو فنڈ جمع تھا وہ ختم ہو گیا ہے اللہ دے گا پھر شروع کر دینگے، مجھے یاد نہیں کہ مولانا نے شاید 10000 روپے کا بتایا جو اس آدمی نے دیے کہ مولانا کام شروع کریں میں پھر آؤں گا۔ مولانا فرماتے ہیں میں نے پوچھا آپ کا نام پتہ اس نے کہا کہ میرا نام کچھ نہیں اور نہ ہی آپ نے میرے بارے کسی سے ذکر کرنا ہے۔

دعا کرتے ہی اہلیہ کا شفاء پا جانا:۔

غالباً 1998ء میں میری بیوی بیمار ہوگئی اور اس حالت میں 7 دن تک سو نہ سکی مولانا میرے ساتھ بڑی شفقت فرمایا کرتے تھے ایک مسجد میں مجھے کہنے لگے بیٹا آپ کچھ پریشان دکھائی دے رہے ہیں میں نے وجہ بتائی تو اسی وقت میرے

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

گھر تشریف لائے اور میری اہلیہ کو دم کیا اور شفاء کیلئے دعا فرمائی اور ساتھ ہی تسلی دی کہ بیٹا یہ بیماریاں اور پریشانی انسان کے گناہوں کا کفارہ بنتی ہیں اللہ بیماری دے کے انسان کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں اللہ شفاء دے گا دعا فرمائی اور چلے گئے۔ اگلی رات میری بیوی بڑے آرام سے ساری رات سوئی اور اللہ نے شفاء بھی عطا فرمائی۔

حافظ عبدالمنان نورپوری رحمہ اللہ صاحب کرامت بزرگ:۔

حضرت مولانا حافظ عبدالمنان نورپوری رحمہ اللہ تین بھائی تھے بڑے بھائی شادی کے بعد فوت ہو گئے دوسرے نمبر پر حافظ صاحب اور انکے تیسرے بھائی محمد بشیر ابھی زندہ ہیں۔ حافظ صاحب کا نام جو والدین نے رکھا وہ محمد شفیع تھا۔ وہ میری ساس کے ماموں کے بیٹے تھے میرے سسر نے بتایا کہ میں شادی کے چند روز بعد اپنی بیوی کے ہمراہ حافظ صاحب کے گھر گیا اور انکے والد نے کہا بیٹا رحمت اللہ یہ سکول پڑھنے کیلئے نہیں جاتا اسے کچھ سمجھاؤ میں نے بھی سمجھایا منت سماجت کی مگر محمد شفیع نہ مانا اور کہا ماسٹر صاحب نے مجھے مارا ہے میں پڑھنے نہیں جاؤں گا میں نے کہا ماموں جان اس کو دینی تعلیم کیلئے مدرسے میں داخل کروا دو تو میرے مشورے کے مطابق ماموں جان جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ میں لے گئے استاد جی نے پوچھا بیٹا نام کیا ہے تو عرض کی میرا نام محمد شفیع ہے انہوں نے کہا محمد شفیع نہیں آج کے بعد تیرا نام عبدالمنان ہوگا۔

بہر حال حافظ صاحب نے جامعہ محمدیہ سے قرآن حفظ کیا پھر اس کے بعد درس نظامی کی کتابیں پڑھیں اللہ پاک نے انہیں مثالی حافظہ دیا ہوا تھا۔ مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ جامعہ میں جمعہ کا خطبہ دیا کرتے تھے ایک دفعہ مخالفین نے سلفی صاحب کے خلاف تھانے میں رپٹ درج کروائی کہ سلفی صاحب نے اپنی تقریر میں یہ کہا ہے وہ کہا ہے...... پولیس آ گئی۔ سلفی صاحب نے کہا عبدالمنان کو بلاؤ یہ میری ٹیپ ریکارڈر ہے سلفی صاحب نے کہا بیٹا ان کو میری جمعہ کی تقریر سناؤ یہ میرے اوپر الزام لگا رہے

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

ہیں کہ سلفی نے یہ کچھ کہا ہے حافظ صاحب نے لفظ بالفظ ساری تقریر پولیس والوں کو سنادی۔

دعا کرتے ہی گاڑی مل جانا (کرامت):۔

حافظ صاحب درس نظامی سے فارغ ہونے کے بعد جامعہ محمدیہ میں ہی بطور استاد حدیث پڑھانے لگے حافظ صاحب کا اللہ پر توکل اس طرح تھا کہ ایک دفعہ رمضان کے مہینے میں گجرانوالہ میں ہی کسی مسجد میں درس قرآن کے لیے گئے مدرسے کی طرف سے گاڑی ملی ہوئی تھی کہیں آنے جانے کیلئے درس قرآن سے فارغ ہوئے باہر نکلے تو گاڑی غائب تھی ساتھیوں نے کہا حافظ صاحب تھانے اطلاع کر دیں رپٹ درج کروادیں حافظ صاحب نے فرمایا ٹھہرو رپٹ درج کرواتا ہوں واپس مسجد میں گئے دو رکعت نفل پڑھے اللہ سے دعا کی باہر آئے تو کچھ دیر بعد حافظ آباد سے فون آگیا کہ حافظ صاحب آپ کی گاڑی تھانے میں کھڑی ہے خود آئیں گے یا ہم بھیج دیں یہ حضرت حافظ صاحب کی کرامت سمجھ لیں یا اللہ پر توکل اور بھروسہ۔

ہوائی جہاز کا رک جانا (کرامت):۔

ایک دفعہ حافظ مسعود عالم صاحب اور حافظ عبدالمنان صاحب نے درس قرآن کیلئے کراچی جانا تھا۔ ائیر پورٹ پر پہنچے مغرب کا وقت تھا، مسجد میں گئے قضاء حاجت سے فارغ ہو کر مسجد میں وضو کیا اور ادھر اذان ہوگئی، ڈرائیور آیا کہ حافظ صاحب جہاز بالکل تیار ہے جلدی آجائیں حافظ صاحب نے فرمایا کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ جب اذان ہو جائے اور تم مسجد میں ہو تو نماز پڑھنے کے بغیر نہ جاؤ لہٰذا میں تو نماز پڑھ کر آؤں گا جہاز جاتا ہے تو جائے۔ حافظ صاحب نماز پڑھ کر گئے تو جہاز کسی وجہ سے ایک گھنٹہ لیٹ تھا پھر اسی جہاز میں بیٹھے اور کراچی گئے۔

دوران سفر ایک حیرت انگیز کرامت:۔

حافظ صاحب کے دادا جان کا واقعہ ہے وہ گھوڑے پر گھاس لادے ہوئے گھر

facebook.com/Salfi.tasawuf

کو آرہے تھے تین آدمی پولیس والے تھے کہنے لگے بابا جی کدھر جانا ہے کہنے لگے یہ سامنے بستی نور پور جانا ہے انہوں نے کہا بابا نیچے اتر ہم تھکے ہوئے ہیں گھوڑا ہمیں دے۔ کہا بیٹا لے لو تم ہمارے مہمان ہو تم بیٹھ جاؤ میں پیدل آجاؤں گا پولیس والے گھوڑے پر بیٹھ گئے اور گھاس بابا جی کے سر پر رکھ دیا تھوڑی دور گئے پولیس والوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا کہ گھاس بابا جی کے سر سے دو فٹ اوپر اور بابا جی نیچے چل رہے ہیں وہ گھوڑے سے نیچے اترے اور بابا جی کے قدموں میں پڑ گئے کہ بابا جی ہمیں معاف کر دو اور اپنی سواری لو ہم آپ کو خود سواری پر بٹھاتے ہیں۔ میں نے پہلی دفعہ حضرت حافظ صاحب کی زیارت اس وقت کی جب میری اہلیہ کی تائی فوت ہوئی حافظ صاحب تشریف لائے اور نماز جنازہ حافظ صاحب نے پڑھائی چہرہ بڑا پر نور اور پر وقار تھا اور پھر آپ کی شخصیت کا اندازہ تب ہوا جب حافظ صاحب کے جنازہ کیلئے گوجرانوالہ گئے اس سے پہلے بھی جنازے دیکھے تھے حافظ محمد عبداللہ اور مولانا محمد حسین شیخوپوری رحمہا اللہ اور مولانا محمد شریف اللہ آبادی اور حافظ محمد یحییٰ میر محمدی رحمہا اللہ کے جنازے بھی دیکھے تھے لیکن جب حضرت حافظ رحمہ اللہ کا جنازہ دیکھا تو پتہ چلا کہ حافظ صاحب کتنی عظیم شخصیت تھے اتنا بڑا جنازہ آج تک نہیں دیکھا تھا۔

عارف باللہ مستجاب الدعا صوفی محمد عبداللہ صاحب رحمہ اللہ (ماموں کانجن) قید خانے سے غیبی خلاصی کے اسباب (کرامت):۔

مولانا محمد حسین شیخوپوری رحمہ اللہ کے بیٹے مولانا عطاء الرحمن رحمہ اللہ نے کتاب ''والدی و مشفقی'' میں یہ واقعہ لکھا ہے کہ والد محترم ختم نبوت کی تحریک کے ایام میں کراچی کانفرنس پر گئے ختم نبوت کے حوالہ سے خطاب فرمایا تو مولانا کے خلاف مقدمہ درج ہو گیا۔ جج احمدی تھا اور بڑا سخت تھا مولانا کو جیل میں بند کر دیا گیا، مولانا

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

عطاء الرحمن صاحب لکھتے ہیں ہمیں پتہ چلا میں گیا اور بڑی محنت اور کوشش کے بعد والد گرامی کو مہینے ڈیڑھ مہینے کے بعد رہائی ملی ضمانت پر جج نے تاریخ دے دی۔ مولانا کو کسی نے بتایا کہ آپ بابا جی صوفی عبداللہ صاحب کے پاس جائیں اور ان سے دعا کروائیں، مولانا گئے بابا جی کے پاس لوگ کافی تعداد میں بیٹھے ہوئے تھے کافی گھنٹے بیٹھنے کے بعد مولانا کی باری آئی تو مولانا نے اپنا مدعا پیش کیا، بابا جی فرمانے لگے بیٹا رات مسجد میں ٹھہریں اور غالباً تہجد کے وقت کا ٹائم دیا۔ شیخوپوری صاحب فرماتے ہیں میں ساری رات نہ سویا کہ اگر سو گیا تو یہ نہ ہو کہ جاگ نہ آئے اور وقت ہاتھ سے نکل جائے میں نے دیکھا تہجد کے وقت بھی کافی لوگ دعا کروانے کیلئے موجود ہیں دوسرے لوگوں کیلئے دعا فرماتے رہے میری باری آئی تو بابا جی نے ہاتھ اٹھائے اور اللہ کی بارگاہ میں عرض کرنے لگے یا اللہ اس نوجوان نے تیری رضا کیلئے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت بیان کی ہے اللہ اسکی دستگیری فرما، مولانا فرماتے ہیں بابا جی نے اس طرح دعا فرمائی گویا کہ اپنے رب سے جھگڑ کر مانگ رہے ہیں دعا کے بعد فرمایا بیٹا جاؤ اللہ کرم فرمائے گا۔ غالباً تیسرے دن تاریخ تھی مولانا تاریخ پر گئے کیا دیکھا وہ جج عدالت سے باہر آ کر مولانا کا استقبال کر رہا ہے اور مولانا کو بری کر دیا اور مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ وہ جج بھی مسلمان ہو گیا۔

مصلّٰی کے نیچے ضرورت کے پیسے آ جانا:۔

مولانا شیخ محمد سعید الفت رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں شعروں میں یہ واقعہ لکھا ہے کہ مدرسہ اور مسجد کا کام ہو رہا تھا مستری اور مزدور لگے ہوئے تھے۔ غالباً جمعرات والے دن اساتذہ، مستری اور مزدور اپنی تنخواہیں اور مزدوری لینے کے لئے آ گئے بابا جی فرمانے لگے کہ آج پیسے نہیں ہیں کل آ جانا، رات کو اٹھے اور ایک طالب علم بیان کرتا ہے کہ میں نے دیکھا بابا جی تہجد کے وقت دعا کر رہے ہیں کہ یا اللہ یہ میرا ذاتی کام نہیں یہ تیرا گھر ہے اور تیرے دین کا کام ہے میں کہاں سے ان کو پیسے دوں میرے پاس تو کوئی نہیں اگر تو اپنے دین کا کام چلانا چاہتا ہے تو مجھے پیسے دے میں کہاں سے دوں اس

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

طرح اللہ سے مانگ رہے ہیں جیسے کوئی کسی سے جھگڑ رہا ہو، صبح ہوئی مصلے پر بیٹھے ہوئے آواز دی کہ بلاؤ اساتذہ، مستری اور مزدوروں کو مصلیٰ اٹھایا اور سب کو ان کی مزدوری دی۔

حافظ محمد اسامہ یاسر صاحب کی بیان فرمودہ کرامات

(حافظ محمد اسامہ یاسر صاحب، قلعہ میہاں سنگھ)

نماز میں کیفیت احسان کا دوسروں پر اثر:۔

مولانا سید محمد عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ایک دفعہ وہ کھڑے سری نماز پڑھا رہے تھے کہ پیچھے کھڑے سارے نمازیوں پر کیفیت احسان طاری ہوگئی اور سارے کا سارا مجمع رونے لگا، حالانکہ یہ جہری نماز نہیں تھی جس میں قرآن سن کر یہ کیفیت بنتی ہے۔ یہ تو ان کی سری نماز کی تاثیر تھی۔ شیخ الکل سید نذیر حسین دہلوی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ عبداللہ حدیث مجھ سے پڑھ گیا اور نماز پڑھنا مجھے سکھا گیا۔

جب باطنی آنکھ کھلتی ہے......:۔

انسان جب کثرت سے اللہ کا ذکر کرے تو اس کے دل کا زنگ اتر ہی جاتا ہے جس طرح اگر ایک گاڑی ساری رات گیراج میں کھڑی رہے تو بھی اس کے شیشے پر صبح کے وقت ہلکی سی دھند چھائی ہوتی ہے یہی حالت ہمارے دل کی ہے جس پر دنیاوی میل چڑھ جاتی ہے اور پھر دل بیمار ہو جاتا ہے، مگر جب اسے ذکر کے ذریعے صاف کیا جائے تو یہ مجلّی و مصفّی بن جاتا ہے اور پھر جب باطنی آنکھ کھل جاتی ہے تو ذکر کرتے ہوئے مزہ آتا ہے، پھر دورد شریف پڑھنے کو دل کرتا ہے پھر دین پہ چلنا آسان دکھائی دیتا ہے اور جب باطنی آنکھ کھلتی ہے تو پھر مراقبے میں انسان کو ہر چیز، ہر ذرہ ذرہ ذکر کرتا ہوا اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہوا دکھائی اور سنائی دیتا ہے، یہ دیکھ کر انسان کو خود پر مزید ندامت ہوتی

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

ہے کہ یہ بے جان ذرات جب ہر وقت اللہ کا ذکر کر رہے ہیں تو پھر میں تو اشرف المخلوقات ہوں اس مقام پر ہوتے ہوئے بھی میں ان چیزوں سے کتنا گرا ہوا ہوں۔

بزرگوں کی روحانی قوت:۔

''تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی رحمہ اللہ'' کتاب کے اندر مولانا اسحاق بھٹی صاحب حفظہ اللہ نے ہمارے بزرگوں کی ایک کرامت لکھی ہے کہ ایک دفعہ مولانا غلام رسول صاحب رحمہ اللہ بیٹھے سر منڈوا رہے تھے، کچھ دن بعد عید تھی، سر منڈواتے ہوئے انہیں اپنے سر پر کچھ گرتا محسوس ہوا، دیکھا تو حجام رو رہا تھا اور اس کے آنسو ان کے سر پر گر رہے تھے، فرمایا کیا ماجرا ہے کیوں روتے ہو، وہ کہنے لگا جی میرے جوان بیٹے کو گم ہوئے اتنا عرصہ ہو گیا ہے، اب کچھ دن بعد عید ہے تو میری اہلیہ بھی بیٹے کے غم میں پریشان ہے اور خود میں بھی اسی کی جدائی میں رو رہا ہوں ہمارے بزرگ نے یہ سنا تو فرمایا ذرا ٹھہرو، یہ فرما کر حضرت قریبی حجرے میں تشریف لے گئے اور وہیں بیٹھ کر مراقبہ فرمایا، کچھ دیر بعد باہر آ کر فرمایا جاؤ تمہارا بیٹا گھر میں بیٹھا ہے، وہ حجام بے یقینی کے عالم میں گھر گیا تو جا کر دیکھا تو واقعی بیٹا موجود تھا۔ اس نے پوچھا تم کہاں تھے بیٹا کہنے لگا کہ میں تو سندھ کے علاقے میں روٹیاں لینے کیلئے بازار جا رہا تھا کہ ایک بابا جی میرے سامنے آئے ان کا آدھا سر منڈا ہوا تھا اور آدھے پر بال تھے انہوں نے جانے کیسے مجھے یہاں لا کر بٹھا دیا ہے۔

یہ واقعہ لکھنے کے بعد بھٹی صاحب حفظہ اللہ ہمارے والد صاحب کے پاس آ کر کہنے لگے کہ چونکہ مولانا غلام رسول صاحب رحمہ اللہ کے جنات غلام تھے یہ کسی جن کی قوت لگتی ہے جو پل بھر میں بیٹا گھر پہنچ گیا۔ ابا جی نے فرمایا کہ یہ کسی جن کی نہیں مولوی صاحب رحمہ اللہ کی روحانی قوت تھی، حضرت سلیمان علیہ السلام کے امتی نے پل بھر میں تخت حاضر کر دیا تھا تو کیا امام الانبیاء علیہ السلام کا امتی اپنی روحانی قوت سے اتنا کام بھی نہیں کر سکتا۔ درحقیقت یہ باتیں سمجھ سے ماوراء ہوتی ہیں انہیں عقل سے نہ ہی

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

پرکھا جائے تو بہتر ہے۔

مجذوب پر تجلیات اور حضوری کا انکشاف:۔

ایک اور واقعہ ہمارے بزرگوں کا مشہور ہے کہ ایک دفعہ ایک بندہ آکر کہنے لگا کہ مولوی صاحب میرے بیٹے کو پتہ نہیں کیا ہوگیا ہے ہر وقت چپ رہتا ہے اور خلاؤں میں گھورتا رہتا ہے۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ اسے میرے پاس لاؤ۔ جب اسے بلایا گیا تو وہ نہ آیا پھر مولوی صاحب نے فرمایا کہ بیٹے کو میرا نام لیکر کہنا کہ تجھے مولوی غلام رسول بلاتے ہیں جب اسے یہ کہا گیا تو وہ آ گیا۔ آکر چپ چاپ بیٹھ گیا لیکن جونہی اس نے مولوی صاحب کو دیکھا تو فوراً بولا۔ یہ بابا بھی وہاں پر تھا اتنا کہہ کر پھر جنگلوں کی طرف بھاگ گیا کچھ دنوں بعد وہ فوت ہوگیا۔ اس لڑکے کا باپ مولوی صاحب سے آکر پوچھنے لگا کہ اس دن سے اپنے بیٹے کے یہ الفاظ مجھے یاد آ رہے ہیں کہ یہ بابا بھی وہاں موجود تھا تو یہ کیا ماجرا ہے۔ مولوی صاحب نے بہتیرا ٹال مٹول سے کام لیا لیکن اس نے کہا کہ آپ ضرور بتا دیں۔

آخر مولوی صاحب نے فرمایا کہ تیرے بیٹے کا باطن قدرتی طور پر اتنا شفاف ہوگیا تھا کہ اسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت جاگتی آنکھوں سے ہوا کرتی تھی اور چونکہ اس فقیر (مولوی صاحب) کی بھی حضوری مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہوتی ہے اس لیے اس نے مجھے بھی وہاں دیکھا تھا لیکن چونکہ اس کے پیچھے کسی درویش کا ہاتھ نہیں تھا اس لیے وہ اتنی تجلیات برداشت نہ کرسکا اور پہلے تو اپنے حواس کھو بیٹھا اور پھر اس نے دم توڑ دیا۔

☆......☆......☆

ڈاکٹر محمد عثمان مبشر سلفی کی بیان فرمودہ کرامت

(ڈاکٹر محمد عثمان مبشر سلفی حفظہ اللہ: جامع مسجد مینار والی اہلحدیث ،شرقپور شریف ،ضلع شیخوپورہ)

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

ہماری عزت تو جانور بھی کرتے تھے:۔

اہلحدیث علماء کی تو بے زبان جانور بھی عزت کرتے تھے اسی کتاب "علمائے اہل حدیث کا ذوق تصوف" میں حافظ محمد حنیف صاحب (اللہ آبادی) واقعہ بیان کرر ہے ہیں کہ مولانا محی الدین لکھوی رحمہ اللہ کو ایک بارات کے وقت کسی سواری کی ضرورت تھی کسی نے عرض کیا کہ حضرت! میرے پاس ایک اونٹ ہے مگر وہ بڑا سرکش ہے کسی کو بھی اپنے اوپر نہیں بیٹھنے دیتا، فرمایا اسے لے آؤ، جب وہ سرکش اونٹ لایا گیا تو مولانا محی الدین لکھوی رحمہ اللہ نے اس کی گردن نیچے کر کے اس کے کان میں فرمایا دیکھ! تیرے اوپر محی الدین سوار ہونے لگا ہے، یہ فرما کر تسلی سے سوار ہو گئے مگر اونٹ کی کیا مجال جو سرکشی کرتا، بات دراصل یہ ہے کہ ہمارے اسلاف نے پہلے خود کو کسی کے سپرد کر کے اپنا تزکیۂ نفس کروایا تھا، پھر جب ان کے نفوس کا تزکیہ ہو گیا تب پھر انسان بھی ان کی مانتے تھے، جانور بھی ان کی مانتے تھے، جنات بھی ان کی مانتے تھے اور خود اللہ جل شانہ بھی ان کے اٹھے ہوئے ہاتھوں کو خالی نہیں لوٹاتا تھا۔

☆......☆......☆

مولانا محمد بشیر قصوری صاحب کی بیان فرمودہ کرامت

(مولانا محمد بشیر قصوری حفظہ اللہ، خطیب جامع مسجد برکات اہل حدیث: شرقپور)

مرشد کی دعا سے مجھے زندگی ملی:۔

میرے والد صاحب مولانا عبدالعزیز حفظہ اللہ کی اولاد میں سے یکے بعد دیگر 7 بچے فوت ہوئے تھے، جونہی بچہ یا بچی 13/12 سال کی عمر کو پہنچتے فوت ہو جاتے۔ جب میں پیدا ہوا تو والد صاحب نے جا کر مرشد جی رحمہ اللہ سے دعا کیلئے درخواست کی اور ساتھ مجھے بھی لے گئے۔ حضرت مرشدی مولانا محی الدین لکھوی رحمہ اللہ نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھا کر عرض کی یا اللہ پہلے پودے سب اکھڑ گئے ہیں اس پودے کو پھل

facebook.com/Salfi.tasawuf

دار درخت بنا دے، اس کی حفاظت فرما اور اسے عالم دین بنا۔ آج ان کی دعاؤں کی برکت ہے کہ اللہ پاک نے مجھے زندگی بھی دی آگے میری اولاد بھی ہے الحمدللہ، اور اللہ پاک دین کا کام بھی لے رہا ہے۔

جنات کا قرآن پڑھنے آنا:۔

کنگن پور میں راقم الحروف کے سگے پڑنانا جان مولانا عبدالقادر صاحب رحمہ اللہ گزرے ہیں جو کہ باباجی سوئے والے کے نام سے مشہور ہوئے۔ والد صاحب بتایا کرتے ہیں کہ باباجی کی اکثر راتیں عبادت میں گزرتی تھیں، وہ ساری ساری رات بیٹھ کر ذکر کیا کرتے تھے اور ان کے پاس کثیر تعداد میں جنات قرآن پڑھنے آتے تھے، کنگن پور کا علاقہ کوٹ بسم اللہ کے بانی باباجی خود ہیں۔ آج بھی اس جگہ باباجی کی بنائی ہوئی مسجد جامع محمدی اہلحدیث موجود ہے یہ مسجد 1947ء سے پہلے کی بنی ہوئی ہے کہا جاتا ہے کہ جن دنوں مسجد کی تعمیر کا کام ہو رہا تھا وہاں سے کچھ سکھ مزدور گزرے انہوں نے دیکھا کہ مسلمانوں کی مسجد بن رہی ہے تو انہوں نے فرمائش کی کہ ہمیں بھی خدمت کا موقع دیا جائے۔ باباجی رحمہ اللہ نے اجازت دے دی تو دو دن سکھ مزدوروں نے بغیر کسی اجرت کے وہاں مزدوری کی اور مسجد کی تعمیر میں حصہ ملایا۔

☆......☆......☆

مولانا حمید اللہ سدید صاحب کی بیان فرمودہ کرامات

(مولانا حمید اللہ اعوان حفظہ اللہ پڑپوتے مولانا غلام رسول رحمہ اللہ)

اہلحدیث ولی اللہ کی طرف ابراہیم علیہ السلام کی رہنمائی:۔

مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ کا مقام بہت اونچا ہے ان کی ایک کتاب ہمارے بزرگ مولانا غلام رسول صاحب رحمہ اللہ کے بارے میں بھی ہے۔ میر

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث - جلد دوم | Vebuka.com

صاحب رحمہ اللہ ایک بار جہلم گئے تو وہاں کی ایک عورت نے اصرار کیا کہ میں نے میر صاحب رحمہ اللہ سے ضرور ملاقات کرنی ہے۔ جب اس کی ملاقات کرائی گئی تو وہ کہنے لگی کہ مجھے خواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زیارت ہوئی تھی۔ میں نے ان سے اپنے لیے کوئی وظیفہ مانگا تو انہوں نے فرمایا کہ جب مولانا محمد ابراہیم میر رحمہ اللہ آئیں گے تو ان سے پوچھ لینا۔ تب سے میں آپ رحمہ اللہ کا انتظار کر رہی ہوں کہ کب آپ تشریف لائیں اور میں آپ رحمہ اللہ سے وظیفہ پوچھوں۔

میر صاحب رحمہ اللہ فرمانے لگے کہ میں سوچ میں پڑ گیا کہ اسے کونسا وظیفہ دوں؟ پھر میرے دل میں خیال آیا کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معراج پر تشریف لے گئے تھے تو وہاں حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنی امت کو میرا سلام کہیے گا۔ یہ ہمارے لیے بہت بڑا اعزاز ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اس امت کو سلام آیا ہے۔ پھر فرمایا کہ جنت ایک چٹیل میدان ہے لیکن اس کی زمین بہت عمدہ ہے، پانی بھی میٹھا ہے اپنی امت سے فرمائیں کہ اس میں کاشتکاری کریں۔ فرمایا کاشتکاری سے مراد؟ تو جواب ملا ''سبحان اللّٰہ والحمد للہ ولا الہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر ......'' لہٰذا میر صاحب رحمہ اللہ نے اس عورت کو تیسرا کلمہ وظیفے کے طور پر پڑھنے کیلئے بتا دیا۔ فرمایا روزانہ اس کی ایک تسبیح پڑھ لیا کرو۔ ہمیں بھی یہ کلمہ روزانہ پڑھنا چاہیے۔

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جیسی کیفیات:۔

1992ء میں جب میں حج پر گیا تو میرے ساتھ گوجرانوالہ کے دو بندے بھی گئے۔ حج سے واپسی کے بعد جب وہ بندے مجھے ملنے آئے تو ان میں سے ایک بندہ (یونس صاحب) جو کہ بہت نیک انسان ہیں انہیں ہمارے بزرگوں کے بارے میں علم نہیں تھا وہ کہنے لگے کہ نماز پڑھنے کی جو کیفیات مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ملتی ہیں

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

وہی کیفیات اس مسجد میں آ کر نماز پڑھنے سے حاصل ہوئی ہیں اس کی وجہ سمجھ نہیں آ رہی کہ وہی خوشبو، وہی کیفیات، یہاں اس مسجد میں کیسے مل رہی ہیں؟ میں نے انہیں جواب دیا کہ یہ مسجد ہمارے بزرگ مولانا غلام رسول صاحب رحمہ اللہ کی ہے جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت زیادہ عشق تھا پھر میں نے انہیں واقعہ سنایا کہ جب مولانا غلام رسول صاحب رحمہ اللہ حج کیلئے گئے تو نہایت عشق و محبت میں سرشار ہو کے مدینہ منورہ کی طرف جا رہے تھے۔ جب مدینہ منورہ کی مسافت سات منزلیں باقی رہ گئی تو ایک شتر سوار بدوآ کر پوچھنے لگا کہ تمہارے قافلے میں مولوی غلام رسول صاحب رحمہ اللہ کون ہے۔ قافلے والوں کو تو پتہ نہیں تھا لیکن مولانا رحمہ اللہ نے خود فرمایا کہ لوگ مجھے ہی غلام رسول (رحمہ اللہ) کہتے ہیں: اس بدو نے کہا کہ آپ رحمہ اللہ کیلئے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا پیغام ہے کہ آپ نے تین دن اسی جگہ قیام کرنا ہے کیونکہ جس تیزی کے ساتھ آپ آ رہے ہیں یہ کہیں ہمیں ظاہر نہ کر دے لہٰذا تین دن یہیں قیام کریں۔

پھر ان کا قافلہ وہیں مقیم ہو گیا اور تین دن مولانا رحمہ اللہ روتے رہے، بہت روئے حتیٰ کہ دل کا سب غبار آنسوؤں کے ذریعے کم ہو گیا۔ قافلے والے پریشان کہ یہ ماجرا کیا ہے بہر حال پھر تین دن بعد قافلہ آگے چل پڑا اور مولانا رحمہ اللہ نے روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہ جا کے یہ اشعار پڑھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توں صدقے جان میری ایہہ فانی زندگی قربان میری

ان اشعار میں بہت درد اور عشق بھرا ہوا ہے پھر اس بدو سے جب دوبارہ ملاقات ہوئی تو اس کا شکریہ ادا کیا کہ تم نے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچایا اس بدو نے کہا کہ شکریہ تو مجھے آپ رحمہ اللہ کا ادا کرنا چاہیے کیونکہ آپ رحمہ اللہ کی وجہ سے مجھے مسلسل تین بار نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا، مجھے پہلے دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں آپ رحمہ اللہ کے بارے میں فرمایا کہ اسے روک دو۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ نہیں سمجھ سکا، پھر دوسری رات بھی

facebook.com/Salfi.tasawuf

پھر تیسری رات بھی یونہی ارشاد ہوا، یوں میں آپ رحمہ اللہ کی تلاش میں چل پڑا۔

بہر حال بات یونس صاحب کی ہو رہی تھی کہ وجہ کیا ہے جو مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں کیفیات حاصل ہوئی تھیں وہی کیفیات اس مسجد میں مل رہی ہیں میں نے بتایا کہ ہمارے بزرگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے عاشق تھے اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہات ہمارے مولوی صاحب رحمہ اللہ کی مسجد میں واقعتاً ہیں۔

مولوی صاحب کی مسجد کے کمالات:۔

میں نے تہیہ کیا تھا کہ جب بھی مسجد کی توسیع کراؤں گا تب نہ کسی سرمایہ دار کے پاس جاؤں گا نہ ہی کوئی کمیٹی بناؤں گا جس طرح عام مساجد میں کمیٹی بنا کر پھر ایک صدر بنا دیا جاتا ہے پھر یہ نہیں دیکھا جاتا کہ جمع ہونے والا فنڈ کیسا مال ہے چاہے حلال ہے یا حرام بس فنڈ ضرور جمع ہونا چاہیے تو میرا دل کہتا ہے کہ یہ کمیٹی بنا کر فنڈ جمع کرنا بھی توحید کے منافی ہے۔ لوگ مجھے کہنے لگے کہ آپ بھی کمیٹی بنا لیں آخر کس طرح یہ سلسلہ چلے گا۔ میں نے کہا میں کمیٹی نہیں بناؤں گا اللہ پاک خود ہی سارا سلسلہ چلائے گا۔ جس طرح ہمارا گھر کوئی اور نہیں چلاتا ہم خود ہی چلاتے ہیں اسی طرح اللہ پاک خود ہی اپنا گھر چلائے گا۔ لہٰذا میں نے آج تک کوئی کمیٹی نہیں بنائی۔ بس جمعے میں اعلان کر دیتا ہوں کہ فلاں چیز چاہیے جسے اللہ پاک توفیق دے دے وہ خود ہی آ کر سعادت حاصل کر لیتا ہے۔ بات تو خلوص کی ہے جسے بھی خلوص نیت مل جائے۔ اللہ پاک اسے بھیج دیتا ہے، یہ مسجد کی برکات و کمالات ہیں ایک بار ایسا بھی ہوا کہ مسجد کا سوئی گیس کا بل بیس ہزار روپے آ گیا چونکہ جنریٹر بھی چلتا رہتا ہے سردیوں میں گیزر بھی چلتا ہے اس لیے اتنا زیادہ بل آ گیا لیکن بیس ہزار روپے ادا کرنا بالکل ناممکن تھا۔ میں نے سوچا کہ بل اللہ کے گھر سے ہی لینا ہے وہ خود ہی دے گا۔ میں ظہر کی نماز پڑھ کے بیٹھا ہی تھا کہ اتنے میں ایک شخص آیا مجھے کہنے لگا کہ میں پنڈی سے آیا ہوں اس مسجد میں نماز پڑھنے آیا تھا تو

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ میں مسجد کی کوئی خدمت کروں لیکن چونکہ میں اس ارادے سے نہیں آیا تھا لہٰذا اتنے پیسے میری جیب میں نہیں ہیں۔فی الحال میرے پاس صرف بیس ہزار روپے کی گنجائش ہے براہ مہربانی میری طرف سے یہ ہدیہ قبول فرمائیں۔ یہ مسجد ہی کی برکت ہے جو اس طرح اللہ پاک نے غیبی طور پر بل جمع کروانے کا انتظام فرمادیا۔میں نے خادم کو بلا کر کہا کہ یہ لو جا کر بل جمع کروا آؤ وہ پوچھنے لگا کہ اتنی بڑی رقم اچانک کیسے؟میں نے کہا جس کا گھر ہے اس نے انتظام کر دیا ہے۔

اس طرح کئی بار ہوا ہے یعنی مسجد کی برکتیں چل رہی ہیں میرے بس میں کہاں ہے کہ مسجد کو چلا سکوں، مسجد میں اتنے زیادہ پنکھے اور لائیٹیں استعمال ہوتی ہیں پھر سوئی گیس کا بھی بل آتا ہے دو اساتذہ کی تنخواہیں دینا ہوتی ہیں، تقریباً تیس ہزار ماہانہ کی لاگت ہے لیکن الحمدللہ اللہ پاک غیب سے یہ سارا انتظام چلا رہا ہے۔

منبر کی برکات وکرامات:۔

یہ منبر جو اس وقت مسجد میں موجود ہے یہ ہمارے بزرگ مولانا غلام رسول صاحب رحمہ اللہ کا ہی ہے۔غالباً بیری کی لکڑی سے بنا ہوا۔یہ منبر تقریباً 150 سال پرانا ہے، چونکہ 1874ء میں مولوی صاحب رحمہ اللہ کی وفات ہوئی تھی اور انہوں نے خود ہی 25/30 سال یہ منبر استعمال فرمایا تھا لہٰذا یہ منبر بھی بہت بابرکت ہے۔ابھی تک اس کی لکڑی کی گھن وغیرہ نہیں لگی یہ اس منبر کی عجیب داستان ہے حالانکہ اتنی پرانی لکڑی تو ختم ہو جاتی ہے اس کا دوسرا کمال یہ ہے کہ میں جمعہ پڑھانے کیلئے گھر سے کوئی موضوع سوچ کر اس کی تیاری کر کے آتا ہوں لیکن اس منبر پر کھڑے ہوتے ہی وہ سارا مضمون بھول جاتا ہے اور اللہ پاک کی طرف سے مضامین کی آمد شروع ہو جاتی ہے۔ یہاں کھڑے ہو کر خود بخود بیان شروع ہو جاتا ہے اور بیان ختم ہونے کے بعد یاد نہیں رہتا کہ اللہ پاک نے منہ سے کیا خیر نکلوائی اگر میں کہیں اور جا کر درس دوں تو لوگ کہتے ہیں کہ اپنی مسجد میں تو آپ بلا جھجک مسلسل بیان کرتے ہیں لیکن یہاں درس دیتے ہوئے

facebook.com/Salfi.tasawuf

سوچ سوچ کر بولتے ہیں۔ میں دل ہی دل میں کہتا ہوں کہ مسجد میں تو بزرگوں کے منبر کی برکت سے مجھ پر مضامین کی آمد ہوتی ہے جو کہ عام جگہوں پر نہیں ہوتی۔

منبر پہ دعاؤں کی مقبولیت:۔

اس کے علاوہ یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ خطبہ جمعہ کے آخر میں جو جو دعائیں اس منبر پر کھڑے ہو کے جو جو دعائیں مانگتا ہوں وہ پوری ہوتی ہیں یہ بھی اس منبر کی ہی برکت ہے۔

مراقبے میں عمرے کا انکشاف:۔

ایک بزرگ کے پاس میں بہت عرصہ جاتا رہا لیکن ابھی تک میں نے بیعت نہیں لی تھی۔ 99ء میں ان بزرگ کا عمرے پہ جانے کا پروگرام بنا تو انہوں نے اعلان کروایا کہ جو جو میرے ساتھ عمرے پہ جانا چاہتا ہے وہ تیاری کر لے اور اپنا نام لکھوا دے تا کہ اجتماعی عمرہ ادا ہو جائے۔ ہمارا ایک ساتھی جو جانے کا ارادہ رکھتا تھا اس نے اپنا ٹریکٹر بیچا اور اپنا نام لکھوا دیا۔ اس وقت 25 ہزار روپے فیس ہوا کرتی تھی۔ وہ نام لکھواتے ہوئے مجھے بھی ساتھ لے گیا۔ واپسی پہ یہاں گوجرانوالہ کے ایک ڈاکٹر محمود صاحب مجھے گھر چھوڑنے آئے وہ بھی مولانا صاحب سے بیعت ہیں۔ ہم نے راستے میں ہی ایک مقامی اہلحدیث مسجد میں عشاء کی نماز پڑھی لیکن وہاں ایک عجیب واقعہ ہوا۔ وہ یہ کہ جب میں وضو کر کے مسجد میں گیا تو ڈاکٹر محمود صاحب جو کہ اس وقت مراقبے میں بیٹھے ہوئے تھے کیونکہ ابھی جماعت ہونے میں کچھ دیر باقی تھی وہ مجھے کہنے لگے کہ میں نے مراقبے کی حالت میں مولانا صاحب کے ساتھ ساتھ بندوں کو طواف کرتے دیکھا ہے اور ان میں سے ایک آپ بھی ہیں۔

اللہ جس سے چاہے پردہ ہٹا دے:۔

ڈاکٹر محمود صاحب جو کہ اہلحدیث ہیں ان کی بات سن کر میں بہت حیران ہوا کہ یہیں

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

بیٹھے بیٹھے مراقبہ کر کے انہیں کیسے پتہ چل گیا کہ میں بھی عمرہ ادا کروں گا۔ خیر چند دنوں کے اندر اندر ہی اللہ پاک نے غیبی نظام کے ذریعے میرے لیے 25 ہزار کا بندوبست کر دیا جن میں سے دس ہزار میرے بیرون ملک مقیم بھائی نے تحفتاً مجھے بھیج دیے، دس ہزار میرے برادر نسبتی نے ہدیہ دے دیا اور پانچ ہزار ڈاکٹر صاحب نے خود دیئے۔ اس سارے معاملے میں میں بہت حیران تھا کہ ڈاکٹر صاحب کے کشف میں واقعی کچھ نہ کچھ ہے۔

مدینہ منورہ میں بیعت اصلاح:۔

پھر وہ دن بھی آ گیا جب مجھ سمیت ساٹھ بندوں کا قافلہ سعودی عرب پہنچا وہاں جا کر ہم سب مدینہ پہنچے اکٹھے تیار ہو کر احرام باندھا اور عصر پڑھنے کیلئے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں چلے گئے۔ عصر پڑھ کے مولانا صاحب مواجہ شریف کے دوسری طرف جالی کے پاس بیٹھ کر مراقب ہو گئے اور ہم پیچھے بیٹھے رہے، کافی دیر بیٹھے رہنے کے بعد ہم واپس آ گئے۔ صبح کے درس میں مولانا صاحب نے فرمایا کہ آپ سب کے لئے خوشخبری ہے آپ کا حاضر ہونا قبول کر لیا گیا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے ہیں۔ پھر ہم نے ان کے ساتھ عمرہ ادا کیا اور جب وہاں اعلان کیا گیا کہ جس جس نے بیعت ہونا ہے وہ آگے آ جائے تو میں نے بھی آگے بڑھ کر مولانا صاحب کے ہاتھ پہ بیعت کر لی۔

توجہات میں کچھ ہوتا ضرور ہے:۔

ایک بات بہت واضح محسوس ہوئی وہ یہ کہ جو کیفیات اور برکات مجھے اس عمرے میں حاصل ہوئیں وہ 93ء کے حج کے موقع پر نہیں ملی تھیں۔ میں سوچا کرتا تھا کہ جن کے مرید (ڈاکٹر محمود صاحب) اتنے باکمال ہیں کہ مسجد میں بیٹھے بیٹھے ہی کشف کے ذریعے انہیں عمرے کا پتہ چل گیا تو ان کے مرشد مولانا صاحب کتنے باکمال ہوں گے اور ایک بات یہ بھی ہے کہ جب سے میں بیعت ہوا ہوں ہمارے شیخ کی کیفیات میں سے کچھ نہ کچھ حصہ ہمیں بھی مل جایا کرتا ہے جس سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

مراقبہ موت کا واقعہ:۔

حدیث کا مفہوم ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو دونوں کندھوں سے تھام کر فرمایا کہ موت سے پہلے ہی خود کو مرا ہوا خیال کر، تو اس سے مراد تصور موت ہے۔ جس کیلئے کبھی کبھار مراقبہ موت کیا جاتا ہے پہلے میں چند خاص خاص لوگوں کو ذکر اور مراقبہ کرواتا تھا اب اپنے بیٹے اسامہ کو مامور کر دیا ہے کہ بیٹا جو دین کا کام بزرگوں سے چلا آ رہا ہے یہ اسی طرح آگے بڑھانا ہوگا اور یہ اسی صورت میں ہوگا جب پیچھے سے کوئی برکات حاصل ہوں گی۔

ایک دفعہ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں ختم قرآن کے موقع پر میں نے سوچا کہ لمبی لمبی دعائیں تو پہلے بھی کرتے رہتے ہیں لیکن اس سے کچھ واضح فرق محسوس نہیں ہوتا، نہ ہی دعاؤں میں دھیان بنتا ہے لہٰذا میں نے لائٹیں بند کروا کے سب کو تھوڑی دیر کیلئے مراقبہ موت کروایا۔ ابھی دس منٹ ہی گزرے تھے کہ چیخ و پکار اور آہ و بکار شروع ہوگئی اور جب مراقبہ ختم ہوا تو سب کہنے لگے کہ ہم تو واقعی خود کو قبر کی تنہائیوں میں محسوس کر رہے تھے اصل میں انسان کو مراقبہ موت میں اپنی حقیقت سمجھ آ جاتی ہے پھر وہ یہ سوچتا ہے کہ میں زندگی کن کاموں میں ضائع کر رہا ہوں۔

"ایسی کرامات جو منظر عام پر نہ آ سکیں"

سید زادے کی توبہ کا واقعہ:۔

جب مولانا اسحاق بھٹی صاحب حفظہ اللہ نے مولانا غلام رسول صاحب رحمہ اللہ کی سوانح عمری لکھ لی تو اس کے شائع ہونے کے بعد انہیں بے شمار خطوط ملے جن میں ہمارے بزرگوں کی ایسی کرامات کا ذکر تھا جو پہلے بیان نہیں ہوئیں۔ مثلاً مولانا بھٹی صاحب کو حجرہ شاہ مقیم سے ایک خط آیا جس میں لکھا تھا کہ ایک دفعہ مولوی صاحب

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

رحمہ اللہ ہمارے علاقے میں تشریف لائے ہوئے تھے یہاں ایک شاہ صاحب کی بہت شہرت تھی ان کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں اور حلیہ غیر شرعی بنا رکھا تھا اس کے ساتھ ساتھ وہ شطرنج کے بڑے دلدادہ تھے لوگوں نے انہیں پیر بنا رکھا تھا۔

ایک دن شاہ صاحب کھانا کھانے میں مصروف تھے اور ان کا ایک مرید شطرنج بچھا رہا تھا کہ ابھی پیر صاحب کھانے سے فارغ ہو کر بازی لگانے آئیں گے اسی دوران مولوی صاحب رحمہ اللہ بھی وہاں سے گزرے جب یہ ماجرا دیکھا تو انہوں نے شطرنج پکڑ کے پھاڑ کر قریبی نالے میں پھینک دی۔ شطرنج کے پاس کھڑے شاہ صاحب رحمہ اللہ کے خادم نے یہ دیکھ کر کہا او بابا جی یہ آپ نے کیا کر دیا یہ تو ہمارے پیر صاحب کی شطرنج تھی اب میں انہیں کیا جواب دوں گا۔ مولوی صاحب رحمہ اللہ بڑے اطمینان سے تھوڑا دور جا کر بیٹھ گئے۔ جب پیر صاحب باہر آئے تو انہوں نے خادم سے شطرنج کے متعلق پوچھا خادم نے سامنے بیٹھے بابا جی کی طرف اشارہ کیا کہ انہوں نے شطرنج پھاڑ ڈالی ہے۔

پیر صاحب نے مولوی صاحب رحمہ اللہ کو بلا کر پوچھا کہ بابا جی آپ نے ہماری شطرنج کیوں پھینک دی۔ تو ہمارے بزرگ نے بڑی سادگی سے فرمایا کہ شاہ صاحب! چونکہ آپ سید زادے ہیں لہٰذا ہم آپ کے غلام ہیں آپ کے صحن میں گندگی پڑی ہوئی تھی تو اس غلام نے اسے صاف کر دیا۔ جب انہوں نے یہ بات فرمائی تو شاہ صاحب تڑپنے لگے۔ پھر روتے ہوئے انہوں نے اپنی ساری زندگی سے توبہ کی اور فرمایا آپ رحمہ اللہ نے تو ہمیں سیدھی راہ پہ ڈال دیا ہے۔ پھر انہوں نے سنت والی زندگی پہ چلنا شروع کر دیا ہمارے بزرگوں نے انہیں فرمایا کہ اب آپ اصل شاہ صاحب بنے ہیں۔

پوری کی پوری بستی مسلمان ہوگئی (کرامت):۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

Privacy

اسی طرح مولانا بھٹی صاحب حفظہ اللہ کو کراچی سے ایک خط آیا جس میں ایک بہت پرانے ''امت'' اخبار کا تراشہ بھی ساتھ تھا جس میں ہمارے بزرگوں کی ایک بہت عجیب وغریب کرامت لکھی ہوئی تھی۔ پتہ نہیں کس علاقے میں لوگ بت بنا کر ان کی پوجا کیا کرتے تھے۔ایک دن ہمارے بزرگ مولانا غلام رسول صاحب رحمہ اللہ کا گزر اس علاقے سے ہوا تو دیکھا وہ اپنے بتوں کے سامنے مٹھائی پیش کر رہے ہیں مولوی صاحب رحمہ اللہ نے لوگوں سے پوچھا کہ جن بتوں کو تم مٹھائی پیش کر رہے ہو یہ کھاتے کیوں نہیں لوگ تمسخرانہ انداز میں کہنے لگے کہ آپ کھلا دیں۔

مولوی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر میں ان کو مٹھائی کھلا دوں تو کیا یہ کام چھوڑ کر مسلمان ہوجائیں گے۔ وہ کہنے لگے ٹھیک ہے،تو مولوی صاحب رحمہ اللہ نے بتوں کو مخاطب کر کے فرمایا: یہ مٹھائی کھاتے کیوں نہیں اللہ کے امر سے وہ بت ساری مٹھائی کھا گئے۔ یہ ماجرا دیکھ کر سب لوگوں نے مولوی صاحب رحمہ اللہ سے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہوگئے،یہ واقعہ امت اخبار میں آیا۔

مولانا غلام رسول صاحب رحمہ اللہ کے ساتھ تکوینی امور:۔

یہ جو منبر شریف مسجد میں رکھا ہوا ہے بڑا بابرکت ہے،جب انگریز مولانا غلام رسول صاحب رحمہ اللہ کو گرفتار کرنے کیلئے پیچھے پڑا ہوا تھا تو رشتہ داروں میں سے کسی نے مولانا غلام رسول صاحب رحمہ اللہ سے کہا کہ ہم تو گاؤں چھوڑنے لگے ہیں آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں۔فرمایا: میں نہیں جا سکتا،وہ پوچھنے لگے کیوں؟ فرمایا میری ڈیوٹی یہاں لگی ہوئی ہے میں یہاں سے ہل بھی نہیں سکتا۔وہ پوچھنے لگے یہ کیا ماجرا ہے تو فرمایا: ایک رات میں لیٹا ہوا تھا تو کسی بندے نے آکر مجھے کہا آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر بلا رہے ہیں میں اٹھ کر مسجد سے باہر گیا تو دیکھا کہ ایک پالکی کھڑی تھی جسے چار بندے لائے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اپنے ساتھ مسجد میں لے آئے اور آکر اسی منبر پر بٹھا دیا۔ پھر میرے دائیں ہاتھ میں قرآن مجید اور بائیں

facebook.com/Salfi.tasawuf
WWW.UBQARI.ORG

ہاتھ میں بخاری شریف پکڑا کر فرمایا تم نے بس یہ بیان کرنا ہے اور یہیں تبلیغ کرنی ہے، لہٰذا بھائی صاحب میں تو مامور ہوں میں یہیں رہوں گا میں کہیں نہیں جا سکتا۔

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی آمد:۔

مولانا غلام رسول صاحب رحمہ اللہ کا ایک خاص خادم "بڈھا کشمیری" تھا ایک بار اسے بہت شدید کھانسی لگ گئی اور مسلسل دو چار دن اسے کھانسی کا دورہ پڑتا رہا۔ اسی وجہ سے وہ حضرت کی خدمت میں بھی نہیں آ رہا تھا، ایک دن مولوی صاحب رحمہ اللہ نے کسی سے کہا کہ اسے بلا کر لاؤ کیوں نہیں آ رہا؟ بتایا گیا کہ اسے کھانسی لگی ہوئی ہے سارا دن کھانستا رہتا ہے اسی وجہ سے نہیں آ رہا۔ اب اگلا واقعہ بڈھا کشمیری کے الفاظ میں سنئے۔ بڈھا کشمیری کہنے لگا کہ مجھے مولوی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ آدھی رات کے وقت میرے پاس آنا اور ہاں کسی کو بھی نہیں بتانا۔ میں آدھی رات کو حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا، چاندنی رات تھی، مولوی صاحب رحمہ اللہ مجھے پکڑ کر کھلے میدان میں لے گئے جو کہ مسجد سے تقریباً آدھے کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ اس میدان میں پہنچ کر مولوی صاحب رحمہ اللہ نے اپنی چادر بچھا کر فرمایا یہاں بیٹھ جاؤ۔ میں بیٹھ گیا اسی وقت آسمان کے ایک طرف ایک نور ظاہر ہوا، مولوی صاحب رحمہ اللہ اس طرف گئے اور جب واپس آئے تو ان کے ساتھ ایک بہت بارعب شخصیت تھی، پھر دوسری طرف سے ایک نور ظاہر ہوا وہاں بھی ایک شخصیت ظاہر ہوئی اور مولوی صاحب رحمہ اللہ کے ساتھ تشریف لے آئے۔ اسی طرح مشرق، مغرب، جنوب، شمال چاروں طرف سے چار شخصیات آئیں اور سب مل کر آ کر بیٹھ گئے۔ چھ لوگ وہ تھے جو اس طرح ظاہر ہوئے اور دو لوگ میں اور مولوی صاحب رحمہ اللہ تھے یعنی کل ہم آٹھ بندے اکٹھے ہو گئے۔ مولوی صاحب رحمہ اللہ فرمانے لگے کہ یہ میرا خاص مرید ہے اس بے چارے کو کھانسی لگی ہوئی ہے اس کیلئے دعا فرمائیں کہ اللہ پاک اس کی کھانسی دور کر دے۔

پھر ان سب نے دعا فرمائی اور دعا سے فارغ ہو کر مولوی صاحب رحمہ اللہ ان سب

facebook.com/Salfi.tasawuf

کو ایک ایک کر کے اسی طرح رخصت کر آئے جس طرح وہ سب تشریف لائے تھے۔
پھر مولوی صاحب رحمہ اللہ نے مجھے فرمایا اٹھو واپس چلیں۔ میں نے مولوی صاحب رحمہ اللہ کی ٹانگ پکڑ لی اور کہا کہ میں نے تو تب تک واپس نہیں جانا جب تک آپ رحمہ اللہ یہ نہیں بتائیں گے کہ یہ لوگ کون تھے جنھوں نے میرے لیے دعا کی ہے۔
مولوی صاحب رحمہ اللہ فرمانے لگے کہ چھوڑو یہ بات نہ پوچھو تمہیں اس سے کیا مطلب تمہارا کام بن گیا ہے، تمہیں اور کیا چاہیے۔ میں نے کہا کہ میں بھی کشمیری سپوت ہوں تب تک نہیں اٹھوں گا جب تک آپ رحمہ اللہ نہیں بتا دیتے۔ مولوی صاحب رحمہ اللہ نے میری ضد کو دیکھتے ہوئے فرمایا پھر وعدہ کرو کہ میری زندگی میں کسی کو نہیں بتاؤ گے۔ میں نے وعدہ کیا کہ کسی سے بات تک نہ کروں گا مگر آپ ضرور بتائیں۔ مولوی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا ان میں سے ایک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے ایک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، اور چھٹے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تھے۔ ان سب برگزیدہ ہستیوں نے مل کر تمہارے لیے دعا فرمائی ہے، اب اٹھو چلیں۔

باتیں ہضم نہیں ہونگی:۔

اب یہ باتیں ایسی ہیں کہ ہماری عقل انہیں ہضم کر ہی نہیں سکتی یہ باتیں ہم اپنے دلوں میں چھپائے بیٹھے ہیں عام بیان کر ہی نہیں سکتے، مجبوری ہے۔ کیونکہ لوگ پوچھیں گے کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے پھر حیات اور ممات والا سلسلہ چل پڑے گا لوگ عقل کی کسوٹی پہ پرکھیں گے مگر یہ باتیں ماوراء العقل ہیں۔

قرآن محل میں کیا گیا مشاہدہ:۔

ایک دفعہ مولانا منظور صاحب ہماری مسجد میں آئے، میں عصر کی نماز پڑھ کے فارغ

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

ہوا تو دیکھا کہ وہ تشریف فرما ہیں۔ میرے ساتھ بڑی عقیدت و محبت سے ملے اور مجھے اپنے ساتھ ہی گاڑی میں بٹھا کر قرآن محل میں لے گئے اور اندر سے سارے قرآن محل کا وزٹ کروایا۔ ایک جگہ مصلے پر پھول بچھے ہوئے تھے میں نے پوچھا یہ کیا؟ تو کہنے لگے کہ یہاں پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نفل پڑھے تھے۔ اب یہ بات بھی ہم اہلحدیث نہیں مانتے لیکن میں نے بھی وہاں کھڑے ہو کر دعا مانگی۔ ایک بات جو خاص طور پر یہ مشاہدہ کی گئی وہ یہ کہ جب میں قرآن محل میں داخل ہوا تو یقین جانیں کہ میرا دل لرزتا تھا، ایک عجیب طرح کی ہیبت تھی اور عجیب سی کپکپی مجھے اپنے بدن میں محسوس ہوئی خصوصی طور پر وہ جگہ جہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نوافل ادا کیے تھے اس جگہ عجیب ہی کیفیت تھی۔ یہ چیزیں بہرحال ہمارے ماننے میں تو آجاتی ہیں کیونکہ ہمارے مشاہدات میں یہ باتیں آتی رہتی ہیں لیکن جو نہیں مانتے وہ کبھی یقین نہیں کر سکتے۔

گھر میں جنات کا اظہار:۔

ہمارے گھر میں کسی وقت جنات کی موجودگی کا پتہ چلتا ہے، کیونکہ مولوی صاحب رحمہ اللہ کے جنات خادم تھے۔ ایک دفعہ ہمارے ابا جی مولانا عبدالرحمن صاحب رحمہ اللہ چارپائی پر لیٹے تھے جنات نے ان کی چارپائی اٹھائی اور چھت کے ساتھ لگا دی۔ ابا جی نے فرمایا او خبیثو! مجھے نیچے اتارو۔ پھر نیچے اتار دیا گیا۔ اب بھی کبھی کبھار اپنی موجودگی کا احساس دلاتے رہتے ہیں۔

استاد زادے اور پیر زادے کا ادب:۔

ایک بار ہمارے آبائی قبرستان (جہاں مولوی صاحب رحمہ اللہ کی تربت ہے) کے قریب کسی بچے نے پیشاب کر دیا اس پر جنات نے قبضہ کر لیا۔ بچے کو کسی بابا جی سے دم وغیرہ کروایا گیا لیکن کچھ اثر نہ ہوا۔ وہ بابا جی اہل حدیث تھے، شام تک بچے کی طبیعت اور خراب ہو گئی۔ شام کو اس بچے کا بڑا بھائی میرے پاس آ کر کہنے لگا کہ آپ چل کر ذرا میرے بھائی کو دم وغیرہ کر دیں اس کے ساتھ جنات کا مسئلہ ہو گیا ہے۔ میں نے کہا میں

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

تو نہیں جاؤں گا میں نے کبھی جن والا عمل کیا ہی نہیں لہٰذا میں نہیں جا سکتا۔ وہ منت سماجت کرنے لگا آخر جب اس نے بڑا مجبور کیا اور کہنے لگا کہ وہ جن بچے کی زبانی آپ کا نام لیتا ہے۔ میں نے کہا: کہیں یہ نہ ہو کے وہ جن مجھے قابو کر لے میں تو نہیں جا سکتا۔ پھر میرے ایک خالہ زاد نے کہا کہ چلیں میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں۔ ہم جب ان کے گھر میں داخل ہوئے تو بچہ فوراً اٹھ کر بیٹھ گیا اور ہم سے مصافحہ کیا میں نے پوچھا کون ہو؟ کہنے لگا جی ہم اس قبرستان میں رہتے ہیں اور روزانہ صبح آ کر آپ کا درس بھی سنتے ہیں۔ اس بچے نے آ کر ہم پر پیشاب کر دیا تو میں نے اسے پکڑ لیا۔ میں نے اس جن سے کہا کہ اسے چھوڑ دو میں سمجھاتا ہوں اب یہ ایسا کبھی نہیں کرے گا، لہٰذا اس نے ہمارے ساتھ سلام لیا اور چلا گیا۔ حالانکہ میں عامل نہیں ہوں بس ہمارے بڑوں کی نسبت کی وجہ سے جنات حیاء کرتے ہیں، اکثر ایسا بھی ہوا کہ اگر کسی شخص نے مجھے تنگ کرنے کی کوشش کی تو اسے فوری سزا ملی، یہ میں نے کئی بار دیکھا ہے۔

جنات نے عاملوں کو الٹا لٹکا دیا:۔

سیالکوٹ کے ایک قریبی گاؤں کے ذیلدار کی جواں سالہ بیٹی کو جن نے قابو کر لیا اس بچی کے حواس اتنے خراب ہو گئے کہ اس نے اپنے کپڑے اتار دیئے، ذیلدار سمیت سب گھر والوں کو نہایت شرمندگی ہوئی۔ انہوں نے بڑے بڑے عامل بلائے لیکن جو عامل بھی آتا وہ جن جس نے بچی پر قبضہ کیا ہوا تھا وہ اس عامل کو پکڑ کے چھت کے شہتیر کیساتھ الٹا لٹکا دیتا۔ ذیلدار کو ہمارے دادا مولانا عبدالعزیز صاحب رحمہ اللہ کے بارے میں پتہ چلا کہ یہ مولوی صاحب رحمہ اللہ کے بیٹے ہیں تو وہ انہیں لینے کے لئے آ گیا۔ دادا جی مرحوم بھی میری طرح کمزور دل کے مالک تھے کہنے لگے اتنی خطرناک صورتحال میں آپ مجھے لینے آ گئے ہیں میں تو نہیں جاؤں گا۔ پہلے ہی سارے عامل الٹے لٹکے ہوئے ہیں میرا کیا بنے گا۔ وہ منتیں کرنے لگے کہ آپ کو

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

ہمارے ساتھ چلنا ہی ہوگا، بہر حال مجبور کر کے لے گئے۔ دادا جی فرماتے تھے کہ جب میں گاؤں میں داخل ہی ہوا تو اس لڑکی نے جلدی سے کپڑے پہن لیے اور بڑے ادب سے بیٹھ گئی، جب ان کے گھر جا کر دیکھا تو چھ، سات عامل چھت کے ساتھ لٹکے ہوئے تھے۔ دادا جی کو دیکھتے ہی وہ لڑکی قریب آ گئی اور اس میں سے جن نے کہا کہ آپ تو ہمارے استاد ہیں اگر آپ حکم دیں گے تو ہم چلے جائیں گے لیکن اپنی کوئی نشانی چھوڑ کے جائیں گے۔ دادا جی نے کہا ٹھیک ہے وہ سامنے گھڑا پڑا ہوا ہے اسے یہاں لے آؤ، یہ کہتے ہی گھڑا کھسکتا ہوا دادا جی کے قریب آ گیا اور اس جن کے نکل جانے سے بے چاری لڑکی ٹھیک ہوگئی۔

جنات میں اولیاء کا ادب:۔

اس واقعے کی تصدیق اس طرح بھی ہوئی کہ تقریباً دس، گیارہ سال پہلے میں ایک دن گھر میں بیٹھا جمعے کی تیاری کر رہا تھا، ایک بندہ آ کر کہنے لگا کہ ہماری بیگم صاحبہ آپ کے خاندان کے بزرگوں کی بڑی قدردان ہیں وہ کہتی ہیں کہ ان بزرگوں کی اولاد میں سے جو صاحب بھی زندہ ہیں انہیں بلا کر لاؤ میں نے ان سے ملاقات کرنی ہے میں کسی اور شخص کو جمعہ پڑھانے کیلئے مامور کر کے اس بندے کے ساتھ چل پڑا۔ جب پہنچا تو ایک 70/75 سالہ خاتون تھیں، مجھے دیکھ کر کہنے لگیں کہ وہ لڑکی میری پھوپھی تھیں جن کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا تھا اور آپ کے دادا جی نے آ کر ہمارا مسئلہ حل کیا تھا۔ حالانکہ میری پھوپھو کپڑے نہیں پہن رہی تھی اور دادا جی ذیلدار بھی اتنے پریشان تھے کہ بیٹی پر نظر تک نہیں ڈال سکتے تھے۔ لیکن آپ کے دادا مرحوم کے آتے ہی اس جن نے ادب کرتے ہوئے بات مان لی، واقعی جنات میں ادب بھی ہوتا ہے اور انتقام بھی بہت زیادہ ہوتا ہے۔

بطور کشف گمشدہ گدھے کی اطلاع (کرامت):۔

ہمارے بڑوں کے واقعات میں سے ہے کہ ایک بندہ ان کی خدمت میں آ کر کہنے لگا کہ میرا گدھا گم ہوگیا ہے میں نے اسے ہر جگہ ڈھونڈا لیکن نہیں مل رہا مولوی

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا وہ گدھا تو تمہارے گھر میں کھڑا ہے، وہ کہنے لگا کہ میں تو ابھی ابھی ڈھونڈ کر آیا ہوں۔ لیکن جب واپس گھر جا کے دیکھا تو واقعی گدھا گھر میں موجود تھا، یہ کشف کی باتیں ہیں۔

ابا جی کی نگاہ انتخاب:۔

میں نے باقاعدہ طور پر کوئی درس نظامی کا کورس نہیں کیا ہوا ہے، جبکہ میرے دوسرے بھائیوں نے کیا ہوا ہے، لیکن جب مسجد کی خطابت کی ذمہ داری سونپنے کا وقت آیا تو ابا جی نے میرا انتخاب فرمایا۔ واقعہ یوں ہے کہ ابا جی مولانا عبدالرحمن صاحب نے ایک دن جمعہ پڑھانے کے بعد تمام نمازیوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی مسند و منبر پر اپنے اس بیٹے کو بٹھا رہا ہوں۔ مسجد میں بیٹھا تو میں یہ آرام سے سنتا رہا لیکن گھر میں آ کر میں نے کہا کہ ابا جی یہ آپ نے کیا فرما دیا۔ میں نے تو صرف ناظرہ قرآن پاک پڑھا ہوا ہے نہ ہی حفظ کیا ہوا ہے نہ ہی کوئی دینی کورس۔ تو پھر میں کیوں کر یہ ذمہ داری نبھا پاؤں گا؟ ابا جی رحمہ اللہ نے فرمایا تو بس خاموش رہ اللہ پاک تجھ سے کام لے گا، بہرحال پھر بھی میری سمجھ میں کچھ نہ آیا، اس کے کچھ عرصہ بعد ابا جی رحمہ اللہ کی وفات ہوگئی۔

خواب میں ابا جی مرحوم سے ملاقات:۔

وفات کے بعد خواب میں میری کئی بار ابا جی رحمہ اللہ سے ملاقات ہوئی، اکثر اوقات مسجد کے معاملات کے بارے گفتگو ہوتی رہتی ہے، ان کی توجہات ہر وقت میرے ساتھ ہوتی ہیں۔

مشروب کے ساتھ توجہات منتقل ہو جانا:۔

ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ عصر کے وقت مسجد میں ابا جی رحمہ اللہ تشریف لائے ان کے ہاتھ میں ایک بڑا سا گلاس تھا جس میں کوئی مشروب بھرا ہوا تھا

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

اس پر جھاگ سی بنی ہوئی تھی جیسے سردائی ہوتی ہے ویسا نظر آرہا تھا۔ ابا جی رحمہ اللہ فرمانے لگے کہ یہ پی جاؤ، میں نے کہا ابا جی رحمہ اللہ یہ کیا چیز ہے اس پہ تو جھاگ ہے میرا دل نہیں کر رہا اسے پینے کو فرمایا یہ تمہارے لیے لایا ہوں اسے پیو تو سہی۔ میں نے گلاس پکڑ کر منہ کے ساتھ لگایا اور اسے پینے کیلئے اوپر نہیں اٹھایا اس کے اندر کا سارا مشروب خود بخود میرے منہ میں چڑھنے لگا اور میں سارا مشروب پی گیا۔ بعد میں میں نے پوچھا کہ ابا جی یہ کیا چیز تھی یہ تو بڑا مزے دار ہے۔ ابا جی نے میری کمر پہ تھپکی دے کر فرمایا جا اب تجھے کوئی مسئلہ نہیں۔ اب تو سارے کام کرے گا انشاء اللہ، ہم نے تجھے یہ پلا دیا ہے۔ ابا جی کے اس مشروب پلانے کے بعد سے مجھے محسوس ہوتا ہے کہ میرے اندر سے جلالی مزاج ختم ہو گیا ہے اور میری طبیعت میں نرمی پیدا ہو گئی ہے، اب لوگ جو مرضی تنقید مجھ پر کریں مجھے غصہ نہیں آتا، میری طبیعت میں حلم آ گیا ہے اور اس مشروب کو پینے کے بعد سے جو بھی بیان کروں اس کا لوگوں پر اثر ہوتا ہے، الحمد للہ۔ اللہ پاک کا بہت احسان ہے مجھ پر۔

"وھبی علم" اللہ پاک کی خاص عطا:۔

میرے بڑے بھائی مولانا سلیم اللہ صاحب جو کہ جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ سے فارغ التحصیل ہیں وہاں مولانا ابوالبرکات صاحب رحمہ اللہ کے شاگرد تھے جب کبھی انہیں کسی دینی مسئلے کی سمجھ نہ آ رہی ہو تو وہ میرے پاس آ کر مجھ سے پوچھتے ہیں، میں انہیں کہتا ہوں کہ آپ تو مجھ سے زیادہ دینی سمجھ بوجھ رکھتے ہیں تو ان کا جواب ہوتا ہے ہاں وہ سب تو ٹھیک ہے مگر اللہ پاک کا وھبی علم تمہارے پاس ہے جو کہ ہمارے پاس نہیں ہے۔

طواف کرتے ہوئے مرحومین کی زیارت:۔

ایک دن میرے بھائی مولانا سلیم اللہ صاحب تشریف لائے اور بڑی کشمکش کے عالم میں کہنے لگے کہ میں نے آپ سے ایک بات پوچھنی ہے میں نے کہا جی فرمائیں کہنے لگے کہ ابھی کچھ دن پہلے جب میں حج کے دوران خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا تو میں نے

facebook.com/Salfi.tasawuf

اپنے ساتھ ساتھ مرحوم ابا جی کو بھی طواف کرتے دیکھا۔ ابا جی کے ساتھ دو لوگ اور بھی تھے پہلے تو میں نے غور نہیں کیا لیکن پھر مجھ سے رہا نہ گیا اور میں نے کہا ابا جی، آپ تو ابا جی ہیں یہ آپ کے ساتھ والے دو لوگ کون ہیں۔ وہ کہنے لگے ان میں سے ایک میرے ابا جی یعنی مولانا عبدالعزیز رحمہ اللہ اور دوسرے ان کے ابا جی یعنی مولانا غلام رسول صاحب رحمہ اللہ صاحب ہیں اور یہ واقعہ پورے ہوش وحواس میں پیش آیا نہ یہ کوئی خواب ہے نہ ہی مجھے کوئی وہم یا شک ہے لیکن مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ کیا ماجرا ہے۔

میدان عرفات میں ارواح کی آمد:۔

اس کے بعد جب میں میدان عرفات میں گیا وہاں دعا کرتے وقت بھی پھر وہی تینوں بزرگ میرے ساتھ دعا میں شامل ہو گئے۔ وہاں بھی میں نے یہی سوال کیا کہ ابا جی آپ کے ساتھ یہ دونوں بندے کون ہیں، فرمایا یہ میرے ابا جی اور یہ میرے دادا جی مولانا غلام رسول صاحب رحمہ اللہ۔ پھر میں نے حج سے واپس آ کر یہ واقعہ اپنے شیخ مولانا ابوالبرکات رحمہ اللہ سے بھی بیان کیا۔ انہوں نے بھی سن کر کوئی جواب نہیں دیا بس اتنا فرمایا کہ کیا واقعی؟ سلیم اللہ واقعی ایسا ہوا؟ ماشاء اللہ، ماشاء اللہ بس آگے نہیں بتایا۔

اللہ پاک نے اس حقیقت کو کھولا:۔

بھائی صاحب مجھے کہنے لگے کہ اب تم بتاؤ کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے بھی سمجھ تو نہیں آ رہی لیکن اتنا ضرور پتہ ہے کہ عرفات کے میدان میں حج کے موقع پر ساری ارواح موجود ہوتی ہیں تبھی تو دعا کرتے ہوئے اتنی کیفیت بنتی ہے کہ ہمارے جیسا گنہگار بندہ بھی وہاں جا کر رونے لگتا ہے۔ عام 360 دنوں میں میدان عرفات میں کچھ نہیں ہوگا لیکن یوم عرفہ کو ہر بندہ روتا ہے۔ ہر سال تمام ارواح وہاں حاضر ہوتی ہیں، بہر حال بھائی صاحب مان گئے اور کہنے لگے کہ میں تو اسے تسلیم کر لیتا ہوں کیونکہ میرے ساتھ تو یہ واقعہ حقیقت میں پیش آیا ہے۔

خواب جو حقیقت بن گیا:۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

ایک دفعہ جب کہ ابھی مسجد کی توسیع اور مرمت کا کام جاری تھا، مسجد کے مینار بن رہے تھے ایک مینار مکمل ہو چکا تھا جب کہ دوسرا ابھی آدھا ہی تعمیر ہوا تھا کہ میرے پاس رقم ختم ہو گئی میں پریشان تھا کہ اب کہاں سے رقم آئے اور یہ کام مکمل ہو۔ اسی پریشانی کے عالم میں ایک رات مجھے خواب میں ابا جی کی زیارت ہوئی۔ ابا جی فرمانے لگے کہ کیوں پریشان ہو میں نے بتایا کہ پیسے ختم ہو گئے ہیں اور کام ابھی باقی ہے۔ ابا جی رحمہ اللہ فرمانے لگے تم نے جو دو مستری لگائے ہوئے ہیں ان میں سے گاؤں والا مستری (معمار) ٹھیک ہے لیکن شہر والے مستری کے ساتھ تم زیادہ اجرت طے کر بیٹھے ہو، بہر حال اب جو معاوضہ طے کیا ہے وہی دینا اور جاؤ اپنے کزن مولانا عبدالقادر صاحب کو بلا لاؤ وہ آ کر جمعہ پڑھائیں، چونکہ خواب میں جمعے کا دن واضح ہو رہا تھا، لہٰذا میں عبدالقادر صاحب کو بلا لایا انہوں نے آ کر جمعہ پڑھایا جس کے خطبے میں اس آیت کی تشریح کی " **الذین یومنون بالغیب ...ینفقون**" (اب یہ سارا جمعہ میں خواب میں ہی پڑھ رہا ہوں) جمعے کی نماز ابا جی رحمہ اللہ نے خود پڑھائی جس کی دونوں رکعات میں مکمل سورہ رحمن کی تلاوت کی، ابا جی قرآن کی تلاوت بہت خوش الحانی کے ساتھ کیا کرتے تھے، وہی انداز تلاوت خواب میں تھا۔

آؤ مجھ سے سودا کرو.......:۔

جمعے کی نماز پڑھا کے ابا جی نے منبر پر بیٹھ کر لوگوں سے مسجد کی تعمیر کے تعاون کی اپیل کی لیکن کسی شخص نے آ کر 50 روپے دیئے کسی نے 100 اس طرح تھوڑے سے روپے اکٹھے ہوئے۔ ابا جی جلالی بادشاہ تھے غصے میں آ گئے اور فرمانے لگے: میں نے تم سے مسجد کے تعاون کے لئے کہا ہے لیکن تم پر کوئی اثر نہیں ہوا۔

میں نے تو اب دیکھ لیا ہے کہ ایک کے بدلے اللہ 70 گنا عطا فرماتا ہے۔ لیکن تمہیں شاید اس میں شک ہے، آؤ میرے ساتھ سودا کرو، میں تمہیں ایک کے بدلے

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

70 گنا لے کر دوں یہ سننا ہی تھا کہ سب لوگ اٹھے اور آ کر اپنی پوری پوری جیبیں ابا جی کے سامنے خالی کر دیں اور ابا جی کے سامنے روپوں کی ڈھیری لگ گئی۔ میں دیکھ کر خوش ہو گیا کہ چلو اب تعمیر کا سلسلہ دوبارہ شروع ہو جائے گا اور مسجد کا کام با آسانی مکمل ہو جائے گا۔ لیکن اسی لمحے میری آنکھ کھل گئی اور میں سوچنے لگا یہ تو صرف ایک خواب تھا حقیقت میں تو میری پریشانی جوں کی توں ہے۔

یہ خواب نہیں حقیقت تھی:۔

اس خواب کے اگلے دن جمعے کا دن تھا، میں نے جمعہ پڑھایا اور مسجد کے ساتھ تعاون کی اپیل کی، یقین جانیں پچھلے 33 سال کے عرصے کے دوران اتنا روپیہ اکٹھا نہیں ہوا جتنا اس جمعے والے دن ہوا تھا۔ واقعی روپوں کی ایک ڈھیری لگی ہوئی تھی جو خواب میں ابا جی کے سامنے لگی تھی میرے خیال میں یہ سب ابا جی رحمہ اللہ کی توجہات کی برکت سے ہوا۔

☆......☆......☆

حکیم عبدالوحید سلیمانی صاحب کی بیان فرمودہ کرامات

(حکیم عبدالوحید سلیمانی حفظہ اللہ تعالیٰ ابن مولانا عبداللہ رحمہ اللہ روڑی والے)

دست غیب اور طے الارض کے حامل بزرگ:۔

'خپلو' (بلتستان) کے ایک صاحب تھے۔ میں جب خپلو گیا تو وہاں میرے ساتھ ایک شخص بیٹھے تھے میں نے ان سے پوچھا کہ یہاں ایک حکیم صاحب رہتے تھے وہ میرے والد صاحب کے پاس آتے تھے ان کا یہ واقعہ تھا۔ وہ تبتی صاحب کے نام سے مشہور تھے کیونکہ اس علاقے خپلو کو تبت صغیر کہتے ہیں۔ تو اس شخص نے بتایا کہ ان کی دو خوبیاں تھیں ایک یہ کہ ان حکیم تبتی صاحب کی جیب سے پیسے ختم نہیں ہوتے تھے جب بھی ہاتھ ڈالتے جتنی ان کو ضرورت ہوتی اتنے ہی پیسے نکل آتے اور دوسرے

facebook.com/Salfi.tasawuf

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

یہ کہ وہ بیٹھے بیٹھے غائب ہوجاتے تھے تو انہوں نے والد صاحب کو یہ دونوں باتیں بتائیں تو والد صاحب نے نوٹ کرلیں اور وہ بھول گئے لیکن سعید صاحب نے وہ نوٹ کرلیں وہ ان کے پاس لکھی ہوئی ہیں۔

☆......☆......☆

ڈاکٹر سعید اختر صاحب کی بیان فرمودہ کرامات

(از: ڈاکٹر سعید اختر صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ فرزندار جمند حکیم محمد عبداللہ رحمۃ علیہ جہانیاں والے)

جنات میں شاگرد بننے کی دلی خواہش:۔

ایسے بہت سے لوگوں کے بارے میں آپ نے سنا ہوگا کہ جنات انکے تابع ہیں ،انکے پاس پڑھ رہے ہیں اور انکی خدمت کررہے ہیں اور دادا جی رحمہ اللہ کو تو انسانی شکل میں بھی نظر آتے تھے اور ان کی خدمت کرتے رہتے تھے۔ایک جن کا تو مجھے نام بھی معلوم تھا اب یاد نہیں رہا وہ ساری عمر دادا جی رحمہ اللہ کی خدمت کرتا رہا اور ابا جی کے پاس کئی دفعہ جنات آئے کہ قرآن پاک پڑھادیں۔تو ابا جان فرماتے کہ میں بہت مصروف آدمی ہوں میرے پاس وقت نہیں کہ آپ کو پڑھا سکوں۔والد صاحب جہانیاں میں اپنی تعمیر شدہ مسجد میں پچاس سال درس قرآن دیتے رہے پھر کہتے کہ میرے اسفار رہتے ہیں، لاہور جانا آنا اور تبلیغ کیلئے وقت دینا اور مریض بھی دیکھنا ہوتے ہیں لہٰذا میرے پاس وقت نہیں ہے۔

جنات کے ساتھ بیتا ذاتی واقعہ:۔

باقاعدہ جنات انکے پاس آتے تھے۔اس پر میں اپنا ایک واقعہ بتاتا ہوں: جس جگہ ہم رہتے ہیں، یہاں آئے ہوئے کچھ دن گزرے تو ہمیں بھی کچھ کھٹکا سا محسوس ہونے لگا ،کوئی چل رہا ہے یا کوئی بیٹھا ہے اور پھر چیزیں بھی غائب ہونا شروع ہوگئیں، اوپر جاتے ہوئے ہیولے بھی نظر آنے لگے۔بچے بہت پریشان تھے اور

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

ہر چیز سے ڈرتے تھے یہاں تک کہ چھپکلی ہو یا بھڑ ہو اس سے بھی خوفزدہ ہو جاتے تھے۔ میں نے کمرے میں جا کر جو کچھ مجھے مسنون اعمال میں سے آتا تھا وہ پڑھا اور پانی پر دم کر کے چھینٹے مارے تا کہ یہ مکان چھوڑ جائیں اور ساتھ میں چھپکلی وغیرہ سے یہ کہا کہ اگر تم کوئی ماورائی مخلوق ہو اور مسلمان ہو تو میں تمہیں اللہ اور رسول ﷺ کا واسطہ دیتا ہوں کہ یہاں سے چلے جاؤ تمہارا مسکن پہاڑ، بیابان اور جنگلات ہیں' وہاں چلے جاؤ اور جو کوئی چیز جہاں سے اٹھائی ہے وہیں رکھ دو۔ یہ چھ مہینے پرانی بات ہے جب سے میں نے یہ عمل کیا اس وقت سے آج تک بالکل سکون ہے کبھی کوئی پریشانی نہیں ہوئی نہ کسی کے قدموں کی آہٹ ہے۔ اب اللہ جانے یہ کیسے ہوا......!

پراسرار رات میں جن بابا کی آمد:۔

ایک ماہ پہلے کی بات ہے کہ ہمارے پڑوس میں محمد اسلم صاحب رہتے ہیں ان کا بیٹا مکان کے اوپر والے حصہ میں رہتا ہے اور یہ خود نیچے والے حصے میں رہتے ہیں رات کو دو بجے اٹھے تو دروازہ کھلا ہوا تھا اندر کوئی بابا جی آئے۔ لمبی اور سفید ڈاڑھی جیسے اہل حدیث حضرات کی ہوتی ہے اور ان کے ہاتھ میں ڈانگ (لاٹھی) تھی قد درمیانہ تھا اور مکان میں گھوم پھر کر کہنے لگے رہنے کیلئے مکان تو ٹھیک ہے۔ دراصل یہ بابا جی بیٹے کے دروازہ کھولنے سے پہلے ہی اندر آ گئے تھے۔ جب بابا جی نے یہ کہا کہ رہنے کیلئے جگہ ٹھیک ہے تو ان کے بیٹے نے کہا بابا جی آپ نیک آدمی ہیں خوش آمدید ہمیں خوشی ہوگی۔ صرف ایک ہی دن ایسا ہوا اس کے بعد وہ بابا جی غائب ہو گئے۔

زلزلہ لانے والے جنات:۔

ہمارے پڑوس میں ایک مکان ہے میری ان کی اچھی انڈرسٹینڈنگ ہے وہ دو باپ بیٹا ہیں اور دونوں ہی بہت نیک ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ جب ہم نئے نئے اس مکان میں آئے تو روزانہ ہی یہ مکان دن میں ایک دو بار ہلتا تھا۔ جب مکان ہلتا ہم سب باہر نکل آتے کہ زلزلہ آ گیا ہے اور کبھی ہیولے نظر آتے تھے۔ ہمسایوں سے پوچھتے کہ کیا

facebook.com/Salfi.tasawuf

زلزلہ آیا ہے؟ وہ کہتے کیا آپ کا دماغ تو ٹھیک ہے ہم معاملہ سمجھ گئے۔ میں نے ان سے سوال کیا کہ پھر آپ نے اس کا کیا حل کیا تو وہ کہنے لگے ہم نے سورۂ رحمن روزانہ اُونچی آواز میں پڑھنی شروع کردی چند دن ہی گزرے تھے کہ وہ سب چیزیں چلی گئیں۔

جن دیکھنے کی خواہش کا پورا ہوجانا:۔

1944ء کی بات ہے کہ لاہور سے ہمارے کچھ عزیز شیخ قمرالدین مرحوم کا سارا خاندان دادا جان کو ملنے روڑی گیا۔ شیخ حمید اللہ صاحب اور انکی اہلیہ بھی ساتھ تھیں جن کا نام سعیدہ تھا ان لوگوں نے والد صاحب سے متعلق کچھ باتیں سن رکھی تھیں تو وہ والد صاحب سے کہنے لگے کہ سنا ہے آپ کے پاس جنات آتے ہیں تو والد صاحب ہنس دیئے۔ والد صاحب کہنے لگے تم نے جنات سے کیا کہنا ہے۔ انھوں نے دیکھنے کی فرمائش کی تو کہنے لگے تم ڈر جاؤ گی۔ کہنے لگیں نہیں ڈروں گی۔ رات کا وقت تھا عشاء کے بعد یہ باتیں ہو رہی تھیں، ختم ہوگئیں اور سب سو گئے۔ رات کو حمید اللہ صاحب کی اہلیہ نے دیکھا کہ ایک انگارا ادھر سے اُدھر کو اور اُدھر سے ادھر کو آتا ہے تو وہ ڈر گئیں۔ صبح ہوئی تو والد صاحب نے پوچھا بھئی جن دیکھا ہے تو وہ ہنسنے لگیں۔

یہ واقعہ ہماری سمجھ سے بالاتر ہے:۔

روڑی سے قریب "بڑابڑا" اسٹیشن تھا جہاں سے ہفتے میں دو تین بار ٹرین چلتی تھی۔ اس لیے اس جگہ رش بہت ہوتا تھا تو دادا جی مرحوم سے یہ تمام لوگ کہنے لگے کہ دعا کریں کہ جگہ مل جائے اور سفر آسانی سے کٹ جائے کیونکہ سفر لمبا ہے۔ اس شیخ فیملی نے دہلی جانا تھا۔ وہ کہتے ہیں جب ہم اسٹیشن پہنچے تو بہت زیادہ رش تھا گاڑی آئی تو لوگ اس کی چھت پر بھی بیٹھے ہوئے تھے، جب گاڑی رکی تو جو ڈبہ ہمارے سامنے آکر ٹھہرا وہ بالکل خالی تھا' دروازے میں ایک فوجی کھڑا تھا اس نے ہماری طرف اشارہ کیا' ہم آگے بڑھے تو اس نے ہمارا سامان اٹھا کر ڈبہ کے اندر رکھا اور دوسری طرف منہ کر کے بیٹھ گیا' سفر لمبا تھا ہم راستے میں کچھ کھاتے پیتے تو اسے بھی دعوت

WWW.UBOARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

دیتے لیکن وہ یہی کہتا جی بسم اللہ کریں اور دوسری طرف منہ کر کے بیٹھا رہا' منزل پر پہنچے تو اس نے ہمارا سارا سامان اتارا یہ تمام مسافران بتاتے ہیں کہ راستے میں کوئی بندہ ہمارے ڈبے میں کسی بھی اسٹیشن سے نہیں چڑھا۔ جب نیچے اترے تو کچھ لوگوں سے کہا کہ بھئی آپ ہمارے ڈبے میں آ جاتے۔ تو وہ لوگ کہتے تمہارے ڈبے میں تو اور ہی زیادہ رش تھا............ حالانکہ اس ڈبے میں ہمارے علاوہ اور کوئی بھی نہیں تھا۔ وہ فوجی ٹائپ آدمی دادا جی رحمہ اللہ کے ان مہمانوں کا سامان اتار کر سلام کر کے چلا گیا بعد میں دادا جان نے انہیں خط لکھا کہ بتائیں سفر میں کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی میں نے ایک بندہ آپ کی خدمت کیلئے بھیج دیا تھا۔

چالیس سال حجرے میں گزار دینا:۔

دادا جان نے چالیس سال اپنی بنائی ہوئی مسجد کے حجرے میں گزار دیئے گھر میں تو کبھی کبھار چکر لگاتے تھے اکثر اوقات ذکر' عبادت' نوافل میں مشغول رہتے۔'' دادا جی رحمہ اللہ کے بس یہی دو کام تھے درس دیتے اور عبادت کرتے۔ دراصل وہ بہت روحانیت والے تھے، وہ بہت بڑے صوفی تھے۔ سکھوں اور ہندوؤں کی عورتیں دادا جان کے وضو کا بچا ہوا پانی لے جاتیں اور اپنے برتن صاف کر کے اس میں بطور برکت رکھ لیتیں اور مختلف بیماریوں میں اسے استعمال کرتیں۔ رشتوں کیلئے غیر مسلم اپنے بچوں کو لے کر آتے اور کہتے کہ جی یہ یہ رشتے ہیں جیسے آپ مناسب سمجھیں کر دیں۔ یہ مقام تھا دادا جی حضرت مولانا حکیم محمد سلیمان رحمہ اللہ کا۔ روڑی کا سارا علاقہ ہندوؤں کا تھا ہمارے اجداد میں سے مولانا غوث الدین رحمۃ اللہ علیہ تبلیغ کی غرض سے ہی اس علاقے میں آئے اور بہت سے غیر مسلموں کو دائرہ اسلام میں داخل کیا ہمارے آباؤ اجداد سارے صوفیائے کرام اور تمام ہی حکماء تھے۔

باکمال صوفی کی فکر اور چڑیوں کا احترام:۔

جہانیاں میں میں تھوڑا بہت دادا جان کے پاس جا کر بیٹھتا بھی رہا ہوں۔ دادا جان

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

https://vebuka.com/print/210215065149-6513fc750c3991c77c5f00e34551c5df/______

کے پاس ایک صندوقچی ہوتی تھی اور اس میں برفی کے ٹکڑے ہوتے تھے اور اس میں سے نکال کر مجھے دیتے رہتے تھے۔ میری عمر اس وقت تقریباً پانچ سال ہوگی مسجد کے اندر ایک درخت لگا ہوا تھا۔ درخت کے ساتھ دو کمرے تھے ایک میں دادا جان ہوتے اور دوسرے میں مہمان وغیرہ وہاں جو صحن تھا اس میں نماز پڑھتے تھے۔ مسجد کے اندر درخت پر چڑیاں بیٹھتی تھیں، چہچہاتی تھیں، ایک دن دادا جی کہنے لگے ایک تو ان چڑیوں نے مت ماردی ہے۔ سکون سے کام نہیں کرنے دیتیں توجہ نہیں رہتی۔ اتنا کہنا تھا کہ ساری چڑیاں چلی گئیں دو دن گزر گئے کوئی بھی چڑیا نہ آئی۔ تیسرے دن دادا جان کہنے لگے چڑیوں سے تو رونق رہتی تھی میں نے اس دن ایسے ہی کہہ دیا ان کا یہ کہنا تھا کہ چڑیاں آ کر بیٹھ گئیں۔ دادا جی رحمہ اللہ میں صوفی ازم اور روحانیت بہت ہی زیادہ تھی۔

شاگرد جنات کا قرآن پڑھنا:۔

قیام پاکستان سے پہلے کی بات ہے میری پھوپھی جان جو کہ ہدایت اللہ کی والدہ ہیں' دادا جان کیلئے ناشتہ لے کر مسجد میں گئیں تو دادا جان کے کمرے کے دروازے کے روزن سے دیکھا کہ دادا جان کے سامنے تین آدمی بیٹھے قرآن پاک پڑھ رہے تھے۔ پھوپھی جان نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ تین رحلوں پر قرآن پاک رکھے ہوئے ہیں اور پڑھنے والے غائب ہو گئے' پھوپھی جان نے دادا جان سے پوچھا کہ ابھی یہاں تین بندے بیٹھے ہوئے تھے وہ کہاں گئے تو دادا جان نے فرمایا ٹھیک ہے انہیں رہنے دو اور جب تم آتی ہو تو دروازہ کھٹکھٹا کر آیا کرو۔

نسلوں کے خادم جنات:۔

یہ 1974ء کی بات ہے شیخ قمرالدین جو کہ میرے خالو بھی ہیں اور سسر بھی۔ ان کا موچی دروازے میں جو گھر ہے میں کچھ وقت وہاں رہا ہوں سردیوں کے موسم میں اوپر چھت پر چارپائی گھسیٹنے کی آواز آتی تھی اور یہ آواز بہت زیادہ آتی تھی۔ میرے ماموں مرحوم بھی بتایا کرتے تھے کہ ہم نے بھی ایک دو دفعہ ہیولے چھت پر کھڑے

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

دیکھے ہیں۔ بہرحال ماموں کی وفات کے بعد والد صاحب اکثر یہاں ملنے آیا کرتے تھے ایک مرتبہ شہر جہانیاں سے یہاں ملنے کیلئے آئے اور فرمانے لگے کہ شاید یہ میرا آخری چکر ہے۔ایک بات میں تمہیں بتانا چاہتا تھا اب اس کا وقت آ گیا ہے کہ میں تمہیں بتادوں وہ یہ کہ تمہاری حفاظت کیلئے اللہ تعالیٰ نے جنات رکھے ہیں یہ مسلمان ہیں اور نیک ہیں میرے ساتھ سحری اور افطاری کرتے ہیں اور میرے ساتھ ہی تہجد کی نماز بھی پڑھتے ہیں اور یہ آپ کی حفاظت کیلئے ہیں۔ہم نے واقعی اس کا بہت ہی زیادہ مشاہدہ کیا ہم جہاں بھی گئے کوئی نہ کوئی بات ہمارے ساتھ ہوتی رہی۔

غیبی مخلوق......غیبی رہنمائی:۔

میرے سسرال والے جس وقت موچی دروازے پر رہتے تھے اس وقت میری ایک سالی جسکا نام آمنہ ہے جو سب سے چھوٹی ہے رات کو وہ اور اسکی بہن سونے کیلئے لیٹے ہی تھے کہ دروازے کے قریب ایک ہیبت ناک آدمی نظر آیا۔وہ ڈر کر بیڈ سے دوسری طرف ہو گئیں۔ان کا ادھر ہونا تھا کہ سیلنگ فین بیڈ پر گر پڑا اور وہ ڈراؤنی چیز غائب ہو گئی یہ دونوں بہنیں بچ گئیں۔دوسرے دن اخبار میں پڑھا کہ شادباغ میں آمنہ نامی لڑکی پر سیلنگ فین گرا جس سے اس کی موت واقع ہو گئی۔بس اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس بلا کا مقصد ان بہنوں کو یہاں سے پرے ہٹانا تھا یا کیا تھا......اسی طرح ہمارے گھر کے اور چھوٹے بچے بھی بہت سی باتیں بتاتے ہیں میرا بیٹا کہتا ہے کہ میں جب گھر سے باہر جاتا ہوں تو مجھے سفید ہیولے سے نظر آتے ہیں' سڑک پر اور پارک میں بھی۔تو میں کہتا ہوں کہ تم یا تو بہت ہی زیادہ حساس ہو یا پھر تمہارے اندر روحانیت آ گئی ہے۔اسے ایک دن خواب نظر آیا اور اسی رات اس کی بیوی کو بھی خواب نظر آیا جو کہ ماشاء اللہ بڑی نیک، تہجد گزار ہے۔انہیں خواب میں یہ بتایا گیا کہ تمہاری ساس اور سسر یعنی میں اور میری بیوی کی جو زکوٰۃ رہتی ہے اسے فوراً ادا کرو۔بینک سے پیسے نکلوا کر کسی ایسی جگہ میں رکھو جہاں سود بالکل نہ ہو۔ان دونوں میاں بیوی نے مجھے

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

نہیں بتایا اوران کا سونے کا سیٹ تقریباً ستر ہزار روپے کا تھا وہ انھوں نے صدقہ کر دیا۔ اور یہ خواب ان دونوں کو مسلسل تین دن آتا رہا اور صدقہ کرنے کے بعد خواب آنا ختم ہوگیا۔ جب مجھے پتہ چلا تو میں نے بھی جتنی زکوٰۃ کی رقم رہتی تھی وہ ادا کردی اور بینک سے رقم بھی نکلوالی۔ ان دونوں کو خوابوں میں کسی بھی واقعہ کے رونما ہونے سے پہلے پتہ چلتا رہتا ہے۔

ہجرت کے وقت آنکھوں دیکھی کرامت:۔

جب ہم نے انڈیا سے 1947ء میں ہجرت کی تو مجھے تھوڑا تھوڑا یاد ہے کہ سکھ اس قافلے کو مارنے کیلئے آئے تو دادا جی نے کچھ آیات پڑھ کر ان پر پھونک ماری تو وہ فوراً واپس چلے گئے۔ بعد میں پتہ چلا وہ حملہ آور بتاتے تھے کہ جب بھی ہم حملہ کرنے کیلئے آگے بڑھتے تو ہمیں کٹی ہوئی گائیں نظر آتی تھیں جنہیں دیکھ کر ہم پیچھے ہٹ جاتے۔ جس راستے سے ہم آرہے تھے یہ راستہ نہر کے ساتھ ساتھ تھا تو نہر میں ایک سیاہ رنگ کا سانپ مسلسل ہمارے ساتھ ساتھ تیرتا رہا۔

قبروں سے نور نکلنا:۔

جہانیاں کے قبرستان میں جو گورکن ہیں انہوں نے لوگوں کو بتایا کہ رات کو ہم ان دونوں (ابا جان اور دادا جان) کی قبروں سے بہت روشنی نکلتی دیکھتے رہتے ہیں تو چوہدری طالب رندھاوا وغیرہ ان قبروں پر مزار بنانے لگے تو انہیں بتایا گیا یہ تو اہل حدیث حضرات ہیں آپ ان کی قبروں پر مزار نہیں بنا سکتے اور ان کو سختی سے منع کر دیا گیا۔ بہرحال یہ باتیں کرنا بہت آسان ......اور کام کرنا بہت مشکل ہے۔ اپنی ذات کی نفی بہت مشکل کام ہے۔ آج ہمیں بہت افسوس ہے کہ دادا جان جو کہ پورے صوفی اور درویش انسان تھے۔ والد صاحب میں سیاست بھی تھی روحانیت بھی اور حکمت بھی تھی۔ یہ روحانیت ہم بھائیوں میں پانچ فیصد بھی منتقل نہ ہو سکی۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

مکاشفہ میں روزانہ زیارت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہونا:۔

والد صاحب ایک دن جہانیاں میں گلی میں بیٹھے تھے' عصر کے بعد اکثر وہاں بیٹھ جاتے تھے میں نے والد صاحب سے پوچھا کہ آپ نے دوسرا حج 1972ء میں کیا ہے اس کا کوئی خاص واقعہ سنائیں کہنے لگے کہ میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بیٹھا اپنا وظیفہ پڑھ رہا تھا اچانک مجھے اونگھ آ گئی کیا دیکھتا ہوں میری طرف ایک ہاتھ بڑھ رہا تھا شکل نظر نہیں آئی اور مجھے کہا گیا کہ عبداللہ مصافحہ کرو۔ والد صاحب کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ بتایا گیا کہ میں ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہوں تو میں نے پوچھا کہ یہ ہاتھ کن کا ہے؟ تو بتایا گیا کہ یہ ہاتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ پھر فرمانے لگے کہ میں نے سوچا کہ اس کو عملی طور بھی دیکھ لوں تا کہ اس کی پرکھ ہو جائے تو میں اٹھا اور روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گیا تو جونہی میں جالی کے قریب پہنچا تو کچھ لوگ ادھر ہو گئے اور کچھ ادھر ہو گئے اور مجھے راستہ دے دیا اور میں بالکل اکیلا ہی وہاں اللہ پاک سے دعائیں مانگتا رہا اور صلوٰۃ پڑھتا رہا۔ اس کے علاوہ کچھ اور علماء اور عاملوں نے بتایا کہ حکیم صاحب نے سختی سے منع کیا تھا کہ کسی کو بتانا نہیں خاص طور پر میری زندگی میں کہ مجھے اللہ کے فضل سے روزانہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوتی ہے۔

☆......☆......☆

امیر حمزہ صاحب کی بیان فرمودہ کرامات

(ایڈیٹر ہفت روزہ "جرار" جماعۃ الدعوۃ کے مرکزی رہنما، خطابت میں شیر اہل حدیث الشیخ امیر حمزہ حفظہ اللہ تعالیٰ)

ہفت روزہ جرار میں صوفی صاحب کی کرامات کا تذکرہ:۔

کلیجہ پھٹ گیا، دل خون کے آنسو رونے لگ گیا جب میں نے سنا کہ امریکہ اور ناٹو کی افواج اپنے مخالف افغان مجاہدین کو گرفتار کرتی ہیں تو انہیں مخصوص اعضاء سے محروم کر دیتی

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

ہیں اور چھوڑ دیتی ہیں...... آہ! جب انسان پستیوں کی اتھاہ گہرائیوں میں گرتا ہے تو کس قدر گہرائی میں گرتا ہے کہ گہرائی کو ماپنا ناممکن ہو جاتا ہے اسی طرح جب فوجیں افغانستان میں داخل ہوئی تھیں تو ان لوگوں نے مجاہدین کی خواتین کی چھاتیاں کاٹیں اور ہاروں میں پرو دیا تھا۔ یہ واقعہ مجھے اس شخص نے بتلایا جو شمالی افغانستان میں اس منظر کا خود شاہد تھا۔

قارئین کرام! مجھے صوفی عبداللہ رحمہ اللہ یاد آ گئے، پاکستان ہندوستان کی تقسیم سے قبل وہ شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ کی تحریک جہاد کے روح رواں تھے۔ انگریز کو مخبری ہوئی اور صوفی صاحب پکڑے گئے، انگریزوں نے انہیں مردانہ صفت سے محروم کیا اور چھوڑ دیا...... یہ کہہ کہ چھوڑا کہ ہم تجھے مردانہ صفت سے اس لئے محروم کر رہے ہیں تاکہ تیری نسل نہ چلے۔ اولاد نہ ہو کیونکہ تیری اولاد بھی باغی ہی بنے گی صوفی صاحب یہ سن کر مسکرا دیئے اور کہنے لگے کہ میرا اللہ مجھے اس قدر روحانی اولاد دے گا کہ دنیا دیکھے گی (انشاء اللہ) پھر انہوں نے ماموں کانجن میں تعلیم الاسلام کے نام کا مدرسہ بنایا جو آج بھی علمی پیاس بجھاتا ہے یوں ان کے روحانی بچے بے شمار بن گئے، صوفی صاحب بڑے مستجاب الدعوات تھے یعنی دعا کرتے تو اللہ تعالیٰ قبولیت کا نظارہ کرا دیتے۔

دعا کرتے ہی ضرورت پوری ہو جانا (کرامت):۔

میرے ابا جی مولانا نذیر احمد رحمہ اللہ نے مجھے ایک بار ان کا واقعہ سنایا کہ مدرسے کا تعمیراتی کام ہو رہا تھا، پیسے ختم ہو گئے مستری اور مزدور کام چھوڑ بیٹھے، تہجد کے وقت حضرت صوفی صاحب اللہ کے دربار میں کھڑے ہو گئے، لگے یاد کرنے۔ مولا! یہ تیرا کام ہے، میں پیسے کہاں سے لاؤں، عزت رکھ لے، مزدوروں کا حق دلا دے، میں کہاں جاؤں؟ کہیں نہیں جاؤں گا، مجھے پیسے چاہئیں اور ابھی چاہئیں پھر کیا ہوا؟ اسٹیشن پر آ کر ٹرین رکی، ایک تاجر نکلا، پچاس ہزار روپے لا کر صوفی صاحب کی جھولی میں ڈال دیئے، اس وقت جب وہ فجر کی نماز پڑھ کر بیٹھے اذکار کر رہے تھے۔

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

ضرورت سے زائد آم مل جانا (کرامت):۔

صلاح الدین اولکھ جو جرار میں میرے معاون ہیں۔ بتلا رہے تھے کہ ان کے والد صاحب دعا کروانے صوفی عبداللہ رحمہ اللہ کے پاس ماموں کانجن میں گئے۔ ان کے ساتھ جو شخص گیا تھا وہ آموں کی دو پیٹیاں لے کر گیا تھا۔ طلباء کو ایک ایک آم تقسیم کیا گیا مگر آم کم ہو گئے۔ صوفی صاحب کے حکم پر آم واپس لے لیے گئے۔ صوفی صاحب اللہ سے شکوہ کرنے لگ گئے۔ مولا! آم بھیجنے تھے تو اس قدر کم کیوں بھیجے تو تو بڑا وسعت والا ہے۔ اتنی دیر میں ریلوے اسٹیشن سے ملازم آ گیا کہنے لگا سندھ سے پوری بوگی آموں کی آئی ہے، لے جائیں، سبحان اللہ۔

صحابہ کرام کے ساتھ غیبی امداد کے واقعات:۔

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھایا گیا تو منافق کہنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ ہم نے آج تک اس جنازے سے ہلکا جنازہ کوئی نہیں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سعد کا جنازہ اس لیے ہلکا ہے کہ اس وقت فرشتوں کی وہ جماعت زمین پہ آئی ہے جو آج سے پہلے کبھی زمین پر نہیں آئی۔ انہوں نے سعد کو تمہارے ہمراہ اٹھا رکھا ہے۔

(طبقات ابن سعد: ۳/۳۲۶، ۳۲۷ واسنادہ حسن لذاتہ، الترمذی: ۳۸۴۹ حسن، مستدرک حاکم: ۳/۲۰۷، ح: ۴۹۲۶ حسن، طبرانی کبیر: ۶/۱۲، ۱۳، مسند ابی یعلٰی: ۳/۱۱۴، ح: ۳۰۲۴ حسن)

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "**اهتز عرش الرحمان لموت سعد بن معاذ**" سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت پر رب رحمان کا عرش بھی ہل گیا۔

(بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب سعد بن معاذ رضی

WWW.UBQARI.ORG
facebook.com/Salfi.tasawuf

اللہ عنہ: ۳۸۰۳۔ بحوالہ سیرت کے سچے موتی ص ۳۲۵)

نام کتاب:۔ مومن عورتوں کی کرامات

مصنف: امیر حمزہ حفظہ اللہ

کتاب ''مومن عورتوں کی کرامات'' ایک عظیم شاہکار:۔

''مومن عورتوں کی کرامات'' مولانا امیر حمزہ حفظہ اللہ کی تالیف لطیف ہے، کتاب وسنت کی روشنی میں انہوں نے اسلام کی چند ایسی خواتین کے واقعات کو جمع کیا ہے کہ ایمان وتقویٰ کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ نے جن کو صاحب کرامات بنایا۔ یہ واقعات آج کی مسلم خواتین کے لئے روشنی کا مینار ہیں۔ بازار میں اب تک من گھڑت قصے کہانیوں پر مشتمل کرامات کے نام سے بے شمار کتب موجود ہیں مگر قرآن مجید اور صحیح احادیث سے ثابت مومن عورتوں کی کرامات پہلی بار منظر عام پر آرہی ہے......اور پھر مولانا امیر حمزہ حفظہ اللہ کے قلم نے جدید دور کے مطابق دلکش اسلوب میں ایسا انداز اپنایا ہے کہ یہ کتاب ہر عورت کی اصلاح کیلئے ایسا گلدستہ بن گیا ہے جو جہیز میں دینے کیلئے ایک گراں قدر تحفہ ہے......اس کے ساتھ ساتھ اگر مرد بھی پڑھیں تو وہ ایک با اخلاق اور نرم خوخاوند بن جائیں نیز عقیدے کی اصلاح اور معاشرتی زندگی میں مرد اور عورت میں یہ ایک انقلاب آفریں تحریر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مسلم خواتین کیلئے صراط مستقیم پر گامزن ہونے کا ذریعہ بنائے اور مؤلف محترم کو اس کی جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ (مومن عورتوں کی کرامات، ص ۱۳)

محمد سیف اللہ خالد (مدیر ''دارالاندلس'' ۲۰ شعبان ۱۴۲۵ھ اکتوبر 2004ء)

خواتین کی کرامات پر مستند کتاب:۔

ہم نے اپنی کتاب ''مومن عورتوں کی کرامات'' میں ان کرامات کا ذکر کیا ہے جو کتاب وسنت سے ثابت ہیں۔ کتاب وسنت سے ثابت ہونے والی کرامات کا تعلق لامحالہ بعثت محمد ﷺ سے پہلے کی مومن خواتین اور جناب محمد کریم ﷺ کی

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

صحابیات سے ہے۔ مزید برآں بعد کی خواتین کے جو مستند واقعات ہیں ہم نے ان کا بھی ایک باب باندھا ہے۔ اس کتاب کو لانے کا مقصد یہ ہے کہ کتاب و سنت کے خلاف الٹے سیدھے غیر مستند واقعات پر مشتمل جو کتابیں بازار میں دستیاب ہیں اور خواتین کے عقیدے کی بربادی کا باعث ہیں، ان کی بجائے مستند واقعات پر مشتمل ایک ایسی کتاب فراہم کی جائے جس کے واقعات پڑھ کر عقیدہ ٹھیک ہو، معاشرے کی اصلاح ہو اور دین پر کاربند رہنے اور تکالیف برداشت کرنے کا حوصلہ بھی پیدا ہو۔

مجھے اس موضوع پر کتاب لکھنے کی ترغیب برادرم سیف اللہ خالد مدیر "دارالاندلس" نے دلائی، چنانچہ میں نے تفاسیر اور کتب احادیث کے بعد دیگر کتابوں میں سے سب سے زیادہ جس کتاب سے استفادہ کیا وہ "شیخ عبدالرقیب بن علی" کی کتاب "کرامات اولیاء" ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو خواتین کی اصلاح کا ذریعہ بنادے۔ آمین۔ (امیر حمزہ اکتوبر 2004ء) (مومن عورتوں کی کرامات، ص ۱۶)

صحیح مسلم میں ام مالک کی کرامت:۔

صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصاری عورت حضرت ام مالک رضی اللہ عنہا کے پاس گھی کا ایک ڈبا تھا۔ اس میں سے وہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گھی کا تحفہ بھیجا کرتی تھیں ...... اسی طرح ام مالک کے بیٹے کہ جن کے پاس کوئی شے نہ ہوا کرتی تھی، وہ ان کے (یعنی ماں کے) پاس آتے تھے اور سالن مانگا کرتے تھے۔ اس پر ام مالک رضی اللہ عنہا اسی ڈبے کی جانب جاتیں جس میں سے وہ اللہ کے نبی کو گھی بھیجا کرتی تھیں ...... تو اس ڈبے میں گھی کو موجود پاتیں ...... یہ گھی ان کے گھر کا مستقل سالن بن چکا تھا ...... حتیٰ کہ ایک بار ام مالک نے سارا گھی نچوڑ لیا ...... پھر وہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ (سارا نچڑا ہوا گھی لے کر) آ گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: گھی کو نچوڑ لیا ہے؟ ام

facebook.com/Salfi.tasawuf

مالک رضی اللہ عنہا نے کہا: جی ہاں! اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو اس ڈبے کو اس کے حال پر چھوڑ دیتی تو اس میں ہمیشہ کیلئے گھی رہتا۔

برکت کا آنکھوں دیکھا حال:۔

میری بہنو! وہ غربت کا دور تھا، ام مالک انصاریہ رضی اللہ عنہا بھی ایک غریب خاتون تھی لیکن انصار مدینہ کا کیسا باکمال ایثار تھا کہ وہ اپنے گھی کے ڈبے سے اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں گھی بھیجتی رہتی تھیں...... ان کا یہ عمل گھی میں برکت کا سبب بن گیا اور پھر اس برکت سے تمام گھر والے بھی مستفید ہوتے رہے...... وہ ایسا سادہ دور تھا کہ گھی بطور سالن کے استعمال ہوتا رہا...... کچھ عرصہ پہلے اور آج بھی ہمارے دور کی دیہاتی مائیں روٹی کا چورا کر کے اس میں گھی اور چینی ڈال کر بچوں کو کھلا دیتی ہیں اور اسے "چوری" کہا جاتا ہے۔ یہ چوری مدینے کے معاشرے میں بھی چلا کرتی تھی۔

صحیح مسلم کی "**کتاب الاشوبة**" میں اس چوری سے متعلق ایک واقعہ بھی مذکور ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ بھوک کی وجہ سے آپ نے اپنے پیٹ پر پٹی باندھ رکھی ہے اور زمین پر پیٹ رکھ کر لیٹے ہوئے ہیں۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ کی بھوک کو محسوس کر لیا چنانچہ انہوں نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا...... حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ کا بھوک سے یہ حال ہے، کھانے کو کچھ ہے؟ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا جی ہاں! اور پھر جو کے آٹے کی روٹیاں تیار کر دیں، انہیں اپنی اوڑھنی کے ایک کنارے میں باندھ کر رکھ دیا اور چادر کا باقی حصہ خاوند پر دے دیا جو لیٹے ہوئے تھے اور اللہ کے رسول ﷺ کی آمد کا انتظار ہونے لگا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کو بلانے کیلئے چلے گئے۔ جب وہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

مسجد میں پہنچے تو وہاں جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کوئی ستر کے قریب آدمی تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ جناب ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کی ہے اور وہ بلا رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سارے لوگوں سے کہہ دیا: آؤ چلیں! ابوطلحہ کے گھر دعوت کھا آئیں۔ حضرت انس جلدی جلدی جناب ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو صورتحال بتلائی تو وہ گھبرا گئے انہوں نے اپنی بیوی ام سلیم رضی اللہ عنہا کو صورتحال سے آگاہ کیا تو آپ کہنے لگیں: اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوب جانتے ہیں...... چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے گھر سے باہر نکل کر استقبال کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ساتھ لیا اور گھر میں آ گئے۔ عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کھانا تھوڑا سا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ برکت ڈالے گا اور کہا جو ہے لے آؤ۔ چنانچہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے جو گھر میں تھا آگے رکھ دیا، جو کی روٹیاں، گھی اور کھجوریں...... اب روٹیوں کا چورا کیا گیا۔ ان پر گھی ڈالا گیا اور کھجوریں ڈال دی گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کھانے پر ہاتھ رکھ کر اللہ کا نام لیا فرمایا: دس دس آدمیوں کی جماعت کھانا شروع کرے۔ سب نے کھانا کھایا، ستر یا اسی آدمی تھے جنہوں نے کھانا کھایا، کھانا پھر اسی طرح باقی تھا۔

(مومن عورتوں کی کرامات، ص ۱۲۶ تا ۱۲۸)

صحابیہ رضی اللہ عنہا کی کرامت:۔

جی ہاں! یہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ تھا، ام مالک رضی اللہ عنہا کے گھی کے ڈبے میں جو گھی تھا اور ختم ہونے کا نام نہ لیتا تھا وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحابیہ کی کرامت تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی دلیل بھی تھی...... ہمارے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ گھی بطور سالن کے استعمال ہوتا تھا اور روٹی، گھی اور کھجور کو ملا کر "چوری"

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

بھی کھائی جاتی تھی۔ یہ سادہ کھانے تھے جو بعض اوقات اور کئی گھروں میں اکثر اوقات کھائے جاتے تھے۔

کرامات اور برکت پر اعتراض کرنے والے......!

میری بہنو! آج کے کئی نام نہاد بد بخت دانشوران واقعات کو جھٹلاتے ہیں حالانکہ یہ صحیح احادیث سے ثابت ہیں، ایسے بے وقوف دانشور ہر دور میں رہے ہیں۔ جب قرآن نازل ہو رہا تھا تو اس وقت بھی ایسے بے عقل لوگ موجود تھے، جو ان واقعات کو خلاف عقل قرار دیتے تھے اللہ نے ایسے لوگوں کو جواب دیتے ہوئے کہا ہے: ''

اولم یروا الی الارض کم انبتنا فیھا من کل زوج کریم، ان فی ذلک لایة وما کان اکثرھم مؤمنین "(الشعراء: ۷۔۸)

ان لوگوں نے زمین کی جانب کبھی نہیں دیکھا ہم نے اس میں ہر قسم کی کتنی ہی عمدہ چیزیں اگائی ہیں؟ حقیقت تو یہ ہے کہ اس میں بھی ایک زبردست (بظاہر خلاف عقل) نشانی ہے۔ بات یہ ہے کہ ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

سبحان اللہ! میری بہنو! مولا کریم نے کیا خوب دلیل دی کہ یہ زمین میں جو کچھ پیدا ہو رہا ہے، اس پر بھی غور کرو، ایک معمولی سا دانہ زمین میں پھینکا جاتا ہے، وہ نشو ونما پاتا ہے اور کتنا بڑا درخت بن جاتا ہے۔ انسان جس ذرے سے بنا وہ خوردبین میں بمشکل دکھائی دیتا ہے...... مگر جب اس کی نشو ونما شروع ہوتی ہے تو ایک حقیر سا خلیہ ...... کتنا بڑا انسان بن جاتا ہے۔ ایک دکھائی نہ دینے والا خلیہ ...... ہاتھی بن جاتا ہے...... ان سب کی نشو ونما کون کرتا ہے؟ یقیناً اللہ کریم کرتا ہے۔ تو پھر!

اے اعتراض کرنیوالے! بے عقل کہیں کے!...... اپنا گدھا پن ترک کر اور سوچ کہ جو مولا کریم مذکورہ اور دیگر بے شمار چیزوں کی نشو ونما کرتا ہے، وہ گھی کے ایٹموں کی نشو ونما حضرت ام مالک انصاریہ رضی اللہ عنہا کے ڈبے میں نہیں کر سکتا؟ یقیناً کر سکتا ہے اور اس مالک الملک نے کی ہے اور اپنی بندی ام مالک انصاریہ

facebook.com/Salfi.tasawuf

رضی اللہ عنہا کو عزت و کرامت بخشی ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بذریعہ وحی اسے بتلادیا کہ آج تو نے گھی نچوڑلیا ہے...... یہ نبوت کے دلائل میں سے ہے۔ میری بہنو! اللہ تعالیٰ آپ کو بھی توفیق دے کہ نیک لوگوں کو، علمائے کرام کو اور مجاہدین کو اچھی اچھی چیزیں کھلاتی رہو......
اللہ تعالیٰ آپکو اپنی نیک بندیوں کے زمرے میں داخل فرمائے۔
(آمین)۔ (مومن عورتوں کی کرامات، ص ۱۲۸، ۱۲۹)

مومنہ ولیہ کو ملی جنتی کی غیبی بشارت:۔

مسند امام احمد ابن حنبل، عبد بن حمید اور بیہقی کی ''الدلائل'' میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیہ رضی اللہ عنہا کے خواب کا ایمان افروز واقعہ ہم آپ کو سنانے جارہے ہیں ...... یہ حدیث صحیح ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں:
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھا خواب خوش کردیا تھا بعض اوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سے فرماتے: کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ اس پر کوئی شخص ہاں میں جواب دیتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا خواب سنتے، اگر اس خواب میں کوئی ضرر کی بات نہ ہوتی تو وہ خواب آپ کو بہت ہی زیادہ خوش کردیتا۔ چنانچہ ایک عورت آئی اور کہنے لگی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے خواب میں دیکھا کہ جنت میں داخل ہوگئی ہوں:
''**فسمعت بها وجبة ارتجت لها الجنة**'' میں نے دھمک کی آواز سنی کہ اس آواز پر جنت بھی لرز اٹھی۔
پھر میں کیا دیکھتی ہوں کہ فلاں بیٹا فلاں کا اور فلاں بیٹا فلاں کا...... انہیں لایا گیا۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس عورت نے بارہ بندوں کو گنا اور ان دنوں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدین کا ایک دستہ بھی روانہ فرمایا ہوا تھا۔ وہ عورت کہتی ہے!
''**فجیء بهم عليهم ثياب طلس تشخب اوداجهم**'' انہیں لایا گیا

facebook.com/Salfi.tasawuf

WWW.UBQARI.ORG

......اور وہ ریشمی لباس میں ملبوس تھے ان کی رگوں سے خون بہہ رہا تھا۔

حکم ہوا کہ ان لوگوں کو نہر سرخ یا نہر بیدج پر لے جاؤ۔ وہاں انہوں نے خوب غوطے لگائے اور جب وہ اس سے نکلے تو! "**وجوھم کالقمر للیۃ البدر**" ان کے چہرے چاند کی طرح تھے جس طرح چودھویں کی رات کا چاند چمک رہا ہوتا ہے۔

پھر سونے کی کرسیاں لائی گئیں، ان کرسیوں پر وہ لوگ تشریف فرما ہوئے اور پھر ان کے سامنے کھانے کا تھال لایا گیا اس میں کھجوریں تھیں، وہ اس سے کھانے لگے۔ وہ اس تھال کے کسی کونے کو جونسے پھلوں کے ارادے سے گھماتے انہی پھلوں کا کھانا شروع کر دیتے۔ میں نے بھی ان کے ساتھ کھانا کھایا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہا کہتے ہیں...... وہ دستہ جو اللہ کے رسول ﷺ نے روانہ فرمایا ہوا تھا اس میں سے ایک خوشخبری لانے والا آیا اور وہ کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارے ساتھ ایسے اور ایسے ہوا اور فلاں اور فلاں شہید ہو گئے، حتیٰ کہ اس نے انہی بارہ جوانوں کے نام لیے جن کے نام اس عورت نے لیے تھے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اس عورت کو بلاؤ۔ وہ آئی تو آپ ﷺ نے اسے کہا: مجھے اپنا وہی خواب سناؤ، اس نے سنایا تو وہ ایسے ہی تھا جیسے وہ پہلے سنا چکی تھی۔

(مومن عورتوں کی کرامات، ص ۱۴۱، ۱۴۲)

غیبی پیشگی اطلاع کی تصدیق:۔

قارئین کرام! اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے کہ سچا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے......یعنی نبوت تو ختم ہو گئی لیکن نبوت کا یہ ایک چھوٹا سا حصہ باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی صحابیہ کو خواب کے ذریعہ وہ پورا منظر دکھلا دیا کہ جہاں ان شہداء کا استقبال ہو رہا تھا۔ چونکہ اللہ کے رسول ﷺ کی مسجد میں

facebook.com/Salfi.tasawuf

عورتیں بھی نماز پڑھا کرتی تھیں، اس سے محسوس ہوتا ہے کہ جب اللہ کے رسول ﷺ نے اچھا خواب سننے کی خواہش کا اظہار فرمایا تو مذکورہ صحابیہ، جس نے رات کو خواب دیکھا تھا اللہ کے رسول ﷺ کو سنا دیا...... وہ عورت تو خواب سنا کر چلی گئی مگر ساتھ ہی جہادی دستے میں بارہ مجاہدین کی شہادت کی خبر لانے والا بھی آگیا...... چنانچہ اللہ کے رسول ﷺ نے اس عورت کو دوبارہ طلب فرمایا اور اس کا خواب سنا، اس سے مذکورہ صحابیہ کی عزت وعظمت اور کرامت وتوقیر کا پتا چلتا ہے۔ (مومن عورتوں کی کرامات، ص ۱۴۲، ۱۴۳)

صحیح بخاری میں باندی کی غیبی مدد کا قصہ:۔

مذکورہ خاتون کا قصہ صحیح بخاری میں موجود ہے۔ یہ عورت عرب کے کسی قبیلہ کی لونڈی تھی، اس کا رنگ کالا تھا، قبیلہ والوں نے اسے آزاد کردیا مگر یہ آزاد ہو کر کہیں جانے کے بجائے اسی گھر میں اہل خانہ کے ساتھ ہی رہنے لگی...... اس کے بعد ایک الزام اور بہتان کا سامنا کرنے کی وجہ سے اس لونڈی نے عرب قبیلہ اور اس علاقہ کو چھوڑا اور مدینہ منورہ میں جناب رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اسلام قبول کرلیا۔ اس خاتون کیلئے اب مسجد نبوی ﷺ میں یک خیمہ لگادیا گیا...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ لونڈی میرے پاس آتی اور مجھ سے باتیں کیا کرتی تھی۔ وہ جب بھی میرے پاس آتی تو یہ ضرور کہتی:

ہمارے رب کے عجائب میں سے ہے کمر بند کا دن
کہ وہ بن گیا میرے لیے کفر کے ملک سے نجات کا دن

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے (آخر ایک دن) اس سے کہا کیا بات ہے جب بھی تم میرے پاس آکر بیٹھتی ہو تو یہ جملہ ضرور کہتی ہو (اس کا پس منظر کیا ہے)؟ اس پر اس لونڈی نے مجھے واقعہ سنایا کہ ایک دفعہ اس کے مالکوں کی لڑکی (جو دلہن تھی) نہانے کو نکلی۔ اس کا کمر بند سرخ تسموں کا تھا۔ اس لڑکی نے وہ کمر بند اتار کر

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

5/26/22, 4:21 PM سچی کرامات اہل حدیث ۔ جلد دوم | Vebuka.com

رکھ دیا، جہاں کمر بند پڑا تھا اس جانب سے ایک چیل کا گزرنا ہوا۔ چیل نے اس کمر بند کو (سرخ رنگ ہونے کی وجہ سے) گوشت خیال کیا لہٰذا اس پر جھپٹا مار کر لے گئی۔ بعد میں قبیلہ والوں نے اس کمر بند کو بہت تلاش کیا لیکن کہیں نہ پایا۔ آخر کار اس کمر بند کا الزام مجھ پر لگا دیا اور میری تلاشی شروع کر دی حتیٰ کہ خفیہ اعضاء کی بھی تلاشی لی...... اللہ کی قسم! میں ان لوگوں میں اسی حالت میں کھڑی تھی کہ وہی چیل آئی اور اس نے وہی کمر بند اوپر سے گرایا اور ان لوگوں کے درمیان آ کر گرا۔ میں نے ان لوگوں سے کہا یہی ہے نہ وہ کمر بند جس کی تہمت تم لوگ مجھ پر لگا رہے تھے، میں اس الزام سے پاک ہوں اور دیکھ لو یہ وہی ہے تمہارے سامنے ہے۔

قارئین کرام! یہ واقعہ صحیح بخاری ''کتاب الصلوٰۃ'' میں ہے ہم نے آسان ترتیب کے ساتھ آپ کے سامنے رکھا ہے۔ مولانا محمد داؤد رحمہ اللہ جنھوں نے اردو زبان میں صحیح بخاری کی شرح لکھی ہے وہ اپنی تشریح میں بتلاتے ہیں کہ اس واقعہ کے ضمن میں حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ وہ لونڈی کہتی ہے کہ ''میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی جو فوراً قبول ہوئی۔'' (مومن عورتوں کی کرامات، ص ۱۴۶، ۱۴۷)

اندھی عورت کی بینائی لوٹ آئی اور آنکھیں چشم غزال بن گئیں:۔

معروف محدث حضرت امام ابن ابی الدنیا اپنی کتاب ''مجابي الدعوة'' میں شعیب بن محرز کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ عراق کے شہر میں ایک عورت تھی، جو نابینا تھی، پھر اس کی بنیائی درست ہوگئی اور وہ دیکھنے لگی۔ مشہور تھا کہ اس کی بینائی رمضان المبارک کی چودھویں رات کو ٹھیک ہوئی۔ چنانچہ میں اس عورت کو دیکھنے موسیٰ کے گھر گیا۔ جناب موسیٰ بصرہ شہر کے محتسب تھے۔ اس عورت نے مجھے کہا کہ آپ تشریف رکھیے! میں آپ کے پاس آتی ہوں چنانچہ وہ دروازے سے نکلی اور اپنی آنکھوں کو میرے سامنے نمایاں کیا۔ اس کی آنکھیں ایسی تھیں جیسے ہرن کی آنکھیں ہوتی ہیں، ان میں کوئی نقص نہیں تھا۔ اس پر میں نے فوراً عورت کو مخاطب کیا اے اللہ کی بندی! تو نے

WWW.UBQARI.ORG

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy

https://vebuka.com/print/210215065149-6513fc750c3991c77c5f00e34551c5df/______ 352/353

اپنے رب سے کیا دعا کی ...... کیسے فریاد کی، وہ تو بتلا؟ وہ کہنے لگی میں نے رات کا پہلا حصہ تو اپنی مسجد میں گزارا، وہاں نماز پڑھتی رہی پھر جب سحری کا وقت قریب آیا تو میں اپنے گھر میں اس جگہ نماز پڑھنے لگی جو میں نے نماز کے لیے مخصوص کی تھی۔ وہاں میں نے اپنے رب سے دعا کی۔

اے ایوب علیہ السلام کی مشکل دور کرنیوالے! اے یعقوب علیہ السلام کے بڑھاپے پر رحم کرنیوالے! اے یعقوب علیہ السلام کو اس کا یوسف لوٹانے والے! میری آنکھوں کی بینائی بھی لوٹا دے۔

اچانک مجھے ایسے محسوس ہوا جیسے کوئی انسان میری آنکھوں میں سرمہ لگا رہا ہے اور پھر میں دیکھنے لگ گئی۔

میری بہنو! مذکورہ واقعہ کی نوعیت سے محسوس ہوتا ہے کہ یہ نیک بی بی کوئی ادھیڑ عمر خاتون تھی۔ جسم تو اس کا ڈھلنے لگ گیا تھا لیکن آنکھیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ٹھیک کیں تو وہ ایسی خوبصورت ہوگئیں جیسے ہرن کی موٹی خوبصورت آنکھ ہوتی ہے اور یہ اس بی بی کی کرامت تھی۔ جس شخص نے دیکھا ان کے بارے میں ابو حاتم کہتے ہیں کہ وہ عالم تھے۔ امام ذہبی کہتے ہیں کہ وہ سچائی میں مشہور تھے یعنی شعیب بن محرز عالم، نیک اور معزز آدمی تھے کہ شہر بصرہ کے محتسب کے گھر میں دیکھنے کا واقعہ پیش آیا۔ یوں شہر میں جو بات معروف ہوئی اس کی معزز لوگوں کے ذریعہ تصدیق ہوئی۔

(مومن عورتوں کی کرامات، ص ۱۵۶ تا ۱۵۷)

☆......☆......☆

محترم ملک محمد حسن صاحب کی بیان فرمودہ کرامت

(از: ملک محمد حسن ریٹائرڈ بجٹ اینڈ اکاؤنٹس آفیسر، شرقپور شریف)

قبر سے جنتی خوشبو والے اولیائے کرام:۔

facebook.com/Salfi.tasawuf

Privacy